۸۶

ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات سیجعل لهم الرحمن ودا

کتاب مستطاب

# ترجمہ آداب المریدین

از تصنیفات

قدوۃ الاولیاء الواصلین امام الاصفیاء الکاملین سلطان العارفین المقربین

سید السادات

صدر الدین ابو الفتح ولی الاکبر الصادق

سید محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بندہ نواز چشتی

قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

بہ تصحیح و اہتمام

مولوی حافظ سید عطا حسین صاحب ام۔ اے۔ سی ای

ناظم وظیفہ یاب سررشتہ تعمیرات سرکار عالی

مطبوعہ انتظامی پریس ... نظام شاہی روڈ حیدرآباد دکن

۱۰ ذیقعدہ ۱۳۵۷ ہجری

کتبہ محمد شفیع الدین

بسم الله الرحمن الرحیم

الهم یا خالق الارض والسموات وجاعل النور والظلمات
ویا مخرج الحی من المیت ومخرج المیت من الحی انت الله الملک
الحق الذی لا اله الا انت اسئلک ان تصلی وتسلم علی من لولاہ
لما خلقت الخلق ھو سید الاولین والاخرین امام الانبیاء
والمرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین رحمة للعالمین
سیدنا ومولانا وشفیعنا محمد الھادی المھدی الامین
وعلی اله الطیبین الطاھرین الذین مثلھم کسفینة نوح
من رکب علیھا نجا ومن تخلف عنھا کان من المغرقین واصحابه
نجوم سماء الھدی والرشد والیقین اجمعین۔

یہ کتاب مستطاب جسکی طباعت اور اشاعت کا شرف اور سعادت حاصل کیگئی
حضرت امام الائمہ شیخ المشائخ ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر سہروردی
رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف آداب المریدین کا ترجمہ یا مختصر شرح ہے جسے طالبان
تقرب الٰہی کی ہدایت کے لئے قدوۃ السالکین العارفین امام الکاملین الواصلین السید السادات
خواجہ بندہ نواز سید محمد حسینی گیسودراز چشتی قدس اللہ سرہ العزیز نے سلیس فارسی

زبان میں تالیف کیا۔ اختصار کی غرض سے اس مقالہ میں ہم حضرت ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر سہروردی کو حضرت شیخ المشایخ اور مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز کو حضرت مخدوم لکھیں گے۔

حضرت شیخ المشایخ شریعت اور طریقت کے امام اور متعدد سلاسل صوفیہ کے پیشوا تھے۔ امام عبد اللہ یافعیؒ نے مرات الجنان میں اونکی تعریف ان الفاظ میں لکھی ہے "الشیخ الکبیر الولی الشہیر العارف باللہ الخبیر ذو المقامات العلیة والاحوال السنیة والانفاس الصادقة والکرامات الخارقة والتصانیف المفیدة الوثیقة فی الشریعت والحقیقت" ان الفاظ سے جو ایک نہایت مستند پیشوائے شریعت و طریقت کے قلم سے نکلے ہیں حضرت شیخ المشایخ کے علوم ظاہر اور ان کے مقامات باطن کی رفعت اور جلالت شان کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ مقالہ چونکہ مختصر ہے اس لئے مندرجہ ذیل کتابوں سے اخذ کر کے ان کے حالات کو مختصر طور پر لکھنے پر ہم اکتفا کرینگے۔ (۱) وفیات الاعیان وانباء ابناء الزمان تالیف قاضی احمد ابن خلکان (۲) مراۃ الجنان تالیف امام عبد اللہ یافعی (۳) تکملہ روض الریاحین تالیف امام عبد اللہ یافعی کا فارسی ترجمہ (۴) بہجت الاسرار تالیف شیخ نور الدین ابو الحسن علی بن یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی (۵) نفحات الانس تالیف مولانا عبد الرحمن جامی اور (۶) مناقب الاصفیا تالیف مخدوم شیخ شعیب فردوسی۔

حضرت شیخ الشیوخ کا نام عبد القاہر کنیت ابو النجیب اور لقب ضیاء الدین ہے اور سہرورد ان کا مولد ہے اس لئے وہ ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر سہروردی لکھے جاتے ہیں۔ سُہرَوَرد (بضم سین مہملہ وسکون ہاے ہوز وفتح راے مہملہ وفتح واو وسکون راو دال مہملہ) عراق عجم میں شہر زنجان کے قریب ایک قصبہ تھا۔

شیخ المشائخ وہاں ۴۹۰ھ میں پیدا ہوئے وہ صدیقی النسب تھے۔ ابن خلکان نے بروایت محب الدین ابن النجار مصنف تاریخ بغداد (جس نے بیان کیا ہے کہ خود شیخ المشائخ کے دست مبارک کا لکھا ہوا ان کا شجرہ نسب دیکھا تھا) ان کا نسب اس طرح لکھا ہے:۔ " وھو عبد القاھر بن عبد اللہ بن محمد بن عمّویہ واسمہ عبد اللہ بن سعد بن الحسین بن القاسم بن النضر بن القاسم بن النضر بن عبد الرحمن بن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ" اور یہ بھی صراحت کی ہے کہ یہ نسب نامہ چونکہ خود شیخ المشائخ کے قلم کا لکھا ہوا تھا اس لئے اُس کے صحیح ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہوسکتا۔

حضرت شیخ المشائخ جب سن رشد کو پہنچے تحصیل علوم کی غرض سے سہرورد سے بغداد آئے اور مدرسہ نظامیہ بغداد میں داخل ہو کر علامہ اسعد المہینی اور دوسرے اکابر علما کے حلقہ درس میں شریک ہوئے۔ طلب حق کا داعیہ اون کے وجود میں بدو فطرت سے دیا گیا تھا تحصیل علوم سے فارغ ہوتے ہی اونہوں نے اکابر طریقت کی صحبت اختیار کی اور ان کی زیر تربیت تکمیل باطن کی جانب تمامتر متوجہ اور مشغول ہوگئے۔ خلق سے منقطع ہو کر عزلت اختیار کی اور سالہا سال تک نہایت شدید مجاہدہ اور ریاضت کے ساتھ عبادت الہی میں مصروف رہے۔ ابن خلکان نے لکھا ہے کہ شیخ المشائخ جب تحصیل علوم سے فارغ ہو چکے:۔ " ثم سلک طریق الصوفیۃ وحبب الیہ الانقطاع و العزلۃ فانقطع عن الناس مدۃ مدیدۃ واقبل علی الاشتغال بالعمل للہ تعالی وبذل الجھد فی ذلک" جب ان کی تکمیل ہو چکی عزلت سے باہر آئے اور پیران طریقت کے حکم اور ہدایت کے مطابق خلق اللہ کے رشد اور تربیت باطنی میں مصروف ہوئے اور اس کے ساتھ ساتھ علوم ظاہر کی تدریس و تعلیم بھی جاری کی اور اوس زمانہ کے اکابر صوفیوں کے

روش کے مطابق وعظ اور تذکیر سے بھی مخلوق کی ہدایت شروع کی۔ بہت جلد اونکی شہرت دور دور تک پھیل گئی اور لاتعداد مخلوق اون کے مجالس وعظ میں اور اون کے حلقۂ درس میں اور اون کے حلقۂ تربیت باطنی میں شریک ہونے لگی۔ لوگوں کے ہجوم کے باعث اونہوں نے بغداد میں دجلہ کے مغربی کنارہ پر ایک عظیم الشان رباط تعمیر کی جس میں بقول ابن خلکان "جماعت من اصحابہ الصالحین" آکر قیام کیا کرتے تھے۔ رفتہ رفتہ خود مدرسہ نظامیہ بغداد کو اُن کی ضرورت محسوس ہوئی اور اس میں درس دینے کی اُن سے درخواست کیگئی۔ مدرسہ نظامیہ بغداد جس کو نظام الملک طوسی نے قائم کیا تھا ایسی درسگاہ تھی جس کی نظیر آج تک دنیا میں نہیں ہوئی۔ اس مدرسہ سے فارغ التحصیل ہو کر بے شمار ایسے ایسے عظیم المرتبت اور یگانۂ روزگار بزرگ نکلے جن کی نظیر دنیا نے پیدا نہیں کی۔ امام الحرمین۔ امام غزالی۔ غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی۔ امام فخرالدین رازی۔ محدث ابن جوزی سب اسی مدرسہ کے تعلیم یافتہ تھے۔ ایسے مدرسہ میں مدرسی کرنا کسی معمولی شخص کا کام نہیں تھا اُس کے لئے ایسے ہی بزرگوں کا انتخاب کیا جاتا تھا جو علم اور تقویٰ میں یگانۂ روزگار ہوتے تھے۔ اس سے ظاہر ہے کہ حضرت شیخ المشائخ کا علم اور تقویٰ میں کیا درجہ تھا اور اپنے ہمعصروں میں کس عظمت کی نظر سے وہ دیکھے جاتے تھے المختصر مدرسہ نظامیہ میں ۲۷ محرم ۵۴۵ھ کو مسند درس پر بیٹھے۔ کچھ عرصہ کے بعد ان پر بیت المقدس کی زیارت کا شوق غالب ہوا اور رجب ۵۴۷ھ میں مدرسہ سے علیحدگی اختیار کر کے بیت المقدس جانے کے ارادہ سے بغداد سے روانہ ہوے۔ پہلے موصل گئے وہاں سے دمشق پہنچے نورالدین محمود ان دنوں دمشق کے بادشاہ تھے۔ انھوں نے شیخ المشائخ کا آنا بہت غنیمت خیال کیا اور ان کو نہایت عزت اور احترام کے ساتھ ٹھہرایا۔ جب تک وہ وہاں رہے جامع مسجد عتیق میں

اکثر وعظ بیان فرماتے رہے اوس زمانہ میں بیت المقدس میں صلیبی لڑائیاں بہت شدت سے ہو رہی تھیں اس لئے اُن کا وہاں جانا ممکن نہیں ہوا اور بغداد واپس چلے آئے۔ شیخ الشائخ شافعی تھے اور شافعی مذہب کے افتا کی خدمت بھی ان کو دی گئی تھی۔ اس کام کو بھی چندے کر کے ترک کر دیا تھا۔ دمشق سے بغداد واپس اکر وہ آخر عمر تک طلبہ علم اور طالبان حق کی تعلیم اور تربیت میں مصروف رہے اور جب وقت آیا روز جمعہ وقت عصر ۱۷ جمادی الثانی ۵۶۳ھ کو متوجہ عالم جاودانی ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً۔ اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ کرامات الاولیأ حق۔ حضرت شیخ الشائخ کے متعلق بھی مورخین نے کرامتیں بیاں کی ہیں۔ امام عبد اللہ یافعی نے مرات الجنان میں لکھا ہے کہ حضرت شیخ الشائخ کے ایک ممتاز مرید شیخ ابو محمدؒ عبد اللہ بن مسعود رومی نے روایت کی ہے کہ وہ ایک روز حضرت شیخ الشائخ کے ہمراہ بغداد کے بازار سلطانیہ میں جا رہے تھے کہ ان کی نظر ایک قصاب کے دوکان پر پڑی جہاں اُس نے ایک بکرے کو کھال نکال کر لٹکا رکھا تھا وہ اس کے پاس ٹھہر گئے اور قصاب سے کہا کہ یہ بکرا مجھ سے کہتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح نہیں کیا گیا ہے اور مردار مرا ہے۔ یہ سن کر قصاب کو غش آگیا جب ہوش میں آیا اپنے جرم کا اقرار کیا اور توبہ کی۔ مخدوم شیخ شعیب نے بھی مناقب الاصفیا میں حضرت شیخ الشائخ کی بہت کرامتیں نقل کی ہیں منجملہ ان کے ایک روایت انھیں راوی ابو محمد عبد اللہ بن مسعود رومی سے نقل کی ہے کہ وہ اپنے پیر شیخ الشائخ کے ہمراہ ایک روز بغداد میں ایک پل پر گذر رہے تھے کہ ایک شخص فواکہات کے قسم سے بہت سا میوہ لے جاتا نظر آیا۔ شیخ الشائخ نے اس سے کہا یہ سب میوہ میرے ہاتھ بیچ ڈالو اس نے کہا کیوں بیچوں۔ فرمایا یہ میوہ مجھ سے فریاد کر رہا ہے کہ اس شخص کے ہاتھ سے مجھے نجات دلائے کہ وہ

مجھے اس غرض سے لیجا رہا ہے کہ شراب پیتے وقت مجھے بطور نقل کے کھائے۔ یہ سنتے ہی وہ بیہوش ہو کر گر گیا۔ جب ہوش آیا کہا کہ میرے ارادہ سے اللہ کے سوا کوئی واقف نہیں تھا اور شیخ المشایخ کے ہاتھ پر توبہ کی۔

شیخ المشایخ علوم شریعت اور طریقت دونوں کے امام وقت تھے جب تک بقید حیات رہے دونوں طریقوں پر خلق اللہ کو فیض پہونچاتے رہے۔ ان کے حلقہ درس سے بہت سے تلامذہ یگانہ روزگار ہو کر نکلے۔ انھیں میں ایک حافظ الحدیث ابو سعید سمعانی بھی تھے۔ مگر شیخ المشایخ کی بہت زیادہ شہرت بحیثیت پیر طریقت کے ہوئی۔ خود انھوں نے بہت سے کاملین سے فیض حاصل کیا اور بہتوں کو اپنے فیض تربیت سے درجہ کمال تک پہنچایا۔ وہ اپنے حقیقی چچا حضرت وجیہ الدین ابو حفصؒ کے مرید تھے اور ان سے خلافت حاصل کی تھی۔ امام احمدؒ غزالی کی صحبت میں بھی بہت رہے اور ان سے بھی خلافت حاصل کی۔ حضرت غوث الاعظم غوث الثقلین سید عبد القادر جیلانیؓ جب تک بقید حیات رہے شیخ المشایخ ان کے حلقہ وعظ میں شریک اور اُن کی صحبتوں میں ان کی باطنی فیضان سے مستفید ہوتے رہے۔ جس مجلس وعظ میں حضرت غوث الاعظم نے منبر پر **قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ** فرمایا عراق اور دوسرے مقامات کے پچاس سے زیادہ اکابر طریقت اور اولیا موجود تھے اُن میں شیخ المشایخ بھی تھے اور ان کے ہمراہ ان کے بھتیجے اور خلیفہ اکبر شیخ الشیوخ ابو حفصؒ عمر بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ عمُّویہ الملقب بہ شیخ شہاب الدین سہروردی بھی تھے حضرت غوث الاعظم نے بھی شیخ المشایخ کو خلافت دیکر ممتاز فرمایا۔ صوفیوں کے سب سلسلے امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تک پہنچتے ہیں اور ان کے واسطہ سے بارگاہ رسالتؐ تک ختم ہوتے ہیں۔ اور جناب امیر المومنین کا

باطنی فیضان اُن کے بعد امام حسینؓ شہید دشت کربلا اور سید التابعین خواجہ حسن بصری اور خواجہ کمیل بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے جاری ہوا۔ ہندوستان میں شیخ المشائخ کے سلسلے اون کے خلفا شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی اور عمار بن یاسر اللہ لیسی اور نجم الدین کبریٰ سے پھیلے شیخ الشیوخ اُن کے خلیفہ اکبر تھے اور نجم الدین کبریٰ کو راست شیخ المشائخ سے اور عمار بن یاسر اللہ لیسی کے توسط سے بھی شیخ المشائخ سے خلافت ملی تھی۔ ابوالحسن اسمٰعیل قصری سے اُن کو بیعت تھی اور خلافت بھی تھی اور ان کے توسط سے انکا سلسلہ خواجہ کمیل بن زیاد تک پہنچتا ہے بس اسکے بعد کے دو صفحوں پر ان تمام خانوادوں کا شجرہ لکھتا ہوں جو شیخ المشائخ کے ذریعہ ہندوستان میں جاری ہیں اور ان سے اوپر ان کے پیران طریقت کے خانوادونکا شجرہ بھی لکھتا ہوں۔

ہندوستان میں حضرت شیخ المشائخ سے تین خانوادے جاری ہیں۔ (۱) سہروردیہ (۲) فردوسیہ اور (۳) قادریہ۔ سہروردیہ طریقہ حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی سے جاری ہے۔ ان کے تین خلیفہ ہندوستان آئے۔ ایک شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی دوسرے قاضی حمید الدین ناگوری تیسرے شیخ شہاب الدین جگجوت۔ بہاء الدین زکریا ملتانی نے ملتان میں سکونت اختیار کی اور ان کا مزار بھی وہیں ہے سہروردیہ سلسلہ انھیں سے جاری ہے۔ قاضی حمید الدین عراق سے ناگور (راجپوتانہ) آئے وہاں سے دہلی آئے اور وہیں رہے۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکی کے استاد تھے اور ان کا مزار بھی حضرت قطب الاقطاب کے پائین میں پرانی دہلی میں ہے۔ شیخ شہاب الدین جو جگجوت کے عرف سے مشہور ہیں پورب چلے گئے اور پٹنہ سے چار میل مشرق ایک قصبہ میں جس کا نام جیٹھلی ہے سکونت پذیر ہوے۔ اُن کا مزار اُس قصبہ سے باہر گنگا کے کنارہ ہے۔ حضرت مخدوم شیخ شرف الدین احمد بن یحیی مَنیری (بفتح میم وکسر نون و یائے مجہول ساکن وراے مہملہ مکسور و یائے حطی ساکن) انکے

# شجرۂ سلاسل طریقت حضرت شیخ المشائخ ضیاء الدین ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردی رح

سید الانبیاء والمرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ

امام ہمام سیدنا حسین علیہ السلام

امام زین العابدین رح
امام محمد باقر رح
امام جعفر الصادق رح
امام موسیٰ کاظم رح
امام موسیٰ رضا رح

امام محمد تقی رح
امام محمد نقی رح
امام حسن عسکری رح

خواجہ معروف کرخی رح
خواجہ ابوالحسن سری سقطی رح

سید الطائفہ ابوالقاسم جنید بغدادی رح
امام ابو بکر شبلی رح
عبد ابو احد بن عبدالعزیز تمیمی رح
ابوالفرح یوسف طرطوسی رح
ابوالحسن علی محمد یوسف الہنکاری رح
ابوسعید ابوالخیر مبارک المخزومی رح

غوث الاعظم غوث الثقلین محی الدین
ابو محمد عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ

سید عبدالرزاق جیلانی رح
سید ابو صالح انصر جیلانی رح
سید محی الدین ابو نصر جیلانی رح
سید علی جیلانی رح
سید موسیٰ جیلانی رح
سید حسن جیلانی رح
سید ابوالعباس احمد جیلانی رح
خواجہ بہار الدین انصاری رح
دولت آبادی
سید ابراہیم ایرجی رح
شیخ محمد بھکاری رح
شیخ ضیاء الدین رح
المعروف بہ قاضی جیا

سلسلہ قادریہ

سید التابعین خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ

حبیب عجمی رح
داؤد طائی رح
خواجہ معروف کرخی رح
خواجہ ابوالحسن سری سقطی رح
سید الطائفہ ابوالقاسم
جنید بغدادی رح

ممشاد علو الدینوری رح
احمد سیاہ دینوری رح
محمد بن عبداللہ عموّیہ رح
وجیہ الدین ابو حفص رح

ابو علی رودباری رح
ابو علی کاتب رح
ابو عثمان مغربی رح
ابوالقاسم گرگانی رح
ابو بکر نساج رح
احمد غزالی رح

خواجہ ابوالفضل رح
عبدالواحد
بن زید

ضیاء الدین ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردی رح

شیخ الشیوخ شہاب الدین
سہروردی رح

شیخ بہاء الدین
زکریا ملتانی رح
شیخ صدر الدین رح
شیخ رکن الدین رح
سید جلال مخدوم
جہانیاں بخاری
سید راجو قتال رح
شیخ علاء الدین رح
شیخ بہاء الدین رح
جونپوری
شیخ بڈھن جونپوری رح
شیخ قطب الدین رح
شیخ قیام الدین رح

قاضی حمید الدین ناگوری رح

شیخ نجیب الدین بزغش رح

سلسلہ سہروردیہ

نجم الدین کبری رح
سیف الدین باخرزی رح
بدر الدین سمرقندی رح
رکن الدین فردوسی رح
نجیب الدین فردوسی رح
شرف الدین ابو احمد
بن یحییٰ منیری رح
مظفر شمس بلخی رح
حسین بن مظفر شمس بلخی رح
حسن بن مظفر شمس بلخی رح
مخدوم شیخ شعیب رح
مخدوم شاہ اسحق رح
مخدوم برہان الدین رح
مخدوم شاہ منصور رح
مخدوم شاہ معروف رح
مخدوم شاہ محمد رح
مخدوم شاہ طاہر رح
مخدوم شاہ رحمت اللہ رح
مخدوم شاہ ہدایت اللہ رح
مخدوم شاہ اہل اللہ رح

سلسلہ فردوسیہ

خواجہ کمیل بن زیاد رضی اللہ عنہ

خواجہ ابوالفضل رح
عبدالواحد
بن زید
ابو یعقوب السوسی رح
ابو یعقوب نہرجوری رح
عبداللہ بن عثمان رح
ابو یعقوب الطبری رح
ابوالقاسم بن رمضان رح
عبداللہ بن ادریس رح
داؤد بن محمد المعروف بہ خادم الفقراء رح
محمد بن مالکیل رح
ابوالحسن اسمعیل
القصری
نجم الدین کبری رح

شیخ مخدوم جمال اولیاء رح
سید محمد کالپوری رح
سید احمد کالپوری رح
سید فضل اللہ کالپوی رح
سید برکت اللہ مارہروی رح
سید آل محمد مارہروی رح
سید حمزہ مارہروی رح
سید آل احمد عرف
اچھے میاں صاحب مارہروی

سلسلہ قادریہ سہروردیہ

# بقیہ شجرۂ سلاسل طریقت حضرت شیخ المشائخ ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر سہروردی رح اور سید محمد گیسو دراز حسینی قدس اللہ سرہما

## سید الانبیاء والمرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

### امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ

امام ہمام سیدنا حسین علیہ السلام
امام زین العابدین رح
امام محمد باقر رح
امام جعفر صادق رح
امام موسیٰ کاظم رح
امام علی موسیٰ رضا رح

امام محمد تقی رح
امام محمد انقی رح
امام حسن عسکری رح

خواجہ معروف کرخی رح
خواجہ سری سقطی رح

سید الطائفہ جنید بغدادی رح
امام ابوبکر شبلی رح
عبد الواحد بن عبد العزیز تمیمی
ابو الفرج یوسف طرطوسی
ابو الحسن علی محمد یوسف الہنکاری
ابو سعید ابو الخیر مبارک المخزومی
غوث الاعظم غوث الثقلین
ابو محمد عبد القادر الجیلانی رح
ضیاء الدین ابو النجیب
عبد القاہر سہروردی رح
عمار بن یاسر اللہ لیسی رح
نجم الدین کبریٰ رح
مجد الدین بغدادی رح
رضی الدین علی لالا رح
احمد جرجانی رح
نور الدین الکبیر رح
علاء الدولہ سمنانی رح
شیخ محمود رح
سید علی ہمدانی رح
ابو اسحٰق ختلانی رح
سید محمد نور بخش رح
شیخ محمد علی نور بخش رح
محمد غیاث نور بخش رح

حسن محمد رح
شیخ محمد قطب گجرات رح
شیخ یحییٰ مدنی رح
کلیم اللہ جہان آبادی رح
نظام الدین اورنگ آبادی رح
محب النبی فخر الدین دہلوی رح

سید التابعین خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ
ابو الفضل عبد الواحد بن زید رح
ابو الفیض فضیل بن عیاض رح
ابراہیم ادہم رح
سدید الدین حذیفۃ المرعشی رح
امین الدین ابو ہبیرۃ البصری رح
ممشاد علو الدینوری رح
ابو اسحٰق شامی رح
ابو احمد ابدال چشتی رح
ناصر الدین ابو یوسف چشتی رح
قطب الدین مودود چشتی رح
حاجی شریف زندنی رح
عثمان ہرونی رح
خواجہ خواجگان معین الدین چشتی رح
قطب الدین بختیار کاکی رح
بابا فرید الدین گنج شکر رح
محبوب الٰہی نظام الدین اولیا رح
نصیر الدین چراغ دہلوی رح

کمال الدین علامہ رح
سراج الدین رح
علم الدین رح
محمود راجن رح
جمال الدین عرف جمن رح

سید محمد حسینی گیسو دراز بندہ نواز رح

جمال الدین جانباز عبد اللہ مغربی رح
کمال الدین واحد الاسرار بیابانی
میرانجی شمس العشاق رح
برہان الدین جانم رح
امین الدین اعلیٰ رح

سید [illegible]
سید [illegible]
سید یوسف حسینی بن سید محمد حسینی گیسو دراز بندہ نواز رح
سید اکبر حسینی بن سید محمد حسینی گیسو دراز بندہ نواز رح

حقیقی نواسے تھے۔ منیر پٹنہ سے پندرہ میل مغرب جانب بہت پرانا قصبہ ہے۔ یحیٰ منیریؒ کا مزار وہیں ہے اور مخدوم شرف الدین احمدؒ کا مزار قصبہ بہار میں ہے۔

ملک دکن کو ایک خاص نسبت حضرت شیخ المشائخ ضیاءُ الدین ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردیؒ کے ساتھ ہے وہ یہ کہ اس ملک کے بادشاہ دین پرور دین پناہ اعلیحضرت سلطان العلوم امیرالمومنین امام المسلمین ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی میر عثمان علیخان بہادر آصف جاہ سابع جی سی اِس آئی۔ جی بی ای ادام اللہ عمرہم و ایامہم وخلد اللہ ملکہم وسلطنتہم حضرت شیخ المشائخ کے برادر زادہ اور مرید خاص اور خلیفہ اکبر یعنی حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردیؒ کی اولاد میں ہیں۔

حضرت شیخ المشائخ نے بہت سی کتابیں تصنیف کیں جن میں زیادہ تر قوم کی ناقدر دانی سے اب مفقود ہیں۔ صرف آداب المریدین کے نسخے کہیں کہیں باقی رہ گئے ہیں ان کی تمام تصانیف میں یہ کتاب زیادہ مشہور ہوئی اور اکابر صوفیہ اور بزرگان طریقت کا دستور العمل رہی۔ اسلام میں اپنی نوعیت کی یہ پہلی کتاب تصنیف کی گئی۔ اس کے بعد اس نام کی ایک مختصر کتاب شیخ اکبر محی الدینؒ ابن عربی نے بھی تصنیف کی اور حضرت مخدوم گیسو درازؒ کی بعض تصنیف سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنہوں نے شیخ اکبر کے کتاب کی شرح لکھی تھی لیکن اب دونوں ناپید ہیں۔ یہ بتا دینا ضرور ہے کہ شیخ المشائخ سے قبل اور ان کے زمانہ میں اور ان کے چند صدیوں بعد تک "مرید" کا مفہوم کیا تھا۔ وہ طلبہ جو علوم شریعت اور دوسرے علوم ظاہر کی تحصیل وتکمیل کے بعد انھیں علوم کے مشاغل میں مصروف ہو جاتے تھے ان کا شمار علما کے زمرہ میں کیا جاتا تھا لیکن وہ جو علوم شرعیہ کی تحصیل کے بعد تصفیہ اور تزکیہ اور تجلیہ باطن اور وصول الی اللہ کی جانب متوجہ ہو جاتے تھے اور کسی شیخ کامل کی صحبت اختیار کر کے اس کی زیر تربیت تعلقات دنیاوی سے منقطع

ہو کر عزلت اور انزوا اختیار کر لیتے اور مجاہدہ اور ریاضت شاقہ کے ساتھ ہمہ تن عبادت الٰہی میں مشغول بھی ہو جاتے وہ صوفیوں کے زمرہ میں داخل ہو جاتے اور "مرید" کہے جاتے تھے اور اس وقت تک اُن کا شمار مریدوں ہی کے زمرہ میں کیا جاتا تھا۔ جب تک کہ کامل اور مکمل ہو کر اپنے شیخ سے مجاز ارشاد نہ ہو جاتے۔ انھیں مریدوں کے لئے حضرت شیخ المشایخ نے یہ کتاب آداب المریدین تصنیف کی۔ اُن کی عبادات اور روزمرہ کے مشاغل زندگی کے لئے یہ ایک جامع اور مکمل دستور العمل ہے۔ حقیقی تصوف کا دارومدار عشق وحب الٰہی اور کامل اتباع سنت نبوی پر ہے قولاً وفعلاً وحالاً۔ اس لئے اس کتاب میں آپ دیکھیں گے کہ مصنف نے جو جو ہدایتیں دی ہیں اونکی سند میں کوئی آیت قرآنی یا حدیث صحیح نبوی یا صحابہ اور سلف صالحین کے اقوال کو لکھ دیا ہے۔ بہت جگہ آیت قرانی اور حدیث نبوی دونوں لکھدے ہیں۔ اسی لئے یہ کتاب زمانۂ دراز تک خدا طلبی کی راہ میں بزرگوں کا مشعل ہدایت رہی۔

جہاں تک مجھے معلوم ہو سکا آداب المریدین کی فارسی شرح دو بزرگوں نے لکھی جو علوم شرعیہ میں یگانہ روزگار اور علوم باطن میں امام الواصلین الکاملین تھے۔ ایک مخدوم شرف الدین احمد بن یحیٰ منیریؒ المتوفی ششم شوال ۷۸۶ھ اور دوسرے مخدوم سید محمد حسینی گیسو درازؒ المتوفی شانزدہم ذی قعدہ ۸۲۵ھ۔ دونوں بزرگوں کی رحلت چاشت کے وقت ہوئی اور وہی وقت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا تھا۔ شرف الدینؒ احمد یحیٰ منیری کی شرح ان کے ایک برگزیدہ مرید محمد بن محمد بن عیسیٰ البلخی المدعو بہ اشرف بن رکن کی درخواست پر لکھی گئی۔ اس کے قلمی نسخے صرف پٹنہ اور گیا (صوبہ بہار) کے اضلاع میں بعض بعض جگہ موجود ہیں مگر پانچ چھ نسخوں سے زیادہ نہیں ہیں۔ اس شرح پر ملا غلام یحیٰ بہاری نے حاشئے بھی لکھے تھے۔ پٹنہ کے مطبع ابن پنج میں مولوی غلام یحیٰ کے حاشیہ کے ساتھ یہ شرح چھپنی شروع

ہوئی تھی اور صرف باب شانزدہم تک طبع ہوئی تھی کہ مطبع کے مالک مولوی سید رحیم الدین مرحوم مغفور کا انتقال ہوگیا اور مطبع بند ہوگیا۔ یہ مطبوعہ حصہ ۱۳۲۲ھ میں شائع کیا گیا لیکن اب وہ بھی نایاب ہے۔

دوسری شرح حضرت مخدوم کی ہے جو اب طبع ہو کر شائع ہو رہی ہے۔ حضرت مخدوم نے اس کتاب کے دیباچہ میں بیان فرمایا ہے کہ اس شرح سے قبل اُنھوں نے شائقین کی درخواستوں پر تین بار آداب المریدین کی شرحیں لکھوائیں مگر جس کی درخواست پر لکھی گئی اُس نے وہ شرح اپنے پاس ہی رکھ لی اور کسی کو دیکھنے نہیں دی۔ اس طرح وہ تینوں شرحیں تلف ہو گئیں۔ یہ چوتھی شرح ہے جو حضرت مخدوم نے لکھوائی وہ فرماتے ہیں کہ اس کے ساتھ اُنھوں نے ایک مبسوط شرح عربی میں بھی لکھوائی تھی لیکن باوجود بیس پچیس سال کی سعی اور جستجو کے اُس کا مجھے کہیں پتہ نہیں ملا اور گمان غالب ہے کہ وہ بھی تلف ہوگئی۔ اس فارسی شرح کا ایک نسخہ رایل ایشیاٹک سوسائیٹی کلکتہ کے کتب خانہ میں ہے۔ زمانہ دراز کی جستجو کے باوجود سوائے اس ایک نسخہ کے کسی دوسرے کا مجھے مطلق پتہ نہیں مل سکا۔ رایل ایشیاٹک سوسائیٹی کلکتہ کو یہ کتاب عاریت دینے کے لئے میں نے درخواست کی اور سوسائیٹی کے فایلو لوجیکل سکریٹری مکرم ومحترم شمس العلما خان بہادر مولانا محمد ہدایت حسین صاحب بالقابہم کی توجہ سے مجھے مل گئی اور میں نے نقل لیکر اُسے واپس کر دیا۔ حضرت مخدوم نے یہ شرح حامل المتن لکھی تھی لیکن آداب المریدین کی عبارت اس میں بہت غلط لکھی ہوئی تھی اس لئے مجھے اس کتاب کے صحیح نقل کی بھی ضرورت ہوئی۔ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن میں اس کے دو نسخے ہیں اُن سے میں نے نقل حاصل کی لیکن چونکہ وہ دونوں بہت غلط لکھے ہوئے ہیں اس لئے گو دونوں کے مقابلہ سے نقل لی گئی تاہم بے شمار غلطیاں اس میں رہ گئیں۔ اتفاقاً مجھے معلوم ہوا کہ یہیں حیدرآباد میں میرے ایک

محترم کرم فرما کے پاس آداب المریدین کا ایک بے بہا نسخہ ہے میں نے اُن کے خدمت میں جاکر اوسے دیکھا۔ معلوم ہوا کہ اُس نسخہ کے کاتب شیخ احمدؒ سہروردیؒ ہیں جو حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدینؒ سہروردی کے پوتے اور امام الخطاطین یاقوتؒ مستعصمی کے شاگرد رشید تھے۔ اس کتاب کو انھوں نے ذی الحجہ ۷۰۱ھ میں لکھا اور اسکی کتابت میں انھوں نے شاگردی کا حق ادا کر دیا یعنی اپنے خط کو استاد کے خط سے بہت مشابہ کر دیا ہے۔ اس نسخہ سے زیادہ صحیح نسخہ کا ملنا ممکن نہیں۔ کتب خانہ آصفیہ کے نسخوں سے نقل کئے ہوئے نسخہ کا میں نے ابتدا سے انتہا تک شیخ احمدؒ سہروردی کے نسخہ سے مقابلہ کیا اور مکمل طور پر اُس کی تصحیح کر لی۔ آداب المریدین کے متن کی تصحیح تو ہو گئی لیکن شرح کی تصحیح کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی اس لئے کہ دوسرا نسخہ میرے علم میں کہیں موجود نہیں ہے۔ ایشیاٹک سوسایٹی کے کتب خانہ کا یہ نسخہ غلطیوں سے بھرا ہوا ہے۔ الفاظ کی غلطیاں بے شمار ہیں اور کہیں کہیں کاتب نے الفاظ اور بعض جگہ عبارت بھی چھوڑ دی ہے۔ بعض جگہ الفاظ کی غلطیوں اور بعض جگہ ان کو چھوڑ دینے کی وجہ سے عبارت بے ربط اور ناقابل فہم ہو گئی ہے۔ آخر کے قریب کاتب نے متن اور شرح کی تقریباً دو تین صفحے عبارت چھوڑ دی۔ اس کتاب کی طباعت میں جہاں جہاں نسخہ منقول عنہ میں الفاظ کے کتابت کی غلطیاں تھیں ان کی حتی المقدور تصحیح کر لی گئی۔ جہاں جہاں تصحیح ممکن نہیں ہوئی وہاں استفہام کی علامت (؟) دیدی گئی اور بعض بعض جگہ فٹ نوٹ میں صراحت بھی کر دیگئی۔ آخر کے قریب جہاں نسخہ منقول عنہ میں کاتب نے دو تین صفحہ کتاب کی عبارت چھوڑ دی ہے مطبوعہ کتاب میں وہاں فٹ نوٹ میں اداب المریدین کی پوری ترک شدہ عبارت نقل کر دی گئی ہے۔ متن میں حضرت مخدوم نے بعض مقامات پر جو الفاظ لکھے ہیں اور ان کی شرح کی ہے شیخ احمد سہروردی کے نسخہ میں اُن الفاظ کے بدلہ دوسرے ہم معنی

الفاظ ہیں۔ اس مطبوعہ کتاب میں حاشیہ پر بطور نسخہ کے وہ الفاظ لکھدئے گئے ہیں۔

مخدوم شرف الدین احمد یحیی منیری کی شرح ایک حد تک مبسوط ہے۔ حضرت مخدوم سید محمد گیسو دراز کی شرح نہایت مختصر ہے۔ بعض بعض جگہ اُنھوں نے صرف ترجمہ ہی پر اکتفا کر دیا ہے۔ جیسا کہ خود انھوں نے جا بجا اظہار فرمایا ہے ان کو اختصار منظور تھا اسی لئے اس کا نام بھی بجائے شرح کے اُنھوں نے ترجمہ آداب المریدین رکھا۔ یہ شرح یا ترجمہ ۸۱۳ھ میں لکھا گیا۔

کتاب آداب المریدین مختصر کتاب ہے اور مصنف کے زمانہ کے اونچے طبقے کے مریدوں کے لئے تصنیف کی گئی تھی۔ حضرت مخدوم نے اپنے زمانے کے ہر طبقہ کے مریدوں کے لئے ایک مبسوط اور مفصل کتاب کی ضرورت محسوس فرمائی اس لئے اس شرح یا ترجمہ کی تالیف کے پہلے تین یا چار شرحیں اُنھوں نے لکھی تھیں ان میں سے کسی ایک کے سلسلہ میں ایک مستقل اور جامع کتاب ۸۰۷ھ میں تصنیف فرمائی اور اُس کا نام خاتمہ رکھا حضرت مخدوم ۸۰۲ھ یا ۸۰۳ھ میں گلبرگہ آچکے تھے اس لئے یہ "ترجمہ آداب المریدین" اور "خاتمہ" دونوں یہیں تصنیف کی گئیں۔ خاتمہ نہایت مکمل کتاب ہے اور ہر طبقہ کے انسان کے لئے تصنیف کی گئی ہے۔ مرد عورت، جوان بوڑھے، امیر غریب، شاہ و گدا سب کے لئے وہ مکمل دستور العمل ہے۔ دو سال ہوئے یہ کتاب چھپ چکی ہے۔ اُس کے دیباچہ میں ہم نے حضرت مخدوم کی مختصر مگر جامع سوانح عمری لکھدی ہے اور اُن کے تصانیف کا ذکر بھی کر دیا ہے اس لئے یہاں مکرر لکھنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوئی۔

ترجمہ آداب المریدین کی طباعت اور اشاعت ہمارے فاضل اور محترم دوست نواب غوث یار جنگ بہادر بالقابہم کی توجہ اور حسن عقیدت کا نتیجہ ہے۔ چند سال سے حضرت مخدوم کے روضہ اور اس کے جاگیرات کا انتظام صوبہ گلبرگہ کے

صوبہ دار (یعنی کمشنر ڈویژن) کے نگرانی میں دیدیا گیا ہے۔ دو سال گذرے جب نواب غوث یار جنگ بہادر گلبرگہ کی صوبہ داری پر مامور ہوے اور اس خدمت کا جائزہ لیتے ہی روضہ کے اور اس کی جاگیرات کے انتظام میں نہایت دلچسپی سے مصروف ہوے۔ اس دو سال کی مدت میں انھوں نے جس قدر کیا اس کی تفصیل کے بیان کرنے کا اس مقالہ میں موقع نہیں ہے۔ صرف اس قدر بیان کرنا چاہتا ہوں کہ انھوں نے حضرت مخدوم کے علمی کارناموں کی حفاظت کی جانب بھی بہت توجہ کی۔ روضہ میں ایک کتاب خانہ قایم کیا۔ جتنی کتابیں روضہ بزرگ اور روضہ خورد کے صاحب سجادہ صاحبوں کے پاس تھیں ان کی اجازت سے اُنھیں کتاب خانہ میں داخل کیا اور دوسرے مقامات سے بھی کتابیں حاصل کیں ان کا مقصد یہ ہے حضرت مخدوم اور ان کے فرزندوں اور مریدوں کی تصانیف کو خرید کر یا نقل لیکر یا جس مناسب طریقہ پر مل سکیں حاصل کر کے اس کتاب خانہ میں داخل کریں۔ چنانچہ متعدد کتابیں فراہم ہو چکی ہیں۔ آیندہ کی دائمی حفاظت کی غرض سے اس کتاب خانہ پر سرکاری حیثیت سے ناظم صاحب سررشتہ امور مذہبی کی نگرانی قائم کرادی ہے۔ حضرت مخدوم کی تصنیف کی ہوئی بہت کتابیں اب مفقود ہیں اور شاذ و نادر جو باقی رہ گئی ہیں ان کے بھی آئندہ تلف ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اُن کو مفقود اور تلف ہونے سے بچانے کا ایک ذریعہ یہی ہے کہ وہ طبع کرادی جائیں۔ نواب غوث یار جنگ بہادر اس کی جانب بھی متوجہ ہیں۔ گذشتہ سال ۱۳۵۷ھ کے ماہ ذیقعدہ میں حضرت مخدوم کے عرس کے موقع پر اس بارہ میں مجھ سے گفتگو ہوئی۔ ترجمہ آداب المریدین کے نسخہ کا جو میرے پاس نقل کیا ہوا موجود تھا اُن سے ذکر کیا گیا اور اس کو طبع کرانے کی میں نے رائے دی۔ اُنھوں نے اس خیال کو پسند کیا اور محکمۂ سرکار میں منظوری کے لئے تحریک کی منظوری کے بعد طباعت کا اہتمام میرے سپرد کیا گیا۔ بحمد اللہ کہ یہ فقید المثال اور نایاب

اور یہ مفید کتاب اب شائع ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے اپنے طالبوں کو فائدہ پہونچائے۔

اس مقالہ کو ہم (چند الفاظ کے تغیر سے) اُس دعا پر ختم کرتے ہیں جس پر حضرت شیخ المشایخ رحمۃ اللہ علیہ و قدس اللہ سرہ نے آداب المریدین کو ختم کیا ہے اور نہایت عجز و الحاح سے ارحم الراحمین کی بارگاہ میں التجا کرتے ہیں کہ اسے قبول فرماوے۔

اَللّٰھم اجعلنا من الصادقین والحقنا بالمحققین بمنک وجودک واعصمنا من الفواحش ما ظھر منا وما بطن ووفقنا لمرضاتک ما خفی منھا وما علن وانفعنا وجمیع المسلمین بما جمع فی ھذا الکتاب ولا تجعلہ علینا وعلی من نظر فیہ وبالاً ولا تجعل حظنا من ذالک جمعہ وحفظہ دون الاشتغال بہ ومتابعتہ بجودک وسعۃِ رحمتک انک قریب مجیب۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمدٍ والہ واصحابہ وبارک وسلم اجمعین۔

حیدرآباد دکن
۱۱ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ

الفقیر المذنب
سید عطا حسین

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ
اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ط لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ط لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ط
ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ه

کتاب مستطاب

# ترجمہ آداب المریدین

از تصانیف

حضرت قدوۃ الاولیا امام الاصفیا سلطان العارفین ملک الواصلین

سید السادات

صدر الدین ابو الفتح ولی الاکبر الصادق

## سید محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بندہ نواز چشتی

قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

بہ تصحیح و اہتمام

مولوی حافظ سید عطا حسین ام اے۔ سی ای

ناظم (وظیفہ یاب) سررشتہ تعمیرات سرکار عالی

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی وصفه بالجمیل علی جهت
التفضیل انه منزه عن الاطلاق والتقیید والاجمال
والتفصیل له الکبر له التحمید له التهلیل انه الرب
الجلیل هو الواحد الاحد الفرد الصمد لیس له
مثال وعدیل خالق السماوات والارض وما فیها الکثیر
والقلیل العزیز الشریف والدنی الذلیل ٥ والصلوة
علی رسوله المبعوث الی الکافة من الجن والانس
لدعوت الی الله بان لیس له شبهٌ و بدیلٌ محمد
الهادی لکل جیل الی سواء السبیل وآله واصحابه
الذین هم لطالب الهدایت من الاعوجاج الی الصراط
المستقیم کالنجوم والدلیل واهل بیته الذین اذهب
الله عنهم الرجس وطهرهم تطهیرا من کل نعت
نزیل والوبال الوبیل وذریته الطیبة الطاهرة المحفوظین

عمایقدح فی تصور ذهن الرجال العقیال المتبعون بآبائهم
الذبیح والحبیب والخلیل هم الهداة هم الدعاة هم القدوة
هم السادات فی کل زمان ومن کل جهة وقبیل. صلوات الله
علیهم مادامت البکرة والاصیل ٥ فالحمد لله الذی کلامه
النفسی خارج عن المخارج الحسی علیٌ عن الحروف والاصوات
بریٌ عن الشفات واللهات نزیهٌ عن المنهجات والمرکبات بلاتقدم
حرف ولاتاخیر امره نهی ونهیه امر خبره انشاءٌ وانشاءهٔ خبرٌ یتکلم
علی الازل والابد بلاانتهاء غایة وامل اراد ان یسمع کلامه نبیه النبیه
وصفیه الرجیح فخلق خلقاً حرفاً وصوتاً وجعل لکلامه الفصیح
من حیث الظاهر والصریح فاتصفه بصفاته وخلقه باخلاقه
فی البین کالعکس من العین صفیٌ عن العین والمریین
فکانه کلامه لیس فیه نذر ولاحذر ذو الحکم والامثال
والعبر فبی یسمع وبی یبصر وبی ینطق شاهدٌ لهذا الخبر
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِهٰذَا اِفْقَ وَمَا کُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَآ
اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ ۃ

بعد تمهید قواعد تحمید وتشهید مبانی تمجید ودرود رسول الله محمد محمود حمید
میگوید محمد حسینی الملقب بگیسو دراز که شاهد لسان از در کنج اختصار ودر گوشهٔ انحصار
در بیان گفتار نبی مختار قرار واستقرار داده بود خواست که گفتار اسرار بصحرا نهد البته در خزانهٔ
ادخار مدفون ومکنون داشت تا مردم محدث ومتعلم ظاهر بین را قیل وقالے درمیان
نیفتد وهمه را ازین نصیبهٔ تمام شود مگر گاه گاهے زبان وقت املا کرد حال ما ول را
اندیشه نشد لمحه رشحهٔ ازان در صورت ظهور رخ نمود وآن اندک نزو کمتر است

ہریک را ازان نصیب مائی باشد و البتہ کوشش دران بود کہ در ترجمہ جز در آیت ظاہر لفظ دگر نباشد اِنَّ من طرق ذوی الاحلام امساک اللسان عما ینسب الی الملام ومن اعتصام بحبال رسول اللہ سید الانام واستمساک بعروتہ۔

---

# فہرست آداب المریدین

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی خص الاولیاء من بین الناس
بالاقتباس من مشکوة الانبیاء خصوصا محمد سید
البشر المخصوص باحسن السرا الموصوف بالتخلق باخلاق
خالق کل خیر مستمر صلی الله علیہ و علیہم مادامت
السموات والقمر فی الطلوع والبزوغ علی کل من آمن
وکفر وعلی کل بر و فجرہ والصلوة علی رسولہ
افضل الرسل الماحی لکل ادیان و ملل بما اتی من الله
الخالق الباری المصور انہ لتاج النبوت کالدرو وبیت
الرسالت کاللبن المستقر المتتمم لذلک السر محمد حمید حامد
مجد ہو کاسمہ محمد و آلہ الذین نزل فی شانہم
من الرب تعالی من کل عیب منہم کنتم خیر امۃ

أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ آمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

امابعد فقد اجتمع العقول و اتفق آراء علماء الفحول
ان العلم مستحسن و الجہل مستہجن فی کل شئ من حیث ہو
ہو۔ واحسنہا و ازینہا العلم الدینی لاسیما علم اللہ فی وہومن
تعلیم اللہ من غیر وساطت ملک و نبیی بالمشافہہ و
والمشاہدۃ وعرفانہ ووجدانہ طرقٌ و قوانین و
وصولٌ وبراہین لایعلمہا الدا العلماء باللہ ولایطلع
علیہا الاالخواص من عباد اللہ وہم الذین قیل فی تسمیتہم
اہل الرشاد ہم الہداۃ ہم الدعاۃ ہم السادات ہم القادۃ ماسلک
سالکٌ وما وصل واصلٌ الا بارشادہم وہدایتہم فمن
اقتدی بہم اہتدی ومن بغی علیہم ضلّ و اعتدی
وضحوا للوصول برب الارباب والدخول فی ذلک الباب
ہو العارف العازف ہو السالک الہالک ہو القابض الطافر
ہو البصیر الباصر ولذلک الشان جعلوا فی میدان البیان وعلموا
من نوع الانسان طریقت السلوک للوصل الی الرب مالک
الملوک تلقینات و تعلیمات مراقبات و محاسبات ولتصویرہا
وتحقیقہا و تبینہا و تقریرہا امروا المترشدین باربعۃ اشیاء
ترک الدنیا بجملتہا قلیلہا وکثیرہا و ترک اہلیہا دینہا
و علیہا بسہر اللیالی وصیام الایام و الذکر علی الدوام
والتخلی من الناس الخاص والعوام ولذلک صنفوا کتبا و
رسایل وا تو لذلک بحجج و دلایل۔ آلشیخ المصنف ہذا

الوالنجیب ضیاء الدین عبد القاهر سہروردیؒ
من اعلم علماء عصره وافاضل مرشدی دهره صنّف کتابا
جهتِ الفوايد وعمتِ العوايد وسماه بآداب المريدين
والكتاب هذا وان سماه باسم يظن فيه ان ما به الّا مسلك
اهل الارادت وسلوك اهل الاسترشاد هكذا طريقت الايجاد
ولكن فى كتابه من الحقايق والمعارف والمقامات من العلماء
الدين ومحققى اهل اليقين فلذلك بترجمته ليستفيد
منها كل خاصى وعامى فان القوم اكثرهم ما وجد والوقتهم
فرصة الى تعلم علوم العربية عدوها من الاشتغال
بالاشياء الدينية فلذلك يرتسبه وبالفارسية قريبة
انه سهل الانقياد قريبا من الفهم۔

امّا بعد محمد یوسف الملقب بہ گیسو دراز دو سہ بار ایں کتاب را
ترجمہ کردہ است ہم بہ تطویل وہم بایجاز۔ برائے ہر کہ کردم او آنرا بدل وجان
گرفت وضنّتے وغیرتے دریں باب کرد کہ بکسے نداد۔ ایں چہارم کرت باشد کہ
ایں کتاب جدید القدر وعظیم الخطر را ہم بفارسی کردم وہم شرح عربی بنشتم۔ زمانہ
آخر است تاریخ ہجرت ہشتصد وسیزدہ ۸۱۳ رسید اللہ اعلم پس آں باشد ہم کسے
قدمے درسلوک نہد وطلب وصول خداوند سبحانہ درسر او افتد وبہ اسباب وصول
مباشرت شود۔ ایام فتنہ ومحن است علامات قیامت خروج دجال طلوع آفتاب
از مطلع مغرب باشد وغلق باب توبہ شود وظہور دابۃ الارض پیدا گردد ونزول
عیسٰے روے نماید اکنوں طلب کہ سلوک کہ مرشد کہ روندہ کہ اللہ اللہ کار
بجائے است من کہ اقل وارزل ایں طایفہ باشم مردم گویند شاید ختم این کار برین

شخص شود بیت

نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس     نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ

شیخ مصنف از زمانہ خویش نالید و ازان زمانہ چہار صد سال گذشتہ باشد اکنوں بما چہ رسد بنیاد کار خراب شدہ است درہا بربستہ اند جز یک شرزے باقی نماندہ است تا کدام نیکبخت باشد کہ بہمہ مشقت و محنت وران شرز در آید و وران خانہ نزول کند۔ ہان وہان گوش دار کہ من چند سخنے را ترجمہ میکنم یحتمل کسے ازین نصیبہ گیرد۔ مستعیناً باللہ انہ رفیق شفیق وبالاجابت جدیر وحقیق

## فصل ۱

فصل ۱

۱ **قولہ** "اجمعوا علےٰ ان اللہ تعالیٰ واحد لاشریک لہ ولاضد لہ ولاند لہ ولاشبہ لہ" اجماع صوفیان است کہ خدائے تعالیٰ یکے است نہ بشمار یعنی اینچنیں نیست کہ از دہ یکے گویند یا از پنج یکے گویند بلکہ یکے بحقیقت یعنی فرد حقیقی است او را درین یگانگی ہیچ شریک نیست و دیگر در خدائی او ہیچ کسے انباز نیست و او را اضدے نیست یعنی چنانچہ سیاہی مر سپیدی را ضد بجائے سپیدی سیاہی باشد و یا بجائے سیاہی سپیدی باشد او تعالیٰ بریں صفت نیست یعنی او را مثلے و مخالف نیست یعنی شخصے ذاتے را تصور کند مثل خدائی او و او مخالف باشد نہ این تصور ہست نہ آن مخالفت و بعضے گویند ضد و ند یک معنی است یعنی مترادف اند ہیچ یکے بصفتے از صفات او مانند نیست۔

۲ **قولہ** "موصوف بما وصف بہ نفسہ مسمی بما سمیٰ بہ نفسہ" وصف کردہ شدہ است بچیزے کہ او ذات خود را خود وصفت کردہ است یعنی اینچنیں نیست کہ ما قادر خواندیم ما رازق خوانیم ما خالق خوانیم ما او را عالم خوانیم بلکہ او ذات خود را خود بدیں صفت خواندہ است

خود را ازل نام نهاد و اله نام نهاد و الله نام نهاد این نیست که ما او را نام نهادیم
موصوف بما وصف به نفسه مسمی بما سمی به نفسه یک معنی دارد۔

۳ **قوله** "لیس بجسم فان الجسم ما کان مؤلفاً والمؤلف یحتاج الی مؤلفٍ ولا بجوهر فان الجوهر ما کان متحیزاً والرب سبحانه وتعالیٰ لیس بمتحیزٍ بل هو خالق کل متحیز وحیزٍ ولا هو بعرض فان العرض لا یبقی زمانین والرب واجب البقاء ولا اجتماع له ولا افتراق له ولا ابعاض له ولا یزعجه ذکرٌ ولا یلحقه فکرٌ و تلحقه العبارات و تعینه الاشارات ولا تحیط به الافکار ولا تدرکه الابصار وکل ما یصوره الوهم او حواه الفهم فالله بخلافه" او تعالیٰ تن ندارد زیرا چه تن عبارت از آنست که او را از چند چیز ساخته باشند از خاک و آب و باد و آتش از سودا و صفرا و بلغم و دم۔ او تعالیٰ اینچنین نیست که او را از چیزے ساخته باشند و دیگر تن او را میگویند که او را اعضا باشد و او ازین منزه است زیرا چه جسم اینست که او را از چند چیز ساخته باشند و آن چیزے را که ساخته باشند آن چیز را سازنده باید پس این محتاج بسازنده باشد و او سبحانه از احتیاج منزه و مبرا است و دیگر سازنده از ساخته سابق باید و او سبحانه و تعالیٰ قدیم هیچ یکے برو سابق نه ولا بجوهر و خداوند تعالیٰ چنانچه جسم نیست جوهر هم نیست ازین جوهر این مراد است که بمقابله عرض باشد و عرض او را گویند که او را تن نباشد که او را دو زمان بقا نباشد و عرض بے جوهر نباشد یعنی وجود عرض معلق بوجود جوهر است زیرا چه جوهر چیست که جائے باشد و او تعالیٰ از جا منزه زیرا چه او خالق هر جائے است و خالق هر باشنده بجائے۔ و سبحانه و تعالیٰ عرض نیست زیرا چه عرض را او را دو زمان بقا

نباشد

نباشد و خداوند تعالیٰ واجب البقا و فنا بر و روا نیست و ہموارہ بود و باشد و ہست
یعنی این چنین نیست کہ دو چیز بجمع آمدہ است وا و شدہ است۔ و اینچنیں نیست کہ
چیزے از و جدا شود۔ و ابعاض ندارد یعنی اینچنیں کہ او بعض از کلی است یا کلی است
کہ بعض دارد یعنی اینچنیں نیست کہ او را چیزے مغیر افتد یعنی بجنباند و مغیر او باشد
چنانچہ انسانرا غضب مزعج می باشد و فرح کذالک چنانچہ انسان را ذکرے کنند کہ
او را مغضب افتد یعنی او را در غضب آرد۔ و ہیچ اندیشہ بدو نرسد یعنی ہر چہ اندیشہ
کند بداند و یا او اندیشہ مندو ..... علہ ..... شود یعنی اینچنیں نیست وا و ہیچ عبارت
نیاید و ہیچ اشارتے او را معین نتواند کرد چنانکہ یکے را گوئی انت یا ہذا او معین
شود و او تعالیٰ ازین منزہ است زیرا چہ او لطیف است و لطیف مشار الیہ نشود
و افکار محیط او نشود یعنی ہیچ فکرے انچہ اوست او را محیط نشود و دیگر اگر فکر ہائے
ہر متفکرے جمع شود او را محیط نشود و ابصار او را مدرک نشود یعنی بصرے او را
بیند و نداند کہ چہ چیز است و کدام کس است او و اندازۂ حدے و رسمے نداند کہ از جملہ
جنسہا و فعلہا بیرون است ہر چیزے کہ او را وہم تصور کند کہ چنیں چیز است واو چنیں
چیزے خواہد بود او غیر آنست و ہر چیزے را کہ فہم حاوی شود او غیر آنست۔

**قولہ** "فان قلت متٰی فقد سبق الوقت کونہ وجودہٗ"۔
یعنی اگر تو پرسی کہ کے باز است کہ خدا است خطا کردہ باشی زیرا چہ متی عبارت
از زمان است و این سخن ہیچ مسلمانے نگوید زیرا چہ زمان آفریدۂ او زمان نبود کہ
او بود یعنی او را آغازے و انجامے نیست او ہمیشہ بود و ہمیشہ باشد و ہمیشہ ہست
و ہر کرا این اعتقاد نیست مسلمان نیست۔

---

علہ۔ در نسخہ منقول عنہ اینجا یک لفظ محو گشتہ است

۵ **قوله** "فان قلت کیف قد احتجب من الوصف ذاته". اگر تو گوئی او چہ گونہ است یعنی خوب یا زشت یا سپید پوست یا سیہ رنگ یا دراز یا کوتہ این نیز غلط است زیرا چہ ذات او ازین صفت ممتنع است حاصل او چہ باشد کہ او بیچگونہ و بیچون است این صفتها کہ گفتیم ہمہ مخلوق اوست او خالق این صفات صفاتِ مخلوق خالق را نباشد و خالق از صفاتِ مخلوق منزہ۔

۶ **قوله** "فان قلت اَینَ فقد تقدم علی المکان وجوده" واگر پرسی تو خدا کجا است این پرسیدن ہم خطا است زیرا چہ این عبارت از مکان است و مکان آفریدۂ او وجود خالق از مخلوق مقدم۔

۷ **قوله** "علت کل شئی صنعه" و ہر چیزے کہ موجود شدہ است سبب وجود او صنع اوست فعل اوست کرد اوست اگر نکردے آن چیز نشدے اگر اینجا این سخن گویند کہ علت کل شئی ارادته ہم درست آید زیرا چہ ہر چہ ہست خواست اوست وجود ہر چیز تابع ارادت اوست۔

۸ **قوله** "ولا علة لصنعه" یعنی آنچہ کند بہ سببے و غرضے نباشد

۹ **قوله** "لیس لذاته تکیف" یعنی ذات او را کیفیتے نیست و کیفیت نتوان گفتن ہمانچہ بالا گفتم۔

۱۰ **قوله** "ولا لفعله تکلیف" این سخن دو معنی دارد یکے آنکہ کسے بر وسخت کند و دشوار کند این بکن و او سبب آن بکند اینچنین نیست و معنی دوم او را در کردن فعل دشواری نیست ہر چہ خواہد شود ہر چہ خواہد کند۔

۱۱ **قوله** "احتجب عن العقول کما احتجب عن الابصار" چنانچہ بصرہا و چشمہا نمی بیند عقل ہم چنانچہ اوست در نمی یابد۔ شیخ فریدالدین عطار دو سہ بیتے مناسب این گفتہ است۔

**نظم**

سبحان خالقے کہ صفاتش ز کبریا | در خاک عجز میفگند عقل انبیا
در صد ہزار قرن خلق ہمہ کائنات | فکرت کنند در صفت عزت خدا
آخر بعجز معترف آیند کاے الٰہ | دانستہ شد کہ ہیچ نہ دانستہ ایم ما

۱۲ **قوله** "لان العقل علی مثله یدل" زیرا چہ عقل رہ بہیچ خود برد عقل مخلوق رہنمائی بمخلوق کند خالق در فہم او کجا در آید۔

۱۳ **قوله** "والعقل آلت العبودیة لا اشراف له علی الربوبیة" وعقل آلت عبودیت است یعنی عقل این رہنمائی کند کہ از بندگی او چارہ نیست لا آلة الربوبیة یعنی بہ عقل بندگی شناختہ شو یعنی اورا بندگی چونہ باید کردن وچگونہ باید کردن وعقل را بر خدای وپروردگاری خدا اطلاع نیست۔

۱۴ **قوله** "لیس ذاته کذوات ولا صفاته کصفات" یعنی ذات او ہیچو ذات ہای دگر نہ و ذات واجب الوجود یعنی ہموارہ بود وہمیشہ ہست وہمیشہ باشد وذاتہای دیگر ممکن الوجود یعنی نبود شد وامکان آن دارد کہ برود یعنی حادث است بقائے ذاتی ندارد چنانچہ آسمان وزمین وماہتاب وآفتاب وعناصر اربعہ۔

۱۵ **قوله** "ولا وصف لسمعه ولیس معنی العالم نفی جهل" وسمع اورا صفتے نیست یعنی اینچنین باشد کہ اورا گوشے باشد بدان آلہ میشنود چنانچہ انسان وسایر حیوانرا درون گوش پوستے ہست آواز سخن بدو میرسد بران پوست میزند بر مثال دف ازو آواز میخیزد این میشنود میدانند کہ چنین چیزے گفتند یا آوازے کریہے یا لذیذے ہست دل بدان محظوظ میشود در سمع باری این صفتہا نیست ہر مسموعے کہ ہست آنرا میداند وحی شنود نہ بدین صفت یعنی این کہ گویند باری عالم است نہ بمقابلہ جہل یعنی چیزے کہ نمیدانست دانست

ہمچنین نیست بھر چیزے کہ آنرا او عالم است ازلاً و ابداً او عالم است۔

**قوله** "ولا القدرة نفی العجز" یعنی بمقابلہ عجز نیست او قادر مطلق است یعنی ہمچنین کہ در ہر کارے عاجز بود و اکنون قادر شد و از لاً و ابداً قادر است بر ہر چیزے کہ ممکن است۔

## فصل ۲

**قوله** "واجمعوا علی اثبات ما ذکرہ تعالی فی کتابہ وصح عن النبی صلی اللہ علیہ فی اخبارہ من ذکر الوجہ والید والنفس والسمع والبصر من غیر تمثیل ولا تعطیل" صوفیان اثبات کردہ اند برین کہ ہرچہ خداوند سبحانہ و تعالیٰ در قرآن فرمودہ است و ہرچہ از پیغمبر باخبار صحاح صحیح شدہ است آن ہمہ ثابت است و حق است چنانکہ ذکر ید قال اللہ تعالیٰ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ و ذکر وجہ قال اللہ تعالیٰ اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ و ذکر نفس قال اللہ تعالیٰ وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفْسَہٗ و ذکر سمع و بصر قال اللہ تعالیٰ البصیر و ھو السمیع و این ہمہ کلمات را صوفیان اثبات کردہ اند کہ این ہمہ ثابت است و حق است بغیر تشبیہے و تعطیلے این ہمہ اثبات شود اما متعلق بہ تشبیہہ و تعطیل نشوند و ہمچنین ذکر قدم و مجی و نزول و اتیان این حق و ثابت است بغیر تشبیہہ و تعطیل۔

**قوله** "کما قال عز اسمہ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ" خداوند تعالیٰ گفت ہیچ چیز ہمچو مثل او نیست از نفی مثل نفی مثل ثابت شد و حال اینست او تعالیٰ ہرچہ شنید نیست بشنود و ہرچہ دید نیست بہ بیند و بغیر آنکہ تشبیہے و تعطیلے باشد و بعضے این 'کاف' را زایدہ گویند لیس مثلہ شی بیت

گویم بہر زبان و ہمہ گوش بشنوم | وین طرفہ بین کہ گوش و زبانم پدید نیست

۳ **قوله** "وسئل بعضهم عن الله تعالیٰ فقال ان سألت عن ذاته لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وان سألت عن صفاته فهو اَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ وَ لَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ"

صوفی را از خدای تعالیٰ پرسیدند گفت اگر از ذات خداوند پرسی در فہم وہم گفتار نیاید ہمین قدر توان گفت لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ۔ اما من میگویم ہو ہو لا ہو الا ہو واگر از صفات او پرسی گویم احد یکے است بحقیقت صمد بے نیاز از ہمہ او کسے را نزاده است و نزاده شده است وَ لَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ و ہیچ یکے باوے کفاءت ندارد یعنی برابری ندارد و اینجا این آید چنانچہ کسے او را نزاده واو کسے را نزاد ہم ہمچنان او را از زن و فرزند نباشد۔

۴ **قوله** "وان سألت عن اسمه فهو الذی لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ" واگر از نام او پرسی گویم او تعالیٰ میداند ہرچہ بر ما شاہد است و میداند ہرچہ بر ما غائب است اگرچہ علم ہم از صفات اوست ولیکن باضافت شہاوت و غیب این را نام نہاد۔

۵ **قوله** "وان سألت عن فعله فکُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ" واگر از فعل او پرسی یعنی از کردن او پرسی پس این او را ہر ساعتے کار دیگر است یعنی یکے را بزیاند و دیگرے بمیراند یکے را عزیز کند و دیگرے را خوار سازد شخصے را تونگر کند و کسے را فقیر کند ہم ہمچنین افعال دیگر و ہم دران ساعت لطیف یکے را می زیاند و ہمدران ساعت دیگر را ہمیراند یکے فعلے با فعلے دیگر ضد و نقیض است مانع و دافع نیست یعنی بہ ارادت او در ساعت واحد ہرچہ ہست شود۔

**قوله** "وقولهم فی الاستواء" گفتار صوفیان در مسئلہ استوا اینست کہ سبحانہ وتعالی گفت اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی معنی از روئے لغت پارسی اینست رحمٰن بر عرش برابر است یعنی چنان نشستہ است کہ تمام عرش را در گرفتہ است تعالی اللہ عن ذالك علواً کبیراً این معنی بروجہ نسبت کہ او نشستہ تمام عرش را در گرفتہ است این صریح کفر است و ہیچ عاقلے برین اعتقاد ایمان ندارد۔ درین مسئلہ ہیان علماء گفت شنیدے ہست محققان و مستدینان و صوفیان می گویند انچہ انس علیہ مالک میگوید انس علیہ مالک را پرسیدند ازین مسئلہ او گفت استوی از روئے لغت معلوم وہمانچہ ما پارسی نوشتیم وکیفیت غیر معقول بمعنی مفہوم عقل نیست یعنی در دانش عقل نمی آید و ایمان برین واجب زیرا چہ خدائے تعالی فرمود اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی بہر مرادے کہ خدا گفتہ است ما را ہم بدان ایمان است از کلام انس این معلوم شد اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی از قبیل متشابہات چنانچہ قدم و ید و کف و اصابع در شرح عربی درین محل بیان تمام ترکردہ ام اینجا باز گردانیدن حاجت نیست۔

**قوله** "ما قال مالك بن انس رضی اللہ عنہ حین سئل عن ذلك فقال الاستواء معلومٌ والکیف غیر معقول والایمان بہ واجب والسوال عنہ بدعة" وسوال ازین بدعت است زیرا چہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اعتقاد ہمبران کردہ اند چنانچہ گفتیم۔

**قوله** "وکذلك مذهبهم فی النزول" گفتہ ام این سخن بالا نزول ہست ایمان آرند وکیفیت نپرسند این جملہ از باب تمثل است یعنی عرش محیط بجملہ اشیاء است ہمہ اشیاء در شکم اوست کہ گویند اللہ سبحانہ مستوی

بر عرش است یعنی تمام عرش را در گرفتہ است ازین تمثیل این آید کہ او بجمیع اشیاء محیط است۔

# فصل ۳

قولہ "واجمعوا علی ان القرآن کلام اللہ" اجماع کردہ اند برین کہ قرآن سخن خداست

قولہ "وان کلام اللہ غیر مخلوق" و اجماع کردہ اند برین کہ کلام اللہ غیر مخلوق یعنی صفتے از صفات اوست قدیم است محدث نیست و درین مسئلہ معتزلہ خلاف دارند۔

قولہ "مکتوب فی مصاحفنا متلوٌّ بِالسنتنا محفوظ فی صدورنا" و کلام در صحفہاے ما نوشتہ شدہ است و ہمین است کلام کہ زبانہاے ما میخوانند و ہمین است کلام اللہ کہ سینہ ہاے ما یاد دارد۔ اینجا سخن است ترا تحقیق باید کرد و ازان چارہ نباشد بر جہانیان مشکل است بدانکہ کلام نفسی یعنی کلامیکہ در ذات باری تعالیٰ است حرف نیست صوت نیست ہجا نیست ترکیب نیست اول و آخر و میانہ نیست آن کلام را خواست خدائے تعالیٰ جبرئیل را شنوانید تا او بہ پیغامبر رساند و آن قابلیت نداشت کہ بشنود حرفے و صوتے را آفرید کہ تا آن حرف و صوت حکایت از کلام نفسی کند آں کلام نفسی را برین حرف و صوت تعلق داد این حرف و صوت جبرئیل را شنوانید جبرئیل کلام نفسی بدین متعلق بود چنانچہ روح اعظم با قالب نہ متصل است نہ منفصل نہ خارج است نہ داخل اما با قالب است چنانچہ بادشاہ با تمام ولایت داخل نیست خارج نیست ولے با تمام ولایت خود ہست ہمچنیں کلام اللہ با حروف و صوت مخلوق و ہمین کلام اللہ ہست کہ بہ تعلق حروف مکتوب است و ہمین است کہ بزبان ما متلو است و در سینہا محفوظ۔ ہر چہ حق حقیقت بود با تو گفتم خدا ترا فہمے روزی کند۔ اینجا عقول متزلزل است

وفہوم

ومفہوم متحیر این مکتوب و این محفوظ و این متلو را کلام اللہ خوانند و آن حقیقت بدین مجاز متعلق۔

**قوله** "من غیر تعرض لکتابة ولا تلاوة فان السنت لم یرده بذلك ولم یثبت انه حرف او صوت وجب الامساك عنه" بدین متعلق نشوند که این کتابت من است و تلاوت من است زیراچه سنت بدین وارد نیست و از رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم منقول است که این کلام اللہ است و این کلام نفسی باین حروف و اصوات هم چنین است چنانچه روح با قالب۔

## فصل

**قوله** "واجمعوا علی جواز رویت الله تعالی بالابصار فی الجنة" واجماع صوفیان است که خدائے تعالیٰ را بدین چشمے که بر روے است این حدقه که هست و روشنائی که درین حدقه که هست همبرین روشنائی که خدائے را خواهند دید۔ من که محمد حسینی ام میگویم که خدائے را بندگان باشند که هم در دنیا بچشم دل بینند و همیں چشمے که بر روے است چشم منعکس میشود چشم دل میگردد و همبرین چشم می بینند۔ در فتاوی سراجی است رویت الله فی المنام جائزة و آنچه مردم در خواب میں بینند آنکه چشم دل می بیند همیں منعکس میشود در دل هم چیزے را بخواب می بینند۔ در عقیده حافظی است روا باشد خدا را در خواب بینند زیراچه سلف صالح خدا را در خواب دیده اند۔ اکنوں بدانکه این خواب که در دنیا دیده اند اینچنین نیست که اینجا چیزے دیگر به بینند و فردا چیزے دیگر زیراچه صفت باری است لا یتغیر فی ذاته ولا فی صفاته ولا فی اسمائه بحدوث الاکوان واختلاف الازمان پس ثابت شد که طالب صادق و مشتاق واثق جمال حضرت سبحانہ و تعالیٰ بلا کیف

جواز رہبانیت الخ

وکیفیتِ دردنیا بینند۔ یکے اندیشہ باید کرد کہ سلف صالح ومشایخ طبقات خانمان برباد کردند بادیہا گرفتند واز خلق بکلی عزلت داشتند وچہل گان روزہ ویگان ماہ گرد طعام وآب نگشتہ اند وصمت وسکوت را ملازم حال خود کردہ اند ودر ذکر ومراقبہ غرق ماندہ اند این ہمہ برائے چہ بود برائے این قدر چندین بر چہ کنند۔ مردے با زنِ خود بغلط کہ سر فرج او بدست ساید وآن عورت سر ذکر مرد را ہر یکے را نیتِ ایصالِ راحتِ دیگر باشد چندین درجات ومثوبات باشد برائے این را چندین بالا کشیدن ومشقت دیدن چہ حاجت است نہ آنکہ طلبِ نقدے دامنگیرِ دلِ ایشان شدہ است۔ در لطایف قشیری است درین آیت اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ سُئِلَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مِن شرح الصدر المذکور فی القرآن ما ھو قال علیہ السلام نور یقذف فی القلب قیل وما امارت ذلک یا رسول اللہ قال التجافی عن دار الغرور والانابت الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزولہ والنور الذی من قبلہ سبحانہ نور اللوایح بنجوم العلم ثم نور الطوالع لبیان الفہم ثم نور اللوامع بزواید الیقین ثم نور المکاشفة بتجلی الصفات ثم نور المشاھدت بظھور الذات ثم انوار الصمدیت فعند ذلک لا قرب ولا بعد ولا فصل ولا وصل ولا وجد ولا فقد کلا بل ھو الواحد القہار اے عزیز جانہا فدائے خاک پائے استاد ابو القاسم قشیری باد کہ چہ پردہ دری کردہ است وچہ جمالِ مطلوبِ عشاق بصحرا نہادہ وعروسِ مقصود عشاق را بہمہ پیرایہ آراستگی آشکارا جلوہ دادہ من این کلام را ترجمہ میکردم اما سخن دراز خواہد شد این مختصر تحمل آن ندارد وایضا خالی از اشکال نیست۔ در جملہ کتاب

دیہات

۱ نور اللوایح ↓ ۲ نور الطوالع ↓ ۳ نور اللوامع ↓ ۴ نور المکاشفہ ↓ ۵ نور المشاہدہ ↓ ۶ انوار الصمدیت

محققان این سخن هست که سالک بجائے رسد دنیا اخرت گرددو آخرت دنیا شود اول به آخرانجامد
وآخر به اول رسد وعلی ہذا کدام محقق باشد اوکه رویت اللہ تعالیٰ را در دنیا منکر شود
چون ازل به ابد رسد و ابد به ازل قرار گیرد یک کلمه یک حرف بلکه یک نقطه شود
محققان رویت اللہ تعالیٰ را کمترین حالات شمرند وشرک جلی خوانند لاحول ولا
قوۃ الا باللہ کجا افتادم اما این قدر بدان که هر که را طلب او در سرش افتاد
متصف به جمله حسنات ومبرات ومثوبات شد وغرق در دریائے عبادت و
طاعت گشت۔

بیت

گر عیب من همین است که عشقش گزیده ام ... بخ بخ وان یرید عیونا علی العیوب

یکے باندیش چونه کسے باشد اوکه این جهان وآن جهان برائے خدائے راگذارد
جز خدا در دلش نیاید ونباشد بدانی اینچنین کسے را مادر روزگار کمتر زاید فلو کان
فمحمد واهل بیته ومن کان مثلهم معهم

بیت

در جنبش آمد قافله مائیم وگرد کوے تو ... هرکس روان شد جانبے بیچاره عاشق سوے تو

اے فقیهه وجیهه اگر تو دیدار را منکری نزد تو حرام است حرامت بادا اما طلب که
انکار کرد که همه سعادات وخیرات وبرکات است۔ وانچه از عائشه رضی اللہ عنها
روایت کرده اند که او از رسول اللہ پرسید هل رایت ربك لیلة المعراج
قال لا یعنی عائشه رض پرسید از رسول اللہ که خدائے را دیدی در شب معراج رسول اللہ
گفت نه وهمچنیں ابو بکر رضی اللہ عنه پرسید از رسول اللہ هل رایت ربك
لیلة المعراج قال نعم ابو بکر پرسید از رسول اللہ خدائے را دیدی در شب
معراج گفت آرے دیدم توفیق بین الحدیثین این باشد عایشه رض را گفت بدین
معنی که محیط ومدرک او نشدم وبا ابا بکر رض گفت دیدم زیراچه دیده بود۔ وسر چه بود که
از عائشه رض آن نهان داشت واز ابو بکر رض نهان نداشت زیراچه عائشه رض عورت است

ونادان وخوردہ است احاطت بمعارف الہی ندارد ضرورت در جہت وکمیت خواہد افتاد۔ آنکہ سرپوشے بود عائشہؓ طبع برد وغے کرد وبار رسول اللہ گفت کہ این دوغ مرا بدہ رسول اللہ اورا نداد او در قسمت انداخت عایشہؓ را دشوار نمود گفت لو کنت نبیا لعاملتنی بما یعامل بہ الانبیاء مع نسائھم اگر تو پیغامبری بودی با من آن معاملہ میکردی چنانچہ معاملہ پیغامبران با زنان خویش کردہ اند ابوبکرؓ طپانچہ زد گفت ھو النبیؐ او پیغمبر است رسول اللہ گفت مزن طپانچہ کہ او خرد است نمیداند۔ آنروزے کہ این آیت نازل شد قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللّٰهِ معنی آیت بہ تحقیق خدا شنید قول عورتے را کہ اے محمدؐ با تو جدل میکند وگلہ بحضرت خدامی برد عائشہؓ گفت رضی اللہ عنہا میان من ومیان عورت چادر پردہ بودمی نشنیدم خدا شنید بیقین دانستم خدا سر خفیان رامی شنود بر اینچنیں کسے کہ ایمان آورند بدین کہ خدا عالم سر خفیات است و بر رسول اللہ آن اعتراض کرد اگر گفتے کہ خدائے را دیدم نہ آنکہ او در تشبیہ و تعطیل واثبات جہت افتادے وتا چہ خویلات ووہمیات با خود گرفتے ضرورت بہ او گوید کہ نہ دیدم واین دروغ نیست بدان معنی کہ بالا گفتم وبا ابوبکرؓ گفت دیدم زیرا چہ او عارف است دیدنی کہ لایق دیدار او باشد وہمچنیں دیدہ است واین ہم گویند کہ عائشہؓ بہ اجتہاد خود گفت کہ ندیدہ است نہ از وے شنید است واین اصح است۔ ہان وہان اے یار عزیز واے برادر شفیق زہے نیکبخت کہ توئی اگر طالب دیدار حقی زینہار گفت محرومان نشنوی ابلیس در تلبیس وشیطان در شیطنت اللھم ارزقنا حبک وحب من احبک وحب من یحبک وحب عمل یقربنی الی حبک بفضلک یا کریم یا وھاب یا رحیم یا تواب۔

۲ **قوله** "وانما نفی الله الادراك بالابصار لان ذلك يوجب كيفية واحاطة وليس كذلك الرويت والنبی صلی الله عليه وآله وسلم شبه النظر بالنظر لا المنظور اليه" قال الشيخ علی جواز رويته ازين سخن وهم آن رو و روا باشد وليكن تحقيق اينست البته باشد سخن طريقهٔ جواب وسوال است يعنی جواز رويت گفتی وخداوند سبحانه ميگويد لَاتُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ شيخ جواب ميگويد كه نفی ادراک نفی احاطه ونفی كيفيت كرده است بيند وليكن محيط بدو مدرک كيفيت او نباشد وآنچه رسول الله فرمود ستَرون ربكم كما ترون القمر ليلة البدر معنی اينست تحقيق سرانجام خواهيد ديد پروردگار خود را چنانچه مه را در شب چهارده. رسول الله اين نگفته است كه او تعالیٰ همچو مه شب چهارده باشد اين گفته است چنانچه مه شب چهارده را می بينيد دران هيچ شبه و شكے نيست ورين هم هيچ شبه نباشد كه خدائے را نه بينيد پس اين آمد كه تشبيه نظر به نظر كرد از مرتبتے به مرتبتے اين نگفت آنرا كه شما می بينيد همچو مه است اين گفت چنانچه مه شما می بينيد همچنان خدائے را به بينيد و بدانيد كه ما خدائے را به تحقيق ديدم

۳ **قوله** "فی قوله عليه السلام ستَرون ربكم يوم القيامة كما ترون القمر ليلة البدر لا تضامون فی رويته" ترجمه تمام حديث بتحقيق شما سرانجام به بينيد پروردگار خود را چنانچه می بينيد مه را شب چهارده در ديدن مه شب چهارده هيچ يكے مرد ديگرے را مزاحم نيست و هيچ يكے ندارد.

# فصل ۵

۱ **قوله** "واجمعوا علی ان الاقرار والايمان بجملة ما

ذکر الله تعالی فی کتابه واجب وجاءت به الروایات عن النبی
صلی الله علیه واله وسلم من الجنت والنار" واجماع صوفیان است
ایشان قرار دارند وایشانرا ایمان بدین تحقیق است که هرچه در کتاب الله گفته است
و به احادیث صحاح ثابت شده است آن همه حق است چنانچه بهشت مراد
از مقامے است در وکوشکها است و باغها است و درختان اند هر جنس میوه و
چشمها روان و حور وغلمان و تختها و اکل وشرب وجماع وآن ابدی است سرمدی۔
و دوزخ عبارت از مقامے است که انجا آتش میسوزد وآن آتش ازین بچند مرتبه بیشتر
ومردم گنهگار خصوص اہل شرک وکفار ودر وانواع تعذیبات ودر و مار وکژدم وکلاب
وهرچه مانند این باشد وآن مردمان که درواند درسوز واضطراب وآواز ونوحه وازو
بیرون آمدن نه جا ودانه افتاده بسوزند۔

۲ **قوله** "واللوح" ولوح تخته است بعضے گویند ازان مقصود تخته است
درو اسامی جمله مخلوقات نوشته ورزق واجل نوشته اگر یکے کافر زاده است
اورا بنسبت او فرو نبشته اند فلان بن فلان واو مسلمان شد واو یکے از اولیا
گشته از انجا خطے کشیده ومیان اہل اسلام واولیا آورده اگر شجره من به بینی
بدانی که عین صورت لوح محفوظ است ودرو محو واثبات همه جاری است کسے را
رزق زیادت کنند ازانچه مکتوب است وهمچنین اجل یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَاءُ
وَیُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْکِتٰبِ واین درکنار شاهد این فرشته ایست
وسر او بتکیه عرش وطول او وعرض او ماشاء الله خدا داند تا چه قدر است ودر لوح
توریت وانجیل وزبور وفرقان مسطور است چنین گویند که درلوح آیتے نوشته
پیدا شدے جبرئیل آنرا دیدے بر رسول الله رسانیدے وناسخ ومنسوخ هم از
قبیل محو واثبات است۔

٣ **قوله "والقلم"** طولے وعرضے ندارد وتراشے وقطے وشگافے نہ اما چنین نماید غیب آن یدرا انگشتے وکفے وقبضے وراندنے نہ چنانچہ کاتب قلم رانی کند اما چنین نماید گوئی اصبعے ہست وقلم را بدان اصبع گرفتہ راندنی ہست چنانچہ راندن آواز قلم کسے بشنود وگویند این قلم فرشتۂ ایست ولوح ہم فرشتۂ ایست۔

٤ **قوله "والحوض"** در بہشت حوض است چنانچہ اینجا آبے گرد آمدہ می بینی واو لبہا دارد وآب آن حوض سپید تر از شیر وشیرین تر از شہد وخوشبو تر از مشک وکافور است وگرد بر گرد قدحہا نہادہ اند مروارید وزبرجد واز زر ونقرہ ولعل بعضے گویند آن آبے روانے است آنرا حوض کوثر نامند وطول وعرض او خدا داند چہ قدر است وآنکہ گویند حوض کوثر پیش در بہشت است آن نہ داخل بہشت است نہ از بہشت خارج وچنین گویند چشمۂ ایست در بہشت وآن چشمہ را ناودانے است از رہ آن ناودان آب آن چشمہ در حوض می افتد ہر کہ یکے قدحے از ان خورد پاک وتعب وتشنگی از و برود اما لذت آشامیدن دایم باشد۔

٥ **قوله "والصراط"** صراط پلے است از موے باریکتر واز تیغ تیز تر ودر وقت گزشتن از ان پل تاریکی باشد کہ از شب تار تاریکتر وہر کہ بر پیروی انبیا مستقیم تر او در گزشتن آسان تر یکے آنچناں بگذرد کہ نداند کہ پل در میان بود یا نہ وآنکہ نتواند گزشتن یا کافر است یا فاسق واین پل در میان دوزخ وبہشت نہادہ اند ودوزخی بلغزد در دوزخ افتد وبہشتی در بہشت رود۔

٦ **قوله "والشفاعة"** مطیعانرا رسول اللہ شفاعت کند وطاعت ایشان قبول افتد عاصیانرا شفاعت کند از عذاب دوزخ برہاند واولیارا مقام شفاعت باشد رسول اللہ از خدا اذن شفاعت طلبد رسول اللہ را فرمان شود پسر وان

خود را بگو تا شفاعت کنند۔

۷ **قوله** "والمیزان" ترازوے است دو پلہ دارد ہر پلہ را اسکان ریسمان است و آن ریسمان ہا متعلق بچوبے کہ از ان ترازو بیاشد و درمیان آن چوب ریسمانے کہ بدان بگیرند وزن کنند اعمال را متشکل بہ اجساد سازند بعضے جسد خفیف و بعضے جسد ثقیل بحسب آن گرانی و سبکی اعمال معلوم شود و آنکہ گویند کہ ازین میزان این مراد است چنانکہ میزان العروض چنانچہ بیتے را بعروض وزن کنند موزونی و ناموزونی و راستی و کژی معلوم شود کدام مصراع سبک آمد و کدام گران آمد ازین کہ گفتم کہ اعمال را متشکل سازند تا سبکی و گرانی اعمال معلوم شود مثلاً رسول اللہ گفت کلمۂ "سبحان اللہ بملاء المیزان" این کلمہ را متشکل بہ جسمے لطیف روشن کنند پلہ ترازو را مالا مال گیرد چنانچہ کلمہ سبحان اللہ ہم ہمچنان است چنانچہ گفتی میزان عروض آن سخن این را با این نیست۔

۸ **قوله** "والصور" صور مثالش سرون گاوے وحشی باشد فرشتہ یکطرف سوراخ سرون بدہن گرفتہ و دوم طرف کشادہ است چنانچہ کسے منتظر فرمان است چون فرمان شود یک نفخے کہ او میزند ہر جا کہ جانیست بمیرد و دوم نفخ کہ زند ہمہ مردگان بزیند۔

۹ **قوله** "وعذاب القبر" ویکے از معتقدات اہل دین عذاب حسی در گور ہست دو فرشتہ آیند ایشان را منکر و نکیر و مبشر و بشیر گویند مردہ را زندہ کنند بنشانند روح مقابل او دارند بفیض آن روح تن مردہ زندہ شود آن مردہ را پرسند من ربک و من نبیک وما دینک و مرد مومن چنانکہ در جواب گوید ربی اللہ و محمد نبیی و رسولی والاسلام دینی و کافر و مشرک خلاف این بگوید و کذلک از مومنے والعیاذ باللہ

که بے ایمان رفته باشد و فاسق از هیبت آن فرشتگان متردد و مضطرب گردد
وبسته شوند اند که چه گوید ۔ اینجا با تو سخنے گویم و هر سوگندے غلاظ و شداد و طلاق
و عتاق گوی من بخورم که این سخن حق است و صدق است شخصے چون می میرد
میداند که من مرده ام و عشایر و اقارب و احباب که برو می گریند او میداند که
بر من میگریند و او بدین رنجه میشود ناخوش میگردد و غسال که او را می شوید او
میداند و با خود میگوید اگر مارا اطهارتے خوبے کند خوب باشد و هر ریمے که در اندام
من است میخواهد که به مبالغه رفع کند و روح مرده از خوشبوئی حظے تمام دارد
و این که به آب کافور میشویند و گلها بروے می دارند هم ازین سبب و چون کفن
پیچیدن گرفتند او را خوش می آید که کفنے صافے سپیدے لطیفے بپیچند و بعد ازان
که او را بر کردند بر جنازه نهادند و بر سر گرفتند و بعد ازان که او را بر کردند روان
شدند آرزو می برد که مرا درین صحن ساعتے فرود آرند تا من این در و دیوار و مسکن خود
را وداع کنم و کسانیکه با جنازهٔ من نخواهند آمد ایشانرا وداع کنم و سپس آن بیرون
آورند برائے نماز را فرود آورند آرزو دارد که مردے صالحے متقی امامت کند و
خواهد که وقت نماز هجوم مسلمانان باشد و چون برند اگر هنوز گور تمام نشده است
او را فرود آورند او میداند این گور که می کاوند برائے آنرا تا مرا درین گور فرود آرند
و دفن کنند و چون او را برائے دفن کردن را روان کردند در آن حالت شکستگی
دارد که آن شکستگی را نهایتے نیست روح هوائے دنیا را بکلی وداع میشود و فسحت
و وسعت صحرائے جهان را وداع میکند و جاه و عزت دنیا را به احباب و عشایر
و اقارب بکلی ترک میدهد و چون در گور نهادند و سنگها بر سینه داشتند و مهر کردند
و هیچ منفذے نگذاشتند و بر سر آن توده خاک پر کردند و باز گشتند آواز رفتن

ایشان میشود آن حالت هر که هست ولی و نبی صالح و فاسق آن یک ساعت
چنان دشوار است که همو می داند۔ گورے تنگے تاریکے تنهائی آن حالت دشواری
دارد روزے خواهد بود که من و تو آنرا احساس خواهیم کرد و درین دشواری
ناگهان می بیند صورتے پیدا میشود با حسنے و جمالے و نمکے خندان که از دهن او
نورے بساطع میشود که از نور او تمام گور روشن می گردد آنچنان کشاده میشود
اگر اندک باشد مقدار صفت درک باشد آنصورت انواع پیرایه پوشیده
در دست در کمر در پا در گلو در سر و بوے از مشک و عنبر و کافور و گلاب خوشبوتر
و اگر ایشان را جمع کنند بدان بوے نرسد این شخص میگوید که درین تنهائی
و تاریکی و تنگنجه کیستی تو که مونس وقت من شدهٔ آنصورت میگوید آن نماز یکه تو
به اخلاص گزاردی و آن روزه که برائے خدا ایرا داشتی و آن هوائے نفس بر آن
قادر بودی تو برائے رضاے خداے را از ان باز ماندی و هم همچنین یگان
یگان حسنات تمام را جمع کرده از ان حسنات صورتے ساخته اند مرا بر تو
فرستاده اند این شخص گوید یک ساعتے دیگر بمان که مرا بر تو انسے و قرارے
هست او گوید یک ساعت چه باشد تا تو درین گوری با توام آن شخص آن صورت
را معشوقه گیرد جمله هواها و لذتها و اقارب و عشایر و احباب تمام فراموش کند گوید
الحمد الله ازین دنیا پلید خلاص یافتم و دیگرے باشد که دران تنهای و تاریکی
برائے او و را شخص پیدا شود سیاهے و دراز قدے دندانش مثال پیل و چشمها
مغاک گرفته و بینی بالبها چفسیده بوئے درو ے که در هیچ پلیدی و مردارے
و مزبلهٔ نه و کلوبے بدست او و شعلهائے آتشیں از دهن او برون می آید این شخص
گوید که خود تنها را تاریک و تنگجه خود افتاده بودم تو دگر کدام بلای که آمدی او گوید
آن فسقے که کردی و آن نماز که ترک کردی و آن دروغے که گفتی و هم برین قیاس

جملہ سیۂ اویگان یگان بر وعرضہ کند وگوید آن اعمال سیۂ تراجمع کردہ اند مرا ساختہ اند
آن صورت منم بگوید برو از پیش او گوید کجا روم تا تو درین گور ی من با توام درین
گفتار بیان حدیث رسول اللہ تمام گفتہ شد کہ القبر روضة من ریاض
الجنة او حفرة من حفر النیران و اینکہ گفتم سوال و عذاب گور تمام
اثبات شد و انچہ محمد غزالی در مضنون علی اہلہ گفتہ و انچہ یونانیان حکمائے اسلامیہ
سوال گور و جواب گور را تاویل کردہ اند گفتار مارا ہیچ آبے نیست شخصے میرد او را
پرکالہ پرکالہ کنند و در اطراف عالم اندازند اللہ تعالیٰ آن تمام اعضائے او را
جمع کند برائے او را گورے سازد او را ان گور کند از و سوال گور و جواب گور آن
عذابے و راحتے کہ در گور است باوے شود و یکے را بسوزند و خاکستر کنند و خاکستر را
پراگندہ کنند ہمین حکم وارد و انچہ گفتہ ام یعلم اللہ بہ تقلید نہ گفتہ ام بتحقیق گفتہ ام
خدا و مصطفی و پیر بدین شاہد است و دیگر سوال منکر و نکیر گفتیم۔

۱۰ **قولہ** "واخراج قوم من النار بشفاعت الشافعین"
یعنی مردمے باشند بہ سبب فسقے کہ در جہان کردہ باشند و از ان توبہ نکردہ
بہ سبب آن در دوزخ ایشان را عذاب کنند این مومنان فاسق را بہ شفاعت
نبی یا ولی از دوزخ بیرون می آرند۔

۱۱ **قولہ** "والبعث بعد الموت" و صوفیان برین اعتقاد
مسلم دارند کہ بعد از مردن ہمین تن کہ گداختہ است و خاکستر گشتہ باز از سر زندہ
کنند و روح را بعض تعلق دہند چنانچہ در حیات دنیا بود۔

۱۲ **قولہ** "وان الجنة والنار خلقتا للبقاء" بہشت و

---

عہ غالباً مراد از مضنون بہ علی غیر اہلہ است کہ تصنیف غزالی است

اللہ تعالی خالق افعال بندگاں است

دوزخ آفریدہ شدہ اند و جاودانہ خواہند بود۔

۱۳ **قولہ** "وان اھلیھا فیھما مخلدون" وہمچنیں بہشتیاں در بہشت و دوزخیان در دوزخ جاودانہ خواہند بود و دوزخیان ہمیشہ در عذاب و بہشتیان ہمیشہ در راحت۔ نہ اینچنین است کہ بہشتیان از بہشت از بسیار ماندن و تمتع گرفتن سیر گردند و دوزخیاں از بسیار عذابے الفے گیرند عادت گیرند بلکہ ہر یکے را لذتے تازہ تر باشد و عذابے تازہ تر باشد رد قول آن کسانے کہ میگویند کہ از بسیار عذاب وجود دوزخیان چون انس گیرد پس آتش نخواہد سوخت یعنی عذاب نخواہد شد۔

۱۴ **قولہ** "منعمون ومعذبون" گفتم

۱۵ **قولہ** "من غیر اھل الکبایر من المومنین فانھم لایخلدون فی النار" این ہمہ گفتیم آمدیم۔

## فصل ۶

۱ **قولہ** "واجمعوا علی ان اللہ خالقٌ لافعال عبادہ کما ھو خالق لاعیانھم کما قال اللہ سبحانہ وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ اللہ سبحانہ جملہ تنہا را و جانہا را آفریدہ است ہمچنیں ہر فعلے کہ این جان و تن میکند آن فعل ہم آفریدۂ خدا است۔ طاعتیکہ مطیع میکند آن طاعت آفریدۂ خدا است وکذلک کہ معصیتیکہ عاصی میکند نمازیکہ مصلی میگذارد آن نماز و آن گزارندۂ نماز آفریدہ خدا آن زنا کہ زانی کرد آن زنا کردن آفریدۂ خدا و ہم ہمچنیں مومن و ایمان مومن و کافر و کفر کافر آفریدۂ خدا اکنون بدانکہ آنرا خدا برائے بہشت آفریدہ است و در مظہر او آن افعال می آفریند کہ او لایق بہشت باشد۔

جان وتن اعمال و اعمال
اورت صدا ے

وکذلک آنرا که او را برائے دوزخ را آفریده است اینجا پرسند که چه باشد این فعلے را که خدا آفریده است
وبمقابله آن عذاب کند نه آنکه این ظلمے صریحے باشد اکنون گوش وا رو عقل را بکار
آر و این سخن ما را بنور ایمان فهم کن فردا آمنّا وصدّقنا کافر را در حضرت بیارند
فرمان شود او را بمقابله کفر او در دوزخ باندازند کافر گوید که کفر مرا تو آفریدی و
بمقابله آن مرا عذاب میکنی نه آنکه این ظلمے صرفے است خداوند تعالیٰ بگوید آرے
ترا و کفر ترا از عدم صرف که او را ماده و هیولی نبود آفریدیم و ترا و کفر ترا متجدد آفریدیم
و تا تو بودی ترا و کفر ترا ساعتہً فساعتہً می آفریدیم ترا با کفر زیانیدم و میرانیدم و تا
تو در حضرت من آئی ترا و کفر ترا آفریده میداشتم و این که در حضرت من آمدی ترا
و آمدن ترا و کفر ترا آفریده آورده ام و اینکه ایستاده در حضرت ما حجت میکنی
این ایستادن ترا و حجت گفتن ترا من می آفرینم و ترا که در دوزخ میفرستم هر گامے
که تو ان طرف میزنی آن گام ترا و آن زدن گام ترا با تو و کفر تو متجدد می آفرینم
و دوزخ من آفریده ام و آتش را من آفریدیم و سوختن و خاصیت سوختن در آتش من
آفریدیم و آتش را بر تن تو من گماشتم و تن ترا که قابلیت سوختن دارد و آن تن را و قابلیت سوختن را
من میآفرینم و آن وجدان درد که از سوختن آتش تن تو می یابد این وجدان و آن
درد و این نار و سوز از وجدان درد تو من آفریدیم و خلود در آتش من آفریدیم اکنون اندیشه
کن که ظلم از کدام دریچه سر کشید درد و نمود۔ اے علما و اے صوفیه و اے عقلا
نقابے که بر روے عروس سر قضا و قدر بود محمد حسینی بحکم محمد رسول الله و علی ولی الله
بهمه آراستگی جلوه داده است هان و هان اگر مرد اید نظاره شوید که هیچ مشکلے در میان
نمانده است فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ بیان درستے فرموده اینقدر باید دانست
رسول الله صلی الله علیه واله وسلم فرمود اذا ذکر القدر فامسکوا یعنی
لیس هنا اشکال ولیس مجال قیل وقال فان کبیر المتعال بین

الله تبارک وتعالیٰ خالق بندگان واعمال بندگان است

ماکان من الحال والاستقبال فان الامر ظاهرا یهاالرجال وغیر مایثبت وساوس وهواجس فی النفس شیخ فرمود که چنانچه اعیان مخلوق است افعال اعیان هم مخلوق است برائے اثبات این سخن را آیت کلام الله آورد وقال الله تعالیٰ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ معنی اینست شمارا آفرید و عملے که شما میکنید آن هم آفریدهٔ اوست وَمَا تَعْمَلُوْنَ اگر ما مصدریه است معنی این باشد خلقکم وعملکم واگر موصوله است معنی این باشد خلقکم الذی تعملونه این سخن محققان وموحدان صرف است سخن معتزلی مشرک خلق آوردن مصلحت نباشد زیراچه ترجمه دراز شود وسخن ناشائسته بیارم و دردفع آن کوشم نہ ہے گمراہی آمده باشد۔

۲ قوله "وان الخلق کلهم یموتون بآجالهم" واعتقاد صوفیان است واجماع ایشان برینست که هرکه می میرد برائے او را مهلتے خدائے تبارک وتعالیٰ تعیین کرده است بدان مهلت می میرد۔

۳ قوله "وان المقتول یموت باجله" وآنکه کشته شدے میرد بمهلت خود یعنی همچنین نیست که اگر نمی کشتند نمی مردے برائے او را این تعیین بود که فلان وقت وفلان ساعت وبکشتن میرد

۴ قوله "وان الشرك والمعاصی کلها بقضائه وقدره من غیران یکون لاحد من الخلق علی الله حجة بل لِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ وانه لایرضی لعباده الکفر والمعاصی والرضا غیر الارادة" این سخن بالا گفته آمده ام۔

۵ قوله "ویرون الصلوٰة خلف کل بر وفاجر ولا یشهدون لاحد من اهل القبلة بالجنة لخیراتی به ولا یشهدون علی احد بالنار لکبیرة اتی بها" وصوفیان اعتقاد دارند برین که نماز پس هر نیک مردے وبد مردے روا باشد که بگذارند واین مسئله هم

الدعوة حاتی ...

بالا رفته است - و گواهی نمی دهند بر هیچ یکے که او به سبب عمل در بهشت برود رفتن در بهشت بفضل اوست با همه اعمال حسنه - فقیهان گویند حسنات نشان بهشت است و سیأت نشان دوزخ است - صوفیان گویند که خدائے را دو بهشت است و دو دوزخ است اعمال حسنه بهشت نقد دنیا است و دنیا نمونهٔ آخرت (و) اعمال سیئه دوزخ دنیا است هر کرا بهشت نقد داوند او را بهشت وعده بدهند و هر کرا دوزخ نقد داوند او را دوزخ وعده اندازند - یونانیان حکیمان فلسفه بهشت حسی را منکر اند و هم چنیں دوزخ حسی را - ایشان بهشت معنوی میگویند ہمیں اعمال حسنات را و دوزخ معنوی گویند ہمیں اعمال سیئه را اکنوں دوست من اگر اعمال حسنات است یا نشان بهشت داری بر قول فقیهه و یا در عین بهشتی بر قول صوفی محقق و حکیم یونانی و دوزخ بر عکس - اینجا لطیفهٔ هست - بهشت هشت است و هشت جفت است و جفت دلیل بر وصال دار و پس بهشت عبارت از وصول بجمیع مرادات باشد و دوزخ هفت است و هفت طاق است و طاق حکایت از فراق کند پس دوزخ عبارت از حرمان جمله آرزوها باشد اللهم انا نسألك الجنة ونعوذ بك من النار -

۶ **قوله** "ویرون الخلافة فی قریش" - و اعتقاد دارند که خلافت در قریش است و خلیفه جز قریشی نباشد و قریش مکه است و دیه هائے که گرد بر گرد مکه است چنانچه بنی تمیم و بنی عدی و بنی مخزون و غیر آن بسیار اند -

۷ **قوله** "لیس لاحد منازعتهم فیها" و نیست منازعت مر هیچ یکے را با ایشان در حق خلافت نزاعے و منازعتے -

۸ **قوله** "ولا یرون الخروج علی الولاة وان کانوا ظلمة" و اعتقاد ندارند که بر والیان بخصمے برون آیند اگرچه این والیان ظالم باشند با بقائے

وصول دین و این ظلم سنتے بر مالے ویا بایذائے وحسدے بغیر حقے اما قصاص ہمانچہ فقہا گفتہ اند۔

۹ **قوله** "ویومنون بالکتاب المنزلة والانبیاء والمرسلین" و ایمان دارند بکتاب ہائے کہ از خدا بر انبیا منزل است چنانچہ توریت و زبور و انجیل و فرقان و صحفے کہ بر ابراہیم صلوات اللہ علیہ وعلیہم اجمعین و ایمان دارند بر جملہ پیغمبران کہ ایشان ہمہ از حق برحق آمدہ اند۔

۱۰ **قوله** "وانهم افضل البشر" و ایمان برین دارند کہ انبیا بر جملہ بشر فاضل اند۔

۱۱ **قوله** "وان محمد صلی الله علیه وسلم افضلهم" و اعتقاد دارند برین کہ محمد رسول اللہ بر جملہ پیغامبران فاضل است۔

۱۲ **قوله** "وان الله تعالیٰ ختم به الانبیاء" و ایمان دارند کہ خدائے تعالیٰ ختم بہ محمدؐ کردہ است یعنی بعد از وے پیغامبرے نباشد۔

۱۳ **قوله** "وان افضل البشر من بعدهم ابوبکرؓ ثم عمرؓ ثم عثمانؓ ثم علیؓ" رضی الله عنهم اجمعین و اعتقاد دارند بعد بعثت رسول اللہ بہترین مردمان ابوبکرؓ بعد آن عمرؓ و بعد آن عثمانؓ بعد آن علیؓ "رضوان الله علیهم اجمعین"۔ و شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رسالہ در عقیدہ نوشتہ و آنرا علم الهدی نام کردہ و در آنجا نوشتہ وامسك عن التفضیل۔

۱۴ **قوله** "ثم تمام العشرة" بعد ازین چہار نفر شش دگر اند طلحہؓ۔ زبیرؓ۔ سعدؓ۔ سعیدؓ۔ ابوعبیدہؓ جراح۔ عبد الرحمٰن عوفؓ۔ سعد ابی وقاص این شش را با آن چہار عشرہ مبشرہ گویند زیرا چہ رسول اللہ ایشان را بہ بہشت بشارت

داده است آن چهار بر آن ترتیبے کہ گفتیم برین هر شش فاضل اند و این شش بر دیگران فاضل اند۔

۱۵ **قوله** "ثم افضلهم الذی شهد لهم رسول الله صلی الله علیه وسلم بالجنة" انانکہ رسول اللہ گواهی بہ بہشت داده است ایشان فاضل اند چنانچہ حمزه عبد المطلب و عثمان مظعون و دیگران و بدریان باجمعهم۔

۱۶ **قوله** "ثم القرن الذی بعث فیهم رسول الله علیه السلام بعد ازین عقیده کہ گفتیم معتقد اینست کہ عهد رسول اللہ بهترین عهد ها بعد از و عهد ابو بکرؓ پس از و عهد عمرؓ و چیزے عهد عثمانؓ۔ اما اینجا سخنے بہ اشباع در شرح عربی نوشته ام همانجا تتبع کن۔ و بعد ازین عهد تابعین و بعد آں تبع تابعین زیرا چه درین دو عهد مردے بوده اند چنانچہ شرط دین باشد بر آن رفته اند اما اینقدر بدان مذهب اعتزال و خوارج و مذهب روافض و مذهب جهمیه و مذهب حنابله و مذهب مجبره همدرین ایام خاصه کہ صحابه زنده بوده اند کہ این مذاهب سر بر کرده اند۔

۱۷ **قوله** "ثم العلماء العاملون ثم انفعهم للناس" و بعد ازان علماے کہ بمقتضاے علم عمل کرده اند ایشان فاضل اند۔

۱۸ **قوله** "واجمعوا علی تفضیل الرُسل علی الملایکة" و اجماع صوفیان است کہ پیغامبران بر فرشتگان فاضل اند و این فاضل و مفضول کہ گفتیم مراد قربت حق است و اطلاع بر اسرار و آنکه ایشان تفضیل ملک بر رسول گویند نظر ایشان بر ظاهر طاعت است و ظاهر خلقت ایشان خبر از قربت حق و اسرار اند چنانچہ معتزله و بعضے متکلمان۔

۱۹ **قوله** "واختلفوا فی تفضیل الملائکه علی المومنین" و صوفیان

طلب حلال فرض است

اختلاف کرده اند که مومنان خواص و اولیا، مقربان حق ایشان فاضل اند بر فرشتگان یا فرشتگان بر ایشان این اختلاف هم برآن منوط است که با معتزله و متکلمان است۔

۲۰ **قوله** "وبین الملایکة تفاضل کما بین المومنین"

و میان ملایکه یکدیگر را تفاضلے هست میان ایشان هر یکے بر دیگرے فاضل است۔ فرشتگانے اند که ایشان را عالیان گویند ایشان از همه فرشتگان فاضل اند مثلاً سراپچه زده اند که از دیبا و حریر و سندس و استبرق نیست و طولے و عرضے ندارد و میخها از زر و نقره و زبرجد و مروارید نه و کذلک طنابهاے او اما چنین نماید گوئی طولے و عرضے و دیبا و حریرے و میخهاے زر و نقره و شخصے پیش در او ایستاده آن جن و انس نه ولے چنین نماید گوئی مردے ایستاده چوبے بر دست چنانکه دربانان راست آن دست او را کفے و اصبعے و قبضے نه اما چنین نماید و آن چوب را درازی و پهنائی و کوتهی نه و از زر و نقره نه اما چنین نماید گوئی زرے و نقره است یا زبرجدے یا مروارید ے اکنون آن سراپچه فرشته و آنکه ایستاده است آن فرشته است و آن چوب فرشته و طنابها فرشته و کسے از درون سراپچه بیرون می آید سخنے می گوید آن هم فرشته است ایشان را فرشتگان عالی گویند ایشان بر جمله فرشتگان فاضل اند۔ این حکایتے که گفتم مصدقے نباشد مگر کسے که مطلع است۔

## فصل ۷

۱ **قوله** "واجمعوا علی ان طلب الحلال فریضة" اجماع است که طلب حلال فریضه است زیرا چه خداے تعالیٰ حرام را منع کرد و میان حلال و حرام ضد۔ یک ضد ممنوع شد دوم ضد مامور آمد۔

طلب الحلال فریضۃ

۲ **قوله** "وان الارض لا تخلوا من الحلال" روے زمین خالی از حلال نیست اگر فرض کنم جہاں سر بسر حرام گیر و از مخمصہ کہ باز دارد۔

۳ **قوله** "لان الله تعالیٰ طالب العباد بطلب الحلال" وقول النبی علیہ السلام طلب الحلال فریضة و دلیل آخر قد ما لقناه من قبل و دلیلے دیگر بالا گفتہ ام۔

۴ **قوله** "ولم یطالبهم الا بما یمکن" وطلب الحلال فریضہ است خدا طلب او فرمودہ وطلب کاریکہ در و امکان مردم باشد آن فرمایند محال نفرمایند پس معلوم شد کہ روے زمین خالی از حلال نیست۔

۵ **قوله** "الا انه یقل فی موضع ویکثر فی موضع" لیکن اینچنین باشد در زمین بسیار باشد و در زمینے اندک و این نیز ہست در زمانے بسیار باشد و در زمانے اندک۔

۶ **قوله** "فمن کان ظاهره جمیلا لا یتهم فی ماله وکسبه" ہر چہ ظاہر او محمود باشد یعنی از حال او این احساس میشود کہ او مردے ہست پنج وقت نماز بجماعت میگذارد و از مناہی محترز می باشد اینچنین کسے را در مال او وکسب او گمان بد نبرند و برو وہم تہمتے نکنند مثلاً مردے نساج است در حق او گمان نکنند در بافتن جامہ خیانتے وارد یا ندارد و مال او از کدام وجہ است و از کدام جہت است۔

آدمی کے ظاہر پر کہ دور دا اعتبار کیا جاتا ہے

# فصل ۸

۱ **قوله** "واجمعوا علی ان کمال الایمان اقرار باللسان وتصدیق بالجنان وعمل بالارکان فمن ترک الاقرار فهو کافر و

من ترك التصديق فهو منافق ومن ترك العمل فهو فاسق ومن ترك الاتباع فهو مبتدع" کمال ایمان برعایت این سه چیز است اقرار کند بزبان که خدا یکے است و محمدؐ پیغامبر اوست برحق است چنانچه میگوییم لا اله الا الله محمد رسول الله اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشریك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله وتصدیق بالجنان یعنی انچه بزبان اقرار کرد و بدل مصدق باشد یعنی ہم ہچنین است راست است درین ہیچ شکے شبہ نیست واگر کسے بدل داند این دین راست است وبزبان گوید خدا یکے ومحمدؐ پیغامبر برحق است اما کلمه طیبه وکلمه شهادت نگوید او مسلمان نباشد۔

۲ **قوله "وعمل بالارکان وعمل بالجوارح"** بدست وپاے وزبان یعنی نماز گذارد وروزه دارد وزکوة دهد وهرچه بشرط بروفرض شده باشد بجا آرد ودیگر نفس را باز داشتن از چیزے که خدا آنرا حرام کرده است وآن نیز داخل بعمل ارکان است۔ اکنون بدانکه اقرار بزبان وتصدیق به دل اصل ایمان است اما عمل بارکان رکنے زاید است واگر بعذرے از عذرها و موجبے از مواجب ترک صلوة کند یا فریضه دیگر او مسلمان باشد مگر آنکه مستحل یا مصر بر مناهی باشد علما حکم بکفر او کنند چنانچه رسول الله گفته است من ترك الصلوة عامدا او متعمدا فقد کفر ودیگر میان اقرار وتصدیق این فرق است اقرار بعذرے ساقط شود چنانچه یکے را بقتل وبرجم تخویف کنند اگر درین محل ترک آرد کافر نباشد اما تصدیق رکنے اصل است که بہیچ وجہے احتمال سقوط ندارد فمن ترك الاقرار فهو کافر هرکه بغیر عذرے اقرار ترک آرد او کافر است وهرکرا با وجود اقرار دل مصدق نیست

نیست او منافق است۔ اکنون این قدر بدان کہ این اقرار و این تصدیق شامل است
مر واحدانیت خدائے را و رسالت محمدؐ را اگر در میان این دو چیز یکے فوت شد
و یا شکے در خاطر آمد او مسلمان نیست۔ این کہ گفتیم تصدیق و اقرار بالوازم ولواحق
او ہمان ست قبل گفتیم "و من ترك العمل فهو فاسق" ہر کہ عمل ارکان ترک
آرد او فاسق باشد مومن باشد اما مومنے فاسقے۔ فسق چیست از روے لغت
التجاوز عن الحد اے مرد فاسق ظالم۔ درین مثال یکے اندیشہ کن دو حلقہ فرض
کنیم یکے حلقہ را حلقۂ اسلام نام نہادیم و دوم را حلقہ کفر در حلقہ اسلام نظارہ
شو در وے چہ بینی نماز و روزہ و تسبیح و پاکی نفس و تصدیق و خدا پرستی و انچہ مانند
اینست و در حلقہ کفر لواطت و شرب خمر و زنا و معاصی دیگر باشد اکنون ہم تو
بانصاف بگو اے دوست من آن مسلمانے کہ خواہد فسقے کند او را از دایرۂ
اسلام بیرون باید آمدن در دایرۂ کفر در آید آن کار کند اکنون این روا داری
کہ خارج از دایرۂ اسلام شوی و داخل در دایرۂ کفر گردی۔ معتزلی گوید فاسق
از اسلام بیرون آید اما در کفر نیاید اگر بمیر و بغیر توبہ کافر مردہ باشد و روافض و خوارج
میگویند مومن بفسق کافر شود خدا برایشان رحمت کند کہ ایشان اصلا ایمان برجا
داشتند گفتند کہ مومنے باشد ولے مومنے فاسقے اینقدر کردند جائے بازگشت
نگہ داشتند اما یک بلائے زاد کہ فساق دلیر شدند ہر چہ کنیم کنیم ایمان باقی است
نشنیدہ کہ صوفیان میگویند المعصیت یزید الکفر کما ان الحمّٰی
یزید الموت یعنی گنہ بکفر کشد چنانچہ تپ نشان مرگ۔ و صوفی بزرگے
دیگر گفتہ است المعصیت دھلیز الکفر و دہلیز داخل خانہ است
اگر مردے خانہ را فروخت در وقت فروختن نام دہلیز نہ استد قاضی حکم کند کہ
دہلیز داخل خانہ است۔ آہ در قرآن فاسق و ظالم گوید و کافر مراد دارد اے بدکار

بے انصاف نہ آنکہ مجازاً کافر شدی آخر میان حقیقت و مجاز علاقہ باید۔" ومن ترك الاتباع فهو مبتدع " از اتباع مصطفی بگذرد وسنن او بجا نیارد او را مبتدع نامند چنانچہ قلندر و حیدری و مولہ و اگر با این صورت ترک سنت است وترک عبادات باشد ایشان را ملحد نامند۔

۳ **قوله** "وان الناس يتفاضلون فی الايمان" ومعتقد صوفیان است کہ مردم مومن در ایمان یکے بر دیگرے فضلے دارد و مثلاً یکے ایمان بیقین دارد شیطان از گناہے بر دل وسوسہ میکند مرد مومن بقوت ایمانی بہ برہان انی ولمی بہ حجت عقلی و شرعی آن را دفع میکند و علم یقین کہ بعدہ عیان باشد و سومی عین الیقین دارد و چہارمی حق الیقین فعلی ہذا ہر یکے در مرتبہ از دیگرے فاضل است اما در اصل اقرار و تصدیق ہر دو متساوی اند۔

۴ **قوله** "وان المعرفة بالقلب لا ينفع ما لم يتكلم بكلمتي الشهادة" این سخن عنقریب گفتہ ام بسیار کفار با من نشستہ اند و در معارف و حقایق با من سخن گفتہ اند و من با ایشان گفتم مصدق دین ما شدند و بہ حقیقت این اقرار کردند و مع ہذا این دو کلمہ نگفتند این تصدیق و این اقرار ہیچ نفع ایشان نکند۔

۵ **قوله** "الا ان يكون له عذر ثبت بالشرع" و این ہمہ بالا گفتہ ام۔

۶ **قوله** "ويرون الاستثناء فی الايمان من غير شك بل علی سبيل التاكيد والمبالغة لان الامر مغيب" و اعتقاد دارند در ایمان انشاء اللہ گویند نہ بر طریق شک بلکہ بر سبیل تاکید زیرا چہ کار حقیقت در غیب است کسے نداند تا عاقبت کسے بر چہ باشد۔

**قوله** "وسئل الحسن البصری رحمة الله علیه امومن انت حقاً قال ان اردت ما یحقن به دمی و یحل به ذبیحتی و مناکحتی فانا مومن حقا وان اردت ما ادخل به الجنان وانجوا به من النیران و یرضی به الرحمن فانا مومن انشاء الله" از حسن بصری رضی الله عنه پرسیدند که تو این ساعت مومنی بحقی جواب داد اگر از سوال این مراد داری که بمقابله خون بحق قصاص خون من ریزند یا آنکه خون ریختن من روا نباشد از آنچه مومنم و خوردن مذبوحه من روا باشد و نکاح من با مسلمه و مومنه شاید پس من بحقیقت مومنم و اگر این مراد داری که من بدین ایمان این ساعت از دوزخ نجات یابم و در بهشت در آیم و خدا از من راضی باشد پس من مومنم انشاء الله۔ بدانکه انشاء الله برائے شکے راست نه برائے تاکید را۔

**قوله** "استثنائی قوله تعالیٰ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ ولیس هنا شَكٌّ" وخداوند سبحانه و تعالیٰ در کلام الله گفته است لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ معنی آیت این است بتحقیق و تاکید شما در مسجد حرام انشاء الله در آیند و خدائے را در در آمدن ایشان ہیچ شکے نبود محمد حسینی میگوید که رسول الله در مدینه خواب دید و با رسول الله گفتند که اصحاب تو در مسجد حرام بصفت قصر و حلق در آیند رسول الله از مدینه روان شد و صحابه با وے از مدینه آمدند۔ حدیبیه مقامے است نزدیک مکه قریش مانع آمدند درون آمدن ندادند معاهده شد که این بار آمدن ندهیم بار دیگر بیای آمدن خواهیم داد مردمے که ایشان را در دل شکے و گمانے بود وسوسه در خاطر شد که رسول الله صلی الله علیه واله وسلم گفته که در مسجد حرام در آیند بصفت قصر و حلق نه ما مسجد حرام

دیدیم و نہ حلق کردیم و نہ قصر ابو بکر رضی اللہ عنہ گفت رسول اللہ این نگفتہ کہ این بار درآیم رسول اللہ گفتہ کہ درآیم و آن تا کے باشد بار دیگر درخواہیم آمد رسول اللہ بار دیگر بقہر و غلبہ آمد مکہ را فتح کردند بقہر و غلبہ و درآمدند زیارت کعبہ کردند و حلق و قصر کردند این آیت در شان این نازل شد لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ خدا راست کرد خواب پیغامبر خود را و آن خواب چہ بود لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ مقول خداوند تعالیٰ اینست این مقول رسول اللہ است کہ خواب اینچنین دیدہ بود پس انشاء اللہ نہ برائے تاکید راہست این حکایت خواب رسول است۔

۹ **قولہ** "وسئل بعضهم عن هذه الاستثناء من الله سبحانه وتعالىٰ فقال اراد بذلك تاديباً بعباده وتنبيهاً لهم" بر آن تقریرے کہ شیخ معنی کلام اللہ گفتہ است از صوفی بزرگے این سوال کردند کہ چہ سر بود اللہ سبحانہ عالم الغیب والشہادۃ است استثناے کہ درو گمان شک رود برائے چہ گوید آن بزرگ جواب گفت برائے تاکید را و برائے تنبیہ و تعلیم عبد را کہ او سبحانہ کہ عالم الغیب والشہادہ است در کلام خویش انشاء اللہ گوید شمارا باید کہ ہر طریق بہتر و اولی بگوئید۔

۱۰ **قولہ** "علی ان الحق اذا استثنی مع کمال علمه لا یجوز لاحد ان یحکم" وہمان معنی کہ گفتیم با کمال علم انشاء اللہ گوید بر دیگرے اوجب والزم باشد۔

۱۱ **قولہ** "من غیر استثناء لقصور علمه ولذلك قال النبی صلی الله علیه وسلم فی اهل المقابر وانشاء الله

عن قریب بکم لاحقون و لم یکن شاکًا فی الموت و اللحوق
بہم" رسول اللہ در گورستان گذشت و این سخن گفت انشاء اللہ بکم
عن قریب لاحقون بتحقیق ما بہ نزدیکی انشاء اللہ بشما خواہم پیوست
در رسول اللہ در مرگ و پیوستن بمردگان شکے ندانست و با این ہمہ گفت انشاء اللہ
پس انشاء اللہ براے تاکید راست۔ اینجا دو سخن است یکے در موت لحوق شک
نکردہ است عنقریب شک کردہ است و دوم موت امر طبیعی نیست امر ارادی
و قصدی است بتوانند بود از قدرت او ہیچ بعید نیست کہ یکے را بآفریند و اورا
عمرے ابدی دہد چون موت متعلق بہ مشیت و ارادت او باشد پس انشاء اللہ
درست آید۔

# فصل ۹

۱ **قولہ** "و اجمعوا علی اباحت الکسب و التجارت
و الصناعات" صوفیان اجماع کردہ اند کہ سالک را مباح باشد کہ کسبے
کند چنانچہ نساجی و خیاطی و غیر آن و تجارت کالا از جائے بجاے برد یا ہم در
شہر بستانند و آنرا ہم در شہر بوے بفروشد بسیار مشائخ این ہر دو کار کردہ اند۔

۲ **قولہ** "علی سبیل التعاون علی البرِّ و التقوٰی مِن
غیر اَن یری ذلک سبباً لِاستجلاب الرزق" کسب برای آنرا میکنند
کہ بر نیکو کاری و پارسای یاری دہد و این نباشد کہ این سبب براے رزق است
اگر این نکنم بگرسنگی میرم۔

۳ **قولہ** "و ان السوال آخر کسب المرء و لا تحل المسالۃ

لغنی ولا لذی مرأة سوی" و بہ تحقیق سوال آخر کسب مرد است و روا نباشد مر غنی
را کہ سوال کند و غنی کسے باشد کہ قوت آن وقتے کہ اوست بروباشد نہ اینچنیں کسے را
سوال روا باشد و نہ کسے را کہ با قوت است۔ حاصل این سخن اینست اگر کار برین کشد کہ
اگر سوال نہ کنم بخورم بعض فرایض از من فوت شود لابدی باشد کہ سوال آن بکند بخورد۔
خواجہ من میفرمود پس آنکہ کار بدین کشد اقامت فرایض نتواند کرد شب را
رو بہ پیچد و در ے چندے شیئاً للہ گویان بگذرد آنقدر کہ گدا ے افتد کہ سد
جوع او شود باز ماند شیخ کہ فرمود او را بہ پیچد برا ے آنرا کہ آبرو نرود و مرد خسیس نگردد
گدائی را پیشہ نسازد۔ لقمہ گدائی شیرین ہمتی است بایزید گدائی میکرد و کاسہ
بر دست داشت شہبازے وگر گفت طیفور گدائی از من آموز بر درے ایستادہ
خواستے کردو پر کالہ کہ یافت ہمانجا ایستادہ خوردہم ہچنیں دو سہ در گشت خورد آبے
طلبیدہ آشامید گفت بایزید گدائی ہچنیں کن این کہ در کاسہ جمع کنی بخوری این گدائی
نباشد ذخیرہ باشد یک پر کالہ در کاسۂ تو دوم چہ می خواہی این تمام کن بعد آن دگر
طلب۔ و آنکہ بالا گفتم آخر کسب المرء اگر بکسر خا باشد یعنی این باشد آخرین
کسبہا گدائی است یعنی اگر ہیچ کسبے نماندہ باشد آخرین کسب گدائی است و در
کتب سلوک دیدہ ام السوال احد آکساب المرء او من احد اکساب المرء

# فصل ۱۰

۱ **قولہ** "و اجمعوا علی ان الفقر افضل من الغنا اذا کان مقرونا بالرضا" اجماع صوفیان است کہ فقر از غنا فضل دارد کسیکہ بدرویشی راضی باشد درویشی او بر تونگری دیگران فاضل است۔

۲ **قوله** "ولذلك اختاره رسول الله صلى الله عليه وسلم
اشار اليه بذلك جبرئيل عليه السلام حين عرضت عليه
مفاتيح خزاين الارض على انه لا ينقص له مما عند الله
جناح بعوضة فاشار اليه جبرئيل ان تواضع فقال اريد ان
اجوع يوما واشبع يوما فاذا جعت تضرعت اليك واذا شبعت حمدتك
وذكرتك وشكرتك" قصه اینست رسول الله صلی الله علیه وسلم بر فاطمه
رضی الله عنها آمده و فاطمه در از درون بسته بود رسول الله فرمود در بکشا
گفت که برهنه ام گفت چیزے در بر داری همان به پیچ بیا در بکشا گفت آن قدر
گلیم نیست که تمام اندام پوشیده شود رسول ردا از برون انداخت گفت گلیم فرو پیچ
و ردا را بالا کن در بکشا فاطمه رض همچنان کرد رسول الله سخنے حکایتے که می گفت
فاطمه خاموش بود رسول الله گفت چرا با من سخن نمی کنی فاطمه رض گفت یا رسول الله
حمل بے ادبی نشود گرسنگی مرا چنان ضعیف کرده است که قوت سخن نمانده است
جامه که پیش شکم رسول الله بود دور کرد سنگے بر شکم بسته نمود گفت اگر این سنگ
در شکم بسته نباشد من هم سخن گفتن نتوانم هم درین حکایت بوده اند جبرئیل علیه السلام
کلیدهاے گنجهاے روے زمین بر دست کرده گفت یا رسول الله خدا ترا اسلام
میرساند و می گوید اهل بیت تو مشقت بسیار می بینند این کلیدها بستان نبی بادشاه
باش گفت مرا این خوش نمی آید که امروز در دنیا اهل بیت من تمتع کنند فردا بحساب
گرفتار شوند جبرئیل در ساعت رفت باز آمد گفت خدا اسلام میرساند و میگوید بستان
بشرط این که بر اهل بیت تو حساب نباشد رسول الله با ابوبکر رض بمشورت پیوست
ابوبکر رض گفت اهل بیت تو مشقت بسیار می بینند چو بے حساب است بستان
رسول الله رو طرف جبرئیل کرد جبرئیل سر را منحنی کرد رسول الله دانست که او مرا

میگوید تواضع کن و تواضع در فقر است با ابو بکر رض گفت یا ابن ابی قحافہ من
فقر اختیار کردم یک روز گرسنہ باشم و یک روز سیر روزے کہ گرسنہ باشم تضرع
کنم زاری کنم وقتے کہ سیر باشم شکر گویم - اینجا سخن بسیار است شیخ براے این را
آورد کسے کہ فتوح رد میکند بدین حجت کہ رسول اللہ رد کردہ است و دیگرا و تمسک
میکند کہ رسول اللہ براے خود را این خواست - از اسرار و روشی من اینجا نمی نویسم
ترجمہ دراز خواہد شد -

۳ **قولہ** "و بھذا یحتج من یرد ما یعرض علیہ من الدنیا"
کسیکہ میان صوفیان فتوح را رد کردہ است ہم بدین رد میکند ما یعرض علیہ
من الدنیا و احتمال دارد یکے کہ گفتیم دیگر کسے باشد میان این قوم کہ اللہ تعالی
دنیا را بر و عرضہ کند و او قبول نکند -

۴ **قولہ** "و قال النبی صلی اللہ علیہ و الہ و سلم اللھم
احینی مسکینا و امتنی مسکینا و احشرنی یوم القیمۃ فی
زمرۃ المساکین" اے بار خدا مرا مسکین بزیان و مرا مسکین بمیران و فردا ے
قیامت مرا در گروہ مسکینان بر انگیز -

۵ **قولہ** "و لو سأل اللہ ان یحشر المساکین فی زمرتہ
لکان لھم الفخر العمیم و الفضل العظیم فکیف و قد سألہ
ان یحشرہ فی زمرتھم" شیخ میفرماید اگر رسول اللہ از خدا این خواست
کردے کہ مسکینان را در گروہ من برانگیز این مسکینان را شرفے عظیمے و فضلے
عمیمے بودے بزرگی ایشان کسے کم رسیدے پس چگونہ باشد و چہ بزرگی باشد
کہ گفت مرا در گروہ ایشان بر انگیز - ازین جملہ معلوم شد کہ فقر و مسکنت بہتر
از قبول دنیا است - قصہ این ست کہ رسول اللہ میان اصحاب صفہ آمد فقر ایشان

مسکنت ایشان و مشقت ایشان دید و بہ دلے خوشے با خدا و بفراغت نشستہ اند
رسول اللہ را این حالت خوش آمد این دعا کرد و نیکو سخنے است کہ شیخ فرمود کہ غایت شرف آنست
کہ گفت مرا در گروہ ایشان برانگیز قضیہ در معنی عکس مطلوب می نماید گوئی اینچنین میگوید
کہ مرا با ایشان و ایشان را با من متحد کن من با ایشانم و ایشان با من اند مرا با ایشان
کن سخن باریک است نیکو فہم کن ۔

**قوله** "وامر اللہ تعالی بالصبر معہم فقال سبحانہ
وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ
يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ الآیۃ" معنی این ایت اینست اے محمد حبس کن
نفس خود را با کسانیکہ میخواہند پروردگار خود را شب و روز ایشان درین دعا دیدار
خدا را می خواہند و مراد ایشان رضا او و ایشان فقرا بودہ اند و رسول اللہ
را فرمان میشود خود را در صحبت ایشان بدار پس معلوم شد فقر از غنا بہتر۔ اینجا
اینقدر بباید دانست رسول اللہ را فرمان میشود کہ در صحبت ایشان باشد نہ برائے
آنرا کہ رسول اللہ در صحبت ایشان اکتساب کمالے کند بلکہ فرمان میشود در صحبت
ایشان باش تا ایشان را تکمیلے شود چنانچہ داؤد علیہ السلام را فرمان شد
یا داود اذا رایت لی طالبا فکن لہ خادما و دیگر با ایشان صحبت
کن و ایشان را در صحبت خود بدار تا امت دیگر را تشریفے و ترغیبے شود و این مردمان
اینچنین مردمان اند و این کار چنین کار است کہ رسول اللہ در صحبت ایشان میباشد
و دیگر ولایت با نبوت اتحاد دارد و معجزہ و کرامت ہر دو یکے اند آنچہ از نبی آید معجزہ گویند
و آنچہ از ولی آید آنرا کرامت گویند و آنکہ گفتیم برائے تکمیل ایشان در صحبت ایشان
باش بدانکہ تکمیل لفظے است شامل ہر جمیع کمالات را ضرورت است طالب را کہ
ملازمت صحبت مرشد کند زیرا چہ طالب در اثنائے سلوک ہر چیز مشاہدہ میشود او

فضل فقر منا

نمیداند که چه چیز است لابدی باشد که پیش مرشد گوید مثلاً در واقعه خویش نورے دید
سپیدے یا سرخے یا کبودے یا وسنجانے وکذالک الوان دیگر چنانچه لون سیه که آخرین
الوان است این را آخرین الوان گویند و بعد ازین انوار بے لون بیند این همه و نداند
که چه دیدم و چه می بینم اورا پیش مرشد بباید گفت مرشد آنرا بیانے فرماید از چیزے
باز دارد و چیزے را فرماید ملازم شود انواع بسیار است آوازے بشنود و
نداند آن آواز از حضرت یا از مرد غیب دیگر است یا از ارواح خلاصه است یا
از غیب در غیب آمده است احتیاج به پیر لابدی است اگر پیر نباشد حل این مشکل
که کند پس ضرورت فرمان آمد رسول الله را وَاصْبِرْ الآیة تا تکمیل ایشان شود
اینجاها بسیار سخن است اما نمونه بنمایم۔ و دیگر فرمان شد وَاصْبِرْ نَفْسَكَ
مَعَ الَّذِينَ الآیة تا ایشان را تقویت باشد مجاهده و ریاضتے که ایشان
میکنند بر ایشان آسان تر بود و موارد و مواهبے که بر ایشان از خدا آید آن
همه بحضرت مصطفیٰ گذرانند و تاویل و تعبیر آن رسول الله فرماید و دیگر ساعةً فساعةً
ایشان روے مبارک او بینند ربط قلب ایشان بظاهر ضرورت او درست
تر و سالم تر بود دیگر آنکه از خدا بر مصطفیٰ آید و او میان ایشان باشد البته پرتوے
نصیب ایشان گردد وجود او میان ایشان باشد ایشان را باوے شمرند و دیگر
چو او میان ایشان اخلاقے و افعالے و اعمالے که ازو صادر شود ایشان هم بدان
مستفیض و مستفید گردند و ایشان هم همان کنند۔ مرید را با پیر بودن اینقدر منافع
و مواهب است که از حد عد و حصر بیرون است۔ چون نباشد رضیع با مرضعه و ولید
با والده مُربّٰی یا مُربّی همان را بقیاس آر فواید از حد و عد متجاوز است آن قدر که بوقت
آمد نوشتم۔

قوله " فان احتج محتج لقوله صلی الله علیه وسلم

الید العلیا خیر من الید السفلی و قال الید العلیا تنال الفضیلة باخراج ما فیہا و الید السفلی تنال المنقصة بحصول الشئ فیہا
سخن طریقه جواب سوال است که شما فقر را بر غنی فضل وارید رسول الله صلی الله علیه وسلم میفرماید وست وہندہ بہتر از دست خواہندہ و استانندہ است از حدیث رسول الله این تقاضا کرد که غنی فاضل بر فقیر باشد زیراچه وہندہ است و فقیر ستانندہ این سخن را شیخ جواب میفرماید که وست وہندہ فضیلت یافت بسبب آنکه انچه در وست داشت آنرا برون کرد و وست استانندہ که ذلیل و ناقص گشت سبب آنکه مردار را او بدست گرفت ہمیں لفظ رسول الله دلیل برین کرد که فقیر بر غنی فاضل است باز اینجا سوال کنند که اگر بر وست غنی چیزے نبودے اخراج آن نکردے فضیلت نیافتے باز برین آمد که غنی راجح است شیخ این سخن را جواب فرود خواہد فرمودن ۔

قوله "ففی تفضیل السخاء و العطاء دلیل علی فضل الفقر لانه لو کان مِلکُ الشئ محمود الکان بذله بالعطاء مذموما فمن فضلَ الغنی للانفاق و العطاء علی الفقر فهو کمن فضل المعصیت علی الطاعت لفضل التوبة و انما فضل التوبة لترك المعاصی المذمومة و کذلك فضل الانفاق و انما هو اخراج المال الملهی عن الله عز و جل" پس در سخا و عطا دلیل بر فضل فقر است نه بر غنا زیراچه سخا و عطا بحصة و قسمة غنی را فقیر میکند پس فضل فقر بر غنا آمد زیراچه اگر غنا باصله محمود بودے سخا و عطا ضرورت مذموم گشتے و ہمچنین نیست کسے که غنا را تفضیل دہد بر فقر سبب فضل سخا و عطا او بکسے ماند که گنہہ را فضل دہد بر طاعت بسبب فضل توبه و این غلطی فاحش است فضل توبه نیست مگر بنا برین که معاصی باصله مذموم است آنرا ترک آرد و روے بطاعت کند این توبه

فضیلت دارد و بنا برین کہ شئے مذموے را ترک آورد و بشئے محمودے مشغول شد پس معصیت را بر طاعت فضل نتوان داد و بنا بر فضل توبہ ہم ہمچنیں غنا را بر فقر نتوان فضل دادن بنا بر سخا و عطا۔ سخا نیست مگر عبارت از برون کردن مالے کہ از خدا و از طاعت خدا باز دارد و فعلی ہذا باز فقر فاضل بر غنیٰ باشد زیرا چہ او اخراج باز دارندہ میکند آنچہ مانع راہ خدا است آنرا از خود بدر میکند۔

# فصل ۱۱

قولہ "الفقر غیر التصوف بل نہایت بدایتہ وکذلک الزھد غیر الفقر و لیس الفقر عندھم الفاقۃ والعدم فحسب بل الفقر المحمود الثقۃ باللہ تعالی والرضا بما قسم اللہ" و فقر دگر است و تصوف دیگر بریمعنی کہ فقر جزوے از تصوف باشد کہ بدایت تصوف نہایت فقر است پس آنکہ فقر بکمال رسد آغاز تصوف شود وہمچنین زہد ھم غیر فقر است زیرا چہ فقر عبارت از خلو دست است از املاک وزہد ترک املاک بعد تملک املاک و شیخ میگوید فقر عبارت ازین نیست کہ ہمیں مجرد نیستی باشد بلکہ فقر محمود اینست کہ ثقت بخدا باشد یعنی او فقیر میدارد این ہم بدان استوار است وخوش بدین است کہ برائے مرا از خدائے قسمت فقر آمدہ است واگر فقیرے است از سبب فقر دلے شکستہ دارد و بدان فقر راضی نباشد این فقر محمود نیست بلکہ مذموم است این فقرے است کہ غنا برین راجح است۔

قولہ "الصوفیۃ غیر الملامتیۃ فان الملامتی ھو الذی لا یظہر خیرا ولا یضمر شرا والصوفی ھو الذی لایشغل

بالخلق ولا یلتفت الی قبولهم ولا الی ردهم" صوفی دگر است و ملامتی دگر زیرا چه ملامتی کسے است که البته قصد او و آن است که هیچ خیرے را با مردم پیدا نکنند و هیچ شرے را از مردم پنهان نکنند از ین شر این مراد نیست که گنهے و معصیتے میکند و آنرا از خلق پنهان نمیدارد و آشکارا میکند بلکه مراد این است که ذنب حال و زلت وقت او مثلا ملامتی صوم نفل را نمیخواهد که کسے برو مطلع شود و اگر بجائے می افتد که آنجا مردم بر صوم او اطلاع یابند از ان جایگاه بحذر میباشد یا افطار میکند و هم همچنین نمازے نفلے میگذارد و جائے وید که مزدحم خلق است نمیخواهد که آنجا نفل بگذارد که خلقے معتقد او شوند و صوفی وضع الشئی موضعه میکند نظر او از خلق خاسته است رد و قبول خلق نزدیک او پشک گوسفندے نمی ارزد و او بدینها التفاتے ندارد و همه وقت خویش را بخدا مامور و مشغول میدارد اما ملامتی مسکین از خلق و از رد خلق و قبول ایشان خلاصی نمی یابد۔

## فصل ۱۲

۱ **قوله**" واجمعوا علی ان ترك الاشغال بالمکاسب والصناعات والتفرغ للطاعات اجل وافضل لمن ترك الاهتمام بطلب الرزق" و اجماع کرده اند صوفیان که این مردم بکسبے مشغول شود و صنعتے و حرفتے کند و بازرگانی کند این همه را ترک آرند که مشغول بخدا شوند آنچنان که فرصت این چیزها ندارند این بهتر و بالاتر باشد و هم همچنین باید که اجماع مردم است تعلیم و تعلم علم برتر همه چیزها است با این همه این را گذاشته اند بتوجه تمام و به تزکیه کمال مشغول شده اند و این بر همه شرفے و فضلے دارد و آن شرف فضل دارد که درگفتار

واحصار نباید من ذاق عرف وآنکہ صوفیان ومشائخ کہ مردم را برخوردہ دادہ اند وایشان را ارشادے وتعلیمے بر کردہ جز برائے رضائے پیر اطاعت امر بامرے نیست۔

۲ **قولہ** "واتکل علی مضمون اللّٰہ الا ان یستوی عندہ الخلوت والجلوت والمخالطت والعزلۃ ویصیر مشاھد القدرت فی کل حالۃ وتلبیہ" وتوکل کردہ اند بدانچہ حق سبحانہ وتعالیٰ ضامن رزق ہر جنبندہ شدہ است وہمچنین فرمودہ است وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا معنی اینست کہ ہیچ جنبندہ نیست مگر آنکہ رزق او در ذمہ کرم باری واجب است این شخص ہمہ اسباب واکتساب ترک آوردہ برین مضمون بر رزق او تکیہ کردہ ماندہ وبخدا چنان مشغول گشتہ کہ پروائے ہیچ چیزش نماندہ اینجا این سخن آید کہ مشائخ صوفیہ رضوان اللّٰہ علیہم اجمعین بعضے از آنہا بودہ اند کہ باکتساب واسباب متعلق شدہ اند وخلق را برائے نصح وارشاد بخود راہ دادہ شیخ آنرا میفرماید مگر کسے چنین باشد کہ خلوت وجلوت نزدیک او برابر باشد واین کہ باخلق نشیند واز خلق عزلت گیرد در وقت او زیادتی ونقصانے نباشد وہمچنین شود کہ در ہمہ حال قدرت قادر را مشاہد باشد واین تجلیات ملازم حال او گردد چنانکہ بہر کارے کہ او باشد وبہر حالے کہ او باشد کشف قدرت قادر کہ او مشاہد آنست از دستش نگردد۔

۳ **قولہ** "وقال بعضہم لا یکونوا بالرزق مہتمین فتکونوا للرزاق مہتمین وبضمانہ غیر واثقین" یکے از صوفیان گفتہ است مباشید بر رزق او باہتمام تمام وآنکہ در طلب رزق غمگین نباشید کہ باہتمام واغتمام پس در رازق متہم باشید وبہ ضمانیت او استوار واثق نباشید۔

**قوله** "وقیل لبعضهم من این تاکل فقال لوکان من این لفنی وقیل لاخر من این تاکل فقال سَل مَن یُطعمنی من ابن یطعمنی" یکے راپرسیدند که از کجا میخوری گفت از جائیکه معین بودے فنا پذیر فتے یعنی از خزانه غیب میخورم وخزانه غیب رانهایتے نیست ودیگر پرا پرسیدند که از کجا میخوری گفت از وپرس که مرا میخوراند از کجا میخوراند۔

## فصل ۱۳

**قوله** "واجمعوا علیٰ انّ افعال العباد لیسَت سببا للسعادت ولا للشقاوت لقوله علیه السلام السعید مَن سعد فی بطن امه والشقی من شقی فی بطن اُمه" واجماع صوفیه است که کرو بندگان موجب سعادت وشقاق نیست زیراچه رسول الله علیه السلام فرموده است که نیکبخت کسے است که از شکم مادر نیکبخت است وبدبخت کسے است که از شکم مادر بدبخت است یعنی هنوز او در وجود نیامده وفعلے ازو نزاده اورا سعید وشقی کرده اند فی بطن امه دو معنی دارد یکے اینکه فرشته در شکم مادر یکے می آید رزق اورا واجل اورا مینویسد وسعادت وشقاوت اورا مینویسد دیگر بطن ام عبارت از تقدیر ازلی باشد ام اصل راگویند وبطن سر راگویند معنی این باشد نیکبخت اوست که در علم ازل او نیکبخت است وبدبخت کذلک۔

**قوله** "وان الثواب فضلُه والعقاب عدله والرضا والسخط نعتانِ قدیمانِ لا یتغیرانِ بافعال العباد" وبه تحقیق ثواب یعنی این که یکے را در بهشت در آرد این فضل اوست نه بموجب عمل وآنکه اورا

در دوزخ انداز د آن عدل اوست نه آن در دوزخ آوردن نسبت بظلم باشد و این که خداوند سبحانه وتعالیٰ را صفت برضا کنند و آنکه صفت بغضب کنند این هر دو صفت اوست هر دو صفات قدیم اند ازلی اند نه آنچنان است که رضا بگردد سخط شود و سخط بگردد و رضا شود بر هر که رضا دارد و ازلی است و بر هر که سخط دارد ازلی است یعنی یکے را اگر کارے نیک بود رضا دارد و تو بگوئی که از و راضی است و از انکه کارے غیر مرضی کند تو گوئی که از ان رضا گشت در غضب شد ۔

۳ **قوله** "فمن رضی الله عنه استعمله بعمل اهل الجنة ومن سخط علیه استعمله بعمل اهل النار" از هر که خدا خشنود است اورا توفیق بعمل نیک میدهد و انه هر که خدا برو در غضب است اورا ابتلا بعمل بد میکند حاصل سخن اینست بنده مظهر افعال باری است هر کرا برائے بهشت آفریده است برائے او را عمل بهشتیان می آفریند و هر کرا برائے دوزخ آفریده است در مظهر او افعال و اعمال دوزخیان می آفریند ۔

۴ **قوله** "ویرون الرضا بالقضاء والصبر علی البلاء والشکر علی النعماء واجباً علی کل حال" وصوفیان اعتقاد دارند که رضا بقضائے او یعنی اعتراضے و اضطرابے در قضائے او نکنند که در باب من چرا اینچنین شد اگر بلائے برکسے افتد آنجا صبر کنند و شکایتے نکنند و شکوے نیارند و انچه نعمتے که بدیشان برسد یعنی نعمت صحت و نعمت ایمان و نعمت معرفت و وحدانیت و دیگر نعمتها بسیار است بران شکر گویند واجباً یعنی اعتقاد دارند که این که گفتیم بر هر یکے بهمه حال واجب است و در نسخه "علی کل احد" است و این مناسب تر است

۵ **قوله** "وان الخوف والرجاء زمامان للعبد یمنعانه من سوء الادب فکل قلب خلا منهما فهو خراب" و اعتقاد

دارند برین کہ بندہ کہ از عذاب خدا میترسد امید از رحمت او میدارد و ہر دو ہیچو مہار اند مر بندہ را یعنی چنانچہ دابہ را مہار می باشد و در دو ریسمان است این خوف و رجا بندہ را آنچنان است کہ او را از راست براستا و چپا شدن نمیدہند کشیدہ بمنزل ما من میرسانند ہر دلے کہ از خوف و رجا خالی باشد آن دلے خراب است یعنی دویلہ است۔

۶ **قولہ** "وان الامر والنہی واحکام العبودیۃ لازم للعبد مادام عاقلا غیر انہ اذ اصفا قلبہ مع اللّٰہ تُسقط عنہ کلفت التکالیف لا نفس وجوبہا" و اعتقاد دارند کہ بہ تحقیق امرے از خدا آمدہ است و آنچہ خدا از ان باز داشتہ است لازم حال بندہ بہ ہیچ وجہے ساقط نشود مادام کہ عقل با وے باقی است لکن اینقدر ہست اگر بندہ را صفاے دل باخدا باشد یعنی ہمارہ در حضور و تجلی او شد کلفت التکالیف از وساقط شود یعنی کلفت دشواری است و تکلیف تفصیل است مشتق از کلفہ یعنی بندہ خدا بذوق و خوشی و خورمی پرستد و درین پرستیدن او را مشقتے نباشد بلکہ لذت و راحت بود تا اگر مانعے ازین تعبد منع کند بلاے بزرگ و مشقتے عظیم بدو باشد کہ او بے این نتواند ماندن از جملہ تلذذات و حیات این عبادت او را الذ و اشہی باشد۔ اینجا معنی دگر گفتہ اند اگر آن معنی گویم و در جواب آن شروع کنم ترجمہ دراز شود و آنکہ گفتیم کلفتِ تکالیف بخیزد اما نفس وجوب باقی است۔

۷ **قولہ** "وان البشریۃ لا تزول عن احدٍ و لَو تُرَبِّعُ فی الھوا غیر انہا تضعف تارۃً و تقوی اُخری" و صوفیان اعتقاد دارند برین کہ از ہیچ یکے اندیشۂ بشریت زایل شدنی نیست و اگر چہ یکے آنچنان باشد کہ در ہوا مربع شود بنشیند نہ اینچنین است کہ از و بشریت رفت و لیکن صفت ملکی

برو غالب شد چنانچه ابدال و امثال آن لکن اینچنین است و در حق بعضے ضعیف شود
وصفت ملکی غالب و در حق بعضے بشریت او قوی تر باشد۔

قوله "والحریة من رق العبودیة باطلة ومن رق
النفوس جایزة فی حق الصدیقین" و آزادی از بند بندگی باطل است
یعنی هر که هست از نبی و ولی از بندگی خدا آزاد نشود اما شاید کسے از بند نفس خویش
آزاد شود یعنی آنچه نفس فرماید او بران نرود اما مالک نفس گردد و نفس مطیع و منقاد او
شود این را نفس مطمئنه نامند و این در حق صدیقان است صدیق آنرا گویند که در
احوال و اعمال با خدائے خویش صدقے دارد۔

قوله "والصفات المذمومة تفنی من العارفین وتخمد
فی حق المریدین" و صفاتے که آن مذموم است غضب مفرط بهوائے نفس
و شهوت مفرط محل و غیر محل وقت و غیر وقت کذلک اوصاف دیگر در حق شناسندگان
خدا فانی گردد اما در حق مریدان چنانچه آتش افروزد و فرو شود و انگشت باقی باشد این
نوع صفات ضمیمه در حق مریدان باشد۔ و آنکه گفتیم که عارفان را فانی شود مراد
ازین اینست که صرف او بمحل باشد و آن صفات بصفت اعتدال شود عارف
غالب باشد و صفات مغلوب۔

قوله "وان العبد ینتقل فی الاحوال حتی یصیر
الی نعت الروحانیین" و بنده از حالے بحالے بر میرود تا آنکه روحانی گردد
و صفت روحانیان این است اکلے و شربے و جماعے بے افراط گذاشت بحصه نفس چیزے
باقی ماند که بدان قیام نفس است و دیگر صفت روحانیان طیر سیر است در هوا پرد و هوا پریدن
را چند هیئت است یکے این است چنانچه نشسته است و ایستاده است همچنان
در هوا رود و دیگر چنانچه کبوترے و پرنده دیگر می پرد و دیگر بهوا رود چنانچه باد نماید

طرف علو میرود و دیگر صفت روحانیان که ظاهر شود باز غایب شود چنانچه صفت ملک وجن شنیده۔

قوله "فتطوی له الارض" یعنی زمین را برو به پیچید و این را دو صفت است یکے آنکه تمام زمین را به پیچید مثال صفحه خوردے زیر پاے او باشد و دیگر آنجا که اوست مغرب و مشرق وجنوب وشمال پیش نظر او باشد و دیگر زمین پیچیدن اینست که مقامیکه بیک ماه یا به شش ماه تواند رسید یا کم وبیش او بیک ساعت برود

قوله "ویمشی علی الماء ویغیب عن الابصار" و بروے آب برود چنانچه کسے برسنگے یا بر زمینے می رود و شاید آنچنان که کف پاے او به آب تر نگردد و یغیب عن الابصار گفته ام۔

قوله "وان الحب فی الله والبغض فی الله من اوثق عری الایمان" ودیگر اعتقاد دارند صوفیان یکے را دوست میدارند براے خدا را و دشمن میدارند براے خدا را که این استوار ترین تنه ایمان است۔ شخصے را بیند که او خداے را دوست میدارد و خداے را بو اجبی می پرستد او را دوست دارند و دوستی براے خداے را باشد و دیگر را می بیند که در گناهان مفرط و مصر است او را دشمن دارند آن دشمنی براے خداے را باشد و چنین هم باشد یکے را دوست براے خدا را دارند و ثانی حال همو را دشمن براے خداے را دارند علی عکس حاله وکذا العکس۔

قوله "وان الامر بالمعروف والنهی عن المنکر علی من امکنه بما امکن" آنچه در دین فریضه و واجب است و دیگر را آن فرمودن وگفتن بر مردم واجب باشد فریضه باشد و آنچه در دین منع است آن نکنند اگر کسے را بیند که بدان مباشر است بدانچه ممکن باشد منع کنند یعنی اگر ممکن است بدست منع کنند و هر که از جهت امر باشد به ضربے و یا به سختی باز دارند و یا بزبان به نصیحت آنجا

نیز به نصیحتے نرمے ویا بسختی ودرشتی واگر ہر دو ممکن نباشد بدل انکار کند ول او
ازین منکر واین بدل انکار کردن به دو نوع است یکے آنکه عقیده کند کارے که
آن شخص میکند نیکو نمیکند ودوم بدل از خدا خواہد که خدا اورا ازین کار بازدارد
ہم ازینجا گفته اند اول مرتبه امرا است دوم مرتبه علما است سیوم مرتبه فقرا است۔

# فصل ۱۴

۱ **قوله** "واجمعوا علی اثبات الکرامات للاولیاء وجوازها فی عصر النبی صلی اللہ علیه وسلم وفی غیر عصره"
وصوفیان اجماع کرده اند صوفیان برین روا داشته که اولیاے خدارا یعنی
مقربان خدارا کرامت باشد روا داشته اند که کرامت باشد نه آنکه شرط داشته اند
که ولی نباشد مگر آنکه اورا کرامت نباشد وکرامت عبارت از خارق عادت است
چنانکه خبر از چیزے آینده وگذشته گویند یا آنکه فعلے از ایشان در وجود آید که
از طاقت بشر بیرون است وروا باشد که این کرامت در زمان نبی ہم باشد
ودر انصرام عهد او ہم باشد چنانچه ابوبکر وعمر وعلی رضوان اللہ علیہم۔

۲ **قوله** "ونبوت الانبیاء لم یثبت بالمعجزة ولکن بارسال اللہ تعالیٰ ایاهم وانما یظهر للحق ما کان عند اللہ ثابتا" این نیست نبی به اظهار معجزه نبی شود بلکه خداوند سبحانه وتعالیٰ اورا
به پیغامبری فرستاده است او بدان پیغامبر است وانچه از دست نبی خارق ظاهر
میشود نه ایچنین است که بدان معجزه او نبی شد بلکه انچه شدنی نزدیک خداے تعالیٰ
است در مظهر او ظاهر میشود۔

**قوله** "والفرق بین المعجزة والکرامات ان النبی یجب علیه اظهار المعجزة والتحدی بها" فرق میان معجزہ نبی وکرامات ولی اینست که نبی اگر مردم برائے اثبات نبوت او را معجزہ طلبند واجب باشد بر نبی که اظهار معجزہ کند یعنی آن بیارد و آن نماید که کسے مثل آن نتواند آورد و نتواند نمود۔ بر نبی این واجب نیست معجزہ که ایشان طلبند معین آن بیارد اما البتہ چیز بیارد که ایشان بدان عاجز گردند چنانکه از رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم معجزہ طلبیده اند او قرآن را آورد و گفت فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ کسے نتوانست آورد تا آنکه فصحا بودند و بلغا بودند و درین کار مهارت داشتند و عالی تر بودند اثبات معجزہ شد معجزات بسیار اما معجزہ کلام الله عند تحدی بود۔

**قوله** "والولی یجب علیه ان یکتم الکرامت الا ان یظهرها الله تعالیٰ علیه" ولی را واجب است که کرامت را بپوشد مگر آنکه بغیر اختیار او خدا بروے ظاهر کند یعنی او بغلبۂ وقت باشد بغیر اختیار او از و کرامت ظاهر شود یا آنکه از خدا اذن یابد تا خدا فرماید که چنین کرامتہا اظهار کن یا آنکه اختیار بدست او داده اند گفته اند افعل ما شئت ازین بیانے که شیخ فرمود و از آنچه ما گفتیم فرقے در ذوات ایشان نشد بلکه فرق بصفت شد اما ما میگوئیم میان معجزہ و کرامت هیچ تفرقہ و تفاوتے نیست زیرا چه هر دو فعل الله هست اگر مظهر متبوع ظاهر شود معجزہ نامند و اگر مظهر تابع ظاهر شود کرامت گویند۔

**قوله** "وانکروا المراء فی الدین وندبوا الی الاشتغال بما هو لهم وعلیهم" وصوفیان انکار دارند که ستاهش کنند چنانچه متعلمان در بحث هائے یکدیگر ستاهش میکنند و دوست میدارند که مشغول باشند بچیزے که در حال مآل ایشان نفع باشد و در حال مآل زیاں نباشد

# فصل ۱۵

۱ **قوله** "واجمعوا على اباحة لبس ساير الانواع من الثياب الا ما حرمت الشريعة على الرجال لبسه وهو ما كان اكثره ابريشما" واجماع کرده اند هر جامه که صوفیان پوشند مباح است شاید مگر چیزے که شریعت بر مردان حرام کرده است چنانچه ابریشم و آن جامه که نامشروع است آنست که درو بیشتر بافته ابریشم باشد۔

۲ **قوله** "ويرون الاقتصار على الادون من الثياب والخلقان والمرقعات افضل بقوله عليه السلام ما قل وكفى خير مما كثر والهى" و آنچه اندک باشد و بدان کفایت روزگار شود یعنی بنیه بداں باقی ماند چنانچه قوتے در شهر ما جوریست و چادر کمینه آنکه پر کالهاے جامه از گذرها برگیرند آنرا برهم نهند بدوزند مرقعه قوم اینست و خلقان جامه پاره۔ و ترجمه حدیث آنچه اندک باشد از قوت و لباس آنکه بوقت نونیننده باشد یعنی بگرسنگی نمیری و برهنگی نمیری این بهتر است از آنچه بسیار باشد از خدا و از عبادت خدا باز دارد۔

۳ **قوله** "ولانها من الدنيا التى حلالها حساب وحرامها عذاب" زیرا چه آنچه بسیار باشد از خدا باز دارد از دنیا است که در حلال او حساب و در حرام او عذاب۔

۴ **قوله** "ولقوله عليه السلام من ترك ثواب جمال وهو قادر على لبسه كساه الله من حلل الكرامت يوم القيمة" زیرا چه رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فرموده هرکه جامه که در پوشیدن آں در دنیا او را از زیبائی و بزرگی هست و او را دست پوشیدن آن باشد برائے خدا

ترک آرزو برائے اتباع سنت مصطفی را ترک آرزو سیرتِ سلفِ صالح را برائے
آنکه این حظ نفس است حظ نفس به نفس ندهم خداوند سبحانه تعالے
این ترکِ او را حلهٔ از حلهاے بهشت پوشاند۔

**قوله** "واختاروا لبس المرقعات لمعانٍ منها انها اقل مؤنةً واقل تخرقا وابقی علی صاحبها واقرب الی التواضع"
واین اختیارِ لبس مرقع کردند برائے چند سبب را یکے ازان اسباب اینست که
به اندک مؤنت حاصل میشود همان که بگفتیم پر کالها افتاده از رهگذرها بر کرده اند بهم
نهاده اند و دوخته اند و دیر ماند زیراچه ریسمان بر ریسمان نهاده و دوخته اند و بر صاحب
خود بسیار ماند و نزدیکتر بتواضع زیراچه دران ظهور مسکنت است۔

**قوله** "والصبر علی الکد وتدفع الحر والقر ولا مطمع لاهل الشر فیها" هر که مرقع پوشد بر دیدن مشقت صابر تر باشد زیراچه
او گرانی دارد و برداشتن آن بر نفس دشوار است و دیگر مرقع جامه است خالی از
بوے هم نیست و دیگر سپس و برغوث و کیک و کنه در مرقعه مقر و مقام سازند و شاید
موذیی دیگر هم تا آنکه من دیده ام مرقع فقرا درین هوا گرم در آفتاب می اندازند
برائے دفع این موذیات را و مرقعه دافع گرما و دافع سرما هم هست دافع گرما چونه هست
یعنی از سموم باز میدارد و دیگر به سبب برداشتن بارِ گران مردم خوے میکنند بسبب
خوے تمام اندام سرد میشود و بعده ازان که باد میرسد راحتے میشود و در تن بواسطه
خوے بلغمے که خوے غلیظ منجمد است تحلیل می یابد تا آنکه محموم را طبیب دو سه جامه
بر تنش اندازد تا خوے کند و مسام موے کشاده گردد و هم بدین تدبیر تپ بشکند و دفع
سرما ظاهر است و اهل شرکت و دزدی می کنند جامه که زیبا و بیش بهای باشد از مردم
می ربایند و درین ایشان را طمع نیست۔

۷ **قوله** "تمنع من الکبر والفساد" واز کبر وفساد مانع است زیراچه صورت مسکنت وبیچارگی است مگر بدعویٰ پوشد وآنرا سبب رزق وبزرگی خویش ساخته است زہے مرد که اوست اینچنین سختی برخود اختیار کرده است و تفضیل براخوان واقران یعنی من چنیں کسے ام که اینچنین مشقت برخود اختیار کرده ام که ہر کسے نمی تواند ہم ازین چه گفتم که مشایخ مالباس علیه اختیار کردند۔

۸ **قوله** "روی عن عائشة رضی الله عنها انها قالت امرنی حبیبی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لا اطرح درعا حتی برقعه" وعائشه رضی الله عنها روایت میکند که دوست من رسول الله فرموده است که جامه راازتن خویش دور نکنم تاپیوند نکنم گفته است دوست من این سخن از سر دوستی فرموده است درعاً گفته است مقصود اینست ہیچ جامه ازتن دور نکنم تاپیوند نکنم امااین درباب کسے است که او جامه برتن میدارد تاآنکه کہنه شود برائے آنکه تابه پوشم اماگر نو پوشد وہم ہمچنان میدہد بعد ازان نو دگر پوشید تا کہنه پوشد این فضیلت بہتر از ان فضیلت است۔

۹ **قوله** "وعن ابن عمر رضی الله عنه انه قال فی حدیث ذکره رایت النبی یرقع ثوبه" یاآنکه دید که رسول الله بدست خویش پیوند میکرد یاآنکه جامه رسول الله راپیوند دیده بود برحسب آن گفت رسول الله پیوند کردے۔

۱۰ **قوله** "ورایت ابابکر رضی الله عنه یتجلل بالعباء" ودیدم ابوبکر رضی الله عنه را که او بزرگی کردے بپوشش گلیم ودیگر او بحالت خویش برون آمدے درین حال که لباس او گلیم بودے۔

گلیم از صدیق

۱۱ **قوله** "ورایت عمر رضی الله عنه یرقع جبته برقاع"

گدڑی از عمر

و دیدم عمر رضی اللہ عنہ کہ جبۂ خود را بانواع پرکالہاے جامہ پیوند کرد ے سپید ے کھود ے سبزے وغیر آن و ہمچنین گو یند کہ ہفت نوع بودہ یکے از آن پلاس بود۔

۱۲ **قولہ** "وعن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہ قال کان احب الالوان الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخضر و ثیاب اھل الجنت خضر" دوست ترین جامہا نزدیک پیغامبر سبز بود و حال اینست کہ جامہاے اہل بہشت سبز است زیراچہ سبز چیزے تازے روشنی خوش آیندہ است نظر بر وکردن موجب از دیاد بصر است و آنکہ اہل بہشت رابیشترے جامہاے سبز است زیراچہ ایشان را خلود است و رنگ سبز رنگ تازے ترے خوش آیندہ این نسبت بحیوان دارد۔

۱۳ **قولہ** "وما روی عنہ علیہ السلام انہ قال خیر ثیابکم البیض فمعناہ اجمل ثیابکم البیض و الیقھا لسایر الناس اذا ان جملو بھا البیض" طریق جواب سوال می آرد یعنی تو گفتی دوست ترین جامہا نزدیک رسول اللہ جامۂ سبز بود و حدیث می آرد خیر ثیابکم البیض پس توفیق میان این دو روایت چونہ می آید شیخ جواب فرمود معنی اینست بہترین جامہا کہ مردمان باجمال باشند و چون خواہند براے مردمان راجمال نمایند آن جامہ سپید است آن جامہ سبز لایق فقر است زیراچہ مؤنت اندک دارد صابون نمی طلبد و ہر بار شستن حاجت نیست و جامہ سپید زود رنگین میشود و ہر بار شستن و صابون زدن جامہ میشود۔

## فصل ۱۶

۱ **قولہ** "واجمعوا علی الاستحباب فی تحسین الصوت

بالقرآن" واجماع صوفیان است که قرآن را بآواز خوب خوانند یعنی آہنگے گیرند که زمم حرف که در اداے حروف باقصی الغایت تقصیرے نرود حرف بشرط اداشود و امالتے و مدے که آمده است بحکم خود اداے لطیفے شود چنین گویند رسول اللہ قرآن را در پرده باخرزه وحجاز خواندے پرده باخرزه وحجاز قرین اند۔

**قوله** "مالم یُخِلُّ بالمعانی" شیخ رعایت در اخلاقِ معانی کرده ما رعایت در لفظ کردیم و در ہر دو رعایتِ یک معنی است۔

**قوله** "لقوله علیه السلام زَیِّنُوا القُرآن باصواتکم" زیرا چه رسول اللہ فرمود قرآن را بآوازہاے خویش بیارائید و این معنی مشاہده شده است شخصے قرآن میخواند درست مرتب و دیگرے می خواند باہنگے خوشے در دلہا اثر کرد چشمہا روان شد خرقہا پاره گشت گنہگار از گنه توبه کرد غنی بذل مال کرد چه گوئی تزئین قرآن بصوتِ حسن شد یانه بعضے گویند از قبیل قلب است اے زینوا اصواتکم بالقرآن گویم فلکن معنی هم بدان معنی بازگردد که ماگفتیم۔

**قوله** "وقوله علیه السلام لکل شئ حِلیَةٌ وحلیة القران الصوتُ الحسن" وشیخ تمسک بحدیثے دیگر میکند که رسول اللہ فرمود ہر چیزے را بصفتے عہ آراستنِ او بآوازِ خوب است۔

**قوله** "ویکرھون القرآن بالالحان مقطعة" ودانسته اند که قرآن را بآوازے خوانند که الفاظ وحروف را ببُرد یعنی درست نیاید۔

---

عہ در نسخه منقول منه بظاہر اینجا چند الفاظ در کتابت نیامده اند۔ ع ح

**قوله** "واما القصاید والاشعار فقد سئل النبی صلی الله علیه وسلم عن الشعر فقال هو کلام حسنه حسن وقبیحه قبیح" اما شیخ میفرماید شنیدن ازان اشعار وغزلیات ومدایح۔ حکم او همانست که رسول الله فرمود هو کلام یعنی شعر سخن است اگر سخن قبیح باشد یعنی شعر سخن بقباحت باشد یعنی شنیدن او ممنوع ودانستن او مکروه واگر نیک است یعنی وعظ است وپند است ونعت رسول الله هست وتوحید خدا است شنیدن وگفتن سخن مستحب ودانستن او مباح مقبول۔ حاصل همین بود که نوشته ایم اما ترجمه این بالقصاید والاشعار محکمه این است که رسول الله فرمود کلام شعر سخن است سخن شنیدن گر نیک است نیک واگر بد است بد۔

**قوله** "فالحسن منه ما کان من المواعظ والحکم وذکر آلاء الله ونعمائه ونعت الصالحین وصفت المتقین فسماعه حلال وما کان من ذکر الاطلال والمنازل والازمان والامم فسماعه مباح وما کان من هجو وسخف فسماعه حرام" آنچه در شعر از جنس پندها باشد وبیان حکمت باشد چنانچه کسی گفته است۔

بیت

| | |
|---|---|
| دی رفت وگذشت باز نآید فردا | فردا آید واگر نیاید شاید |
| امروز بنقد وقت خود خوش باش | رفته رفته است هر آنچه آید آید |

وذکر خدا وذکر نعمتهای خدا وآنکه متقیان را صفت کنند وآنکه صفت سلف صالح کنند پس سماع او حلال است وآن که ذکر ازان کوها کنند بلند بیها وذکر زمانه یعنی گذشته چنین بود آنچنان که بود وزمانه نقد اینچنین وامتها گذشته را سماع این مباح است واگر ذکر منازل وازمان وایمه برای پند دادن وبرای تجربه کردن ودانستن آنکه هر که نیک کرد باوی چنین شد وهر که بد کرد باوی چنان شد پس علی هذا سماع این حلال باشد وانکه از جنس هجو باشد سخو مراوف

ہجو است شنیدن آن حرام است۔ و اگر کسے برائے فہم رعایت حُسن شائع نظر کند محتمل کہ مباح باشد چنانچہ کسے گفتہ است محتسبؔ و اندرون فاو اوہ کا کبیر را شادباش محتسب فاو اوہ کا کبیر زن۔

۸ **قولہ** "و ما کان من وصف الخد و د و القد ود و الشعور و مایوافق طباع النفس فمکروہ الا لعالم ربانی یمیز بین الطبع والشہوت والالہام والوسوسۃ قد امات نفسہ بالریاضات والمجاہدات وخمدت بشریتہ و فنیت حظوظہ و بقیت حقوقہ" وانچہ از جنس خالے و رخسارے و موے و زلفے و خندہ و رفتارے وانچہ موافق طبع نفس بشری است اہل دیانت و مروت را شنیدن آن مکروہ باشد۔ شیخ میفرماید مکروہ است مگر عالم ربانی را۔ عالم ربانی او را گویند کہ عالم از رب گرفتہ باشد بغیر واسطۂ کسے عالم ربانی او را گویند کہ مطلع بر صفات و اسرار ذات او بود و عارف بتمثلات و تشکلات صفات او باشد مثل صفت رحمت متصل بصورتے حسنے ملیحے شود انچہ از حسان و ملاح آید او را در نظارہ باشد چون حکایت خد و قد و غیر آن بشنود آن تشکل بر نقد وقت حاضر شود یا بروے تجلی شدہ باشد از گویندہ بیتے بشنود و این یاد دہاند شنوندہ را گریہ و آہے کشادگی و خوشی پیش آید چنانچہ رسول اللہ فرمود رایت ربی لیلۃ المعراج فی احسن صورت صفت رحمت متمثل متشکل بہ احسن صورت شد رسول اللہ در آینۂ تشکل صفت او جمال رب العالمین وید گفت رایت ربی فی لیلۃ المعراج فی احسن صورت فوضع یدہ علی کتفی فوجدت بردہا

---

عسہ این عبارت در نسخہ منقول عنہ ہمچنیں است و مفہومش ظاہر نیست۔

فی قلبی... کرد پس خنکی آن کف را در خویش یافتم از بیان این صورت ظاهر مقصود ایثار رحمت است پیش از شیخ ما شیخ نظام الدین قدس سره العزیز صوفیان در سماع ابیات کشاده می شنیدند چنانکه ذکر مقامات احوال چنانچه تسلیم و رضا۔ شیخ قطب الدین قدس اللہ سرہٗ العزیز کشاده شنید۔ بیت

کشتگان خنجر تسلیم را ہر زمان از غیب جانے دیگر است

اما شیخ نظام الدین در پرده خال و زلف خد و قد شنیده۔ خوش لباسے است که اجنبی مطلع نیست اکنون اینچنین عالم که گفتیم شاید زلف خال قد خد بشنود بلکه او را مستحب باشد بلکه لایق او ہمچنیں بود شیخ میگوید که ربانی اوست که میان طبع و شہوت و میان الہام و وسوسہ تفرقہ تواند کرد این شخص ہمان کشتگان غمزه معشوق را ہر زمان از لطف جانے دیگر است که ذکر او کردیم زیراچه نفس او بسبب ریاضت و مجاہده مرده است و ریاضت و مجاہده ہمانست که او را بر خلاف دارند زیراچه آتش بشریت او کشته شده است حظہاے نفسانی او فانی شده است حقوق اللہ و یا حقوق نفس او باقی مانده است

**قوله** "کما قال اللہ تعالیٰ فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ" اے محمد بشارت کن آنانرا که سخن می شنوند انچه نیکوتر آن سخن پیروی آن میکنند۔ مقصود شیخ اینست یعنی علماے ربانی ذکر خد و قد و بشنوند آنچه خلاصه تحفه است آنرا اتباع کنند۔

**قوله** "و علامتٗ من هذه صفته ان يستوى عنده المدح و القدح و العطاء و المنع و الجفاء و الوفاء"

---

ع۔ در نسخه منقول عنه اینجا چند الفاظ از سہو کاتب در کتابت نیامده اند۔ ع ح

ہمچنین کسے کہ او را عالم ربانی گفتیم نشان او اینست کہ مدح و قدح و منع و عطا و وفا و جفا نزدیک او یکسان باشد از ین یکسان شدن مراد اینست آنکہ او را مدح کند بسبب مدح او را دوست نگیرد و بسبب مدح او بروے خوش نشود بلکہ بحالات خویش باز گردد مدحے کہ او کرد اگر این ممدوح آن چنان ست خود خوش چہ میشود زیرا چہ کاسینے موجودے ذکر میکند پس خوشی چہ معنی وارد و آنکہ قدح کرد این شخص در نفس خویش باز میگردد آنچہ قادح قدح این شخص گفتہ است ہمچنان است یا نہ اگر ہست از و چہ ناخوش میشود از خود ناخوش شود اگر خود آنچنان نیست ہزیانے میگوید گو بگو ناخوشی چہ معنی دارد این تردید و تعقّل علمائے ربانی را است خود پرستان و ظاہر بینان را نباشد و دیگر ہر چہ علمائے ربانی را رسد ایشان در آن شاہد فعل خدا باشد پس از مادح چہ خوش شوند کہ خالق آن سخن او خدا است و از قادح چہ ناخوش شوند کہ خالق گفتار او خدا است منع و عطا و جفا و وفا مرتب ہمین سخن است مذہب صوفیان است۔

۱۱ **قولہ** "ھو تعالی خالق لافعال العباد کما ھو خالق لاعیانھم" این سخن بالا گذشتہ است۔ و دیگر استوائے مدح و ذم در نظر اہل تحقیق بینہما اتحاد است مدح قدح است قدح مدح است چنانکہ یکے گوید بیت

| آنجا کہ منم خصومتم با کس نیست | زیرا چہ ہمہ یکے است کس با کس نیست

۱۲ **قولہ** "و سئل بعض المشایخ من السماع فقال مستحب لاھل الحقایق مباح لاھل النسک والورع مکروہ لاصحاب النفوس والحظوظ" یکے را از مشایخ محقق پرسیدند کہ حکم سماع و سرود

---

عہ در نسخہ شیخ احمد السہروردی این عبارت از "ھو تعالی" تا "لاعیانھم" منقول نیست۔ ح ع

چیست آن محقق جواب فرمود که سماع شنیدن اصحاب تحقیق را مستحب است زیرا چه
ایشان از حق بحق برای حق میشوند و دیگر بطیب القلب مع اللہ میشوند چونه باشد
در صورت مجازی یکی با معشوق خویش رقص کند و سرود گوید و از وی شنود سماع
اہل تحقیق را برین قیاس کن و اہل عبادت و اہل تورع سماع ایشان را مباح است
زیرا چه سماع ایشانرا بزیادت تورع و تزہدی برد و طلب شوق را زیادت میکند
بایستی که مستحب باشد و مستحسن باشد اما آن بزرگ اقل گرفته و آنکه اہل نفوس
و اہل حظوظ سماع بشنوند حمل بر حلیلهٔ خویش یا بر جاریهٔ خویش کند یا حمل بر فراق پسر
یا پدر یا دوست مکروه باشد زیرا چه نسبت به الہی ندارد و حاصل این آمد که منتہیان
قوم را مستحب و متوسطان و مبتدیان را مباح و عوام خلق را مکروه۔

**قوله "وسئل الجنید عنه فقال کل ما یجمع العبد بین یدی اللہ فهو مباح"** جنید را از سماع پرسیدند مباح است یا
نه جنید جواب داد هر چیزیرا که بنده بحضرت باری برد آن مباح باشد این تقریر
بر تقدیر کل است و اگر کلما گوئی این کلما بدو معنی است یکی کلما
و دیگر کل ما چنانچه گفتیم معنی این باشد هر گاه که بنده جمع بحضرت خدا کند مباح
باشد۔ سائل از اباحت و کراہیت سماع پرسید جنید حکمی عامی فرمود و سماع و هر چه
باشد ره بخدا برند مباح باشد۔

**قوله "اما سماع الصوت الحسن والنغمة الطیبة فهو حظ الروح وهو مباح"** آواز خوب و نغمهٔ لطیف انچه موافق موسیقار است
باجماع عقول و نفوس مباح بلکه الذ الاشیاء و الطف اللطایف۔ صوت الحسن
با رعایت اوزان معجزهٔ داؤد پیغامبر است چه گوئی معجزه شئے مکروه است

**قوله "لان الصوت الطیب فی ذاته محمود"** یعنی

یرغب بہ کل ذی لُبٍّ بلتذ بہ کل ذی فہم و عاشق برب۔

**قوله** "وقیل فی قوله یَزِیدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَاءُ قیل هو الصوت الطیب" خداے تعالیٰ بہ آفریند آنچہ خواہد بر آفرینش زیادت کند آنچہ خواہد یعنی بر لابدی خلق چیزے خواہد زیادت کند و آنرا گفتہ اند کہ آن آواز خوب است بعضے گفتہ اند الملاحت فی العینین و بعضے گفتہ اند الفصاحت فی المنطق اقوال بسیار است اما ثبتہ الاقوال صوتِ حسن است زیرا چہ یکے از قراء سبعہ یَزِیدُ فِی الْحَلْقِ مَا یَشَاءُ میخواند چون قران این بودہ باشد صوت حسن مراد دارند بہتر۔

**قوله** "وقال بعضهم ان الصوت الطیب لا یدخل فی القلب شیئاً ولکن یحرك مافی القلب" کسے از صوفیان این سخن گفتہ است کہ آواز خوب چیزے خارجی را بردن را در دل نمی آرد و لیکن آنچہ در دل است ہمان را می جنباند نیکو سخنے است اما این چنین ہم باشد کہ یکے خالی ذہنے صوت حسن بشنود ذہولے و غشی و خنکی در دلش افتاد کہ اثر ابیان نتوان کرد شاید از ہمہ ہوا ہا باز آید و ترک کند و طالب خدا گردد من این نوع دیدہ ام بتجربہ می گویم۔

**قوله** "ثم ان اهل السماع فی سماعهم متفاوتون فمنهم من یغلب علیه فی حالِ سماعه الخوف والحزن والشوق فیودیه الی البکاء والانین والشهقه وتخزیق الثیاب والغیبت والاضطراب" شیخ مصنف احوال سماع را بیان میکند میگوید بہ تحقیق بعضے شنوندگانِ سماع را خوفِ فراق در دلِ ایشان غالب آید خوف فراق از وصال میکند یا امیدِ وصال وارد ترس آن آمد نباید کہ بمراد نرسم اگر کسے آنجا خوفِ دوزخ گویند توان وگوش منہی با خوف حرمان باشد نباید کہ ہم چنین محروم

مانم و اگر کسے از طائفه صوفیان از دوزخ ترسد بدانی که از دوزخ و سوختن آتش میترسد
ازین میترسد که دوزخ سراے حجاب است و خانهٔ حرمان است و آنجا تجلی جمال
نخواهد بود و حزن هم پهلوے خوف است اما شوق شنونده مطلوبے وار و بیتے بشنود
طلب وصال بروے غالب زیاده شود و شوق قوت گیرد این حالتیکه در شوق ذوق
گفتیم شنونده را در گریه و ناله آرد و فریاد کند و جامه را پاره کند و بیهوش هم شود و
اضطراب کند۔

١٩ **قوله** و منهم من یغلب علیه الرجاء و الفرح
و الاستبشار فیودیه الی الطرب و الرقص و التصفیق و بعضے
شنوندگان سماع را امید حصول مقصود در دل ایشان آید و بحسب این رجا او را
خوشی آید و بابشارت شود و باطرب باشد۔ امید وصول بسیار نوع باشد پیغام عاشق
بمعشوق رسد بهر تدبیرے که رسد او این را از قبیل وصول شمرد و اگر پیغام را
قبول کند این وصولے دگر است و اگر از دور جمال خود نماید یا در وراے پرده
تنکے این نیز قسمے از مقام وصول است برین قیاس اگر با وے مکالمتے میسر شده
و اگر نشستے ممکن آمد و اگر طلبے وست داد و اگر قرب بدو شد و اگر وصولے و اتصالے
و اتحادے و بعد اتحادے نیستی و نابودے و همچنیں که مراتب وصول گفتیم تا شنونده
را در کدام درطه داشتند و او از کدام قبیل است برحسب آن او را بشارتے و فرحے
هست پس این رجا بخوشی کشد و شنونده بخوشی دستک زند اکنون براے خوف را حالاتے شیخ
گفت شهقه و انینے و بکائے و جامه پاره کردن و براے این را طربے و استبشارے
و رقصے گویم لازمه نیست بسا خایف اند و غمگین رقصے کنند و دستک زنند این تجربه است
و بسا امیدوارے گریه کند و از بس لذت نعره زند و فریاد آرد این نیز تجربه است۔

٢٠ **قوله** کما روی عن داود علیه السلام انه استقبل

فصل ۱۶ تحسین صوت بالقرآن سماع

السکینة بالرقص" وآنکه شیخ اثبات این سخن راقصهٔ داؤد پیغامبر آورد صلوات الله
علیه جنگ با جالوت بود وعدد ایشان اندازهٔ نبود و با داؤد جز سی صد وشصت نفر نبوده اند
سکینه آمد داؤد در حیرت بود که مرا بادے چونه مفارقت میسر خواهد شد همدرین بود که
سکینه از آسمان فرود آمد و سکینه صندوقے بود دران صندوق پیرهن یوسف بود و عصاے
موسیٰ بود علیهما السلام و فرشتگان گرد بر گرد او بوده اند و گویند صورت گربه در میان
آن بوده است آواز تسبیح میکرد چون داؤد علیه السلام این سکینه را دید بخوشی
رقص کنان استقبال سکینه کرد آرے از خوشی رقص آید امّا از غیر آن هم گفتیم که
از بس غم بر قصد و بجهد ۔

رقص خوشی ۲۱

**قوله** "روی عن علی ابن ابی طالب رضی الله عنه انه قال
اتینا النبی صلی الله علیه وسلم انا وجعفر وزید فقال
لجعفر اشبهت خِلقی وخُلقی فحجل فرحاً لقوله صلعم فقال
لزید انت اخونا ومولانا فحجل فقال لی انت منی وانا منک
فحجلت" شیخ مصنف رحمة الله علیه براے اثبات این سخن را که رقص از خوشی
باشد این قصه می آرد قصه اینست جعفر طیار و زید و علی براے دختر حمزه را
اختصاص میکردند علی رضی الله عنه میگوید اتینا النبی آمدیم ما بر پیغامبر صلی الله
علیه وسلم جعفر را گفت اشبهت خلقی وخُلقی تو مانندِ آفرینشِ منی و مانندِ
خوے منی پس جعفر حجل کرد و حجل چیست ۔

۲۲ ن یقفز ن قفز

**قوله** "قال ابو عبیدة الحجل ان یرفع رجله ویقفن
علی الاخریٰ ویکون بالرجلین جمیعا الا انه وقفن ولیس
یمشی" ابو عبید گفته است حجل آنست که یکے پاے بر آرند بلند کنند و دوم
بر زمین باشد و آنکه بر زمین باشد آنرا بر دارند و آنکه بر آورده باشد بر زمین نهد

این رقص عرب است و این صورت فرح است وگفت زید را که تو برادر مائی و دوست نزدیک مائی مجل پس او هم حجل کرد و علی را گفت انت منی و انا منک تو از منی و من از تو مجل علی هم حجل کرد و حجل بعمل هر دو پا هم باشد صورت ... کار آن چنانچه گفتیم و اینک اینقدر هست رفتن نیست یعنی یک ایستاده این عمل کند رفتن و آمدن نیست ۔

**قوله** "وقد یحدث للمستمع فی خلال سماعه شوق الی ما یذکر فیثبت من مکانه مثل فعل من یرید الذهاب الی محبوبه" وبسا باشد مر شنونده سماع را در میان سماع شوق غلبه کند و از غلبه شوق بجهد از ان موضعی که ایستاده است بجهد این چنین بدین صفت بجهد که گوئی میخواهد بمحبوب خویش برسد ۔

**قوله** "فاذا علم ان لا سبیل الیه کر والو ثوب مرارا الی ان یسکن ذلک منه او یدور دورانا متتابعا" بعد ازان که دانست که ره بدو میسر نیست جستن مکرر میکند یک جستن و دو جستن میکند اضطرابی که او را پیش می آید تا آنکه آن شوق از و ساکن شود بعد ازان از گشتن ماند جستن بدین مناسب آن بود و قوت آن بران ره نبود گشتن و میگردد بدین صفت معنی که هر طرفی میجوید محبوب بر سمت علم نه بهیچ جهتی نه اما طالب دیوانه است بر حسب دیوانگی خویش اضطراب میکند ۔

**قوله** "وقد یکون ذلک عن تردد یظهر فی حال السماع بین الروح والجسد وذلک لان الروح روحانیة علویة خلق من الفرح والجسد سفلانی خلق من التراب فالروح یعلو الی

---

۵۸ ۔ در نسخه منقول عنه اینجا چند حروف را کرم خورده است ۔

فصل ۱۶ تحسین صوت بالوا - سماع

فوق والجسد ینزل الی محلہ الی ان یقع السکون" وہمچنین باشد این تردوے کہ او میکند وجستے وگشتے کہ او میکند گوئی میان روح ومیان جسد تردوے میشو واختلافے میشود روح میخواہد بر علو رود زیراچہ آن مقراوست واین جسد پاے بند اوست میخواہد برود واین بند رفتن نمیدہد زیراچہ روح روحانی است علوی است مخلوق ازان عالم است کہ دران عالم غمے وردوے نہ وتن سفلی است آفرینش او از گل است روح میخواہد کہ در علو میل کند واین بند اوست در سفل میدارد واین اضطراب میشود او طرف علو میرود واین سوے سفل میکشد تا آنکہ غلبہ شوق ساکن میشود۔ بحضرت خواجہ نشستہ بودم مردے از خواجہ پرسید چہ سر است این کہ مردم آہنگے خوبے بشنود بے آنکہ بیتے باشد او احملے شود شوقے واضطرابے او را حاصل آید خواجہ فرمود روح از عالم علوی است وجملہ محاسن دران عالم است وچون آوازے خوبے میشنود عالم خود را یاد میکند چنانچہ از دوستے بدوستے مکتوبے وسلامے برسد او چونہ خوش میشود واورا اشتیاق غالب آید این ذوق ازان قبیل است۔

۲۶ **قولہ** "وقد یکون ذلک منہم علی سبیل التفرج والتفسح والتطایب فی حال السماع ولیس بمحظور الا انہ لیس من صفات المحققین" وچنیں ہم باشد میان صوفیان بے آنکہ او را ذوقے وشوقے در وحادث شود برائے موافقت یاران وبرائے کشادگی وقت خویش را در سماع با ایشان موافقتے کند تواجدے ورقص کند واین صفت کہ بطریقہ تطایب وتفسح باشد درمیان صوفیان منع نیست لیکن اینقدر ہست کہ بہ تطایب وتفسح روند این طریقہ صوفیان محقق نیست تحفۂ دگر کہ در خاطر محمد حسینی است کہ این نوع جز محققان را نباشد زیراچہ او بطیب القلب مع اللہ میشنود۔

۲۷ **قوله** "حکی عن ابی عبد الله احمد بن عطاء الرودباری انه قال شرط الصادقین فی السماع ثلثة العلم بالله والوفاء بما هو علیه وجمع الهمة" براے آنکہ این صفت تفسح وتطیب صفت محققان نیست شیخ این حکایت رودباری می آرد او گفته است شرط صادق شنونده سماع سه چیز است باید که او از علماء بالله بوده باشد یعنی صفات وذات او را نیکو دانسته بود و تمثل و تشکل را نیکو شناخته و بدانچه او هست دران وفاے تمامے باشد وهمت تمام متفرق نباشد بر انچه میشنود وهم بر آن جمع باشد اینقدر بدانی که این هر سه صفت در یک شخص موجود نمی باشد و اگر باشد زهے دولت زہے کار و اگر نه ازین یکے بباید اگر مبتدی است جمع همت اگر متوسط است الوفا بما هو علیه اگر محقق است العالم بالله۔

صفات سامع

۲۸ **قوله** "والمکان الذی یسمع فیه یحتاج الی طیب الروایح وحضور الوقار وعدم الاضداد ورویت من یتلهی ومن یتبسم" دران مقامے که سماعے بشنوند دران مقام طیب روایح بباید عودے بسوزند عنبرے بسوزند گلے درمیانه بدارند زیراچه این بوے خوش غذاے روح است چون غذاے خود یابد قوت گیرد در سماع ذوق بیشتر بود و حضور الوقار باید مستمع با عزت و وقار نشیند چنانچه بعضے مردمان نشسته و یا ایستاده هر طرف بطریقه هذلے وهدوے می ایستد وسماع دستها ارسال کرده ایستاده اینچنین کسے را در سماع نمی باید و آنکه سماع را مخالف باشد چنانچه متعلمے جامد الطبع خود نماے سنگدلے که سماع را لهو و طرب داند و دیت من یتهلی و من یتبسم و دیدار کسے که او تبسم کند و بازی باشد۔

مکان سماع

بازی

۲۹ **قوله** "ویسمع علی ثلثة معانٍ المحبت والخوف

حسنی

وا گو جا" و شنونده سماع را به سه معنی شنود یکے از محبت باشد دیدار او را که عاشق دیدار اوست نقداً یا وعداً چون محبت استحکام یابد خوف و رجا لازمهٔ حال او باشد ترسد که نباید که بمقصود رسم ترسد که نیابد از رسید باز مانم ترسد که بکمال وصول نباید از رسید دست ندهد و علی هذا القیاس امید دارد که بفضل و بکرم نصیبهٔ از دیدار او شود نقداً یا وعداً وامید دارد که روزگارے پیش آمده است مگر امید روے خود نماید و امید میدارد که به انتهاے کارش رسد به انتها رسد و علی هذا القیاس و غلط کند کسے که گوید که ازین خوف خوف دوزخ وازین رجا رجاے بهشت مراد است این خایف وراجی را با تلاوت و نماز کار باشد او را همان بهتر۔

**قوله** "والحرکت فی السماع علی ثلثة انواع الطرب والوجد والخوف" موجب حرکت سماع مبنی بر سه چیز است یکے خوشی همان که گفتیم رجا آمده والوجد دو معنی دارد یکے اندوه دوم یافتن اگر اندوه مراد دارند مترادف حزن وخوف باشد فعلی هذا مراد اینجا وجدان است زیرا چه فرو خواهد گفتن و خوف را بیان کردم۔

**قوله** "فالطرب له ثلثة علامات الرقص والتصفیق والفرح" شیخ میگوید طرب را سه نشانه است رقص و تصفیق و فرح تازگی روح وکشادن سینه و دستها فراز کردن بطریقه تبختر اما گفتیم لازم نیست شاید دستک بزند از بس اندوه و درد و از نایافت مراد و گم شدن نقد اگر مصیبت زدگان را دیده باشی این سخن من ترا مشکل نشود۔

**قوله** "والوجد له ثلثة علامات الغیب والاضطراب والصراخات" غیبت چیزے نقدے پیش او آید و آن دیدار در تحمل او نه قضی معنی غلبه شد یا خود چنان اندوه و درد غلبه کرد که از خود غائب شد اضطراب یا از پس نایافت چیزے یافته است که قرار را از و برده است یا آنقدر اندوه و غم غلبه کرده است

که مرور را قرار نمانده است۔ وصراخ یا ازبس لذت باشد دیده باشی که کسے شراب خورد مستان شود فریادہا که بے موجبے و دیگر ازبس سوز و درد دل تحمل نکند فریاد کند چنانچه در مصائب دیده باشی۔

۳۳ **قوله** "والخوف له ثلثة علامات البکا واللطم والزفرات" وآنرا که خوف در دل آید او را نیز سه علامات است اصل خوف ذہول تقاضا کند ذہول ذہول تقاضا کند۔ و اما طپانچه زدن و زفرات نسبت بمصایب وارد اما بدین که شیخ میفرماید شاید چنین هم باشد هرچه شیخ فرموده است در جمله امور مشترک است اما بکا ازبس لذت هم باشد و ازبس غم هم بود۔

# فصل ۱۷

۱ **قوله** "واما فروع الدین واحکامه" اما این سماع در اصول دین رفته بود۔ اینجا لطیفه است شیخ سماع را از اصول دین داشت هان وهان اینجا بهش باش که سماع از اصول دین است اما فروع دین واحکامه آنکه میان صوفیان طریقت رسم و عادت است آنرا بیان خواهد فرمود۔

۲ **قوله** "فقد اجمعوا علی وجوب تعلم ما لا یسع جهله من احکام الشریعة وما یحل وما یحرم لیکون العمل موافقا للعلم" وصوفیان اجماع کرده اند آنچه در دین لابدی است آنقدر تعلیم واجب باشد صوم وصلوة وطہارات واگر شخصے باشد که او را برین زیادت همه کارے هست بیع وشرائے ونکاحے تعلم آن لابدی است زیراچه تا عمل موافق علم باشد آنچه حلال است و آنچه حرام هر یک را بشناسد۔

۳ قوله "فقد قیل اذا تجرد العلم عن العمل کان عقیما واذا اخلا العمل عن العلم کان سقیما" آرے علم باشد وعمل نباشد چنین باشد که عقیمه است که از و نتیجه نزاید وچون عمل از علم بیرون افتد علیے سقیمے وعملے باطلے باشد ہر آئینه وما گفته ایم العلم بدون العمل وبال والعمل بدون العمل محال۔

۴ قوله "وقال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم طلب العلم فریضة علی کل مسلم ومسلمة" شیخ براے اثبات آنکه طلب علم مالا یسع جمله واجب است حدیث رسول الله آورد ورسول الله فرموده است جستن علم فریضه است بر جمله مسلمانان۔

۵ قوله "واختاروا من المذاهب مذهب فقهاء اصحاب الحدیث ولا ینکرون اختلاف بین العلماء فی الفروع لقوله علیه السلام اختلاف العلماء رحمة" صوفیان اختیار کرده اند از جمله مذاهب فقها مذهب فقیهے که بر مقتضاے حدیث میرود۔ اختلاف که میان علما رود که یکے چیزے را جائز گوید ویکے لایجوز گوید وکذلک اکثر مسایل صوفیان این را منکر نیند زیراچه ہر یکے متعلق بدلیلے است رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فرموده است اختلاف امت رحمة الله است این دو سه احتمال دارد یکے احتمال این رحمت یعنی وسعت الی امة ودیگر چو در مقالے رابطه اختلافے کردند وہر یکے بذل مجهود کردند وہر یکے معنی دقیقے بیرون آورده البته یکے بر اصل مطلوب واقف گشته باشد پس بضرورت اختلاف امت رحمت اید ودیگر اگر کسے بر احوط واسلم رفتن نتوانست فقیهے بر ایسری واسهلے رفت این ضعیف الحال بر آن ایسر واسهل رود وبارے از قضایاے شرعی

بیرون نیفتادہ باشد

**قولہ** "وسئل بعضہم عن العلماء الذین اختلافہم رحمۃ مَنْ ہُمْ فقال ہم المعتصمون بکتاب اللہ تعالیٰ المجاہدون فی متابعۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المقتدون بالصحابۃ وہم علی ثلاثۃ اصناف اصحاب الحدیث والفقہاء والعلماء والعلماء الصوفیۃ" یکے از مشایخ را پرسیدند کیانند ایشان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در حق شان فرمودہ اختلاف امتی رحمۃ گفت آنانکہ اعتصام بکتاب اللہ وارند یعنی خود را بکتاب اللہ بستہ اند و بمتابعت رسول اللہ بحق متابعت بمجاہدہ بسر می برند واقتدا بصحابہ کردہ اند اول کتاب اللہ سپس اتباع سنت نبی وبعد ازین پیروی اثر صحابہ واین علما کہ صفت ایشان گفتند بر سہ قسم اند یکے اصحاب حدیث اند و فقہا و علماے صوفیہ اصحاب حدیث آنکہ برظاہر حدیث رفتہ اند و فقہا آنکہ در معنی کتاب رفتہ اند و علماے صوفیہ آنکہ عمل باحوط واسلم کردہ اند۔

**قولہ** "فاما اصحاب الحدیث فانہم تعلقوا بظاہر حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو اساس الدین لان اللہ تعالی یقول وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا فاشتغلوا بسماعہ ونفکرہ وتدبرہ وتمییز صحیحہ من سقیمہ وہم حراس الدین" این سخن گفتہ آمدہ ایم واین اصحاب حدیث بمنزلہ پناہ دین اند زیرا چہ بنیاد دین سنت رسول اللہ است کہ خداے تعالیٰ فرمودہ است آنچہ رسول برشما بیارد و بفرماید آنرا بگیرید یعنی بدان باشید و از آنچہ باز دارد و باز مانید علی ہذا اساس دین باشد پس مشغول

شدند بسماع حدیث و در تحقیق لفظ او که تا از حرفے واز کلمہ احتیاط کردند تفکرے
دران کردند تدبرے دران کردند در شان او و در نزول او و در گفتار رسول اللہ و حدیث
سقیم را که در آن اعتماد نیست و حدیث صحیح را که دران اعتماد است تمیز کردند صحیح
از سقیم بیرون آوردند پس ایشان بمشابه نگهبانان دین باشند زیراچه خزانه
سنت رسول اللہ را ایشان پاسبانانند۔

۸ قوله "واما الفقهاء فانهم فضلوا على اصحاب الحديث
بعد حصول علمهم بما خصوا به من الفهم والاستنباط
فى فقه الحديث والتعميق وتدقيق النظر فى ترتيب
الاحكام وحدود الدين والتميز بين الناسخ والمنسوخ
والمطلق والمقيد والمجمل والمفسر والخاص والعام
والمحكم والمتشابه فهم حكام الدين واعلامه" اما فقها
فضل داده شده است بر اصحاب حدیث بعد از انکه ایشانرا علم حدیث شد
مشغول باستنباط معانی دقیق شدند هرچه در حدیث باشارت نص یا بدیاله دلالت
نص یا باقتضاے نص معنی دقیق معلوم می شد ایشان آنرا استخراج کردند
الفاظے معنی مصطلح ایشان شد عام و خاص مشترک مجمل مفسر ناسخ و منسوخ مطلق
مقید محکوم متشابه و این در بدو اسلام بود حدیث و این در آخر اسلام تحقیق این معانی
از کلام رسول اللہ مسایلے تخریج کردند پس برین جمله این آید که ایشان حکام دین
باشند و ایشان اعلام دین باشند زیراچه شعار بدیشان مستقیم است پس هر آئینه
شعار دین ایشان باشد۔

۹ قوله "واما علماء الصوفية فاتفقوا مع الطايفتين
فى معانيهم ورسومهم اذا كان ذلك مجانبًا لاتباع

الهوی و منوطاً بالاقتداء فمن لم یحط من الصوفیة علما بما احوط به یرجعون فیه الیهم فی احکام الشرع وحدود الدین فاذا اجتمعوا فهم علی اجماعهم واذا اختلفوا اخذ الصوفیة بالاحسن والاولی" اما صوفیان با اہل حدیث و با اہل فقه ہم متفق اند در معانی ایشان و رسوم ایشان و قتیکه ببینند میان دو طایفه از اہل حدیث و فقہا که از ہوای نفس و اثبات دعوی خویش مجتنب اند بلکه و نبال حق اند و این فقیه و این محدث ہر بسته اقتدای رسول الله اند و اگر صوفی را چیزے مسئله پیش آید ہم باصحاب حدیث و باصحاب فقه رجوع کنند و اگر بر کارے که محدثان و فقہا اجماع کرده اند صوفیان ہم بر آن اجماع روند و دران حکمے که محدثان و فقہا اختلاف دارند آنچه احوط و اسلم باشد صوفیان آنرا اختیار کنند چنانچه ما مستعمل امام حسن گوید ابو یوسف مخفف گوید محمد طاہر گوید شافعی طاہر و مطہر گوید صوفیان عمل بقول امام کنند زیرا چه عمل بدان احوط و اسلم است۔

۱۰ **قوله** "ولیس من مذہبهم طلب التاویلات ورکوب الشهوات فانهم خصوا بعد ذلک بعلوم غامضة واحوال شریفة" و مذہب صوفیان نیست که بتاویل مشغول شوند چنانچه فقیهے در زکوة حیله کنند و کذلک استبراء و کذلک استرقاق و علی ہذا القیاس صوفیان را ازین انکار باشد و لے اشد الانکار تاویلات برائے رکوب شهوات ہست چو تاویلات نباشد رکوب الشهوات ہم نباشد و این صوفیان بعد انکه با محدثان و فقیهان برابر اند و در عمل باحوط و اسلم بر ایشان مزید دارند باین ہمه علوم دگر است که آن علم مخصوص بایشان است۔

۱۱ **قوله** "فتکلموا فی علوم المعاملات وعیوب الحرکات

والسكنات والشريف المقامات وذلك مثل التوبة والزهد والورع والصبر والرضا والتوكل والمحبت والخوف والرجاء والمشاهدت والطمانينة واليقين والقناعت والصدق والاخلاص والشكر والذكر والفكر والمراقبة والاعتبار والوجد والتعظيم والاجلال والندم والحياء والجمع والتفرقة والفناء والبقاء ومعرفت النفس ومجاهداتها ورياضاتها ودقايق الرياء والشهوت الخفيفة والشرك الخفى وكيفيت الخلاص منها ولهم ايضا مستنبطات من علوم مشكلة على الفقهاء وذلك مثل العوارض والعوايق وحقايق الاذكار وتجريد التوحيد ومنازل التفريد وخفايات السر وتلاشى المحدث اذا قوبل بالقديم وغيوب الاحوال وجمع المتفرقات والاعواض عن الاغراض بترك الاعتراض فهم مخصوصون بالوقوف على المشكل من ذلك بالمنازلة والمباشرت والهجوم عليها ببذل المهيج حتى طالبوا من ادعى حالا منها بدلايلها وتكلموا فى صحيحها وسقيمها فهم حماة الدين واعيانه واعوانه"

واین همه علومے مشکلے است که ایشان از فهم حقیقت و از اطلاع اسرار استخراج کرده اند که ذهن هر ذهنی و فهم هر فهمی انشاء الله برسد همین باشد که آنی دانی و هر چند هر مقامے و حالات را می نبشتم اما شیخ فی محله بیان خواهد کردن من ترجمه را دراز چه کنم صوفیان را برین احوال و مقامات بدین حد اطلاع است اگر مدعی خود را بدین بربند و ایشان علامات دارند مطالبات دارند معلوم کنند این

مدعی محقق نیست۔ محدثان را گفت اساس الدین فقہا را گفت اعلام الدین صوفیان را حماۃ الدین گفت واعیان دین واعوان دین ہم ایشانند کہ دین ظاہراً و باطناً بدیشان مستقیم است۔

۱۲ **قولہ** "ثم ان لکل من اشکل علیہ علما من العلوم الثلثہ فعلیہ ان یرجع فیہ الی ائمتہا فمن اشکل علیہ شئ من علوم الحدیث ومعرفت الرجال یرجع فیہ الی ائمۃ الحدیث لا الی الفقہاء ومن اشکل علیہ شئ من دقایق الفقہ یرجع فیہ الی ائمۃ الفقہ ومن اشکل علیہ شئ من علوم الاحوال والریاضات ودقایق الورع ومقامات المتوکلین یرجع الی ائمۃ الصوفیۃ لا الی غیرھم ومن فعل ذلک فقد اخطاء" اگر کسے را در علم حدیث سخنے مشکل شود در صحت او وسقم وضعیف یا غریب یا مرسل است یا غیر مرسل از محدثان پرسند واگر در فقہ مشکل شود از فقہا پرسند واگر از احوال ومعاملات مشکل شود از صوفیان پرسند وہر کہ جز این کند کہ از قسم ہر یکے نپرسد خطا کردہ باشد۔

# فصل ۱۸

۱ **قولہ** "فصل فی ذکر اقاویلھم فی التصوف" ہر یکے از صوفیان در تصوف سخنے گفتہ اند بعضے آنچنان گفتہ اند کہ میان صوفی ومتصوف فرقے نہ و بعضے ایشان فرقے است بہ تبتدی ومتوسط متصوف وصوفی منتہی

۲ **قولہ** "اختلف اجوبۃ المشایخ فی التصوف لاختلاف

الاحوال وکلٌ منہم اجاب علی حسب حالہ او علی قدر ما یحتمل مقام السائل" جوابیکہ صوفیہ در تصوف گفتہ اند و دران جواب ایشان اختلاف مقالے ہست و آن اختلاف بحسب قابلیت یا آنکہ امروز حالتے داشت یا این ساعت حالتے دار و ساعتے دیگر روزے دیگر بحسب اختلاف حال اختلاف مقال میشود یا آنکہ بحسب حال سایل است اگر سایل مبتدی بحسب حال او و اگر سایل متوسط بحسب حال او و اگر منتہی بحسب حال او ۔ و دیگر چنیں ہم باشد کہ مردم در مقال خود انچہ روے علم آید سخنے گوید کہ ہیچ حال او بحال سامع نسبتے ندارد و اما از تقاضاے علم این سخن آید ۔

قولہ "فان کان مریدًا اجیب علی ظاہر المذاہب من حیث المعاملات وان کان متوسطًا اجیب علی حیث الاحوال وان کان عارفًا اجیب من حیث الحقیقت" واگر سایل مرید باشد مبتدی باوے جواب از معاملہ و از مقام ابتدا است و اگر سایل متوسط است از احوال باوے سخن است و اگر سایل عارف است یعنی منتہی باوے سخن از حقیقت گویند و شاید متوسط را نیز از حقیقت سخن گویند تا اورا اشتیاق و طلب آن سوا فتد و مبتدی را سخن از احوال و حقیقت گویند تا اورا طلبے و اشتیاق آن سوا فتد بل العوام ایضاً ۔

قولہ و اظہرہ ما قال بعضہم اول التصوف علم و اوسطہ عمل و آخرہ موہبة فالعلم یکشف عن المراد والعمل یعین الطالب علی الطلب والموہبة تبلیغ الآمل" وظاہر تر ازان جوابہاے کہ ایشان گفتہ اند این کلام است اولہ علم اول تصوف علم است یعنی علم بمقصود شود و علم با مکان مقصود شود و علم بدان شود کہ چند دست دہد چون بدین شد این علم را در عمل داشت و چون آن علم با این عمل جمع شد بحقہ

وصدقه موهبة من الله باشد برائے او را از خدا هبه شود که مقصود وے بدامن وے دهند علم آنچه مقصود مردم است که مخلوق براے چراست و اصل کار چیست بدان معلوم شود و عملے معین میشود براے رسیدن بمطلوب چنانچه یکے رواده کرد مرکبے کرد که بدان بمنزل برسد و موهبت اینست که در غایت و مراد مردم برساند۔

**قوله** واهله على ثلثة طبقات مريد طالب ومتوسط سایر ومنتهى واصل فالمريد صاحب وقت والمتوسط صاحب حال والمنتهى صاحب نفس" واهل تصوف بر سه طبقه اند مبتدی طالب متوسط رونده و درره منتهی رسیده در مقام شیخ همان شخص مکرر می کند اے فهم عامه را پس مرید صاحب وقت است یعنی وقتے باشد که وقت بسط اوست و وقتے است که وقت ماندگی اوست یعنی قرارے ندارد گفته اند الوقت سیف قاطع لے ماضی گذرنده است پاینده نیست و متوسط چو متوسط است چیزے راه قطع کرده است و باقی بیباید کرد و هر آئینه سایر باشد و منتهی صاحب نفس گفته اند النفس ترويح القلوب بمشاهدة الغيوب مقترنا بالنفس یعنی هر نفسے که از ان مردم برآید بمشاهده شود و غیب بر آید یک نفسے از و محجوب نباشد گوئی شیخ بدین عبارت برین معنی گفت که واصل اینچنین کسے را گویند۔

**قوله** "وافضل الاشياء عندهم عد الانفاس" آرے او کسے است که هیچ چیزے از وے نزدیکتر از عد انفاس نیست حاصل چه آمد که این شخص کسے است که وقتے محتجب نیست مقصود با وے است۔

**قوله** "فالمريد متعوب فى طلب المراد والمتوسط مطالب بآداب المنازل هو صاحب تلوين لانه ادتقى من حال الى حال وهو فى الزيادت والمنتهى واصل محمول قد جاوز

المقامات وهو فی محل لمتمکنین لایغیره الاحوال ولا یؤثر فیه الاهوال" بتندی دررنج است ورطلب مراد خویش بے قرار است ومتوسط مطالب برین که در هر قدمے که برسد و بهر منزلے که برسد واو آن بدهد ومحیط بدان گردد واو صاحب تلوین است یعنی او دررنگ آمیزی است اورا از جاۓ بجاۓ گذشتے است قرار ندارد او درزیادتست ومنتهی واصل محمول اورا برگرفته اند او مقام تمکن دارد او مقید بحالے نیست وبہیچ ہولے اورا میسر نیفتد هر تجلی که باشد جلالی جمالی قهری لطفی اورا تغیر نیفتد۔

قوله "کما قیل ان زلیخا لما کانت صاحبة التمکین فی شان یوسف لم یوثر فیها رویت یوسف کما اثرت فی اللواتی قطعن ایدیهن وان کانت اتم فی محبته منهن" حکایت می آرد برائے اثبات آنرا که کامل متمکن باشد وطالب ناقص متلون زلیخا درعشق کمالے داشت رویت یوسف اورا تغیر نیفتاد عورتان دیگر درعشق ناقص بوده اند ضرورت تغیر کردند اگرچه زلیخا ازیشان عاشق تر بود فاما چون درمقام تمکین بود در تغیر نیفتاد۔

قوله "فمقام المرید المجاهدات والمکابدات وتجرع المرارات ومجانبت الحظوظ وما للنفس فیه منفعت ومقام المتوسط رکوب الاهوال فی طلب المراد ومراعات الصدق فی الاحوال واستعمال الاداب فی المقامات ومقام المنتهی الصحو والتمکین واجابت الحق من حیث دعاه" پس مقام مرید مجاہدہ ها ومشقتها وآشامیدن تلخها وهر جا که حظے است ازان بدور باشد وآنچه نفس را دران لذتے باشد اورا مشقتے می باید دید

تا بانتها برسد۔ اکنون بیانِ مشقت اینست در کلّ احوال مراعاتِ صدق کند آنچنان که راست ودرست شود آنکه بگذرد بهر مقامے وهر حالے که باشد ادبِ آن مقام نگاهدارد۔ ومقام منتهی هوشیاری وبرقرار خویش بودن واز هر طرفے که حق اورا دعوت کند او اجابت کند این سخن نیک مشکل است دعوت بمکروه باشد ودعوت بمحبوب باشد شئے که عند المحبوب مکروه است او بدان دعوت کند اجابت آن مشکل اینجامدعوّ این جواب گوید که من این دعوت اجابت کردن نه ام زیراچه تومرا گفتهٔ اِفعَل ماشئتَ فانك معفو ومرا خوش آید این کنم ونزدیک تومرا عفواست۔ کجائید اے عارفانِ روزگار چه دانم که این سخن درفهم شما آید یانه۔

قوله "قد استوی فی حالت الشدّت والرّخاء والمنع والعطاء والجفاء والوفاء اکله کجوعه ونومه کسهره" این سخن بالا گفته ام عطا ومنع هردو اورا مساوی باشد یعنی اگر از خدا چیزے بخواهد بیاید ویا از ومنع شود مغیر حال او نیفتد واگر بروسختی برسد ودرتنِ او یا در مصائب دنیاوی ویا تجلی قهر وجلال شود ودر خا علی عکسه کذلک۔

قوله "وقد فنیت حظوظه وبقیت حقوقه ظاهره مع الخلق وباطنه مع الحق وکلّ ذلك منقولٌ مِن احوال النبی صلی الله علیه وسلم واصحابه ۰ اوله کان متجلیا فی غار حرا ثم صار مع الخلق ولا فرق عنده بین الخلوت والجلوت وکذلك اهل الصُّفَة صاروا فی حالت التمکین اُمراءُ ووزراء فان المخالطت لا یوثر فیهم" زیراچه هرحظے که ازان او بود از وفانی شده است پس طاریات مغیر حال او نباشد۔ ازین معلوم شد که او نمانده است صار واو جود اآخر ظاهر او باخلق است وباطن او باحق زیراچه ظاهر او باطن شده است وباطن او ظاهر وچنین هم

گویند در افعال و اعمال ظاہر با خلق ہمچو خلق باشد و در باطن بحضور حق و در تجلی و کشف و دیگر ہر چہ او کند او را ظاہر و از باطن او نپرسند ہمہ او یک فعل بودہ باشد و این ہمہ کہ گفتیم از حال نبی علیہ السلام منقول است زیرا چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم در اول حال در غار حرا از ہمہ منقطع ہمبران مشغول بودے و چندگان روز و چندگان شب ہمانجا بودے و بعد چند روزے چیزے خوردے و چیزے خوردہ ہمانجا باخود بردے و پس آن مبعوث بدعوت خلق شد بتبلیغ احکام و اوضاع شرائع و قتال و جہاد معلوم شد کہ آخر حال خلوت و جلوت او یکسان شد و این نتوان گفت کہ او در آخر از موارد ابتدا محروم گشت اصحاب صفہ ہم منقطع و منزوی بودہ اند در ایام حیات رسول اللہ ہر یکے در آخر امراء و وزرا بودہ اند زیرا چہ با خلق بودن ایشانرا متغیر حال ایشان نبود۔ اما محمد حسینی میگوید چہ دانم اگر در ایام رسول اللہ ایشان انزوا و انقطاع کہ داشتندے و وزرا شدندے رسول اللہ بران راضی بودے یا نہ

## فصل ۱۹

**قولہ "فصل فی ذکر بیان احکام المذہب۔** شعر

اِنَّ لِلْمَذْہَبِ ظَاہِرًا وَ بَاطِنًا وَ ظَاہِرُہٗ اِسْتِعْمَالُ الْاَدَبِ مَعَ الْخَلْقِ وَ بَاطِنُہٗ مُنَازَلَۃُ الْاَحْوَالِ وَالْمَقَامَاتِ مَعَ الْحَقِّ" این ہمہ کہ گفتیم پس ازین بگوئیم کہ مذہب صوفیہ را ظاہرے و باطنے ہست ظاہر او آن است کہ با خلق خدا ادب شرائع و اہل تصوف آمدہ است آنرا نگاہدارد و باطن از آن مذہب صوفیہ اینست کہ احوال از حق فرود آید و تحقیق مقامات از حق باشد چنانچہ ظاہر موافق باطن باشد حال رضا منازلہ حال رضا شود باید کہ اثر او بر ظاہر او پیدا شود کہ ہیچ

۲ فرودنی

۱ و ظاہرہ

۲ ادبیکہ

رسد مضرتے باشد او با آن بہم خوش ماند۔

۲ **قوله** "الا تری ان النبی صلی الله علیه وسلم لما نظر الی المصلی وهو یلعب فی صلوته فقال لو خشع قلبه لخشعت جوارحه" نہ بینی کہ رسول الله فرمود مردے را دید در نماز کہ با جامہ خویش بازی میکند رسول الله فرمود لو خشع قلبه لخشعت جوارحه اگر دل او خاشع بودے در نماز اعضائے او ہم خاشع بودے در نماز پس در ظاہر استعمال ادب باید و در باطن با خدا باشد۔

۳ **قوله** "ولما قال الجنید لابی حفص الحداد رحمة الله علیهما ادبت اصحابك ادب السلاطین قال لا یا ابا القاسم ولیکن حسن الادب فی الظاهر عنوان حسن الادب فی الباطن" جوانے بخدمت ابو حفص بودے جنید او را دید بصد ادب پیش جنید ایستاده جنید با ابو حفص گفت تو اصحاب خود را آداب السلاطین آموختی ابو حفص گفت نہ ادب السلاطین نیاموختہ ام ولیکن رعایت حسن ادب ظاہر دلیل بر رعایت حسن ادب باطن کند بعد ازان حکایت آن جوان ابو حفص با جنید گفت کہ این جوان بما پیوست دوازده ہزار درم ملك داشت آن در ره ما در باخت دوازده ہزار دیگر قرض کرد و در باخت و دوازده سال باشد کہ بخدمت ما می باشد ہنوز مجال آن نشده است کہ از ما سخنے پرسد و با ما سخنے گوید۔

۴ **قوله** "وقال السری رحمة الله علیه حسن الادب ترجمان العقل ومراعات الادب فیما بینهم مقدم علی غیره الا تری کیف مدح الله تعالی اهله وشرف محلهم قوله تعالی اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ

الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰی ط لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ" وسری میگوید که حسن ادب بیان وجو وعقل میکند یعنی حسن ادب نشان عقل است و مراعات ادب ورمیان صوفیان بر همه کارها مقدم است اصلے است وبنیاد کار است این نه بینی که خدائے تعالیٰ اہل ادب را چه نوع مدح کرده است وچگونه ایشان را فضلے وشرفے داده است بتحقیق آنانکه بحضرت مصطفی سخن بلند نمیگویند وآنچنان سخن نمیگویند که سخن ایشان برسخن رسول اللہ برتر آید ایشان آنانند وایشان آنکسانند که خدائے تعالیٰ دلہائے ایشانرا آزموده است وخالص وصاف کرده است چنانکه زر را بیازمایند وگداز دہند تا کدورت او برود وصاف بماند خدا دلہائے ایشان را ہمچنین کرده است خاص است برائے ایشانرا مغفرتے عظیمے واجرے کبیرے بدانچه ایشان راضی باشند۔

۵ **قوله** "وقال ابو عبد الله الخفیف قال لی رویم یا بُنَیَّ اِجعل عملك مِلحاً وادبك دقیقا" عبد الله خفیف میگوید گفت مرا رویم این نصیحت کرد که اے پسرک من عمل خویش را نمک ساز وادب را آرد واگر این کلام بودے که ادب را نمک ساز وعمل را آرد وہم مستقیم بر اصل بودے اما مقصود رویم اینست که ادب باید که از عمل بیشتر باشد ولیکن از رعایت تمثل دور است آرد را نمک آراید کذلک عمل را ادب آراید۔

۶ **قوله** "وقیل التصوف کله ادب لکل حال ادب ولکل مقام ادب فمن لزم الادب بلغ مبلغ الرجال ومن حرم الادب فهو بعید من حیث یظن القربة ومردود من حیث یرجوا القبول" وگفته اند همه تصوف ادب است در ہر حالے ادبے است ودر ہر مقامے ادبے پس ہر که ادب را نگه داشت ولازم کرد وجائے رسید

کہ آنجا مردان رسیدہ اند، و ہر کہ از ادب محروم شد او از مقصود دور است اگرچہ با خویش او گمان قرب دارد او مردود است اگرچہ با خویش گمان قبول دارد یعنی ہم ازین جہت ہم ازین او کہ او گمان قرب و گمان قبول دارد مردود است و بعید است۔

۷ **قولہ** "وقیل من حُرم الادب فقد حُرم جوامع الخیرات"

وگفتہ اند ہر کہ از ادب محروم شد او از ہمہ خیرات محروم ماند۔

۸ **قولہ** "وقیل من لم یتادب للوقت فوقتہ مقت" ہمچنین گفتہ اند ہر کہ بوقت خویش باادب نشد وقتِ او مقت است یعنی او ممقوت است

۹ **قولہ** "وقیل ادب النفس ان نعرفہا الخیر وتحثہا علیہ و نعرفہا الشر و تزجرھا عنہ" وگفتہ اند ادب نفس اینست کہ نفس را شناسی خیر کنی و او را بدان بداری و او را شر کنی و ازان باز داری۔

۱۰ **قولہ** "وقیل الادب مسند الفقراء و زین الاغنیاء"

وگفتہ اند ادب مسند فقرا است و تکیہ ایشان ہمانست و آرایش توانگرانست۔

۱۱ **قولہ** "وقیل الناس فی الادب علی ثلاثۃ طبقات اہل الدنیا و اہل الدین و اہل الخصوصیت من اہل الدین"

وگفتہ اند کہ ارباب ادب سہ طایفہ اند بر سہ قسم اند یکے اہل دنیا اند و دیگر اہل دین اند و دیگر خواص اہل دین اند۔

۱۲ **قولہ** "فاما اہل الدنیا اکثر ادابہم فیہا الفصاحت والبلاغت و حفظ العلوم و اخبار الملوک و اشعار العرب" اما اداب اہل دنیا بیشتر و برتر میان ایشان فصاحت در سخن است و بلاغت در رعایت قوانین سخن چنانچہ شاعران و مترسلان را دیدہ باشی و شنیدہ باشی علمہا را یاد گیرند نحو و صرف منطق معانی بیان و تاریخ دانستن بہش باش کہ این ہمہ علم

دنیا است نادانی کہ بدین دانشمندم۔

۱۳ **قوله** "واما اهل الدین فاکثر ادابهم جمع العلوم وریاضات النفوس وتادیب الجوارح وتهذیب الطبایع وحفظ الحدود وترك الشهوات واجتناب الشبهات والمسارعة الی الخیرات" واکثر آداب اهل دین باوجود این علوم کہ گفتیم ریاضاتِ نفوس وتادیبِ جوارح است زیراچہ هر جارحے هم درمحل او استعمال چنانچہ بالا گفتہ آمده است وتهذیبِ طبیعت یعنی طبیعت را بحکم آن نگذارند و هرچہ وارایاے این طبیعت وهرچہ فرمان این هر چیزے یعنی اندازهٔ هر چیزے را نگاهدارد وهرچہ نفس بدان لذت گیرد آنرا ترک آرد وانچہ مشتبہ ازان مجتنب باشد وبخیرات چنانچہ کسے بہ چیزے بدود بسوے خیرات بشتابد۔

۱۴ **قوله** "واما اهل الخصوصیة من اهل الدین فادابهم حفظ القلوب ومراعات الاسرار واستواء السر والعلانیة۔" این سخن بالا گفتہ آمده ام دلرا از محبتِ غیرِ خدا نگاهدارد وازخطرهٔ ردیہ بازدارد واز گشتهاے پریشان بجمع آرد ومراعات سر باید کہ وهم وجود غیرے درسر او نباشد واستواے سر وعلانیہ اگر درخلوت است مطلوب او با اوست وکذلک درجلوت۔

۱۵ **قوله** "والمریدون یتفاضلون بالعمل والمتوسطون بالاداب والعارفون بالهمة" وتفاضل مریدان کہ هر مریدے را کہ برودیگرے فضل باشد بحسب عمل او باشد یعنی یکے درشبها بیشتر بیدار و اکثر ایام او درصیام وکذلک اشراق وچاشت وفی زوال وتهجد واکثر تلاوت ودیگرے برین اندازه نہ میان مریدان این کہ اکثر عمل دارد او فاضل باشد

تفضل مرید بلحاظ عمل

ودیگر گوییم یکے مشغول بذکر و مراقبه و تصفیه باطن است ودیگرے چنانچه گفته ایم بعمل ظاهر این ذاکر و مراقب فضل دارد بران مصلی صایم و تالی زیرا چه مراقبه و ذکر آن همه اکثر عمل اوست زیرا چه ذکر و مراقبه از یندها نیست که یک ساعت از مرد منفک شود و در عمل ظاهر البته زمانے مختلف شود و آن یکے به اعمال ابرار مشغول است و آن باعمال اخیار و احرار فشتّان بینهما۔

۱۶ **قوله** "المتوسطون بالاداب والعارفون بالهمت" آنکه متوسط است باین همه که گفتیم ادب به آن ضم باشد مرد متادب قدرشناس است و بے ادب یاوه است والعارفون بالهمت آرے من کان منهم اعلی همة فاعلی مرتبة والرجل العالی الهمت هو الذی فی الوجع والالم ابد الاباد فان همة تقصد ارتفاع الانیت من البین وارتحال العین بالعین ولیس کما هو ولیس یمکن البتة البتة فالانین من هذ الالم والبکاء من هذا الغم و نفس الصعداء من الصدر المهتم ملازم حاله و مقارن وقته انچه من گفتم اعلیٰ مراتب عرفا گفته ام ازین بالاتر کارے نیست این نیز از علو همت است که تجلی شود که او طرف خود کشد و مباشرت خود فرماید و بران سنت نبی و رضاے مشایخ نه این مرد انقیا و آن تجلی نکند اینچنین کسے را گویند که او مرد مرد است و چنین کسے را هم گویند عالی همت که هر چه بدو دهند او بدان سر فرود نیارد۔

۱۷ **قوله** "وقیل الهمت ما یبعثک علی طلب المعالی وقیمت کل امرءٍ همته" شیخ بیان همت میکند معنی همت میگوید که همت چیست که درون تو طلب معالی کند و قیمت هر مردے بر اندازهٔ همت

اوست یعنی بر آن اندازه همت اوست قیمت او هم بر آن اندازه است گوئی دو پله است
در پلهٔ مرد را اندازند و در پلهٔ همت را نهند اگر پلهٔ همت گران آید و پلهٔ مرد سبک پس این مرد
نا هیچ نمی ارزد و اگر پلهٔ همت برد و دو پلهٔ مرد گران آید گویند این مرد بجائے رسید و اگر
هر دو پله برابر آید قیمت آن مرد همان است۔

قوله "وسئل ابوبکر الواسطی عن مالك بن دینار وداؤد الطائی ومحمد بن واسع رحمهم الله وامثالهم من العباد فقال القوم ما خرجوا من نفوسهم الا الی نفوسهم ترکوا النعیم الفانی للنعیم الباقی فاین حال البقاء والفناء" واسطی را
از مالک دینار و داؤد طائی و محمد واسع و امثال ایشان پرسیدند که ایشان چگونه
کسانند و چه مرتبه دارند ابوبکر واسطی جواب فرمود قوم عباد از نفوس خویش باز آمدند
و به نفس خویش باز گشتند بیان آن چیست یعنی این فانی را گذاشتند برائے
نعیم باقی را نقصان همت ایشان بود که هم کونین را برائے خدا نه باختند غرض وارد
در بیان همه یعنی عارف عالی همت باشد و مقصود این داشت تا که تفاضل میان
عارفان بعالی همت باشد۔ فان البقاء فی الله واسطی میگوید این کجا و کرا است که
از خود و ازین جهان و از آنجهان فانی گردند و بخدا باقی گردند۔ این حکایت اینجا
با ابوبکر واسطی نسبت کرده است در کتب دیگر بجنید نسبت کرده است و اینجا بدین
عبارت است ماترك اخواننا الذین سبقون من النعیم الفانی
الی النعیم الباقی۔

قوله "سئل الجنید عن قوله تعالی لا یسئلون الناس الحافا فقال یمنعهم علو همتهم عن رفع حوائجهم الا الی مولیهم" جنید را پرسیده شد از معنی این آیت گفت این است

درصفت اصحاب صفه میگوید۔ لَا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا چیزے ازمردمان بالحاح نمیخواهند این سخن دو احتمال دارد یکے آنکه میخواهند سوال میکنند ولے بالحاح نه و دوم نه سوال میکنند و نه الحاح میکنند جنیدؒ برین معنی بر حکم این معنی میگوید منع میکند بلندی همت ایشان راکه رفع حوائج خویش جز بخوند کار خویش کنند و این که رفع مجموع شود در عربیت بسیار است در اثبات آنچه کوشیم ترجمه دراز شود۔

۳۰ **قوله** "وقال الحضری رحمت الله علیه فی حکایت اذا زفرت جهنم زفرةً کلٌّ یقول نفسی نفسی لا اجلّ ولا ادنیٰ الّا محمد صلی الله علیه وسلم فانه یرجع الی حدّ الشفاعة فیقول امتی امتی فلا یبقی لاحد نفس بلا علة فیقول ربی ربی لیعلم ان محلّ الحوادث لا یخلوا عن العلل" حضری گفت که دوزخ یکبارے بغرد یکے غریدنی خورد و بزرگ انبیا، و اولیا همه نفسی نفسی گویند مگر محمد صلی الله علیه وآله وسلم که امتی امتی گوید پس هیچ نفسے بے علتے نماند که ربی ربی گوید تا بشناسد هر نفسے محمدؐ است که ربی ربی گوید زیرا چه محلِ حوادث از علتها خالی نباشد۔ احمد با احد و م احدیت زده است میم که علتے درمیان بود بدستِ معرفتِ خویش آنرا حذف کرده است هر آئینه از جمله علتها فارغ گشت۔

خالی نباشد

# فصل ۲۰

۱ **قوله** "واجل خصالهم اخلاقهم" عجب عبارتے که شیخ کرد خصال همین اخلاق است و اخلاق همین خصال است اجل خصالهم

اخلاق ہمہ چہ معنی دارد مگر آنکہ خصال را عم گوئی حمیدہ و ذمیمہ اخلاق را حمیدہ بس۔

۲ **قوله** "سئلت عایشة رضی الله عنها عن خُلق رسول الله فقالت کان خُلقهُ القران قال الله تعالیٰ خُذِ العَفوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ" عایشہ رضی اللہ عنہا از خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پرسیدند گفت خلق او قرآن است خدائے تعالےٰ گفتہ است خُذِ العَفوَ الایۃ یا این گفتار عائشہ رضؓ است یا بیان شیخ است خُذِ العَفوَ عفو را بگیر یعنی باید در عفو اہتمامے باشد و در عفو ترا کلفتے نباشد مالک عفو باشی وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وہر گرا فرمائی چیزے نیکے فرما کہ در ان فرمایش حسن اجماع باشد وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِیْنَ آنکہ ترا نشناسد و یا آنکہ او جہلے مرکبے دارد و او در امور جاہلیت استحکام دارد از و اعراض کن اورا پشت دہ و اعراض بطریقے بہترے چنانچہ گفت اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ یعنی بر ایشان مدہ و ظاہر معاملتے بکن وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِیْنَ یعنی لا بصحبتہم در صحبت ایشان مباش عایشہ رضؓ گفت خلقه القران در قرآن امر است و نہی است و تشدید و تہدید است و توفیق است و اخبار است و معاملات است و شرایع است و این تمام در رسول اللہ بود محلے لطفے و نرمی کہ باید کردن آنجا لطف و نرمی کردے و آنجا کہ شدت و سختی باید کردن آنجا شدت و سختی کردے تا آنکہ گفتند و اغلظ علیہم رسول اللہ قصاص میفرمود و اقامت حدود میکرد و قطع ید و رجم و شفقت بر عامہ خلق۔ خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم این بود پس او وضع الشئ مواضعہا کردے عایشہ رضی اللہ عنہا ازین گفت خلقه القران۔

۲ **قوله** "وقال النبی صلی الله علیه وسلم الا اخبرکم

باحبکم الیّ واقربکم منی مجلسا یوم القیمۃ قالوا بلی قال احسنکم اخلاقا الموطون اکنافا الذین یالفون و یولفون" فرمود باصحاب شمارا خبر دہم از کسے کہ میانِ شما بمن محب تراست و فردائے قیامت بمن نزدیک تر باشد ایشان گفتند آرے یارسول اللہ از و خبرده گفت میانِ شما در خُلق نیکوتر است و آنانکہ کنف ایشان پے سپرِ آدمیان است یعنی اخلاقے نیکے و مزاجے نرمے و آنانکہ با مردمان الفت گیرند و مردمان با ایشان الفت گیرند این ہر دو جملہ بیان احسنہم اخلاقا ہست این نمیگویم کہ رزیل و ذلیل باشند خیر باہمہ عزت و وقار آلِف باشند و مالوف باشند۔

**قوله** "قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سوء الخلق شوم و شرارکم اسوءکم اخلاقا" رسول اللہ فرمود سوء خلق شوم است یعنی صاحب خلق بد ہیچ وقتے نیاساید و دیگر او را کسے دوست ندارد مادر و پدر او از و متنزه و متنفر باشند خاصہ دیگرے۔ و شرارکم اسوءکم اخلاقا و بدترین شما کسے است کہ او خُلق بد دارد۔

**قوله** "وقال ابوبکر الکتانی رحمۃ اللہ علیہ التصوف کلہ خلق فمن زاد علیکم فی الخلق زاد علیکم فی التصوف" کتانی گوید کہ تصوف ہمین خُلق است کہ ہر کہ خُلق بیشتر و خوبتر کند داد تصوف او داده باشد یعنی تصوف را بکمال او رسانیده بود۔

**قوله** "ومن اخلاقہم الحلم والتواضع والنصیحت والشفقت والاحتمال والموافقت والاحسان والمدارات والایثار والخدمت والالفت والبشاشت والفتوت والکرم وبذل الجاه والمروت والجود والتودد والعفو والصفح

فصائل صوفیہ

والسخا والحیا والوفا والتلطف والبشر والطلاقت والسکینت والوقار والدعاء والثناء وحسن الظن وتصغیر النفس و توقیر الاخوان وتبجیل المشایخ والترحم علی الصغیر والکبیر واستقفار ما منه واستعظام ما الیه" این ہمہ متفرق بالا گفتہ شدہ است اما من نیز جا بجا بعض الفاظ را شرح کنم۔ الحلم انحصار نفس است در امرے کہ موجب غضب باشد باوجود قدرت صرف غضب۔ والتواضع فرو نہادن مرتبہ نفس است باہچو خودے یا از خود کمترے باوجود شرف وفضل۔ والنصیحت بالا گفتہ ام۔ والشفقت داخل نصیحت است اما نصیحت عام است وشفقت خاص مرد مذکر بر چوبی عہ شود سخنے بر مردم بگوید کہ آن نصیحت است واین کہ بر یار خود و یا برادر خود و یا بر پسر خود نصیحتے کنی این شفقت است۔ والاحتمال اے تحمل جفاے کسے را تحمل کنی باوجود آنکہ قوت مکافات باشد والموافقت وموافقت در کارے کہ مزید ہر یکے باشد و دیگر اقل بارے امرے مباحے باید اما جو ہر مرد در موافقت آنجا پیدا شود کہ در نفس موافقت ضررے وشقتے شود۔ والاحسان احسان نیکی کردن بشرط آنکہ محسن را این نظر نیست احسان طبیعت اوست این احسان در غایت مدح وثنا است۔ والمدادات مدارات نرمی کردن در کارے کہ از روے شرع وروش صوفیہ ومعاملات این قوم مباین نباشد۔ والایثار اختیار کردن دیگرے براے چیزے را کہ ترا دران شرفے وفضلے واحتیاجے باشد باین ہمہ برادر دینی را مقدم داری وبراے آن شئے را او را اختیار کنی حکایت ابوالحسن نوری وآن ایثارے کہ او داشت در کتب سلوک مسطور است اگر اینجا بنویسم ترجمہ دراز شود۔ والخدمت خدمت کند

---

عہ غالباً مراد از منبر چوبی است۔

مر کسے راکہ او قرین اوست یا کسے راکہ از و برتر است واگر دونے را خدمت کنی این خدمت نیست این رحمت و شفقت است ۔ والالفت الفت یعنی معیشت او بر صفتے نباشد کہ مردمان با و الفت نگیرند و او با ایشان الفت نگیرد و ہمچنین کہ کسے با او الفت نگیرد و او با کسے الفت نگیرد یا دیوانہ باشد یا مردود ے ۔ البشاشت بشاشت با وجود ہمہ کراہیت کہ در دل باشد یا پشیمنہ آنچنان ظاہر شود کہ او بداند کہ من مراد ایشم و مقصود ایشم ۔ والفتوت کہ فتوت جوانمردی را گویند و صوفیان ہمچنین گویند فتوت اینست کے انصاف دہی و انصاف نہ طلبی ۔ محمد حسینی چنین گوید انصاف دہی و انصاف نہ طلبی و از طلب انصاف محو و فانی باشی ۔ والکرم کرم نیکی کردن با کسے کہ از و وقتے ترا امید نیکی نباشد ۔ وبذل الجاہ بذل جاہ چنانکہ دو یار مرد معظم این ہم سر خود را با فرو تر خود را در جمع مردم بیگانہ ریاست و وجاہت او را دہد و خود را فروتر او کند این بذل جاہ است ۔ والمروت مروت انیست کسے در باب تو احسان کردہ باشد و تو ہم بر و بہ احسان بیش آئی ۔ والجود جود جوانمردی کردن بے آنکہ از کسے ترا نیکی رسیدہ باشد و تو بر و بخششے کنی و از و توقع مدح و ثنا نہ کنی ۔ والتودد تودد بستن دوست داشتن است دل صوفی جز خدا کسے را دوست ندارد اما با مردم معاملے بظاہر کند کہ ایشان بدانند کہ ہیخواہد دوست ایشان گردد ۔ والعفو والصفح عفو و صفح ہر دو قریب است اما عفو عام است و صفح خاص ۔ والسخا سخا قرین جود است اما فرق است سخا جائے باشد کہ اقتضاے طبعی باشد و جود عامتر با آنکہ خدا را جواد گویند سخی نہ گویند ۔ والحیا حیا انحصار باز داشتن نفس است از چیزے کہ شریعۃً و طریقۃً و عادۃً و مروۃً مذموم است والوفاء وفا از مروت اخص است والتلطف تلطف ہم از قبیل جود و سخا است و تلطف بزبان باشد و باقدام بخیرے باشد

والبشر بشر قرین بشاشت است. والطلاقت وطلاقت کشادگی رواست.
والسکینة قرین وقار است سرحادثه وهر جابلے وهر مرغے که طبع انسان بدان ازدست
میرود مضطرب می گردد صاحب سکینه اوست که درانچنین حالات ازدست نرود.
والوقار گفتیم سکینه نزدیک وقار است. والدعاء للمسلمین ومن
جفا علیك وانتشد عواله. والثناء علی الاحوال مع انهم یجفوا
علیه وکل بالشبه منهم یظن فی نفسه انه احق به وانهم فی جفائهم
علی الحق. وحسن ظن وحسن ظن مرد اگر از یکے ناشائسته منکرے
بیند هفتاد محمل خیر انگیزد واگر با این همه محمل خیر نیابد ملامت برخویش کند که تو حسن ظن
نداری بر برادر مومن بدگمانی. وتصغیر النفس وتوقیر الاحوال
ونفس خود را همه وقت خوار دارد ونفوس برادران دین را تعظیم وتوقیر کند
وتبجیل المشایخ یعنی آنانکه بر تکرمه شیخوخت مجالس ایشانست یا خود پیران را
هر که در عمر او بزرگ است اورا حرمت دارد. والترحم علی الصغیر
والکبیر این سخن بالا گذشت مطلوب این دارد که لطف ورحمت او بر همه باشد.
واستصغار ما منه هرچه از تو بکسے رسد اگرچه آن شئے عظیمے بوده باشد تو
آن را حقیر دانی. واستعظام ما الیه وآنکه از کسے حقیرے بتو رسد تو آن را
عظیم دانی.

۷ **قوله** "وسئل سهیل بن عبد الله عن حسن الخلق
فقال ادناه الاحتمال وترك المكافات والرحمت للظالم
والدعاء له هذه اخلاق المتصوفین" سهیل بن عبد الله را از
حسن خلق پرسیدند که شما حسن خلق کرامی گویند گفت کمترین حسن خلق این است یا
نزدیک تر بطبع ایشان خلق است که جفاے از کسے بر تو رسد وتو آنرا تحمل کنی

ن الصوفیه

ومکافات نکنی وکسے کہ بر تو تعدی کند تو بر و رحمت کنی بآنکہ شخصے است کہ وصف او ظلم است اگر بر تو کرُوئے تو بہ بخشی و بر و ہبہ کنی و اگر بر دیگر کرد تو از خدا بخواہی کہ او را توبہ دہد و برائے او را از خدا خیر خواہی و از خدا او را این خواہی کہ خدا او را از ظلم باز دارد و دیگر آنکہ خدا او را باز آرد و بیامرزد این کہ گفتیم اخلاق متصوفہ است

قولہ "لاما قالہ وادعتہ المتشبہون فانہم سموا الطمع ارادۃً وسوء الادب اخلاصاً والخروج عن الحق شطحاً والتلذذ بالمذموم طیبۃ واتباع الہوا ابتلاءً والرجوع الی الدنیا وصولاً وسوء الخلق صولۃ والبخل شکادۃً و بذاۃ اللسان ملامۃ وما ھذا طریق القوم" نہ اینچنین است کہ آن قوم کہ متشبہ بصوفیان اند زیراچہ این متشبہان صوفیہ کارے بطمع کنند و آنرا ارادت نام نہند و بدخلقی را اخلاص نامند گویند ما نفاق نگوئیم و از حق بردن آیند و سخنے بلند گویند چنانچہ بایزیدؒ و جنیدؒ گفتے و آنرا شطحیات نام کنند و لذت بمذموم گیرند و آنرا طیبت نام کنند و بہوا اگر فتار باشند و آنرا ابتلا من اللہ نامند و میل بدنیا کنند و در دنیا فرود آیند و این را وصول باللہ نام کنند و گویند ما آئیم کہ اسباب دنیا و فرود آمدن در دنیا مارا مانع نیست زیراچہ ما از اہل وصالیم و بدخلقی را صولت نام نہادہ اند جملہ چنانچہ یکے بحقیقت کند این ہمہ از قبیل است کہ سوء الخلق اخلاصاً و بخل را شکاوۃ نام کنند سخنے و حفظ و از غیر محل نگہ داشتن و بسیار گوئی را ملامت نام نہادہ اند یکے زبان کشادہ ہذلے و ہذیانے میگوید و او را می نکوہد و این را ملامت وی نام می نہند و این رہ صوفیان نیست۔

قولہ حکی ان ابا یزید البسطامیؒ قال لبعض اصحابہ قم بنا الی ھذا الذی شہر نفسہ بالزہد فقصدا

فوجدہ خارجاً من دارہ الی المسجد فنظر ابو یزید الیہ وقد رمی بنخامۃ الی جانب القبلۃ فقال لصاحبہ ھذا لیس بمامون علی ادب من اداب الشریعت فکیف مامون علے مایدعیہ من مقامات الاولیاء فرجع ولم یسلم علیہ"

حکایت می آرند کہ شخصے در ایام ابو یزید رضی اللہ عنہ شہرہ بزہد و ولایت شد ابو یزید با یارے گفت بخیز با ماکہ بہ بنیم آن شخص راکہ نفس خود را بزہد و ولایت شہرت کردہ است آمدند بروے اتفاقاً آن شخص بقصد مسجد برون آمد و آب بینی خود را بہ سمت قبلہ انداخت ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ بایار خود گفت کہ این مرد بادبے از آداب ظاہر ماموں و مصوٗن نیست پس چونہ تصدیق داشتہ شود بچیزے کہ او آن را دعوی می کند از قسمت زہد و ولایت بایزید بازگشت وبرو سلام نکرد ببایدد انست مصرع

چو معاملہ ندارد سخن آشنا ندارد

آرے بر باطن جز خدا مطلع نہ اما ظاہر حکایت از باطن میکند۔

## فصل ۲۱

۱ قولہ" واما المقامات فانما مقام العبد بین یدی اللہ تعالیٰ فی العبادات قال اللہ تعالیٰ " وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلَہٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ " اما آمدیم معاملتے کہ بندہ با خدائے خویش بسر می برد آنرا مقام نامند اکنون مقام بضم میم ہم باشد و بفتح ہم ہر دو از روئے عربیت صحیح است ہر یکے را مقامے معلومے یعنی ہر چہ او را مستقیم دست دادہ است آنرا بسر بردہ است

مقامات بندہ با خدا

آنرا معلومے نامند ہیچ یکے نیست از ما کہ او مقامے معلومے ندارد۔

انتباہ

۲ قوله "واولها الانتباه وهو خروج العبد من حد الغفلت" واول چیزے کہ از مقامات است بندہ را ابتداء روے می نماید آن بیدار شدن بندہ است از حدِ غفلت ہرچہ خوشش می آمد میکرد وازان غفلت بیدار شد کہ این کار کہ میکنم خوب نیست۔

توبہ ۲

۳ قوله "ثم التوبة وهو الرجوع الی الله تعالی من بعد الذهاب مع دوام الندامت وکثرت الاستغفار" اول انتباہ گفت بعد از انتباہ توبہ یعنی اواز خواب غفلت بیدار شد وآن بیداری اور ابدین آورد کہ از موجب غفلت بدرشود ودرین قضیہ درآید کہ از گنہ توبہ کند وروے بطاعت آرد توبہ چیست الرجعت من الذنب الی الطاعت از گنہ بازگشتہ است وبطاعت روے آوردہ این توبہ است یعنی بعد از انتباہ توبہ وتوبہ چیست کہ بازگشت بسوے خدا کند وازان گنہ کہ بازگشتہ بود باید کہ ہمہ وقت ازان پشیمان باشد باید کہ خواہش آمرزش از خدا بسیار باشد نیکو سخنے است کہ شیخ می فرماید اما اینچنین میگویم کہ ازگنہ بازگرد وبطاعت چنان مشغول شود کہ ازگنہش یاد نیاید چنانکہ جنید رحمۃ اللہ علیہ میگوید التوبة ان تنسی ذنبك۔

انابت ۳

۴ قوله "ثم الانابت وهی الرجوع من الغفلت الی الذکر" وبعد از توبہ انابت است یعنی از گنہ باز آید وبذکر خدا مشغول شود۔

۵ قوله "وقیل التوبة والانابت الرغبة" وگفتہ اند توبہ از رہبت ترس است یعنی خوفِ حق موجب شود برائے توبہ را وموجبِ انابت رغبت است برحمت خدا وبدیدار حق۔

۶ **قوله** "وقیل التوبة فی الظاهر والانابة فی الباطن"
بعضے گفته اند توبه در ظاهر باشد وانابت در باطن یعنی موجبِ توبه ظاهر است
وموجبِ انابت باطن۔

ورع

۷ **قوله** "ثم الورع وهو ترك ما اشتبه علیه" چون
انابت قوت گیرد ورع رو نماید و ورع شود و ورع چیست هرچه نسبتے بحلال می برد
ونسبتے بحرام می برد ونسبتے بمکروه می برد این را صوفی ترک آرد وصوفیان این را
ورع گویند۔

محاسبہ نفس

۸ **قوله** "ثم محاسبة النفس هی تفقد زیاداتها
من نقصانها وما لها وما علیها" پس ورع محاسبه نفس است یعنی
با نفس حساب کند واعمال وافعالِ او باوے شمرد که در گذشته چه کرده است
ودر نقدِ وقت چه میکند واگر از انها است که ازان کارها که خداے تعالیٰ برآن راضی
نباشد ازان توبه واستغفار کند وبر نفس چیزے سختے نهد تا بارِ دگر برآن سوزد واگر
از انها است که خداے تعالیٰ ومصطفیٰ بران راضی باشند همواره زیادت کند
وشکر خدا بجا آرد وخواهد که قدمے ازان پیشتر رود شیخ می فرماید که بجوید که زیادت دین
او در چیست ونقصانِ دینِ او در چه واگر زیادت دین است ونقصان دین است
هر دو گفته آمده ام۔

ارادت

۹ **قوله** "ثم الارادة وهو استدامت الکد وترك
الراحت" سپسِ این ارادت است شیخ ارادت را تفسیر کرد که ارادت اینست
که همواره در رنج باشد وترکِ راحت کند اما تو بدان که این ارادت نیست اما از
ارادت این آید هر که را ارادت شد او را دوام کد وترک راحت لابدیست اما ارادت
اینست طلبِ حق در سر افتد وکش جز خدا را نخواهد این را ارادت نامند ولا بد هر گرا

لغیات ان ... یعنی جس ... ارادت سے ... راحت ... نا لکف ... مقصد حاصل ہو۔

این صفت شد دوام کد و ترکِ راحت ملازم حال او ست۔

زہد ۷ ۱۰ **قوله** "ثم الزهد و ترك الحلال من الدنيا و العزوف عنها و عن شهواتها" چون آن ارادت استقامت یابد زہد رو بنماید شیخ تعریف زہد کرد کہ زہد اینست کہ ترکِ حلال کنند مالے کہ حلال است و شہوتے کہ حلال است ولذتے کہ حلال است آنرا ترک آرد این زہد است یعنی نفس را از حظوظِ او باز دارد چون ہمہ را ترک آرد پس این چہ آید فقر آید۔

فقر ۸ ۱۱ **قوله** "ثم الفقر و هو عدم الاملاك و تخلية القلب مما خلت عنه اليد" شیخ تعریف فقر کرد کہ ملکے بر و نماند و از آنچہ دست خالی است دل در طلب آن نباشد حاصل اینست کہ فقر عبارت از نیستی است و این نیستی تا بکجا کشد۔

صدق ۹ ۱۲ **قوله** "ثم الصدق و هو استواء السر و الاعلان" ازین ثم و ثم از شیخ این معلوم شد کہ شیخ را دگر تراخی مطلوب نیست اگرچہ از بالا دو سہ جا معلوم شدہ بود اما چون ثم الصدق گفتہ معلوم شد کہ صدق تراخی مرتبہ ندارد۔

تصبر ۱۰ ۱۳ **قوله** "ثم التصبر و هو حبس النفس على المكاره و تجرع المرادات و هو آخر مقامات المريدين" بعد ازین تصبر باشد تصبر تکلف در صبر است یعنی مرد مالک صبر نیست خود را بستم در صبر می آرد شیخ میگوید تصبر چیست کہ نفس او حالِ دشوار یہا شود چنانچہ گاوے بارِ گران را برگیرد و ہر جا کہ تلخے است نفس آنرا بیاشامد این تصبر کہ شیخ میفرماید آخر مقامات مریدان است اگرچہ ہمہ مقامات صفتِ مریدان است اما از مریدے بمریدے تفاوتے ہست ازین مرید مبتدی مراد است۔

منتکلین انتہی بربن ظہرکرد انسان ہوش

صبر ۱۱ ۱۴ **قوله** "ثم الصبر و هو ترك الشكوى" بعد ازین صبر است

صبر اینست که آنجا یعنی در تصبر تکلف بود اینجا مالک این کار شد شیخ می فرماید که صبر چیست که شکایت از خدا نکند و یا شکایت از رنج نکند. محمد حسینی میگوید اگر شکایت برین صورت است بیان لطف معشوق و اظهار قوت و قدرت او بر نفس و این شخص را مخصوص کردن بدین دولت اینچنین شکایت این صورت شکایت است در معنی شکر باشد. دیده ام معشوقے عاشق را سنگسار کرده و عاشق آن سنگها را در آستین انداخته بدان افتخار میکند که امروز دوست من مرا بدین دولت مخصوص کرد. و دیگر چنین هم باشد که محبوب حاضر باشد و محب با وے گوید که تو با من چنین کردی و چنین کردی تو چه می گوئی که این شکایت درد است یا حکایت لذت ضربت معشوق و استجلاب شفقت معشوق.

**قوله** "ثم الرضا وهو التلذذ بالبلوی" گفتم کجا صبر و کجا رضا و میان صبر و رضا بوادی و جبال است و خنادق و اعماق نه اینچنین است که چون این را گذاشتی بعد از ان آن آید این نیست. گفته ام صریحًا ظاهرًا علی الملاء و فی مجمع من الناس که مرا مقام رضا فهم نشد و آنچه رضا است ذایق آن نشدم. اگر برائے بلیات را بر نفس من گبر ندمن گویم من ذایق آن رضا ام چنانچه من در عدم شکوی گفتم اما فوت محبوبے و فقدان مطلوبے و استتار تجلی و مبتلا شدن بتجلیات قهری و باز ماندن از مقصود و محبوب که با من همه وقت بخلوت نشسته باشد محمد حسینی بدین محظوظ نیست.

**قوله** "ثم الاخلاص وهو اخراج الخلق عن معاملة الحق" اخلاص ویژه شدن است از جمله مقاصد و مطالب از همه چیز برهنه شده بدوستی او پابندگی استقامت گرفته. آنکه از دوزخ خوفے دارد این قوم او را مخلص نگویند و آنکه امید بهشتے دارد این طایفه او را مخلص نتامند سخن

بیشتر و پیشتر است اما نمی گویم گوشها تحمل استماع آن ندارد و دلها را بصیرت فهم آن نی۔

۱۷ **قوله** "ثم التوکل علی الله تعالیٰ وهو اعتماد علیه بازالت الطمع عمن سواه" شیخ میفرماید توکل چیست که اعتماد بر خدا کند در صحت و مرض و در فقر و غنا و کذلک فی جمیع الامور باید درین اعتماد طمع بغیر خدا نباشد و آنکه اصل ایمان است که اگر خیرے و شرے فاقه و فقرے و صحتے و مرضے برسد جز از خدا نباشد اینقدر ہمان مومنان را است اما ازاله طمع عمن سواه این را توکل نامند۔

# فصل ۲۲

۱ **قوله** "واما الاحوال فانها من معاملات القلوب وهو مایحل بها من صفاء الاذکار" احوال از نعوت و صفات دل است این را تعلق جز بدل نیست و آن حال چیست آنچه از صفائے اذکار در دل فرود می آید آنرا حال می نامند چنانچه خوف و رجا و شوق و غیر این این را حال گویند حال بتشدید لام مشتق از حلول حال فرود آینده مشدد بود بکثرت استعمال مخفف شد و دیگر گویند حال مشتق از تحول است چنانچه وجه از توجه حال را دوام نیست تحول دارد و ضرورت گفتند مشتق از تحول است۔

۲ **قوله** "قال الجنید الحال نازلة بتنزل بالقلب ولا تدوم" جنید گفت حال فرود آینده است از غیب بدل فرود می آید و دوام و بقا ندارد۔

۳ **قوله** "فمن ذلك المراقبة وهو النظر لصفاء الیقین"

الی المُغیبات" ازان موجبے کہ احوال پیش می آید یکے ازان مراقبہ است و آن مراقبہ عبارت از چیست و آن نظر یقینے درستے صافے ہست بر چیز محققے کہ پیش آن چیز ہست واز تو غایب تو دل را در طرف آن شے میداری کہ آن حاضر وقت تست مثلاً یقین است کہ باری تعالیٰ موجود است و بصفات کمال حاضر و شاہد است تو نظر بدین میداری کہ او حاضر وقت من است و شاہد وقت من است و مرا می بیند وہم ہمچنین مغیبات دیگر چنانچہ جنت و نار و وجود شیخ یا وجود پیغامبر۔

**قوله** "ثم القرب وهو جمع الهم بين يدى الله تعالىٰ بالغيبت عما سواه" قرب نزدیک ما اینست کان تلازم قلبك بانه مع كل شئ لا بمقارنة وغير كل شئ لا بمزايلة اما شیخ مصنف میفرماید کہ قرب عبارت ازین است کہ دل را با خدا حاضر کنی ایچنین کہ از دیگرے غایب باشی۔ این عین مراقبہ است اما شیخ ہمچنین میفرماید جمع آوردن برائے این مقصود را این مراقبہ است بعد ازان کہ جمع شود این قرب است۔

**قوله** "ثم المحبت وهى موافقت المحبوب فى محبوبه ومكروهه" محبت چیست ما میگوییم المحبت ارادت القلب لرويت جمال المحبوب بشدة الاشتياق و رعايت اسباب الحصول اما شیخ میفرماید کہ موافقت محبوب میکند در محبوب او و در مکروہ او و این سبب میگوید سبب مراد میدارد زیرا چہ ہر کہ کسے را دوست میدارد در محبوب او و در مکروہ او موافق باشد۔

**قوله** "ثم الرجا وهو تصديق الحق فيما وعد" خوف و رجا را بالا گفتہ ام و این از احوال مراقبہ است مرد مراقب خدا یرا حاضر و ناظر میداند و امیدے می برد و بیمے ہم میکند۔

**قوله** "ثم الخوف وهو مطالعة القلب لسطوات الله تعالى و نقماته" خوف اینست اورا قریب دانستی واز سطوات قہر او ترسان باشی۔

**قوله** "ثم الحياء وهو حصر القلب عن الانبساط" حیا ہم از لزوم حضور اوست حیا غالب شود بموجب حضور محبوب ہر آئینہ از جملہ ناشایستہ باز ماند و دیگر عجب نباشد کہ ورگداز آید کہ من کیم و کیستم و چیستم کہ در محضر او باشم۔

**قوله** "وذلك لان القرب يقتضي هذه الاحوال فمنهم من ينظر في حال قربه الى عظمت الله تعالى وهيبته فيغلب عليه الخوف والحياء ومنهم من ينظر الى الطاف الله تعالى وقديم احسانه فيغلب على قلبه المحبت والرجاء" شیخ حصر قلب گفتہ است اما انحصار باید گفت زیرا چہ حیا انفعالی است نہ فاعلی حصر القلب عن الانبساط این تقاضا کرد کہ ہرچہ خوش آید بگوید و ہرچہ خوش آید بکند و چنانچہ خوش آید بنشیند چون حیا غالب آید ازینہا ممتنع گردد خواجہ من ہیگفت اول کہ شیخ من یعنی شیخ نظام الدین مرا مراقبہ فرمود ممکن نبود کہ زانو بالا کنم بنشینم کہ او تعالی حاضر و ناظر من چونہ بے ادبی کنم زانو بالا کردہ بنشینم و ہم برین بنا چندگان روزے طعام و آب ماندے تا بعضے امور بشری مزاحم حال من نشود۔

**قوله** "ثم الشوق وهو هيجان القلب عند ذكر المحبوب" والشيخ فقال هيجان القلب عند ذكر المحبوب لفظه الذكر زايد هيجان قلب المحب ليس مما يسكن ساعة فاما عند ذكر المحبوب اکثر یکے فارسی گفتہ است

بيت

چہ پنداری کہ مہرت از دل عاشق رود بیرون چو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد

قوله "ثم الأنس وهو السكون الى الله تعالى والاستعانة في جميع الامور" والانس ملازمت المحب في شهود المحبوب وقد جرى عليه الازمان والآنات فيكن قلب المحب بوجود المحبوب حتى يذهب منه الورع والحشمة فيجرء عليه بما لا يليق بحال المحبوب اناه وسُستے باشد ہمچنین کہ دل محب سنگین گردد تا آنکہ خوف محبوب وحشمت محبوب از دل برود شاید بر وگستاخی کند و دلیری کند بحالتے کہ لایق حال او نیست. قصہ برزخ و موسیٰ شنیدہ باشی السكون الى الله جيد فان السكون الى المحبوب وانچہ ما گفتیم کلام شیخ متضمن آن است فاما سخن والاستعانة خارج است۔

قوله "ثم الطمانينة وهى السكون تحت مجارى الاقدار" الطمانينة وهى السكون تحت موارد المحبت كان ما كان رضاً ام كرهاً لطفاً ام قهراً قرباً ام بعداً اى الامر منفوض الى المحبوب فليفعل ما شاء وهرچہ باشد باشد اگر مفعول رضا بوصال دہد و اگر بقہر و از غضب از خود دور دارد عطا کند چیزے بہ بخشد و یا منع کند کہ محب را بدان آرام قرار باشد از محبت ہیچ فتورے و نقصانے پیدا نیاید۔

قوله "ثم اليقين وهو التصديق مع ارتفاع الشك" ما گفتہ ایم اليقين ماخوذ من يقين الماء اذا استقر یقین آنست استقرار آنکہ ہست کہ نخست محب بمحبوب رسیدہ باشد و از جمال و از جلال و از عز و کمال مشاہدہ کردہ بچشم خود سپس آن او را علمے باقی ماند این علم را علم اليقين گویند و جز این ہر کہ چیز را بالیقین

نام نهند تو بدان آن یقین نیست شک و گمان البته آن یقین بظن باز آید و شیخ
میفرماید یقین چیست تصدیق شود انچه کتاب الله و کتاب رسول الله گفته است
آنرا تصدیق یقینی شود که شک درمیان نباشد و انچه ما گفتیم سخن شیخ محبط آنست
اگر محب صفت محبوب کند سپس آنکه بدو رسیده باشد و بر همه او اطلاع یافته
اگر کسی با وی حکایت محبوب او بکند و با وی حدیث جمال و کمال او کند
محب آنرا تصدیق دارد این تصدیقی باشد که دران تصدیق هیچ شکی نیست۔

**قوله** "ثم المشاهدة وهي فصل ما بين رویة الیقین
و رویة العین لقوله علیه السلام اعبد الله کانک تراه فان
لم تکن تراه فانه یراک وهو آخر الاحوال ثم یکون فوائح
ولوایح و منایح تخفوا العبارت وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا"
سپس این مشاهده است مشاهده حالت را گویند که آن حالت که درمیان این
دو حالت است دل چیزیرا چه شناخته بهرچه شناخته و دیدن بعیان بچشم سر یا
به چشم دل این حالتی که میان این دو حالت است این را شیخ مشاهده نام
نهاده اما مفهوم ما اینست انوارے از غیب ساطع شود که بدان انوار ظهور ذات
محبوب گردد این را مشاهده نامند. شیخ این فصلی که میان رویت یقین و رویت عیان
برائے آنرا قول رسول را حجت آورد رسول الله فرموده است اعبد الله کانک تراه
فان لم تکن تراه فانه یراک معنی اینست که رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم
میفرماید که خدائے را پرست اینچنین پرست گوئی تو می بینی او را از یرا چه اگر چه تو او را
نه بینی ولے او شاهد و حاضر است همچنان باش که می بینی. شیخ این را مشاهده نامد
اما میگویم اگر برین وصف ملازمت کند محتمل و دولت مشاهده روئے نماید و آن
مشاهده آخر احوال است سپس آن فواتح باشد فواتح جمع فاتحه است یعنی

کشاد ہا باشد ونمودار ہا باشد ولوائح جمع لائح است چیزے روشن شود بر ود
بعد ازان این پیدا شود منائح جمع منحہ است منحہ عطیہ را گویند یعنی دریافت عطا ہا باشد
بخششہا باشد کہ ازان حکایت نتوان کردن۔ این منائح واین لوائح واین فواتح از
آنہا است کہ در عبارت درنیاید عبارت اینجا جفا میکند چہ کند بیچارہ کہ اینجا تقریر وفا
نمیکند وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا واگر بشمرند نعمتہاے
خدا یرا شما در حساب نتوانند آورد۔

# فصل ۲۳

**قولہ** "فی ذکر اختلاف المسالک" اختلاف مسالک است ہر یکے
برہے میروند اما مقصود یکے است تعالیٰ ولیکن رہے است کہ آن طرف ابرار است
ورہے است کہ آن رہ تجلی وکشف وظہور اسرار است گزاردن وخواندن وگرسنہ وتشنہ را
طعام وآب دادن وبرہنہ را جامہ نو پوشانیدن ودیگر ابواب بر این ہمہ حسنات است کہ
بہ استعمال این اعمال امید آن باشد چون خداوند قبول فرماید وصاحب فاعل را
نیت تجلی جمال وکشف جلال بودہ باشد خداوند سبحانہ وتعالیٰ کسے را بر وگمارد
کہ او را ازان رہ برد کہ روے مقصود نماید اما اذکار ومراقبات وتجلی وتخلی وربط قلب
بشیخ این طرف اخیار واحرار است ہر کہ درین رہ رود بہ ارشاد پیر باشد البتہ مراد
او بدان مقصود افتد اکنون بدانکہ راہ ہا مختلف آمد ومقصود واحد ابواب بر وحسنات
مقصود نبیند اما گفتیم چون این قبول افتد ومراد نیت حصول ووصول بودہ بود
خدا بروے کسے را گمارد تا آن رہ نماید۔

**قولہ** "والمقصود واحد والمقاصد مختلفۃ لاختلاف

احوال القاصدین ومقامات السالکین" راہ ہا رفتن بسیار ومقصود
ہمان یک چنانچہ کعبہ از اطراف وافاقِ عالم خلقے سیر سلوک میکنند برائے زیارت
کعبہ را ومقصود ہمان کعبہ است اما مردمے باشند کہ بہ عنقریب میرسند ومردمے بہ بعید

قوله "فمنهم من سلك طريق العبادت ولازم الماء والمحراب واشتغل بكثرت الذكر والنوافل وواظب على الاوراد" چنانچہ گفتیم مردمے باشند کہ بہ بندگی خدا مشغول باشند وکار ایشان ہمان باشد کہ با وضو متوجہ کعبہ باشند۔

قوله "ومنهم من سلك طريق الرياضات والمكابدات وقهر نفس والمخالفات" ومردمے باشند کہ مشقتے بینند مجاہدہ کنند آب کم کنند وطعام کم کنند وتنہا باشند۔

قوله "ومنهم من سلك طريق الخلوت والعزلت طلبا للسلامت من المخالطة" ہمانکہ گفتیم شیخ نوعے دیگر بیان میکند خلوتے گیر وعزلتے گزیند سلامتی ورزو تا خلق درگفت وگوے نیفتند۔

قوله "ومنهم من سلك طريق السياحت والاسفار والاغتراب عن البلدان وخمول الذكر" وبعضے این اختیار کروند کہ سیاحت وسفر روندہ واز جائے بجائے روند وذکر ایشان درمیان مردم نباشد۔

قوله "ومنهم من سلك طريق الخدمت وبذل الجاه للاخوان وادخال السرور عليهم" وبعضے این گروہ اند خدمت اخوان کردن وبذل جاہ خویش کردن این نیز رہے است از براے وصول را وازین بالا گفتہ آمدہ ام۔

قوله "ومنهم من سلك طريق المجاهدات

ودکوب الاھوال و مباشرت الاحوال" این نیز ہمان است کہ بالا گفتیم۔

قوله "ومنہم من سلك طریق اسقاط الجاہ عند الخلق وقلت الالتفات الیہم وقلت الاشتغال بخیرھم وشرھم" وگفتیم این راہم ہر کہ در خلوت نشست وروے از مردم گردانید او از خیر وشر خلق ایمن باشد۔

قوله "ومنہم من سلك طریق العجز والانکسار کما قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ط عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ" این سخنے کہ شیخ گفت واین جزوے کہ شیخ بافراط فرمود بآن جملہ کلیاتے کہ شیخ گفتہ است باید کہ این باآن ہمہ باشد واگرنہ بے این جزوے آن ہمہ کلی ہیچ کار نیاید وَاٰخَرَ سَيِّئًا ط عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ وطایفہ دیگر اند کہ عمل صالح را با عمل سیہ خلط کردہ اند بدین گناہان خویش اعتراف دارند ہر آئینہ چو ہمچنین باشد عجز وانکسار ملازم حال ایشان باشد۔

قوله "ومنہم من سلك طریق التعلیم والمسایلة ومجالسة العلماء وسماع الاخبار وحفظ العلوم" این کہ با علما نشینند واز اخبار وآثار مطلع شوند وبدان غبطتے گیرند این نیز موصول است اگر نیتے باشد اینجا بشنو کہ جنیدؒ چہ کرد کہ بواسطہ آن بمقصود رسیدہ کذلک شبلی وبایزید ونساج ومشایخ دیگر این نیز ہمان کند امید باشد کہ روے مقصود بیند۔

قوله "وکل طریق محتاج الی موافق ودلیل یاخذ بہ فیہ لیسلم من الحیرت والفتنة" ہر رہے کہ محتاج بدین

شود که ولیلی می باید دانستن و توان گفتگو کنند آن ولیلی در حیرت وفتنه نیندازد۔

قوله ۱۳ "قیل لبعض المشایخ ان فلاناً رجع فقال ما اراه رجع الا لوحشة الطریق من قلت سالکیها" صوفی را گفتند که فلان در ره تصوف آمده بود و باز بعادت خویش بازگشت او گفت بین این نمیدانم سبب بازگشت او مگر آنکه او ره درست نیافت از ره او را موحش شد ضرورت بازگشت۔

# فصل ۲۴

قوله ۱۴ "فی ذکر قولهم فی فضل العالم قال الله تعالیٰ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ابدأ بنفسه وثنی بالملیکة وثلث باهل العلم" یعنی فضل دارد که حق تعالیٰ گفت شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ معنی آیت خدائے تعالیٰ گواهی داد بر نفس خود که او تعالیٰ نیست خدا مگر او وهمبرین فرشتگان وخداوندان علم گواهی دادند واین گواهی است ثابت ومستقیم باعدل۔ شیخ این سخن برائے این آورد که باری تعالیٰ نخست شهادت خود بعد ازان شهادت فرشتگان خود بعد ازان خداوندان علم۔ خداوندان علم را سیوم جا ذکر کرد از خود پس این مرتبهٔ بلندے وشرفے عظیمے باشد۔ ازین اولوا العلم مراد انبیاء ومتابعان ایشان که علما بالله اند۔

قوله ۱۵ "وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم العلماء ورثة الانبیاء" ورسول الله گفته است علما وارثان انبیاء اند

میراث برشے باشد کہ آن خاصہ مملوک وموروث منہ باشد وآن جز علم باللہ نیست ازینجا این آید کہ وارثان انبیا جز علما باللہ نباشند ووارث را نسبتے باید باموروث منہ نسبتے خاصے باید واگرنہ میراث نبرد مال او در بیت المال گرد آید۔

۳ **قولہ** "وقال علیہ السلام فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم" رسول اللہ فرمودہ است کہ فضل عالم عامل بر عابد جاہل برین مثل است چنانکہ فضل من بر کمترین شما۔

۴ **قولہ** "وقال علیہ السلام الناس رجلان عالم ومتعلم وسایرہم ہمج" و رسول اللہ گفتہ است یعنی مردمے کہ در حساب آیند دو برا توان گفتن کہ آدمی است دو نوع اند یکے آنکہ علم دارد و دوم آنکہ می آموزد وجز این دیگر مردم لا یُعتبر بہ یعنی لا یعتد ہمچو مگسے کہ بر دہن خرے نشستہ باشد۔

۵ **قولہ** "وقیل العلم روح والعمل جسد" ہمچنین گویند کہ تن زندہ ومتحرک ماشی وقایل وباصر وناطق بواسطہ روح است چون روح نباشد مردارے افتادہ است جمادے افتادہ است عمل برین ماند گوئی روح علم است وما گفتہ ایم العلم بدون العمل وبال والعمل بدون العلم محال۔

۶ **قولہ** "وقیل العلم اصل والعمل فرع" گفتہ اند کہ علم بیخ درختے ماند وعمل بشاخ آن درخت بیخ بے شاخ باشد اما شاخ بے بیخ نباشد اما اگر بیخ باشد وشاخ نباشد مقصود از بیخ ہمان شد۔

۷ **قولہ** "وقد فضل الجمہور من مشایخنا العلم علی المعرفۃ والعقل لان اللہ تعالی یوصف بالعلم ولا یوصف بالمعرفۃ والعقل" شیخ میفرماید جمعے از پیران ما علم را فضل دادہ اند بر عقل زیرا چہ

و علی العقل

خدائے تعالیٰ را عالم گویند عاقل نگویند از سبب آنکه اطلاق علم بر و کنند و عقل نه زیراچه عقل نسبتے به طبیعی غریزی دارد و هو تعالیٰ عن ذالک و عقل گفته اند جوهر لطیف مرکب فی بنیة الانسان و این با خداوند تعالیٰ چه نسبت دارد۔

۸ **قوله** "ولان العالم حاکم علی العقل و لا حکم للعقل علی العالم" زیراچه علم حاکم بر عقل است بسیار چیز باشد که عقل ادراک حقیقت آن نکند علم حاکم آن شود چنانچه مثلاً نکاح و طلاق عقل گوید به لفظے تحریم و به لفظے تحلیل وا و فهم نکند بخواهد تسویه کند علم حکم کند بر وے که یکے حلال و دیگرے حرام فعلی هذا حاکم علم آمد نه عقل۔

۹ **قوله** "وقیل لا ینفع العالم الا بالعقل بل لا یحصل العالم الا بالعقل" وگفته اند اگر با عقل علم نباشد عقل نفع نکند بلکه زیانکار آید۔

ن وکذالک العقل لا ینفع الا بالعلم

۱۰ **قوله** "قیل لبعض الحکماء متی یکون الادب یضر قال اذا کان العقل ناقص" حکیمے را پرسیدند که ادب کے زیانکار آید گفت آنجا که عقل ناقص باشد۔

ن انقص

۱۱ **قوله** "وقیل الادب صورة عقلک فحسّن عقلک کیف شئت" وگفته اند ادب صحیح که بجل خود باشد صورت عقل تست۔

۱۲ **قوله** "ومن فضل العلم ان الهدهد مع قلت عقل و فطرت اجاب سلیمان علیه السلام مع علو مرتبة بصولت العلم و قوته احطت بما لم تحط به مع قلت الاکرات بتهدیده و وعیده" ببین فضل علم را که هدهد با چندان ضعفے و صغرے که او دارد پرنده از بسیار پرندگان خورد تر بکدام بر آمدگی

في محاورات

وخودنمائی گفت کہ أَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ یعنی بقوت علم گفت باوجود آنکہ چندان شرف وفضل سلیمان علیہ السلام وارد تا آنکہ سلیمانؑ بااو ور غضب بود ومیگفت بگویم تا پر ہائے او بر کنند وجفت وبرا از وے جدا دارند قصہ اینست مہتر سلیمان علیہ السلام ہدہد را بر محل او حاضر ندید در غضب شد کہ او را بگویم ذبح کنند یا عذابے سختے کنم کہ عذاب سخت را گفتہ اندیگان پر او بر کنند ویا او را از جفت دور دارند ویا از قرب دور کنند عقاب را در طلب او فرستاد وہدہد بر سلیمان می آمد کہ عقاب ملاقات شد عقاب خواست بگیرد گفت مرا مگیر من ہم بر سلیمانؑ میروم بر سلیمانؑ آمد سلیمانؑ استکشاف حال او کرد کہ کجا بودی او گفت أَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ ہر چند سلیمانؑ در غضب بود واو در محل گنہ گاران بود بقوت علم سخنے گفت وجوابے داد کہ جز بقوت علم نباشد یعنی من چیزے دانستم کہ تو نمی دانی۔ باقی قصہ مشہور است۔

## فصل ۲۵

قوله "فی ذکر ادابهم فی محاوراتهم وهو ان یقصد بکلامه النصح والارشاد وطلب النجات ومایعود نفعه علی الکل ولا یکلم الناس الا علی قدر عقولهم" اینکہ صوفیان بیکدیگر محاورہ کنند وسخنے گویند باکبیرے ویا بانظیرے ویا باصغیرے وباید کہ نیت محاورہ این باشد کہ در کلام خویش مقصود ونیک خواہی پیشینہ باشد ونیت نمودن راہ حق باشد وطلب نجات باشد یعنی از طرفین نصح بانظیرے است ارشاد باصغیرے است طلب نجات باکبیرے است والبتہ سخنے گویند کہ

نفع او بر همه باز گردد و اگر چه کبیر است و اگر چه نظیر است و اگر چه صغیر است و سخن با مردمان نگویند مگر بر قدر فهم ایشان اگر چه تو گوئی و آن در فهم نشسته آن سخن بلند و بیشتر است باید که آنچنان گوئی که او را استنکارے و استبعادے و استیحارے از تو نشود و ترا در گفتار جز ترغیب و ترقی پیشه نباشد۔ شخصے است که از صحبت متعلمان جاه طلب و از محضر مذکران خود رائے همتش کند گشته و بیشتر مطلوب نمانده تو خواهی که او را ازاین مزبله و ازین خاک صلصال بیرون آری باید که بصفتے نصح کنی بیرون آری نه آنکه چنان گوئی سخن او در آنجا چفسیده تر شود و گرفتار ماند اگر تو با من باشی بدانی که من بکدام طریق و بکدام تدبیر این گرفتاران و امانده و در رائے چفسیده را چه گونه برون می آرم۔

**قوله** "قال علیه السلام نحن معاشر الانبیاء امرنا ان نکلم الناس علی قدر عقولهم" شیخ برائے اثبات مدعائے خویش را این حدیث می آرد که اُمرنا ما که ماموریم و ما که گروه پیغامبرانیم سخن با مردمان بر اندازهٔ عقل و فهم ایشان گوئیم۔

**قوله** "ولا یتکلم فی مسئلة الا ان یسئل عنها و اذا سئل اجاب علی قدر السایل" و مسئله که نه پرسند در مسئله سخن آنرا چیزے نگویند۔ حاصل این باشد که سکوت باید که از نطق بیشتر باشد اما زایرے که می آید اگر چه او چیزے نپرسد باوے چیزے می باید گفت زیرا چه آمدن او هین و لیل بر سوال اوست و اگر کسے پرسد بر قدر پرسنده سخن گوید۔

**قوله** "فقد حکی عن الجنیدؒ انه قیل له یسأل السایل عن مسئلة فتجیبه بجواب ثم یسئلک آخر عن تلک المسئلة فتجیبه بجواب آخر فقال علی قدر السایل یکون الجواب" و حکایت آرند که کسے از جنیدؒ مسئله پرسیدے او آنرا

جواب فرمودے دیگرے ہم ازان مسئلہ پرسیدے اورا جوابے گوئی دیگر
گفت جواب براندازۂ سائل است اگر مبتدی است جواب او از ابتدا گویند و اگر
منتہی است از انتہا گویند و اگر عامی است میرسد باوے سخن مذکران ومتعلمان گویند

۵ **قوله** "واذا سائل لا یسئل الا عن مقامه فلا یتکلف
مالم یبلغه ولا یتکلم فیما لم یبغله استعماله" وادب سایل
اینست که هرچه پرسد از اندازۂ مقام خود پرسد و در سخن تکلف نکند و دران چیزیکه
خودنمی پرسد وسخن دران نگوید که در استعمال او نیست۔

۶ **قوله** "وقد قیل یجوز ذلك فقد قال رسول الله
رب حامل فقیه الی من هوافقه منه ولا یبدل العلم الا
لاهله" وبعضے گفته اند شاید سخن گویند که از فہم پیشینہ بالاتر باشد زیرا چه رسول الله
گفته است بسا باشد که حامل فقیہے باشد که آن فقیہہ محمول را بکسے رساند که او از و
فقیہہ تر باشد۔ اینجا دو سخن است یکے این که او بکسے رساند که از و فقیه تر است اگر
این حامل حظے نگرفت فاما محمول الیه حظ خواہد گرفت و دیگر این حامل فقہ سخن فہم
نکرد و بکسے رسانیده که او فہم کرد و او بیان کرد و این بدان مستفید گشت و دیگر چو سخن
بر معانی است کسے که عارف این معانی است باو سخن را بصحرا نهند جہانے ازان
سخن نفع گیرند و بذل علم۔ یک دو بیتے ازان او حدّ کرمانی است اینجا مناسب می آید

**مثنوی**

کناسان را مبخش مشک و عنبر | برخوک مبند زر و زیور
گاو و سگ و خر سخن چه داند | گوساله ز کن مکن چه داند
بک محرم راز را بچنگ آر | پس جمله جہان بزیر سنگ آر
بر اہل ہنر چو میغ می بار | واز خلق سخن دریغ میدار

فی محاورات

۷ **قوله** "وقیل ابذل العلم لاهله و بغیر اهله" و این هم گفته اند بر اهل و بر غیر اهل علم بذل کن شاید که میان این نا اهل آن یکے اهل علم شود۔

۸ **قوله** "فالعلم امنع جانبا من ان یصل الی غیر اهله ولا یتکلم بین یدے من هو اعلم منه" علم خود چیزے است که او را همه چیزها مانع تر است که بر نا اهل رسد و کسے که دانا تر باشد پیش او سخن گفتن ادب نباشد"

۹ **قوله** "سئل ابن المبارك مسئلة بحضرت سفیان فقال انا لا نتکلم عند الاستاذین" عبد الله مبارک را سخنے پرسیدند سفیان حاضر بود عبد الله گفت که من پیش استادان سخن نگویم۔

۱۰ **قوله** "وقال بعضهم لا یحسن هذا العلم الا لمن یعبر عن وجده و ینطق عن فعله" و بعضے گفته اند که نشاید کسے سخن گوید تا ذایق نباشد اگر گوید از حال خود گوید و از ذوق خود گوید۔

۱۱ **قوله** "وقیل من لم ینتفع بسکوته لم ینفع بکلامه" او نفع نتوان گرفتن از سکوت از کلام او هم نفع نتوان گرفت زیرا چه سکوت مرد عارف سالک جز بحضور مقصود نیست چو او سلوک محضور دارد نفع او را اندازه کجا است و دیگر محلے که سلوک باید او انجا سکوت میکند دیگرے نفع میگیرد که درین محل سکوت میباید کردن و دیگر سکوت اهل دل بو قر است و بو قار است و بواسطهٔ قطر دل با سرار آت هر آئینه سکوت اینچنین نافع تر باشد۔

۱۲ **قوله** "ومن الاداب ان لا یتکلم فی العلم قبل اوانه فیتولد منه آفات تقطعه عن الفوائد" همانکه بالا گفته است از حال خود گوید و از افعال خود گوید و دیگر سخن داننده اما گفتن آن سخن را آوانے

باید برای آنرا حکایت جنیدؒ و سریؒ که جنیدؒ سخن نمی گفت شنیده باشی۔

۱۳ **قوله** "ویحذر کل الحذر ان یطلب الجاه والمنزلة عند الناس وحطام الدنیا فیکون ممن لاینفعه الله بعلمه" واحتراز کند چنانکه احتراز کردن باشد که درین گفتار اسرار و سلوک مطلوب است از جاه و منزلت نباشد شیخ یحذر کل الحذر گفته است زیرا چه بسیار مردمان درین بلا گرفتار اند۔

۱۴ **قوله** "وقد استعاذ النبی صلی الله علیه وسلم من علم لاینفع" و رسول اللهؐ از علمی که نفع نگیرد و پناه بخدا میکرد و گفت "اللهم انی اعوذ بك من علم لاینفع وقال علیه السلام من طلب العلم لیماری به العلماء او یجاری به السفهاء او یصرف به وجوه الناس فلیتبوأ مقعده من النار" رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فرموده است هر که طلب علم کند برای آنکه ستیهش با علما کند و مجادله و محاوره با سفها کند یا علم برائے آنرا طلب می کند که او را جاهے شود که مردمان میل بسوے او کنند همچنین کسے گو جائے گیر و نشست خود را در دوزخ۔

۱۵ **قوله** "ویجتهد فی استعمال مایسمعه ویعلمه" و جهد آن کند که می شنود و میداند در عمل آن باشد۔

۱۶ **قوله** "فقد قیل کل من سمع شیئا من علوم القوم فعمل به صار ذلک حکمة فی قلبه وینتفع به السامعون وکل من سمع ولم یعمل به کان ذلک حکایتا یحفظها ایاما ثم ینساها" و گفته اند هر که سخنے بشنود از سخنان اهل سلوک و بر آن عمل کند آن سخن در دل او حکمت گردد و گفته اند حکمت چیست که علم با عمل

باشد و دیگر حکمت گرد یعنی بواسطهٔ آن او بر بسیار چیز مطلع شود و آنکه او را علمے شود و بر آن عمل نکند سخنے بود که درین گوش آمد و دران گوش رفت۔

۱۷ **قوله** "وقیل الکلام اذا خرج من القلب وقع فی القلب واذا خرج من اللسان لم یجاوز الاذنین" این سخن در گوینده است یعنی اگر گوینده از اهل دل است سخنے که او گوید بر دل سامع اثر کند چنانچه گفته اند مصرع

سخن کز دل برون آید نشیند لاجرم بر دل

۱۸ **قوله** "حکی ان الشبلی قال للجنید کم تنادی علی الله تعالی بین یدی العامة فقال اما انادی علی العامة بین یدی الله تعالی فقال قوم افشوا اسرارهم بالحظوظ والبصائرهم بالحظوظ انی لهم الی ذکر الله سبیل" شبلی گفت مر جنید را که چند ندا کنی خدائے را بر عامه خلق جنید گفت من عامه را بر خدائے ندا میکنم نه خدا را بر عامه حاصل کلام این است خدائے را بر عامه نمی آرم عامه را بر خدا می برم پس گفت قومے اسرار خویش را بحظے فاش کردند یعنی با او خلط دادند و فکرہائے خویش را بنظاره دادند ایشان را بحقیقت چه ره باشد۔ حاصل هرچه به حظ و لحظ مختلط شد او بخدا اگر چاره برد و نه پرسی که حظ این جهان و آن جهان زیرا چه امرے معلوم است۔

۱۹ **قوله** "وقیل للثوری لم لا تکلم علی اخوانک فقال لانهم فی سفر الوحشة" از سفیان ثوری پرسیدند که چرا با اصحاب خویش سخن نمیگوئی گفت چه گویم که ایشان در سفر وحشت اند یعنی ایشان در سفر دنیا اند و بخدا با وحشت۔ حاصل سخن این آمد که سخن با کسے گویند که او طالب و راغب باشد۔

۲۰ **قوله** "وحکی ان الشبلی قال فی مجلس الجنید الله فقال ان کنت حاضرا فهو ترک الحرمة وان کنت غایبا

فالغیبت حرام" شبلی در مجلس جنید الله گفت جنید گفت اگر تو در وقت گفتن الله با خدا حاضری پس این گفتن تو الله ترک ادب باشد زیراچه بعادت معلوم است کہ شخصے کہ معظم باشد بادشاہے وامیرے وخانے وشیخے وامثال ایشان و تو بگوی کہ اے سلطان واے امیر واے خان واے شیخ آنکه این گفتار بے ادبی باشد واگر تو از وغایبی یعنی با او بحضور نہ ویا او از تو غایب است از انچه تو شاہد حضور او نہ اینچنین غیبتے حرام باشد۔ اینجا گویند ہر چند کہ گوینده الله در حضرت است یا حضور است واو یا حاضر است اگر از نامرادی خویش واز دوری خود کہ با حضور مراد او نیست این گفتار الله ترک ادب نباشد زیراچه این درمانده تنگ آمده خرابے است کہ از خرابی خویش فریاد میکند زیراچه این ناله است از دوی کہ یگانگی ممکن نیست بهیچ وجہ شنیده۔

وبینی وبینک انی یزاحمنی فارفع بجودک انی من البین

سخنے از عاشقان برین باشد چنین ہم باشد کہ در صورت مجاز معشوق در کنار عاشق باشد و عاشق در آنحالت از دوئی جدائی نالد ہمیدانم کہ این باریک سخنے است تو این را فہم نکنی۔

**قوله** "وسال ابو بکر الشبلی للجنید مسئلة فقال یا ابا بکر بینک وبین اکابر الناس عشرة الاف مقام اولها محو ما ابتلأت به" ابو بکر شبلی مسئله از توحید از جنید پرسید جنید گفت میان تو و میان بزرگان این کار ده ہزار مقام است مسئله از مقامے کہ تو پرسیدی اول آن ده ہزار محو این مقام است عبارت از ده ہزار مقام مراد اینست ہر نفس وہر زمان ترا محو میباید شد باز بصحو میباید آمد اگر ہزار در ہزار سال عمر تو باشد واین ہر بار محو میشوی و بصحو می آئی وہنوز روے حقیقت از پرده استتار برون نیامده باشد سخن اینجا بسیار است سخن لطیف است اما ترجمه دراز می شود۔

# فصل ۲۶

۱ قوله "واما الشطحیات المحکیة عن ابی یزید وغیره فذلك عند غلبة الحال وفوت السکر وغلبات الوجد فلا قبول لها ولا رد" واما شطحیات را از شطح گرفته اند شطح ای اذ تفح. بعضی محققان را حقیقت بر ایشان تجلی کرد که قوت ایشان از ایشان برد سخنانی از ایشان زاد از روی محل شرع بعید بنماید و از روی حقیقت بیان کردن آن متعسر زیرا چه سخن باریک ولطیف و هم بزندقه والحاد میرود آنرا ردی نکنند نگویند که هذیان وخرافات است ونامشروع است این نگویند و همچنین قبول نکنند همچنین که از الحاد واباحت غمی نباشد این سخنان راهم بدیشان بگذارند این کلمات راهم بدیشان تسلیم کنند هر که وافق خود است خواهد دانستن و هر که اجنبی است از ره گذری اورا قدمی نباشد تا زیان اونشود تا زیانکار دین اونشود. وآنکه گفته اند که این سبحانی ما اعظم شانی وانا الحق گفتن حکایت عن الله باشد دایم الله که این سخن زیاده نیست سخن ایشان راهم بدیشان بگذارند. سخن اینست که عبدالله انصاری گفت بگوش دل بشنو عبدالله بیا بانی عمری بود در طلب آن زندگانی رفت بر ابوالحسن خرقانی آنجا خورد آب زندگانی چندان خورد که نه او ماند نه خرقانی چگونه بود این آنی دانی.

۲ قوله "قال سهیل بن عبد الله العلم ثلثة علم من الله وهو علم الظاهر کالامر والنهی والاحکام والحدود وعلم مع الله وهو علم الخوف والرجاء والمحبت والشوق وعلم بالله

وهو علم بصفاته و نعوته" سهیل عبد الله تستری گفته است علوم سه
یعنی جز این را علم نشمارند۔ علمے که از خداوند آمده است یعنی مصدر او حق است
تعالیٰ و آن علم شرایع است او فرموده است چنین کنید و چنین نکنید علم شرایع است۔
و علم با خدا است یعنی هر کرا از جمال او و از جلال او و از لطف او و از قهر او مشاهده شد
و او ازان نصیبه گرفت هر آئینه از لطف رجا آید و از قهر خوف آید و از جلال هیبت
آید و از جمال محبت آید و آن ذاتے است که این صفات لازمه آن ذات است۔
و علمے است که بخدا است و آن علمے است بصفات او و نعوت او که صفات او عین
ذات است یا غیر ذات او و یا صفات او اضافی است یا حقیقی۔ جز این سه هر علمے که
باشد آنرا علم نشمارند۔

۳ **قوله** "وقیل علم الظاهر علم الطریق و علم الباطن
علم المنزل" و گفته اند یعنی علم ظاهر علم طریق است بیاموزند صوم و صلواة و خلوت
صحبت صمت ذکر و مراقبه این علوم علوم ظاهر است و علم باطن آنکه بذات و صفات
او تعلق دارد چون بدان رسید آن علم منزل است۔

۴ **قوله** "وقیل علم الباطن مستنبط من علم الظاهر
وکل باطن لا یقیمه الظاهر فهو باطل" و گفته اند علم باطن مستنبط
از علم ظاهر است یعنی اصل او است و این نتیجهٔ خلاصهٔ او و هر علم باطن که مستنبط از علم
ظاهر نباشد آن علم اعتبارے ندارد۔ علمیکه بباطن سالک آید و آن مخرب علم ظاهر
بوده باشد بر مقتضاے او رفتن خرابی دین بود این بیت موافق این سخن است

بیت تا ظن نبری که هست این رشته دو تو — یک تو است ز اصل و فرع بنگر تو نکو

رشته طوے دارد و هر دو را باعتبار و نسبت فرو و بالا نامند و چون هر دو را یکجا کردند
مثال قاب قوسین او ادنیٰ اینجا پیدا آید۔ لاحول ولا قوة الا بالله کجا افتادم فرع

با اصل برابر است و فرع منشار از اصل است و از اصل مقصود فرع است و اگر هر دو جمع نشود نسبت بطلان برند۔

۵ **قوله** "وقیل من سمع باذنیه حکی ومن سمع بقلبه وعی ومن عمل بما سمع فقد اهتدی وهدی" وگفته اند هر که سخنے بگوش شنید پس فهم او را بدل عزت نیاورد و او ازان حکایت کند پس نداند که چه شنیدم و چه گفتند وچنانچه ازین مردم قصاص و مذکر شنیده باشی و هر که بدل خویش شنید و آن یاد کرد و فهم کرد و بدل داشت و هر که شنید و بدل داشت و بدان عمل کرد او کسے است که خود راه راست یافت و دیگر یاره راست برد۔

۶ **قوله** "وقیل العلم یهتف بالعمل ان لم یجبه ارتحل" وگفته اند علم گوئی ندا میکند بعمل و هر که او را اجابت کرد و ان علم گوئی نداحی کند بعمل و هر که او اجابت نکرد علم باوے نماند یعنی هر که عمل نکرد آن علم ازو رفت تا گوئی رفت۔

۷ **قوله** "وقیل العلم ادراك الشئ علی ما هو به" وچنین گفته اند که علم او را نامند که بدانچه اوست مدرک آن شوند۔

۸ **قوله** "والعقل بصیرة وقوة فی القلب ومنزلته فی القلب بمنزلة النظر من العین یفرق بها بین الحق والباطل والحسن والقبح" وعقل بینای است در دل و قدرتے است ورو چنانچه چشم است عبارت از چشم دیدن اوست نه آن پیخوله و حلقه و حدقه و همچنین دل عبارت ازان مضغه صنوبری اوست بینائی که دارد فهمے که وار د دل آنرا نامند بحقیقت دل آنست و هم بدان بصیرت است که میان حق و باطل تفریق بمیتوان کرد۔

۹ **قوله** "وقیل العالم یقتدی به والعارف یهتدی به" وگفته اند بعالم اقتدا کنند زیرا چه او بعلم حلالے و حرامے منہے و مکروہے دانسته است

بگفت او اقتدا کنند و بعارف ره راست یابند یعنی ره خدا و اطلاع بر اسرار او بهدایت عارف یابند۔

۱۰ **قوله** "وقیل العالم ما شهد له خبر او العقل ما شهد له حسًا" وگفته اند آنچه چیزے بشنوی آن علم است و آنچه بحس دانی آن عقل است عقل حس را واسطه می سازد و برائے فهم چیزے راپیشتر راست رود و جابجا غلط هم خورد۔

۱۱ **قوله** "وقیل المورع لا یخدع و العاقل لا یُخدَع" وهمین گفته متورع متقی بر کسے خداع نکند و بر عاقل کسے خداع نتوان کرد۔

۱۲ **قوله** "وقیل العقل ما باعدك عن مواقع المهلكات" وگفته اند فعل عقل این است که ترا آنچه مهلک دین تو باشد از ان نگهه دارد۔

۱۳ **قوله** "وقیل اصل العقل الصمت و باطنه کتمان الاسرار وظاهره الاقتداء بالسنة" وگفته اند که بنیاد عقل اینست که ساکت باشی تا آنکه گفته اند من سکت سلم و من سلم نجا مگر آنکه گفتن آن ترا فریضه باشد این ظاهر عقل آمد که گفتیم۔ باطن او آنست که هر سرے که باشد آنرا بپوشد و آنکه سر را نپوشد خود را فضیحت کند و ظاهر عقل اینست که اقتدا بسنت کند زیرا چه رسول الله اعقل الناس بود هر رہے که او رفت آن سالم ترین راه ها ست هیچ کس در آن ره زیان دنیا و دین ندیده است۔

۱۴ **قوله** "وقیل اذا غلب الهوى توارى العقل" گفته اند چون هوا غالب شود عقل پوشیده گردد عقل حال مآل بیند هر چه عاقبت او بخیر باشد عقل آن فرماید و آن سو برد و چون هوا غالب آید بندے در پائے او افتد آن سو رفتن ندهد۔

۱۵ **قوله** "وقيل اذا اردت ان نعرف العاقل من الاحمق فحدثه بالمحال فان قبل فاعلم انه احمق" وگفته اند چو خواہی عاقل را از احمق بدانی برو حکایتے محالے گو و اگر آن حکایت را او قبول کرد بدان که احمق است مثلاً یکے حکایت کند که در یک آوند آب و آتش میباشد و یکے قبول کند بدانکه احمق است۔

۱۶ **قوله** "وقيل من احتجب الى شئ من علومه فلا تنظر الى عيوبه فان نظرت الى عيوبه حرمت بركت الانتفاع بعلومه" وگفته اند ہر کرا بعلم او محتاج شوی باید که نظر به عیب او نکنی۔ ترا مقصود علم است دنبال علم باش و در عیب او کجا افتاده زیرا چه اگر تو نظر به عیب او کنی از نفع علم او محروم مانی۔

## فصل ۲۷

۱ **قوله** "فى ذكر ادابهم فى حال البدايت" اینجا سخنے است می باید دانست۔ طالب را اہم ترین کارہائے طلب اینست که طالب دست در دامن ہادی مرشدے زند و باید میان مرشد و مُنذِر تفرقه تواند کرد و این نیک مشکل است زیرا چه ہر که بر سجاده شیخوخت نشسته است کارش جز این نیست که مردمان را از حرمان و ہجران انذار کند و بحصول مقصود بشارت دہد و مواجب و اسباب ہر دو را در بیان آرد و این کلام ایشان است که گفتیم مسکین طالب مبتدی را نیک مشکل است که میان ایشان ہادی و مرشد کیست و مُنذِر و واعظ که شاید قبول خلق و اختلاف علما ہمه بر منذر و واعظ بیشتر باشد میگویم نیک بختے باشد بے آنکه میان اشخاص

تفرقہ تواند کرد واتفاقاً بتقدیر اللہ کہ دستِ او بر دست مرشدے وہادی افتد واین انقیادے وطاعتے کہ آمدہ است آنرا بسر برد کارش بجائے رسد کہ او خود حکایت خود برکس نتواند کرد واز بس کہ شئے بس لطیفے است وانچہ وصفِ شیخے کہ شیخ مصنف گفت بدین تبین میانِ اشخاص نمی شود واین وصف بدین مند رہیشتر است کہ شیخ میفرماید۔

۲ **قولہ** "اول مایلزم المرید بعد الانتباہ من غفلۃ ان یقصد الی شیخ من اھلِ زمانہ موتمن علی دینہ معروف بالنصح والامانت عارف بالطریق فیسلم نفسہ بخدمتہ ویعتقد ترک مخالفۃ ویکون الصدق حالتہ" اول چیزے کہ بر مرید واجب است بعد از انکہ از خواب غفلت بیدار شود قصد کند مردے را کہ شیخ زمانہ او بودہ باشد کہ او امین باشد در دین خود ومعروف است کہ نیک خواہی مردمان می کند وکارے بہ امانت می کند وشناسندہ رہ سلوک است خود را بدو سپارد واعتقاد کند کہ آن نکند کہ در آن مخالف پیر باشد گفتم بیچارۂ مسکین طالب کہ داند کہ این عارف بطریق است کہ خود را بخدمت او تسلیم نماید وآن ہمہ کارہا کہ باشد باید کہ مرد صادق باشد الغرض این ہمہ بر منبر موجود ولیک ہادی مقصود مفقود۔

۳ **قولہ** "ثم یلزم الشیخ ان یعرفہ کیفیت الوجوع الی اللہ تعالیٰ ویدلہ علی طریقۃ ویسہل علیہ سلوکہا ویعلمہ شرایع الاسلام مالہ وعلیہ" پس واجب باشد شیخ را کہ او را شناسائی کیفیت سلوک کند نماز گذاردن میفرماید وبفرماید چہ گونہ گذارند وکذالک تلاوت وکذالک نشستن در خلوت وتلقینات دیگر ورہ نماید مرید را بسوے خدا واین مقدم است از کیفیت سلوک وچندین کسان با خود دانند کہ خدا یرا یافتیم ونیافتہ

باشد بلکه ازان ره در مشام شان بوئے نرسیده است و پیر باید که بر مرید آسان کند نشاید ره را تا او را توحشے و تنفرے نشود و بیاموزد او را شرایع اسلام از چیزے مر او را که حق است برو طالب کسے است که این چیزها را مرتب کرده بعد ازان قدم در ره طلب نهاده است زیادتی سخنے است که شیخ میفرماید۔

**قوله** "واولی الاشیاء الیه قبل کل تصفیة المطعم والمشرب والملبس لانه بذلك یجد الزیادة فی حالة" بهترین چیزها که پیر مرید را فرماید تصفیه ماکل و مشرب و ملبس او باید که از حلال باشد و اگر زمانه است که حصول حلال تعسرے دارند باید که ماکل آنمقدار باشد که نسبت بمخمصه برند و ملبس به ستر عورت و سترا به پوستے بسنده کند و اگر اینقدرش هم میسر نیست بارے ره را نگذارد و دست و پائے بزند اگر درین حالت اجلش در یابد عجب نباشد که فردا آمنا و صدقنا جزاے او مقصود او باشد بدانی که بهوا خود را باز داد و از ره باز گشتن کار مسلمان نیست مثلاً دو نفرے مطلوبے مشتهیٔے را میخورند یکے میگرید و میخورد و یکے میخندد و میخورد این که میگرید و میخورد نباشد همچو اوئے که میخندد و میخورد و هم همچنین آنکه او لقمه خورد بستاند و یکے لقمهٔ بزرگ باید که مرید در تصفیه کوشد زیرا چه در تصفیهٔ مطعم و مشرب و ملبس طالب مزیدے در حال خویش می بیند۔

**قوله** "وقال النبی صلی الله علیه وسلم طلب الحلال فریضة علی کل مسلم بعد الفریضة" رسول الله فرموده است طلب حلال فریضه است بر هر مسلمے بعد فرائض خمسه نشاید طالب را که از خاعنان نفس کند البته در ان کوشد که او حلال خورد و اگر نه قدم مایقیم صلبه

**قوله** "وقال بعضهم طلب الحلال فریضة علی الکل

وترك الحلال فريضة على هذه الطايفة الا على حد الضرورة"
بعضے صوفیان ہمچنین گفتہ اند بر ہمہ طلب حلال فریضہ و بر طایفہ صوفیان ترک حلال
فریضہ زیرا چہ ایشان گفتہ اند زہد عبارت از ترک حلال است و زہد امرے لابدی
ایشان است کہ بے زہد رہ طریقت بہیچ وجہے متمشی نشود۔ صوفی را چہار صد
دینار فتوح رسیدہ او در حرم کعبہ نشستہ بود آن تمام بقسمت داد او خود صایم
بود نماز شام را شخصے دید کہ او در بادیہ میگردد کہ مگر چیزے را یابد ہمانرا قوت سازد
آن شخص باوے گفت اگر یک درمے نگہ می داشتی برائے قوت بکار آمدے
گفت راست می گوئی اگر می دانستم کہ من تا این زمان زندہ خواہم ماند ہمچنین
می کردم کہ تو می گوئی بر ہمچنین کس ترک حلال فریضہ باشد کار او نقد ابنقد است
مگر آنکہ آن وقت باشد کہ اگر او این حلال را استعمال نکند و ہلاکت بنیہ او باشد۔

۷ **قوله** "ثم قضاء ما ضيع من الفرائض ثم رد المظالم
على اهلها لقوله عليه السلام ردّ دانق من الحرام يعدل
عند الله سبعين حجة مبرورة" پس آن فریضہ کہ او بجائے
نیاوردہ است آنرا بگذارد و پس حق کسے بر و باشد آنرا بد و باز گرداند رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفتہ است اگر کسے یک دانگے از حرام بمالک او باز دہد
عند اللہ تعالی این رد بمقابلہ ہفتاد حج مقبول باشد۔

۸ **قوله** "وما كان عليه من ضرب وجرح وقطع فالقصاص
وما كان من غيبة او نميمة او شتيمة فالاستحلال والاستغفار
لصاحبها" واگر کسے را او زدہ است یا جراحتے کردہ است و کشتہ است اینجا
بقصاص بایستد آنچہ بر دیگرے کردہ است بر و ہمان کنند۔ آرے شرع
ہمین باشد جز این دگر نیست اما آنکہ قتلے کردہ است و پس آن طالب گشت

اکنون این را بالقصاص باید ایستاد طلب کہ کند کہ او خوشنود شود و اگر غیبتے گفتہ است واگر دشنامے دادہ است عذر آن بخواہد و استغفار کند و برائے او را آمرزش خواہد۔

۹ **قولہ** "ثم معرفت النفس وتادیبها بالریاضات ولها صفتان انہماك فی الشہوات وامتناع عن الطاعات فیروضها بالمجاهدات وهی فطم النفس علی ما الوفها وحملها علی خلاف اهو یتها ومنعها من الشهوات ویاخذها بالمکابدات وتجرع المرارات وبکثرة الاوراد واستدامت الصوم والنوافل من الصلوة مع القدم علی المخالفات ونقلها عن قبیح العادات" پس آن شناخت نفس است بدین کہ او ہرگز نخواہد کہ برہ راست رود کہ بدان رہ رہ بخدا برند البتہ کثر روی و پس افتادگی و کاہلی کردن شیوۂ اوست و او را ادب کند کہ این شیوہ از وبرود و راست پیشہ گیرد و ہروقتے کہ او روکثری بہ بیند بر وسختی بنہد و مر نفس را خاصہ این دو صفت است او میل دارد در شہوات و باز آمدن دارد از طاعات او را ریاضت کند آنچنین انہماک در طاعت شود و امتناع از شہوات شود و این نوع چہ ریاضت دست ندہد و ریاضت او چیست آنچہ او خواہد خلاف آن کنند حاصل این گفتیم و شیخ رہ این می نماید کہ استدامت او را و صوم کند کہ چو نفس را کارے وا بجی شود و او خو پذیر است ہمبدان انس گیرد و گفتہ اند ھی النفس تتعود ما عولتها۔

۱۰ **قولہ** "ویجتهد ان یتعوض عن النوم سهرا وعن الشبع جوعا وعن الرفاهیت بؤسا فیکون حینئذ من جملہ التائبین المختصین بمحبہ اللہ تعالی قال اللہ تعالی اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ" وجہد کند کہ بجائے

خواب بیداری باشد و بجاے سیری گرسنگی و از خوشی دشواری و از نرمی سختی عادت گیرد و این ہمه شد اید صفت از آن طالب است که باختیار و حکمت درین راه وے آمده است و آنکه او مبتلا و عاشق و مشتاق است او کسے است که خواب بطبیعت او از و بریده است و روے گرسنگی وقتے نمی بیند و رفاہیت و بُوس از و بچند فرسنگ گریخته است و بعد ازان که بر صفات ریاضات مذکور شود ہمچنین کسے را از طالبان حق گیرند که خداے تعالیٰ گفته است بتحقیق خداے تعالیٰ دوست میدارد آن مردم را که ساعةً فساعةً بخدا باز میگروند و ظاہر و باطن خویش را بمبالغه پاک میدارند۔

**قوله** وقال النبی صلی الله علیه وسلم الشاب التایب حبیب الله ویکون من الذین یبدل الله سیاٰتهم حسنات رسول الله علیه السلام فرموده است که آن جوانے که بازگشت بخدا دارد او محب خدا است یا محبوب خدا است اکنون شیخ شاب گرفته است که رسول الله شاب گفت زیراچه جوانرا او ساعةً فساعةً مزاحم اوست او آن مزاحمت را دفع میکند برین که روے بخدامی آرد و رسول الله شاب گفته است زیراچه طالب شہوات اند و چو او ازان طایفه باشد که خداے تعالیٰ سیئات او بحسنات بدل کرده است و ہواہاے او و سیئات او بر و آن شاب راکه رجوع بخدا کرد و ہوا را از خود دفع کرد پس ہمچنین شد که خداوند تعالیٰ سیئات او بحسنات بدل کرد۔

**قوله** روی ابوہریره رضی الله عنه عن النبی علیه السلام انه قال لیتمنین اقوام انهم اکثروا من السیئات قیل من ہم یارسول الله قال الذین یبدل الله سیاٰتهم حسنات ابوہریره

روایت کرده است از رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم که او گفته است
قومے باشند که فردا آرزو برند کاش مارا سیئات بسیار بودے صحابه پرسیدند
یا رسول الله کیانند ایشان که فردا آرزو کنند که اے کاش مارا سیئات بسیار بودے
رسول الله فرمود ایشان آنانند که خدائے تعالی سئیات ایشانرا بحسنات بدل کرده است
هر آئینه هر نفسے که نفس کسے خطرهٔ سیئه اورا مزاحم شد او در آن رجوع بخدا کرد و خدا
بمقابلهٔ آن اورا جزا داد سئیات اورا بحسنات بدل گردانید ضرورت دیگران
آرزو می برند که کاش مارا سئیات بسیار بودے۔

۱۳ **قوله** "و یکون من جملة المختصین بدعوت
حملة العرش فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ الآیة
فلقد عظم اقدارهم اذ جعل حمله العرش داعین لهم
لمثال هذا فلیعمل العاملون و قال الله تعالیٰ و فی ذٰلِكَ
فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ" همیں دلیل برین کند که رسول الله فرمود و یکون
من جملة المختصین که چون سیئه کرد و بران توبه کرد و پس آن سیئه بدل
بحسنه شد پس هر که همت رغبت برین کن که چون سیئه شود بحسنه بدل گردد۔

۱۴ **قوله** "والتوبة فریضة علی جمیع المومنین لقوله
تعالی تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا" و توبه بر جمله مومنان بر عوام
و خواص و اخص خواص از قصور همت چنین هم عام است خطاب مر جمله مومنانرا
باشد توبه کنید باز گردید بسوئے خدا همچنین باز گردید که خطرهٔ باز نگذرد از گناه۔

۱۵ **قوله** "و قوله عزوجل "وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ
الظَّالِمُونَ" و هر که توبه نکند هم آنکس است که او ظالم است اگر ازین توبه گنه
مراد است پس از ظالم مراد نفس خود است و اگر ازین گنه کفر مراد است پس ازین

حاشیه: ن عظمت — توبه النصوح

ظالم کافر مراد باشد۔

۱۶ **قوله** "وقال بعض المشایخ رحمهم الله علیہم غفلتک عن التوبة الذنب ارتکبته شر من ارتکابه ومن اخترمنه المنیه قبل التوبة فامره الی الله وَاِنَّ رَبَّکَ لَذُو مَغْفِرَۃٍ لِّلنَّاسِ عَلٰی ظُلْمِهِمْ الایة" بعضے از صوفیان گفته اند این که تو گنہے کنی و ازان غافل شوی این غفلت بدتر ازان گناه است که تو کردی وآنرا که مرگ دریافت پیش از انکه او توبه کند کار او مفوض بخدا باشد خواه به بخشد یا بقدر گناه عذاب کند وحال اینست که او گنهگاران را آمرزیده است دلیل برین کند که بے آنکه عذاب کند به بخشد۔

۱۷ **قوله** "ووقتها باق ما لم یبلغ الروح الحلقوم او یاتی غلق باب التوبة لقوله تعالی یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ کَسَبَتْ فِیْٓ اِیْمَانِهَا خَیْرًا" وقت توبه باقیست مادام که روح بحلقوم نرسیده است زیراچه اکثر وغالب اینست که آن شخص را چو شعورے نمانده است آن توبه را چه اعتبار باشد یا آنکه آن روز باشد که در توبه را بر بندند آن روز آفتاب از مغرب بر آید آن روزے است که اگر گنهگارے توبه کند توبهٔ او قبول نباشد اگر کافرے ایمان آرد ایمان او قبول نشود۔

۱۸ **قوله** "ثم یلازم الورع فی جمیع احواله ویعلم ان الله یحاسب علی الاستقصاء قال الله تعالی وَاِنْ کَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَیْنَا بِهَا ؕ وَکَفٰی بِنَا حٰسِبِیْنَ" سپس آنکه توبه کند باید که در جمیع احوال خود ملازم ورع باشد وگفته اند

ورع عبارت اجتناب از مشتبہات است واعتقاد کند بیقین بداند کہ خدائے تعالیٰ با وے محاسبہ خواہد کرد بدین سخن تمسک بآیت میکند خدائے تعالیٰ فرمودہ است اِنْ کَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ واگرچہ گنہے کنی باندکے ہمچند دانہ سرشف اَتَیْنَا بِهَا اورا بدان بیاورند وبآن ہم حساب کنند این حق محاسبہ است اما او کریم ورحیم است۔

۱۹ **قولہ** "فاذا صح لہ مقام التوبۃ والورع وشرع مقام الزهد فقد ان لہ لبس الخرقۃ" چون مقام ورع وتوبہ اورا صحیح شد یعنی مستقیم شد ودر مقام زہد شروع کرد وقت آن آمد کہ او خرقہ پوشد اورا شاید کہ خرقہ پوشد ایچنین کسے را لبس خرقہ ضروری باشد زیراچہ از صغایر وکبایر توبہ کردہ است وترک مشتہیات کردہ لابد این میسر نیاید تا خرقہ نپوشد زیراچہ خرقہ کہنہ است پیوند کردہ کہنہ بر کہنہ نہادہ ودوختہ اگر ایچنین جامہ نپوشد ترک مشتہیات بحقہا مستقیم نشود۔

۲۰ **قولہ** "وان رغب فیہا فلیراع ما یلزم فی لبسہا لئلا یصیر ھجینا ویخرج بھرجًا" واگر در خرقہ رغبت کند باید کہ حق خرقہ رانگاہ دارد زیراچہ تا آن خرقہ معیوب نباشد ونبہرہ نماید نبہر درمے راگویند کہ در دار الضرب سلطان سکہ او نزدہ باشند ایجاپرسند کہ رعایت حق خرقہ چیست گویند باید کہ بقناعت پوشیدہ باشد کہ این دیر باز است ودرگرما وسرما بکار می آید ہر بار بجامہ دیگر احتیاج نباشد ودیگر براقران و اخوان اورا برین افتخارے وتفضلے نباشد ودیگر مقصود او خمول وذبول بود وشکستن نفس باشد ودیگر طعام از مناسب خرقہ او باشد یعنی پرکالخورد کہنہ پوشد وچرب وشیرین بخورد وایچنین نباشد ودیگر سبب ذکر وسبب صدقہ وکفارت

ذریعہ تشہیر د ذریعہ اظہار تقدس

نساز و کلی این است که خرقه پوش را باید جملہ ہواہا را وداع کردہ باشد۔

۲۱ **قوله** "وقد ذهبت هذه القاعدة وارتفع التميز واختل النظام ودفع الرضا من جهت الاتباع بالارفاق ومن جهت المتبوعين بالاتباع" شیخ میگوید از زمانہ خویش می نالد ما خود زمانہ خویش را چہ گوئیم کہ زمانہ ما بہ ہنصد رسیدہ است، و شیخ شاید کہ بہ چہار صد بود یا پانصد شیخ میگوید کہ قاعدہ خرقہ پوشی رفت یعنی شرایط او فوت شد و میان صادق و کاذب تمیزے نماند نج خوش کہ چون ہمچنین شد کہ میان صادق و کاذب تمیزے نماند خود صادق را خرقہ پوشیدن ہمین ایام باشد کہ اختلال و انتظام شد و این کہ تمیز میان صادق و کاذب خاست سبب دو چیز پیران خواستند کہ ما را مریدان بسیار باشند و مریدان خواستند کہ بر ما خصبے و ارفاقے باشد۔

۲۲ **قوله** "ومن ذلك ينتشر الفساد فيظهر العناد" ہم ازین سبب فساد میان این طایفہ ظاہر شد و یکدیگر عناد افتاد یکے میگوید تو کیستی کہ من نہ ام و دیگرے ہم میگوید کہ تو کیستی کہ من نہ ام الله الله من میدانستم کہ در زمانہ ما ہمچنین شدہ است، در زمانہ ایشان ہم ہمچنین بود اللهم نجنا عنا۔

۲۳ **قوله** "فلبس الخرقة يجب ان يكون لمن ادب نفسه بالآداب ورياضتها بالمجاهدات والمكابدات وتحمل المشاق وتجرع المرارات" و بہ لبس خرقہ شایستہ کسے است کہ او نفس خود را بآداب متصوفہ ادب کردہ باشد یعنی آنرا تعلیم کردہ و بران قرار گرفتہ و استقامت یافتہ۔ کلی ادب متصوفہ این است کہ نفس خود را از جملہ ہواہا بدر بردہ بود۔

۲۴ **قوله** "ويكون قد جاوز المقامات وتادب بالمشائخ الذين يصلحون بالاقتداء وصحب رجال الصدق

وعرف احکام الدین وحدوده و اصول المذهب وفروعه" این کلمات وترجمه این کلمات هم بالا گذشته است۔

۲۵ **قوله** "فمن لم یکن بهذه الصفت حرم علیه التصدی للمشیخة والارادات" برانچه گفتیم هرکه بران صفت نباشد یعنی کلاً وجملةً از هواها برون نیامده باشد حرام باشد براوکه اوشروع بمشیخت کند ویا بارادات کند واین دو احتمال دارد مشیخت وارادت یعنی نشاید او شیخ شود ومردمان را مرید گیرد ودوم حرام باشد براوکه بر شیخی در آید وطلب ارشاد وهوس ارادت کند۔

۲۶ **قوله** "وقیل من لم یتادب برویة عیوب افعاله ورعونات نفسه والعمل فی ازالتها بجهده لم یجز الاقتداء به" وچنین گفته اند کسے که ادب بعیوب نفس خویش نیافته است یعنی آن عیوب را از نفس خویش دور نکرده است وکسے که عمل در دفع عیوب نفس خویش نکرده است براینچنین کسے اقتدا روا نباشد این جمله دلیل برین کند که مراد شیخ ازان گفتار که حرم علیه التصدی للمشیخت والارادات کسے است که او خواهد که شیخوخت کند۔

۲۷ **قوله** "ثم یاخذ نفسه بالمجاهدات ویفقد زیادتها من نقصانها وما لها وما علیها" باز کلام شیخ هم با اهل ارادت باز گشت این لفظ وترجمه این لفظ بالا گذشت۔

۲۸ **قوله** "ویعرض حاله علی شیخه فیما تعرض له وعلیه فی کل وقت تفقد وزیادت ونقصان انه قال الله تعالی فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ

ذرّۃٍ شرّاً یرہٗ" بیانے ورستے کردہ است صوفی در وقت خویش زیادتی یابد ونقصانے بیند تحقیق داند کہ موجب آن جز از توفیرے وتقصیرے نیست سپس آن باخود محاسبہ کند اگر نقصان دیدہ است عذر خواہد واگر زیادت بیند شکر بجا آرد ومزید آن نوع کند حکایت ابوبکر کتانی شاہد این سخن است ومرید را باید حال خویش بر پیر عرض کند آنچہ براے او را بود وآنچہ بر واست یعنی آنچہ داردیا بر ان زیادت شدہ است بر پیر عرض کند اینجا سخن خبط میرود گہے سخن در پیر میرود گہے سخن در مرید۔

۲۹ **قوله** "فقد قیل لیس بلبیب من لم یصف مابه الی الطبیب" زیراچہ گفتہ اند مریض خردمند نباشد آنچہ زیادت ونقصان اوست بر طبیب نگوید۔

۳۰ **قوله** "حکی عن الشیخ محمد بن سلمه قال کل مرید لایصح له فی الیوم واللیلة کذا وکذا مسئلة فانه ما سلك الطریق" وہم براے مدعا را شیخ این سخن می آرد کہ ابی محمد بن سلمہ گفتہ است ہر مریدے کہ روزے وشبے او را مسئلہ درست نشود او سالک راہ ارادت نیست یعنی ہر روز وشب او را موارد ے ہست ونمودارے ہست کہ اگر صحت آن نداند کہ چیست واز کجا است او در تردد وتحفظ نباشد او سالک رہ نباشد وکار او بیشتر نشود۔

۳۱ **قوله** "وحکی عن جماعة من المریدین حضروا عند الشبلیؒ فوجد هم غفلة لم یذکروا مسئلة فانشد" وحکایت گفتہ اند کہ جماعتے از مریدان کہ نزدیک شبلیؒ حاضر بودند پس ایشان را غافلے یافت یعنی غم کار ندارند واز گذشتہ وآیندہ نمی پرسند شبلیؒ

مناسب حال ایشان این بیت انشاد کرد۔

"کفی حزنًا بالواله الصیّب ان یری
منازل من یہوی معطلة قفراء"

بندہ است مر عاشق والہ را برائے غم و اندوہ راکہ مسکن کسے کہ اورا دوست میداشت خالی یابد شبلی یا حکایت از حال خود کرد یعنی برائے اندوہ مرابندہ است کہ ولہائے کہ آن مسکن محبت دوست است ایشان آن مسکن را از دوست و از غم دوست خالی می یابند یا کنایت از حاضران میکند یعنی اگر دوست باشما نیست منزل دوست بے دوست خالی می یابند شمارا برائے غم و اندوہ بندہ است

۳۲ **قوله** "ثم یطالب نفسه بمنازل المقامات علی ترتیبها ولا ینتقل من مقام الا بعد تصحیح آدابها ولا یشتغل بالزهد الا بعد الفراغ من الورع وما اشبهه ذلک الی ان تصیر بالمقامات الی القلوب" چون این شدہ باشد کہ بالا گفتہ است سپس آن از نفس خود در منازلہ مقامات تثبت آن کند چنانچہ گفتہ شدہ است اول توبہ بعد آن ورع بعد ازان زہد و از مقامے بمقامے انتقال نکند مگر آنکہ در آن مقام کہ ہست او درست کردہ و دران استقامت یافتہ بود و لا یشتغل بالزهد بعد الفراغ رحمۃ اللہ اے شیوخ این سخن ہمہ درین کتاب نیست در جملہ کتاب سلوک است۔ اما محمد حسینی میگوید چنین دانم کہ کسے باشد از آغاز کار تا انجام کار بدین ترتیب بمقصود رسیدہ باشد کہ ورع

---

لہ صیّب ابر بارندہ را گویند و اینجا مراد از "والہ الصیب" عاشقے است کہ چشمانش چو ابر بارندہ گریان اند۔

لہ۔ در نسخہ منقول عنہ الفاظ "میداشت خالی" از کتابت ترک شدہ است۔

را استقامت دہد۔ کسے ورع را استقامت دہد کسے بعد از ان انتقال از مقامے
بمقامے کند امرے ممکن است اما بفہم من متعسر است خواجگان ما ومن ور تبع ایشان
طالب مشتاق مرید مبتلا را تعلیمے وتلقینے کنند و با ہمہ ہوا ہا کہ ورو نہ استقامت
توبہ است درو نہ ورع و زہد و نہ چنین و چنان تلقین ذکرے و مرابطہ و ربطے کنند کہ
او بدان بشرطے مشغول شود بعد از چند کہ این ہمہ مقامات در ذیل خرقہ او بر بستہ
باشد و او را ہیچ بران نظر و شعور نہ اما بشرط است کہ عاشق باید و محب باید و مشتاق
باید زہد را انجا مساغ در دل او و ورع را کجا مجال او بیک فف آتش عشق ہمہ را
یکبار سوختہ است و ہیچش نظر او بدینہا نہ این سخن مرا در صحیفہ دل عاشقان نویسند و
از ایشان پرسند کہ ہمچنین ہست یا نہ و این سخن جز ایشان فہم نکنند بیچارہ کسے کہ
چنین نیست ہمہ روز و ہمہ شب او را با شیطان و نفس کشتی بیباید گرفت و وقتے
بیخبر شود و وقتے می افتد آرے۔ **بیت**

عشق آمد و خانہ کرد خالی | بر داشتہ تیغ لا ابالی

اے طالبان اے عاشقان اے مشتاقان اے مبتلایان کجائید
در چہ کارید و در چہ کارید و در چہ کارید و در چہ مصلحت ابداز کار افتادگان پرس
از دردمندان و از غم زدگان تجسسے و تفحصے کن کہ ایشان را پروائے چیزے
ہست یا نہ دگر زیادتی چہ کنم۔

۳۳ **قولہ** و قال بعضہم العمل بحرکات القلوب اشرف
من العمل بحرکات الجوارح کسے از پیران گفتہ است عملے کہ بزبان و دست
و پا باشند و عملے کہ بدل باشد عمل دل شریف تر از عمل جوارح است و عملے
باشد کہ آن نسبت بہ دل دارد جوارح در ان عمل بیکار می باشد این عمل شریف تر
از ان عملے کہ بجوارح است اما اگر ہر دو جمع شوند عمل بجوارح میکنند و دل ہمبدان

عمل است این تقاضا کند کہ این جمع فاضلتر ازان ہر دو باشد اما عملے کہ بدل آست
چنان در آن غرق است کہ اعضا بیکار است این اثرے عظیمے دارد و قدرے
شریف زیرا چہ ہرچہ در عمل قلب ظہور و قبول است اثر او بیشتر و حاصل او برتر
مثلاً شخصے نماز میگذارد و دل او غرق بحضور است و اگر ہمین حضور در حالتے است
کہ جوارح را ہیچ حرکتے نیست این بتجربہ گفتہ اند کہ این اکسیر اعظم و کبریت احمر باشد

۳۴ **قولہ** "وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو وزن
ایمان ابی بکرؓ بایمان اہل الارض لرجح" رسول اللہؐ فرمودہ است
اگر ایمان ابوبکر رضی اللہ عنہ را وزن کنند بایمان ہمہ خلق ایمان ابوبکرؓ راجح
آید از انچہ ایمان نسبت بدل دارد و نسبت بدرستی اعتقاد و ابوبکرؓ درین قضیہ
کاملترین از دیگران بود۔

۳۵ **قولہ** "وقال علیہ السلام ما فاق ابوبکرؓ بکثرت
الصلوۃ والصیام ولکن بشئ وقر فی قلبہ ولہذا ظہر
من حالہ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مالم یظہر من حال غیرہ حتی صعد المنبر فحمد اللہ تعالیٰ
واثنی علیہ ثم قال من کان منکم یعبد محمداً فان محمداً
قد مات ومن کان منکم یعبد رب محمد فہو حی لا یموت"
وحدیث دیگر۔ رسول اللہ در شان ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمودہ است کہ فضل
ابوبکرؓ بر مردم دیگر نہ بدین است کہ او نماز بسیار می گذارد و روزہ بسیار میدارد۔
بلکہ فضل او بچیزے است کہ آن چیز در دلش معظم قرار گرفتہ است ہمانچہ گفتیم کہ
حضور دل برتر از عمل جوارح است و عمل جوارح اعتدادے و اعتبارے ندارد
مگر بحضور قلب وہم بنابرین کہ در دل ابوبکرؓ چیزے معظم و موفر بود بعد فوت رسول اللہ

فضلت الابرار نعم ان کان الکمال ... [illegible]

بر منبر بر آمد بعد حمد وثنائے خدا گفت ہر کہ میان شما محمدؐ را می پرستید تعلق بظاہر
او داشت پس گو بداند بتحقیق محمدؐ مرد و ہر کہ میان شما خدائے محمدؐ را می پرستید پس
گو بداند بتحقیق خدائے محمدؐ زندہ است کہ ہرگز نمیرد ــ من محمد حسینی ام چند سخنے
بنویسم اینجا اما مردمان بدگمان وظنون فاسد در حق من کنند عجب کارے کہ رسول اللہ
محتجب شود و ابو بکرؓ گوید مات محمدؐ و عجب کارے کہ ہمانجا او خطبہ کردہ باشد ہمانجا
بر آیند وخطبہ کنند صوفیان گویند کہ او متمکن بود نہ متلون این وقر و قار وعزت ہم
از تمکن او بود آرے آن درد نبود کہ تمکن او را اضطراب آرد و درد آنچنان
غالب شود کہ با ہمہ تمکن مرد مستوجع و مضطلم شود او روے بگرداند و ہر کس بتدبیر
خلافت مشغول شود تمکن حالتے است ہر روے ہر وجعے و ہر اندوہے و ہر غمے
کہ بر وافتد تمکن بر قرار خود باشد مرد متمکن بگرید و آہ زند و از خود برود و مردمان او را
بے ہوشیانہ دانند و دروذبولے و فہولے نماید اما این تمکن او راز یانکار نباشد
عشق دگر است و کار سازی دیگر عاشق عشق مجاز معشوقہ در کنار دارد و با ہمہ درد
و سوز از حد افراط تجاوز کردہ ـ ہان وہان اگر ازین سخن زیادہ کوشیم ہمانکہ گفتیم مردمان
گمان دیگر برند ـ فالعیاذ باللہ محمد حسینی را از اندک و بسیارے از دایرۂ اہل سنت
و جماعت وہم تجاوزے باشد ـ عاشقے بود کہ معشوقہ را در بر آوردہ و از وفرزندان زادہ
سوز و درد او برین اندازہ بود

**بیت**

من از عشق تو خون خوردن گرفتم  تو دیرے زی کہ من مردن گرفتم

معشوقہ در کنار گرفتہ و خون از دہن بیرون می انداخت و این بیت کہ گفتیم میگفت
و جان بمعشوقہ می سپرد ـ گفتم عاشقی دگر است و کار سازی دگر بدانی کہ عاشق را حال
است و احوال است کہ در گفت و شنود در نمیگنجد ـ باشد صوفی کہ با ہمہ کشف و تجلی
یک ساعت از و محجوب نیست باوے عشقے دارد کہ این جہان را ہم بعشق وے

تمام کند۔ گفتم عشقبازی دگراست وکارسازی دیگر۔ اے عزیز اتحاد وکما ہو حقہ متصور نہ البتہ دوی باقی اوئی او ومنی من ثابت آنکہ درد وسوز بچہ کم باشد عاشق بیقرار ے را بیزاری ندادہ است با درد وغم وسوز قرار گرفتہ است فافہم واغتنم۔

۳۶ **قولہ" وقاتل اھل الردۃ حتی حفظ الاسلام"** قصہ برین جملہ است کہ مسیلمہ کذاب بعد انتقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعوی نبوت ورسالت کرد وفریضہ زکوٰۃ را ازمیان برگرفت خیلے بسیار ے از قبایل عرب مرتد شدند وبدو پیوستند ابوبکر رضی اللہ عنہ مہاجر وانصار را جمع کردہ بمشورہ نشست ایشان باجمعہم گفتند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ازمیان مارفت مدد سماوی منقطع گشت مابکدام اعتماد وقوت مقاتلہ کنیم کلّنا یتخذ بد ینہ ہر یکے از ما بدین خویش بیگانہ باشد ہرچہ درجہان شود گوشوا ابوبکر رضی اللہ عنہ برجست وبغضب خاست گفت واللہ نشود این دین او وسر وجان ما فدا ے دین محمد یا خود را کلاً وجملۃً بدین او دہیم یا دین او را بشرط برپا ے داریم این حکم بعلی رسیدہ رضی اللہ عنہ علی آن روز این سخن گفت کہ خلیفہ رسول اللہ نیکو حکمے کرد صحابہ رضوان اللہ علیہم وہاجر وانصار باآن بدبخت بقتال پیوستند سہ شب وسہ روز مقاتلہ بود تا آنکہ وحشی چنان حربہ درسینہ آن بدبخت زد کہ او بدوزخ رفت دین برمفر ومستقر خویش قرار گرفت ہر آئینہ بدین عمل ابوبکر را فضلے باشد کہ درین فضیلت دیگرے را شرکتے نیست۔ ترجمہ کتاب **وقاتل** عطف است بر وصعد المنبر یعنی این کار کرد واین کار از ہر دو دلیل بر تمکن وفضیلت اوست واسلام را بشرط نگہدارد۔

۳۷ **قولہ" وقال بعضہم اذا صادت المعاملات الی القلوب استراحت الجوارح فحینئذ یشغل بعمارت الباطن ومباشرت**

الاحوال ومراعات الاسرار وعد الانفاس" بعضے از صوفیان گفته است
چون معاملات اہل سلوک بدل رسد جوارح راحت گیرد واحتمال دارد یعنی عملے که
جوارح کند بلذت کند وبنشاط کند ودیگر جوارح از عمل زواید فارغ شود یعنی اگر
رعایت کند واگر نکند زیانکار او نباشد اما این میگویم چو او مقتدا و مقدم خلق
باشد اورا از زواید چاره نباشد ودیگر اورا با عملے انسے الفے شده است
اورا از ان باز ماندن متعسر بود وعد نفس را ومراعات را احوال را بالا گفته ام واین که
اینجا میگوید که استراحت جوارح شود زیراچه او مشغول بدین میشود ومن میگویم اعمال
زواید با این همه مجاہنتے دارد۔

۳۸ **قوله** "کما قیل عبادت الفقیر نفی الخواطر ویحذر
کل الحذر ان یفسد بدایته بقول المثنیین ومدح
المادحین بل یرجع الی ما یعرف من نفسه" چنانچه گفته اند
عبادت فقیرے که جوارح او از اعمال زایده استراحت یافته باشد نفی الخواطر است
ازین خواطر نفسانی ووسواس شیطانی مراد نیست بلکه نفی خاطر وہم وجود غیر ویحذر
کل الحذر لاحول ولا قوة الا بالله شیخ در اثنائے آنکه در بیان به اعلی علیین
میبرد وقدم در اسفل السافلین می نهد باز حکایت مبتدیان بنبشتن گرفت
میفرماید که صوفی حذر کند حذرے تمام کند بدایت خود را بمدح مردمان مدح کننده وبه ثنائے
نیک مردم که همه گویند زہے که توئی وشاد باش که توئی حالت بدایت خود را
فاسد نکند وبدان لحاظ نیارد بلکه باز گردد بهر آنچه از نفس خویش میداند که او بیگانه است
هرگز آشنا شدنی نیست وشیطانے است که هرگز مسلمان شدنی نیست چنانچه
مردمان گویند که آن فلان شیطانے است که هرگز بیک لاحول دفع نشود۔

۳۹ **قوله** "کما قیل لبس سماع الالفاظ کمشاهدة الالحاظ"

یعنی سخن شنیدن ہمچو دیدن او نیست شنیدن چیزے دیگر و شنیدن احتمال خبرے کذبے باشد یا احتمال این باشد کہ این تمام شنیدن انچہ حق شنیدن باشد نہ شنیدہ است اما دیدن این است کہ شی را بعینہ می بینند پس شنیدن ہمچون دیدن نباشد و آن مرید آن او حکایت می کند از کردار او۔

**قولہ** "ویعود نفسہ صیام النہار و قیام اللیل و خدمت الاخوان" و عادت کند نفس خود را کہ روز بصیام باشد و شبہا بقیام باشد و خدمت یاران ہم کار۔

**قولہ** "قال الجنید کل مرید لا یعود نفسہ لا صیام النہار و قیام اللیل فکانہ یتمنی ما لا یصلح لہ" ہر مریدے کہ بشب بیداری عادت نکردہ باشد بگزاردنی و خاندنی و روز را بروزہ داشتن پس او بدان ماند کہ او تمنی میکند چیزے را اگر آن چیز بدو برسد کہ آن چیز لایق او نباشد۔

**قولہ** "ثم یراعی اوقاتہ بضرب من الخیر فان الوقت اذا فات لم یدرک" بعد از ان مراعات و محافظت کند نگہدارد اوقات خویش را بچیزے کہ آن نسبت بکارے نیکے دارد زیرا چہ چون وقت رفت ادراک وقت ممکن نیست انچہ رفت رفت باز نیاید وقتے گفتہ بودم۔

بیت

دی رفت و گذشت باز نیاید     فردا آید و اگر نیاید شاید

امروز بنقد وقت خوش باش     رفتہ رفتہ است ہر انچہ آید آید

**قولہ** "وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغی للعاقل ان یکون شاخصا الا فی ثلث مرمۃ لمعاش او تزود لمعاد او لذۃ فی غیر محرم" رسول اللہ فرمودہ است باید مرد عاقل را کہ او نظر کند در سہ چیز یعنی کار او در سہ چیز باشد یا برائے معاش را کہ آن لابدی است یا آنکہ توشہ گیرد

برائے آخرت وقیامت را یا آنکہ نفس را کہ قوام نفس یکے بہ لذتے است یعنی لذت کہ آن حرام نباشد زمانے بدان لذت گیرد۔

**قولہ** "وقال علی رضی اللہ عنہ ینبغی للمؤمن ان یکون لہ اربع ساعات من النہار ساعۃ یناجی فیہا ربہ وساعۃ یحاسب نفسہ وساعۃ یاتی فیہا العلماء الذین یبصرونہ بامر اللہ وینصحونہ وساعۃ یخلی بین نفسہ ولذاتہا فیما یحل" وعلی کرم اللہ وجہہ فرمودہ است باید مرد مومن عاقل را کہ روز چہار ساعت است معیشت خویش را بقسمت این چہار ساعت است معیشت بگذارد و در یک ساعت مناجات با خدا و راز با خدا گوید یعنی بعبادت او مشغول باشد و یک ساعت در مخاصمت نفس باشد یعنی در مکابدت ومجاہدہ او مشغول شود او را بہ اہتمام خود بہر طریقے کہ ہست از ہوا ہا باز دارد و ساعتے در تعلم آن علم باشد کہ آن علم منجی او بود و بدان علم او را رضائے خدا دریابد مرتضی ازین علم این عنایت کرد یاتی فیہا العلماء الذین عالمانے کہ ایشان آنچہ مامور خدا است او را بدان بصیر کنند و نصیحت بکار خوب کنند یعنی از خدا چیزے خیرے است بر آن بر دو ساعتے دگر نفس بر توحقے دارد و آن حق او وایصال حظ اوست و آن محمود در شرع۔

**قولہ** "وقال الحریری دخلت علی الجنید وہو مہتم فقلت مالک قال فاتنی شیء من وردی فقلت لہ اعدہ فقال کیف وہی اوقات معدودۃ" حریری میگوید بر جنید آمدم واو را غمگین دیدم پرسیدم مالک چہ شد ترا گفت فاتنی وردی از ان من فوت شد حریری گفت آن وردے فایت را باز گردان یعنی بوقتے دگر بجائے آر جنید گفت

چه گونه باز گردانم که او فاتے معدودے است اینجا گویند جنید چون برائے هر روزے را وردے دارد فوت این ورد چه معنی دارد مگر چنین باشد و قومے بود که وردے دیگر هم که معتاد این وقت نیست بدان مشغول شده باشد که تمام شب او موظف است لیلة البرات با این وظایف او جمع شو و او مشغول به اداے صلوتے و ادعیه که درین شب آمده است شد وردے که معهود شب داشت آن در تاخیر افتاد۔

**قوله "وقال بعضهم من سبق بخطوط لا یدرک اذا کان صادقا"** آرے که از دیگرے هم روشے یک گامے پیش شد آنکه او بکام شده است و آنکه او پس افتاده است نتواند رسیدن زیرا چه هر دو دو روشے او هم گامے میزند پس به هم گامے میزند چونه میتواند بدو رسیدن مگر آنکه او بایستد تا نی کند از روش یعنی بدو برسد و آنکه بدو دو نایستد مانده و کوفته رسیده هم نتواند با وے گام زدن۔

**قوله "والمرید یجب ان لا یخلوا ظاهره من الاوراد و باطنه من الارادات الی ان یرد علیه الواردات"** مرید ظاهر از اوراد خالی نباشد یعنی یا نماز میگذارد یا چیزے می خواند و باطن او باید غرق بمحبت و ارادت باشد تا آنکه بر وے واردات فرود آید۔ اکنون این الی یا بمعنی حتی است یا برائے انتهائے غایت است فعلی هذا علت افتد یعنی این ملازم و ارادت است و واردات برائے آنست تا واردات فرود آید و اگر برائے انتهائے غایت را است معنیش این باشد که غایت اوراد یا ارادت تا آن زمان است که واردات فرود آید بعد از ان که واردات فرود آید بحکم واردات باشد۔

**قوله "فحینئذ یکون مع الواردات ولا مع الاوراد"** درین هنگام او با واردات باشد نه با وراد۔ ارادت را شیخ ازین دو معنی که

معنی آخر را عنایت کرد و با این ہم احتمال آن معنی دارد زیرا چہ اگر او در واردات یا ورا ورا داست واردات باشد۔

۴۹ **قولہ** "رای بعض المشائخ سبحۃ فی ید مرید فقال ما تعمل بہا قال اعد التسبیحات قال علیک ان بعد السیئات" پیرے مریدے را دید در دست او تسبیح است پیر پرسید کہ بدین تسبیح چہ میکنی گفت تسبیحات را می شمرم گفت بر تو باد کہ سیئات را شمری نفسے غفلتے کہ ترا از کار و از دوست و از محبوب می شود آنرا کہ دارد درین کوش کہ ترا غفلتے از ان نباشد۔

۵۰ **قولہ** "وینبغی ان یغتنم خدمت الاخوان ویقدمہا علی النوافل" و باید خدمت برادران ہمکار را غنیمت دارد چون شیخ درین باب اہتمام دارد این سخن بسیار جا گوید خدمت را بر نوافل مقدم دارد یعنی نوافل را بجائے آرد و خدمت اخوان کند و اثر خدمت اخوان را بر تر از اثر او را و خود داند۔ این قدر بدان خدمت اخوان را این اثر باشد تا در خدمت پیر مرشد چہ اثرہا باشد۔

۵۱ **قولہ** "فقد روی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت ما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فارغاً فی اھلہ اما ان یخصف نعل المسکین او یخیط ثوباً لارملۃ" از عایشہ رضی اللہ عنہا مروی است ہیچ وقت رسول اللہ را در خانہ فارغ دیدہ نشد تا این حد اگر نعل مسکینے شکستہ بودے شستے آنرا پیوند کردے بدوختے این حکایت ور دست برائے اثبات آنرا است کہ خدمت اخوان برتر از ادائے نوافل است و دیگر روز را قسمت کند بچہار حصہ این داخل آن چہار حصہ است" و منہا

مرمّة لمعاش که یکے ازان مرمعاش است و منہا تزود لمعاد۔

۵۲ **قوله** "حکی عن ابی عمرو الزجاجی انه قال فقمتُ عند الجنید مدةً فما رانی فقط الا وانا مشتغل بنوع من العبادت فما کلمنی حتی کان یوم من الایام خلا الموضع من الجماعت" ابوعمرو زجاجی میگوید که من تا دیرے بر جنیدؒ مقیم بودم و ہیچ وقتے جنید مرا ندیده است مگر بکار خدا مشغول بوده ام بنمازے یا بتلاوتے یا بدعائے و باین ہمه ہیچ وقتے بامن سخن نگفت تا آنکه روزے جنیدؒ بامریدان بجائے رفت موضع بودن صوفیان خالی شد۔

۵۳ **قوله** "فقمتُ ونزعت ثیابی وکنست الموضع ونظفت ورششته وغسلت موضع الطهارت فرجع الشیخ رضی علی اثر الغبار فدعالی ورجب لی ودعالی وقال احسنت علیك بها ثلثا" پس خاستم و جامہاے خویش را کشیدم و موضع را جاروب زدم و آب زدم صاف کردم و ہمچنان جاروبے که داده ام اثر غبار آن بر سر وریش و اندام من ہمبود و ہمچنان جنیدؒ در آمد مرا بدین حال دید مرا سوے خویش خواند بامن مرحبا گفت احسنت نیکو کارے کردی احسنت بہا علیك باید که ہمین خصلت لازم گیری۔ حکایت براے آنرا آورد که خدمت اخوان برتر از اوراد و نوافل است

۵۴ **قوله** "ویکره للمرید مفارقت استاذه قبل انفتاح عین قلبه بل علیه ان یصبر تحت امره ونهیه فی خدمته" ومکروه است یعنی نشاید وروا نباشد مرید را پیش از آنکه چشم دل کشاید مرد صاحب بصیرت شود مفارقت استاد مرشد کند بلکه برو واجب باشد که صبر کند که در زیر فرمان او باشد و خدمت کند۔ من میگویم مردم را چند آوان است که

مفارقت پیر لی حال مناسب مریدین

یک آوان طفولیت اوست آنرا ایام رضاع گویند اگر درین ایام طفل را از شیر مرضعہ جدا کنند
ہلاک گردد و ضائع شود۔ مرید مبتدی اول حال بدین طفل ماند کہ اگر درین ایام از پیر جدا
شود ضایع گردد و بجائے نرسد و دیگر ایام فطانت کہ کودک طعام و آب خوردن
میگیرد و از شیر جدا میکنند این ایام نیز اگر از مادر و مرضع جدا شود ہم ہلاک شود و ضائع
گردد زیراچہ او نیک و بد را نمی شناسد و خود را نگہداشتن نمیتواند ہم ہمچنین مریدے
مبتدی کہ او تا اینجا رسیدہ است کہ او را تلقین شدہ است و در کار در آمدہ است
این نیز عارف حال و مآل خود نیست ہر آیئنہ اگر پیر را گذارد در محل ہلاکت ضیاع افتد۔
و دیگر ایام رہوق است آن ایام نیز اگر کودک از مربی و اتابک رہ روش معیشت خود
نشناسد پریشان و آوارہ گردد ہمچنین مریدے کہ او را چیزے از مسالک قوم رہ روئی
پیش آمدہ بود اگر شیخ مرشد کہ بجائے پدر است و مادر است او را دل نہ دہد و دلداری
نکند او استقامت نیابد دیگر ایام شباب است اگر شخصے شاب کہ ایام دیوانگی و خودکامی
اوست صحبت با مردمان عاقل و حکیم صفت نباشد لوندے پریشان گردے
گردد۔ ہمچنین مریدے کہ در اول کشف و تجلی مرشد و شیخ بر سرش نباشد ترسم کہ ملحد
و زندیق گردد۔ دیگر ایام کہولت است مرو پختہ شد بر دبارگشت ہر چیزے را چنانچہ آن
چیز است شناخت شر و خیر را بحقہما و حقیقتہما دانست اگر درین ایام مرید از پیر جدا
شود شاید کہ او نیز در مرتبہ شیخوخت رسیدہ است۔ اما محمد حسینی میگوید
کدام نیکبخت کدام محبوب حق بود کہ جان عزیز خویش را فدائے خاک پیر کند
زہے مرد کہ اوست زہے دولتے کہ او باقیست زہے سعادتے کہ او دارد۔

۵۵ **قولہ** "قال بعض الشیوخ من لم یتادب باوامر الشیوخ
وتادیبھم فلا یتادب بکتاب ولا بسنۃ" و پیران گفتہ اند ہر کہ
بگفت مشایخ ادبے نگرفت او بکتاب اللہ و سنت رسول اللہ ادبے نگیرد زیراچہ

مشایخ جز بکتاب اللہ سخنے نمیگویند ہر چہ ایشان میگویند یا بعبارت کتاب اللہ ویا سنت رسول اللہ میگویند ویا از اشارت ویا از کتابت ویا از ولایت پس ہر کہ از سخن ایشان ادب نگیرد پس از کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ہم ادب نگیرد۔

۵۶ **قولہ** "وقیل علامة المریدین السمع والطاعة لا طلب التدلیل وترک التصبر عند الطبیب" نشان مریدیست کہ ہر چہ پیر گوید بگوش دل بشنود وہر چہ فرماید از اطاعت کند اینچنین نباشد کہ از پیر طلب دلیل کند کہ چرا کنم از کجا میگوئی دلیل داری۔

۵۷ **قولہ** "وقال بعض المشایخ اذا رایت المرید قائماً مع الشہوات طالبا لحظوظ النفس فاعلم انہ کذاب" چو بینی مرید را کہ ثابت بر شہوات ہست یعنی ثابت بر لذت ہوائے نفس است وطالب مرحظہائے نفس را ہست جامہ خوب پوشیدن وطعام خوب خوردن وگشتہائے ہر طرف ہوائے نفس کردن پس بدانکہ او دروغ وکذاب است او مرید طالب نیست او دروغ گو وبسیار دروغ گوئی دارد۔

۵۸ **قولہ** "واذا رایت المتوسط غافلاً عن حفظ حظوظ قلبہ ومراعات احوالہ فاعلم انہ کذاب" وآنکسے کہ او خود را متوسط داند ودر ورطۂ توسط دارد وازانکہ واداشت دل کہ دل را از غفلت نگہدارد پس او متوسط نیست ودرجہ متوسطان ندارد وبدروغ در باب خویش وہم توسط می برد ومراعاتیکہ دل را باشد ازان غافل است پس بدانکہ او بدروغے در باب خویش گمان توسط میبرد۔

۵۹ **قولہ** "واذا رایت من یشیر الی المعرفة ویمیز بین المدح والذم والقبول والرد فاعلم انہ کذاب" وہر کہ

اشارت بمعرفت خدامی کند وخود را یکے از عرفا میداند و میان مدح و ذم و قبول ورد و تمیز میکند ہر کہ او را مدح کرد بدان خوش میشود و چنان احساس کردہ کہ انسان بچیزے عزیزے خوش شود چنانچہ از حال او معلوم شود کہ او بدان خوش شود پس بدانکہ او کذاب است یعنی خدا را نشناختہ است و بدروغ گمان معرفت در حق خویش بردہ است۔

۶۰ **قولہ** "وقال جنید رحمۃ اللہ علیہ لولا العلامات لادعی کل انسان سلوک الطریقۃ" جنیدؒ گفتہ است اگر علامات ابتدا و توسط و انتہا نبودے ہر کہ ہست دعویٰ ابتدا و توسط و انتہا کردے نیکو مصراعے ہست **مصراع**

این چو معاملہ نباشد سخن آشنا ندارد

وہم برائے این مدعا را شیخ این آیت حجت آرد۔

۶۱ **قولہ** "قال اللہ تعالیٰ فَلَعَرَفْتَہُمْ بِسِیْمٰہُمْ ط وَلَتَعْرِفَنَّہُمْ فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ ط" ہر آئینہ بشناسی تو ایشانرا بپیش رہروی ایشان آرے متفرس را معرفتے بینہ از رنگ وروئے و از بشرہ مردم ہست کہ در باطن او چیست ولحن القول عبارت از اضطراب سخن است خاین در کلام استقامتے ندارد مضطرب میگوید حاصل این آمد کہ صورت ظاہر علامت بر معنی باطن است۔

۶۲ **قولہ** "ویجب ان یعلم انہ لا یصلح لہ مقام ولا حال ولا عبادت الا بالاخلاص وھو تصفیتہا عن رویت الخلق" مرید باید بیقین داند ہیچ حالے ومقامے درست نشود مگر باخلاص و اخلاص چیست عمل از رویت خلق خالص وصاف گردد یعنی در حالت عمل نظر بر خلق نباشد۔

۶۳ **قولہ** "وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

انه قال یقول الله تعالیٰ انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل لی عملا اشرک فیه مع غیری فانا بری منه ومن عمله" رسول الله حکایت از خدا میکند خدا گفته است من غنی از شرکم هر که برائے من عملے کند و غیر مرا دران عمل شریک کند من ازان عمل وازان عامل بیزارم۔

۶۴ **قوله** "وقال بعضهم کل حق شارک الباطل فقد خرج من قسمت الحق الی قسمت الباطل فان الحق غیور ولا باس بما یظهر من احواله وعباداته من غیر قصد له فی اظهاره" بعضے صوفیان گفته اند هر حقے که باطل شریک شد او از قسمت حق بیرون آمد بے شبہ چه گفته است وان الحق غیور وتحقیق حق غیور است واگر از احوال صوفی واز عبادت او چیزے ظاهر شود که دران قصد ظاهر کردن او نباشد دران باکے نیست یعنی زیان وقت او نباشد واو از آنها نباشد که از قسمت حق بقسمت باطل رود۔

۶۵ **قوله** "ولا یصح له الاخلاص الا لمعرفت مقادیر الخلق وضعفهم وقلت نفعهم وضررهم کما وصفه الخلیل لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَلَا یُبْصِرُ وَلَا یُغْنِی عَنْکَ شَیْئًا" واخلاص درست نشود مگر آنکه مرد عارف باندازهٔ خلق شود که از ایشان نفع وضررے وسودے وزیانے نیست چنانچه خلیل الله صلواة الله علیه صفت بتان کرده است لِمَ تَعْبُدُ با پدر خویش آزر را گفت چرا می پرستی کسے را که نشنود و نه بیند و هیچ چیزے ترا از تو بے نیاز نگرداند۔

۶۶ **قوله** "وقال النبی صلی الله علیه وسلم لا یجد احدکم حلاوت الایمان حتی یعلم ان ما اصابه لم یکن

لیخطیه وما اخطاه لم یکن بصیبه" ورسول اللہ فرمودہ است ہیچ یکے از شما لذت ایمان نیابد بحقیقت ایمان نرسد تا اعتقادش این نباشد کہ انچہ ترا رسیدہ است ہیچ چیزے اورا از تو باز ندارد و انچہ ترا رسیدنی نیست ہیچ چیز ترا نرساند۔

۶۷ قوله" وقال علیه السلام ان من ضعف الیقین ان ترضی الناس بسخط الله تعالی وان تحمد هم علی ما رزق الله تعالی وان تذ مهم علی ما لم یوتك الله فان رزق الله لایجره حرص حریص ولا یدفعه کراهة کاره" از ضعف یقین ایمان مردم است کہ مردمان را خوش کنی بچیزے کہ در آن رضائے خدا نیست کہ در ان غضب خدا است وایشان را مدح کنی برین کہ رزق خدا بواسطہ ایشان بتو رسد وایشانرا ذم کنی براے چیزیکہ خدا از ایشان رزق تو نگر دانیدہ است وتو بدان ایشانرا بدگوئی زیراچہ انچہ خدا رزق تو کردہ است آنرا حرص حریص بتو نکشد نیارد یعنی تا آنکہ تو حریص ہستی بران از حرص تو بر تو نکشد نیارد و آنکہ بتو رسیدنست کسے خواہد بتو نرسد نتواند کہ بتو نرساند۔

۶۸ قوله" قال الله تعالی وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ج وَاِنْ یُّرِدْكَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ط یُصِیْبُ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ" وخداوند سبحانہ وتعالی گفتہ است واگر خدائے تعالی زیانے تو رساند ہیچ یکے نتواند آنرا از تو دور کند واگر کند خدا کند واگر خواہد ترا چیزے نیکے برساند مر فضل خدا یرا ہیچ ردکنندہ نیست یعنی مر فضل خدا یرا ہیچ بازدارندہ نیست۔

## فصل ۲۸

۱ قوله ویجتهد فی مراعات نفسه ومعرفت اخلاقها

فانہا الامارۃ بالسوء ولا یغفل عنہا وان تناہا فی المعرفت" وجہد کند اجتہاد کند وجہد بہ مشقت کند در نگہداشت نفس خویش کہ او را یاوہ نگذارد فانہا الامارۃ بالسوء زیراچہ او فرمایندہ بہ بدیست وبسیار فرمایندہ بہ بدیست والبتہ از نفس غالب نشود ونداند کہ او مطیع من شد ومنقاد من شد واو کمین گاہ دارد والبتہ چنان حظ خویش میگیرد کہ ترا ازان شعور نہ واگرچہ آن شخص بگمان خویش داند کہ بانتہائے معرفت ہر چیزے رسیدہ ام۔

۲ **قولہ** "فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان مراعیاً لہا ومستعیذا باللہ تعالی من شرہا" زیراچہ پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ محافظ نفس بود واز نفس بخدا پناہ گرفتے تا آنکہ او خود برائے خود را این کار کردے یا برائے تعلیم امت را بود وچنین دانم کہ برائے تعلیم امت را بود زیراچہ او گفتہ است اَسْلَمَ شیطانی۔

۳ **قولہ** "وکان علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یقول ما انا ونفسی الا کراعی غنم کلما اَضُمُّہا مِن جانب انتشر مِن جانب آخر" وامیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ گفتہ است نہ ام من ونفس من مگر ہمچو شبان گوسفندان ہر گاہ از طرفے جمع میکنم بطرفے دگر می روند یعنی نفس از ہر حظے کہ او را منع میکنم او بطرفے دگر میگیرد۔

۴ **قولہ** "وقال ابو بکر الوراق رضی اللہ عنہ النفس مرائیۃ علی جمیع الاحوال منافقۃ فی اکثر الاحوال مشرکۃ فی بعض الاحوال" ابو بکر وراق گفتہ است نفس در جمیع احوال خود نما است تا آنکہ در بہشت گوید۔ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُکْرَمِیْنَ واکثر احوال منافق است عیبے خواہد پنہان دارد وہنر خود نماید در بعضے

احوال مشرکست البتہ دوی از صفاء اوست ہرگز قرار نگیرد۔

قولہ "وقال الوسطی رحمۃ اللہ علیہ النفس صنم والنظر الیہا شرک والنظر فیہا عبادت" واسطی گفتہ است کہ نفس بمچو بتے است دیدن بسوے او برغبت شرک است یعنی البتہ باید کہ او فانی باشد۔ وچون نظر بسوے او برغبت کنی این نسبت بشرک دارد و تامل کردن درو و اندیشہ کردن درو کہ چہ حرکات وسکنات دارد این عبادت است مثل او مثل شکنبہ ماند ہر چند کہ شکنبہ بشویند البتہ بوئے کہ دروے است آن از ورفتنی نیست پس اندیشہ کردن دروے عبادت باشد کہ ہرگز او مثل کافور ومشک شدنی نیست۔

قولہ "وقیل مثلہا فی ابداء الحسن واخفاء القبح مثل الجمرۃ لونہا حسن وانہا لتحرق وان عوقبت تسوّفت الی التوبۃ وتمنت الاوبۃ وان عوفیت رکبت ہواہا واعرضت" وگفتہ اند مثل نفس درین معنی کہ حسن نماید وقبح را پنہان کند ہمچو انگشت است کہ بصورتِ رنگ او روشن وخوب مینماید واثر وخاصیت چیست میسوزد واگر او را عقاب کنی بر وتنگ گیری ودشوار گیری برائے تو را تشریف واہمال کند بگوید کہ خواہم کردن وازان عقاب او را عافیت دہی برہوائے خویش برشیند۔

قولہ "قال اللہ تعالی وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَی الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِہٖ ج وَاِذَا مَسَّہُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِیْضٍ" خداوند سبحانہ صفت نفس گفتہ است وچون بر انسان انعام کنیم یعنی مراد او بدو دہیم از ما اعراض کند و دور شود از ما بجانب خویش رود واگر او را شرے رسد دعا کند دعائے عریضے ودرازے کند کہ او را ازان شر خلاصی شود۔

قولہ "وقیل مثل النفس مثل ماء صافی واقف رایق"

ان حرکته بین ماتحته من الحماة والنتن" وگفته اند مثل نفس به آب صافی بسته ماند مردم واند آب لطیفی صافی هست فرو وبالا همچنین خواهد بودن وچون آب را بجنبانی آن خلاشی وگندگی که فرو است آن ظاهر گردد۔

قوله "ویعلم انها ان یکون لله ضدا فی دعواها ویدّانی مطالبها" وباید که طالب بداند که نفس را خاصیتی است البته خواهد که در نواهی وامر باوی مخالف شود وخواهد خلاف آن کند جائی که گوئی ضدی وندی است ودیگر خواهد البته چنانچه من باشم مردمان مرا ثنا کنند وچیزی شمرند۔

قوله "وذلك ان الله تعالیٰ طالب عبادة بالثناء علیه والمدح له وطلبت النفس ذلك" چنانچه خداوند تعالیٰ مدح وثنای خویش را دوست دارد که بندگان من مرا مدح وثنا کنند کذلك نفس۔ رسول الله گفته است در شب معراج در مقام قرب رسیدم مرا گفتند نداخاست که قف یا محمد ای محمد بایست فان الرب یصلی که بتحقیق خدا نماز میگذارد وگفتم الرب کیف یصلی خدا چگونه نماز میگذارد گفتند یمدح ویثنی لنفسه مدح وثنای نفس خویش را میگوید نفس هم همچنین میخواهد خویش را۔ شیخ بیان انواع سرور نفس میکند۔

قوله "وطلب الله العباد ان لا یخلفوا امره ونهیه وطلبت النفس ذلك وطالبهم ان یصفوه بالسخاء والکرم وطلبت النفس ذلك" خدا از بندگان میخواهد که او را در امر ونهی مخالف نباشند ونفس همین میخواهد وخدا میخواهد که او را صفت کنند سخا وکرم ونفس همین میخواهد۔

قوله "وطالبهم ان یکون هو المرغوب الیه والمرهیب منه وطلبت النفس ذلك" وخدای خواهد که از همه مرغوب الیه هو باشد وترس هم از او باشد ونفس هم همیخواهد وخدا میخواهد که مذکور همین من باشم ونفس هم همیخواهد۔

۱۳ **قوله** "وقيل النفس لطيفة مودعة فى هذا القالب وهى محل الاخلاق المذمومة" شیخ ماہیت نفس بیان میکند شئے است غیر مرئی وہم درین قالب انسان است ہرجا کہ خلقے ذمیمے است آن محل اوست۔

۱۴ **قوله** "والروح لطيفة مودعة فى هذا القالب وهى محل الصفات المحمودة كما ان البصر محل الرويت والاذن محل السمع والانف محل الشم" وگفتہ اند کہ روح لطیف است در قالب بامانت نہادہ اند وآن محل حمیدہ است شیخ این ظاہر را بدان باطن تشبیہہ میکند یعنی چنانچہ چشم محل دیدن است وگوش محل شنیدن است اخلاق ذمیمہ یعنی شئے موجودے ہست کہ صفت آن شئے اینست یا مدح یا ذم نہ آنکہ چنانکہ حکیمان گفتہ اند کہ نفس ہمین اوصاف ذمیمہ است پس عرض است ذاتے ندارد وروح کذلک عبارت از اوصاف حمیدہ است ذاتے ندارد۔

۱۵ **قوله** "وقيل الروح معدن الخير والنفس معدن الشر والعقل جيش الروح والهوا جيش النفس" گفتہ اند کہ روح بدان ماند کہ او معدن خیر است یعنی چنانچہ شئے از معدن برون آید روح گوئی از معدن خیر برون می آید معدن موضعے را گویند کہ آنجا ہر گز چیزے است کہ درو آن چیز باشد البتہ چنانچہ زمینے باشد کہ از ان آہن برون آید وپرکالہ آہن برون آید وزمینے باشد کہ از ان مس برون آید وہمچنین معادن دیگر وہمچنین روح ونفس کہ او متعلق خیر است واین معدن شر داز وجز خیر نباشد واز ین جز شر نیاید وعقل مر روح را ہمچو لشکر است مر پادشاہ را کہ مدد اوست وتقوی اوست وکارہائے او بدو تمام میشود وبرعکس این ہوا مر نفس را۔

۱۶ **قوله** "والتوفيق من الله مدد الروح والخذلان مدد

تقفت نفس

النفس" واین که توفیق بر خیرات شود بدان ماند که بر پادشاه لشکر از خدا بر و آید برائے فتح وظفر او را. وآنکه توفیق یاری ندہد او را یاوه گذارند برائے آنرا تا نفس در ہوا افتد این موجب حرمان وخذلان اوست۔

۱۷ **قوله** "والقلب فی اغلب الجیشین" و وقتے از زبان شیخ شنیده ام روح علوی است ونفس سفلی ودل درمیان هر دو نسبت با هر دو دارد زیرا چه روح همچو پدر است ونفس همچو مادر ودل متولد از هر دو واگر طاعت وعبادت بسیار شد قلب به طبیعت میل بسوئے روح کرد ونفس تنها ماند ضرورت هر جا که غلبه بود او هم متابع او گشت از ایچنین کسے جز خیر وصلاح نیاید واگر شر وبدکاری وغفلت خدا بسیار شد وهوا قوت گرفت دل میل بدو کرد وروح تنها ماند او هم ضرورت میل بدو کرد او هم با دل ونفس یکے شد جز شر وکار بدبختی از و نیاید۔ ونفس مطمئنه او را میگویند که نفس با دل وروح یکے شده است ونفس اماره او را می خوانند که روح ودل با نفس یکے شده است۔

۱۸ **قوله** "ویعلم ان جملة الامور ثلثة امرٌ بانَ رشده فیجب متابعته وامرٌ بان غیه فیجب مجانبته وامرٌ مشتبهٌ فیجب مشارکته الی ان تبین الرُشدُ مِن الغیّ من جهت العالم او من جهت العقل" صوفی بداند طالب بداند که این همه کارها بسه کار باز میگردد کارے است که صلاح از نیکی او پیدا است همه کس میدانند چنانچه صوم وصلوة واحسان وتلاوت وخُلق نیک این کار را واجب است که مردم متابعت کنند کارے است که گمرهی پیدا است چنانچه فحش وهزل وفلمان گفتن وفسوق وفجور از انها که نتوان در کتاب آوردن واجب است که از آن دور باشد ومحترز گردد وکارے است که خیر وصلاح او مشتبه است طرفے وهم میرود که این کار نیک است وطرفے گمان میرود که این کار بد است در ایچنین کار متوقف باشند اگر معلوم شود که به تحقیق خیر است اقدام کنند

واگرشود کہ شرے ظاہرے است واجب باشد کہ اجتناب کند مکروہ ملحق بشر است ملحق بخیر۔

**قوله** "وقيل اذا عرض لك امران شكلت في خيرهما فانظر الى ابعدهما من هواك فانه خيرهما" گفته شده است چو دو کارے ترا پیش آید در خیر ایشان و در شر ایشان ترا شک افتد کہ میان ایشان بہتر کیست نظر کن از میان این ہردو از ہوا دور تر کیست ہمان را اختیار کن خیر ہمان است کہ از ہوا دور باشد۔

**قوله** "وعلى المريد ان يجتهد في تبديل اخلاق النفس كالكبر والغل والحرص والامل والحسد والمراء والمنازعة والغيبة والتهويش وسوء الظن والوقاحة وغير ذلك من الاخلاق الذميمة بضدها من الاخلاق الحميدة وبالله التوفيق" واجب است بر مرید طالب کہ او مجاہدہ بیند کہ او اخلاق نفس را تبدیل کند یعنی معتدل گرداند و دفع کلی مطلوب نہ و ممکن ہم نہ اگر غضب برود بکلی مداہنت مدارات پیش آید و حمیت برود اگر شہوت برود بکلی عشق و محبت در و نماند و اگر کبر برود طلب معالی برود و عزت و خست پیش و اگر حرص برود مرد قانع باند کے شود و اگر امل برود اجتہاد در عبادات کم شود اگر حسد برود غبطہ برود و حسد این است کہ در یکے نعمتے خدا داده است زوال آن از و خواہد و غبطہ این است کہ یکے فضیلتے دارد و دیگے خواہد کہ آن فضیلتے کہ او دارد مرا ہم باشد و اگر سیتہش برود بکلی قناعت بر شئے ذلیل شود و بردباری آید و اگر منازعت بکلی برود بسیار جا در امور دینی باز ماندن پیش آید مقصود باید کہ درین چیزہا باعتدال نفس باشند در جملہ اخلاق نفسانی افراط مذموم و اعتدال ممدوح برین خدا قادر گرداند کہ توفیق ہم از خدا است۔

# فصل ۲۹

۱ **قوله** "فصل فی ذکر آدابهم فی صحبت بعضهم بعضا

قیل۔ **شعر**

وحدة الانسان خیر من ۔جلیس السوء عنده

وجلیس الخیر خیر من جلیس المرء وحده"

وشیخ نخست اسناد شعرے کہ آن دلیل برین میکند کہ البتہ صحبت بانیکے باید۔ گفت نشستن مردم تنہا بہتر از انکہ با بدے نشیند ونشستن بانیکے بہ از انکہ تنہا نشیند۔

۲ **قوله** "وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرء علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل" مرد بر دین دوست خویش است یعنی دو وی یکجا جمع نشود تا میان ایشان جنسیتے نباشد گفتہ اند اگر خواہی کہ یکے را بدانی کہ او چہ مرد است وصفت او چیست وچہ کار است با ہر کہ صحبت او ست بدانکہ ہمچو او ست۔

۳ **قوله** "وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا خیر فیمن لا یالف ولا یولف" شخصے کہ در وصفت وحشت باشد او باکسے الفت نیگیرد وکسے با او الفت نیگیرد درو خیرے نیست یعنی البتہ صحبت باکسے باید کہ او آلف باشد ومالوف باشد۔

۴ **قوله** "وسئل ابو حفص النیشاپوری عن احکام الفقر وآداب الفقیر فی الصحبت قال حفظ حرمات المشایخ" ابو حفص نیشاپوری را از احکام فقر و ازآداب فقیر در صحبت پرسیدند گفت حرمت مشایخ

و حرمت پیران محافظ باشد ہر کہ در حال و مقام قدمے سابق دارد و از مشائخ امت | نیز پیران را و او
و از پیران بر فقیر طالب حرمت او واجب است۔

۵ **قوله** "وحسن العشرة مع الاخوان" و با ہمجنسان خویش زندگانی خوب کند و کلی زندگانی خوب اینست کہ ترک رعایت حق خویش کند نگوید با کسے کہ تو چنینی بلکہ خود را از ہمہ بیشتر و کمتر داند و ہر چہ اصحاب کنند بدان راضی باشد و موافق باشد مگر خلاف روش صوفیان و کارے کہ از حکم شرع مخالف نماید۔

۶ **قوله** "والنصيحة للاصاغر" و آنکہ او از ایشان در مرتبہ خرد باشد نیک خواہی او کند او را پندے بر طریقے بہترے۔ تغلیظے و تشدیدے در میان نباشد

۷ **قوله** "وترك صحبة من ليس من طبقاتهم" و آنکہ از طبقہ ایشان نیست ترک صحبت او کنند چنانچہ متفقہ خشک و متعبدہ و متزہدہ خودبین و کذلک اہل دنیا و امراء و ملوک و تجار و اغنیاے دیگر۔

۸ **قوله** "وملازمة الايثار" و ہر چہ ایشانرا پیش آید از دین و دنیا ایثار برادران ہمجنس کنند۔

اجتناب

۹ **قوله** "ومجانبة الادخار" فقیر ذخیرہ نکند امروزینہ برائے فردا نگہ ندارد بلکہ ہر چہ بوقت او محتاج باشد برائے وقتے دیگر نگہ ندارد و ہم ازین سبب بعضے صوفیان صوم دوام ترک آورند مگر صوفی کہ او را قدرت بر طی باشد کہ او چندگان روز بے طعام و آب می توان ماندن۔

۱۰ **قوله** "والمعاونة فى امر الدنيا والدين" و با اصحاب یاری کند در امور دنیا و دین یعنی چیزے کہ او در ماندگی باشد بقوتے و لباسے بدانچہ این را ممکن باشد بدان یاری کند و امور دین در علمے و تعلمے و نصیحتے بدانچہ داند و تواند یاری کند

۱۱ **قوله** "ومن آدابهم ان يصحب الجنس ومن يستفيد

منه خیر" واز آداب ایشان اینست که مصاحبت با جنس خویش کند که از و
فائده نیکی باشد از اهل دنیا و آن مردم که منکر طلب حق وسلوک طریقت باشند از ایشان
اجتناب ضروری باشد۔

۱۲ **قوله** "وقال بعضهم اولی الناس بالصحبت مَن یُوافقكَ
فی اعتقادك" آرے تو طالب حق ومطالب ومواردومصادر الهی مواهبت تجلیات
خواهی اعتقاد تو برین مصمم که امرے واقع ودر حیز امکان وصول آنکه او معتقد این نباشد
بلکه منکر باشد ترا ور تردد و انداز دفالحذر کل الحذر۔

۱۳ **قوله** "ویحشمه فی مجالسك" وبا کسے مکن صحبت که تو او را
بزرگ دانی وپیش او بحرمت نشینی۔

۱۴ **قوله** "وَلا تؤمِنوا اِلّا لِمَن تَبِعَ دِینَکُم" برائے آنرا
می آرد که صحبت باکسے کنند که پیروی او کنند وَلا تُؤمِنوا الی آخره تصدیق
مکنید مگر کسے را که او پیرو دین شما باشد۔

۱۵ **قوله** "ولا یصحب من یخالفه فی مذهبه وان کان
قریبًا منه" این سخن بالا گفتیم۔

۱۶ **قوله** "الا تری نوحا علیه السلام لما قال اِنَّ ابنِی
من اَهلِی کیف اجیب اِنَّهُ لَیسَ من اَهلِكَ اِنَّهُ عَمَلٌ غَیرُ
صَالِحٍ" قصه برین جمله است خداوند سبحانهٗ با نوح گفت همه غرق کنم مگر کسے را که او از اهل
تو باشد نوح گمان برد که مگر ازین اهل فرزندان من اند وزن وسنهان من خداوند تعالےٰ را
مراد از اهل نوح این بود آنکه موافق دین او باشد و نوح را چهار پسر بوده اند سام
حام یافث کنعان پس آنکه آب شورید سه پسر او وزن نوح وزنان پسران با نوح
در کشتی سوار شدند کنعان نشد با کنعان گفت که بیا سوار شو که امروز کسے را نجات

نیست مگر کسے کہ درین کشتی سوار شود کنعان گفت کہ من بر کوہ ہا بر خواہم رفت کہ از غرق شدن نگہ خواہد داشت ہمدرین گفت وشنید بودند موج آمد وکنعان را غرق کرد نوحؑ نالید کہ الٰہی تو گفتہ بودی اہل ترا غرق نکنم وپسر من از اہل من است فرمان آمد کہ او از اہل تو نیست مراد من از اہل تو آنست کہ متابع تو در دین تو باشد۔ آوردن این قصہ مقصود این بود کہ آنکہ او متابع مذہب اعتقاد نباشد با وصحبت نشاید۔

۱۷ **قولہ** "وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لما نزل قولہ تعالیٰ لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ قال اللھم لا تجعل لفاجر عَلَیَّ یدًا فیحبہ قلبی" از پیغامبر روایت کردہ اند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفتہ است ہر گاہ کہ این آیت نازل شد نیابی تو قومے را کہ او در ایشان ایمان بخدا آرند و دوست دارند قومے را کہ او دوستی با خدا ندارد ہر گاہ کہ این نازل شد رسول اللہ این سخن گفت الھم اے بار خدایا فاجر یرا بر من حق دار مکن فیحبہ قلبی پس دل من او را دوست دارد یعنی ہمچنین مکن کہ فاجر یرا بر من حق باشد کہ دل من او را دوست دارد این عبارت از نفی مجموع است مقصود این کہ جز با جنس خویش نیامیزد۔

۱۸ **قولہ** "بل یصحب من یثق بدینہ وامانتہ ومذہبہ وورعہ فی ظاہرہ وباطنہ" بلکہ صحبت کند با کسے کہ او را استوار کند در دین او و در مذہب او و در امانت او و بر تقوی او در ظاہر او و در باطن او۔

۱۹ **قولہ** "ومن آدابھم القیام بخدمۃ الاخوان والاصحاب ورفع المؤنۃ عنھم واحتمال اذاھم وترک الانکار علیھم الا فیما یخالف الشرع ویعرف لکل واحد قدرہ علی مرتبتہ" این سخن بالا بسیار جارفتہ است مکرر چہ گویم۔

۲۰ **قوله** "قال سفیان بن عیینه من جهل اقدار الرجال فهو بقدر نفسه اجهل" هر که اندازه مردمان نداند او در شناخت اقدار رجال در حیز اشکال است در غایت اشکال زیرا چه هر یکے بصور تہا امثال و اشکال است پس تمیز یکے از دیگرے مشکل باشد در غایت اشکال اگر ازین جنس گویم بسیار باشد و ترجمه دراز شود حکایت عبداللہ خفیف وصوفی که در خانه او فرود آمده بود و التماس کاسه عقیده کرده در کتب مسطور است۔

۲۱ **قوله** "وقال لا یستخف باقدار الرجال الا من قدر لا قدر له" اندازهاے مردان را کسے استخفاف نکند مگر آنکه او خود را نشناخته باشد۔

۲۲ **قوله** "ویهدی الی صاحبه عیوبه" وصاحبے مر صاحب خود را یعنی یارے مر یارے خود را عیبهاے او را هدیه بیارد که چنین و چنین عیب داری او بران مطلع شود و در دفع آن بکوشد گوئی هدیه بروی آرد که آواز آن غافل بود این تنبیهے بدان کرد گوئی هدیه آورد۔

۲۳ **قوله** "ویدله علی ما فیه صلاحه وجماله" و ره نماید مر او را در انچه صلاح او باشد و جمال او در آن باشد۔

۲۴ **قوله** "قال النبی صلی اللہ علیه وسلم المومن مرآة المومن" پیغامبر فرموده است یک مومن مر مومن دیگرے را همچو آئینه است یعنی چنانچه مردم آئینه می بیند و عیبے که در مردم پیدا می باشد آن می بیند و در دفع آن میکوشد کذلک مومن مر مومنے را که عیب او میگوید گوئی آئینه است که به عیب خویش مطلع میشود و در دفع این میکوشد۔

۲۵ **قوله** "وقال عمر رضی اللہ عنه رحم اللہ امرءً اهدی الی عیوبی" عمر رضی اللہ عنه گفته است رحمت خدا بر بنده باد که مرا بر عیبهاے

من ہدایت کند۔

۲۶ **قوله** "ومن آدابهم ان یصحب کل احد منهم علی قدر حاله وما یلیق به" واز آداب صوفیان است کہ باہر کسے صحبت براندازۂ او کند وآنچہ لائق اوست بران صحبت کند۔

۲۷ **قوله** "فالصحبت مع المشائخ والکبراء بالاحترام والخدمت والتوقیر والقیام باشغالهم" این سخن گذشتہ نوشتہ ام ترجمہ این۔

۲۸ **قوله** "والصحبت مع الاقران بالبشر والانبساط والموافقت وبذل المعروف والاحسان والکون معهم علی حکم الوقت" واین ہم بالا گذشتہ است بیان این بمبالغہ رفتہ است۔

۲۹ **قوله** "حکیَ اَنَّ ابا العباسؒ ابن عطاءؒ مَدَّ رِجلِهٖ بین یدے اصحابہٖ فقال ترک الادب بین یدے اهل الادب ادب" وہمچنین گویند ابن عطا در مجلس اصحاب پائے دراز کرد و نشست وگفت ترک ادب میان اہل ادب ادب است یعنی میان اقران واخوان ادب اینست کہ بہ انبساط وکشادہ روئی باشند برخود تنگ نگیرند بر حکم وقت روند پائے دراز کردہ نشست برائے طلب ادب این قوم۔

۳۰ **قوله** "وقال الجنیدؒ اذا صحت المَوَدَّۃُ سَقَطَت شروط الادب" وجنیدؒ گفتہ است کہ چون مودت ودوستی ثابت شد ودرست شد شرط ادب از میان خیزد۔ نیکو بیتے گفتہ اند

**بیت**

میان عاشق ومعشوق خوش طریق اینست | گہے علیک نباشد گہے سلام نگنجد

۳۱ **قوله** "وروی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان

میان عاشق ومعشوق رمز بسیست
ایضاً غزل این را سرچسپ است
این ہم از شعر دیگر است حافظ

عنده ابوبکر وعمر رضی الله عنهما فدخل عثمان رضی الله عنه فغطی جسمه وسوی ثیابه وجلس فسئل عن ذلک فقال الا استحی ممن تستحی منه الملٰئکة فحشمته عثمان وان عظمت" وروایت کرده اند رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم غلطیده بود یا نشسته پاے دراز کرده وجامه برتن نه وعمر وابوبکر رضی الله عنهما هردو نزدیک او نشسته بودند عثمان رضی الله عنه در آمد برخاست نشست وخود را به جامه پیچیده وپاے را گرد آورد وازینش پرسیدند پس جواب گفت شرم ندارم از کسے که فرشتگان ازو شرم میدارند پس حرمت داشت بزرگی عثمان را هرچند صفتے بزرگ بود۔

۳۲ **قوله** "فالحالت التی بین رسول الله صلی الله علیه وسلم وبینهما اصفی" پس حالتے با ابوبکر وعمر رضی الله عنهما بود صافتر ازین بود که با عثمان کرد با ابوبکر وعمر اظهار دوستی ویگانگی بود وبا عثمان حالت بیگانگی شد۔

۳۳ **قوله** "ولا یداهنهم فیما یخالف المذهب" با اصحاب واقران در آنچه مخالفت مذهب تصوف باشد مداهنت نکند۔

۳۴ **قوله** "فقد قال رویم لا زالت الصوفیة بخیر ما تنافروا فاذا اصطلحوا هلکوا" ابومحمد رویم گفته است همه صوفیان بکارے نیکے بصفتے خیرے هستند مادام که یکدیگر مناقره میان خود میکنند وقتیکه ایشان یکدیگر صلح کنند یعنی رواداری کنند هلاک شوند یعنی در آنچه بودند نمانند۔

۳۵ **قوله** "ویخضع عند الحق ویقابله بالقبول" اگر سخن حق باشد آنجا خاضع بود وآنرا بقبول آن پیش آید یعنی مرائی وحسدے را در کار ندارد۔

۳۶ **قوله** "وروی ان عمر ابن الخطاب رضی الله عنه امر

[Margin note: نخشمته]

[Margin note: باخدا دیوانه باش و با محمد هوشیار]

بقلع میزاب کان فی دار عباس بن عبد المطلب الی طریق بین الصفا والمروة فقال له العباس قلعت میزابا کان رسول الله صلی الله علیه وسلم وضعه بیده فقال اذا لا یرده الی مکانه غیر یدک ولا یکون لک سلما الا عاتق عمر فقام علی عاتقه ورده الی موضعه

حکایت آرند عمر رضی الله عنه فرمود که قلع کنند ناودانے که در ره صفا و مروه بود عباس با او گفت چه کردی میزابے را قلع کردی ناودانے را بر کندی که آنرا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بدست خود نهاده بود عمر گفت الکنون این میزاب را کسے نه نهد بجاے او مگر دست تو و دیر از و بلانے نباشد مگر کتف عمر عباس بر کتف عمر سوار شد آن میزاب را بر جاے او نهاد۔ حکایت براے آنرا آورد که سخن حق را خاضع شود و بقبولش پیش آید۔

۳۷ **قوله** "والصحبت مع الاصاغر بالشفقت والارشاد والتادیب" این سخن بالا گذشته است۔

۳۸ **قوله** "والحمل علی ما یوجبه حکم المذهب" گفته است آنکه اصاغر باشند ایشانرا حامل شود برین که بر حکم مذهب تصوف واند۔

۳۹ **قوله** "ویدلهم علی ما فیه صلاحهم لا علی ما فیه مرادهم" و ایشانرا آن ره نماید بدانچه صلاح دین ایشان باشد نه آنکه آن ره نماید که بدان مراد نفس ایشان باشد۔

۴۰ **قوله** "وعلی ما یفیدهم لا علی ما یحبونه" و انچه فائده ایشان باشد نه انچه مراد چیزے که ایشان آنرا دوست دارند همان سخن بالاست که شیخ مکرر میکند۔

۴۱ **قوله** "ویزجرهم علی ما لا یعنیهم" و آنکه لایعنی مراہل

وین باشد ایشان را ازان مانع آید۔

۴۲ **قوله** "الاتری ان الله تعالیٰ ذمّ الربّانیین والاحباریین ترکوا زجر قومهم عن المنکر لقوله عز وجل لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ الآیۃ" شیخ می آرد برائے آنکہ از لایعنی مانع آیند میگوید نہ بینی تو خداوند سبحانہ چونہ ذم کرد احبار را و علما را و مردمانے را کہ ایشان خود را عالم ربانی گویند بگفتار خویش لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ اگر ایشان این قوم خود را نہی میکردند از گفتارے کہ دران بزہ و خوردن حرامے ایشان را این زشت روزگار پیش نیامدے۔

۴۳ **قوله** "والصحبت مع الاستاد باتباع امرہ ونهیہ" وصحبت با استاد بصفت پیروی امرِ وے باشد و نہی وے باشد ازین استاد مراد پیر و مرشد است۔

۴۴ **قوله** "وهی فی الحقیقت خدمة لا صحبة" خدمت است کہ او خادم است و او مخدوم خادم را باید بدانچہ مخدوم فرماید بران رود۔

۴۵ **قوله** "وقیل لابی منصور المغربی کیف صحبت ابا عثمان قال خَدَمْتُهُ لَا صَحِبْتُهُ" ابو منصور مغربی را گفتند چونہ صحبت کردی تو با ابو عثمان مغربی او جواب داد من خدمت کردہ ام مرا چہ مجال صحبت با او۔ واین سخن دو احتمال دارد یکے ہمین کہ گویم دوم صحبت چہ باشد من خدمت کردہ ام خادم بر کلی و جزوی مخدوم مطلع است اما مصاحب زمانے با او باشد و زمانے بروزگار خویش رود و خادم الزم والصق است از مصاحب۔

مزاج دالی ترکیہ

۴۶ **قوله** "والقیام بخدمت استادہ واجب والصبر تحت حکمه وترك مخالفته ظاهرا وباطنا" و راست استادن بخدمت استاد

شیخ

ادب صحبت

ہمچو واجب باشد آنچه او حکم کند صبر در حکم او کردن اگرچه امر باشد یا نہی آن نیز ہمچو واجب باشد و ترک مخالفت او ظاہر و باطن نیز ہمچو واجب است۔

۴۷ **قوله** "وقبول قوله والرجوع اليه فی جمیع ما یعرض له و تعظیم حرمته" و واجب باشد قبول سخن او و در ہرچه او را پیش می آید بازگشت به استاد و شیخ باشد و تعظیم دار و حرمت او را یعنی البتہ عظیم داند کارہمان باشد که او را حرمت دارد۔

اجتناب ۴۸ **قوله** "ومجانبة الانكار عليه سرًّا وجهرًا" ومجانبت از انکار از پیر و استاد این نیز ہمچو واجب باشد سرًّا و جہرًا یعنی ظاہرًا و باطنًا۔

۴۹ **قوله** "قال الله تعالى فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا" بسوگند پروردگار تو ایشان ایمان نیاورده باشند تا آنکه ایشان ترا حاکم نسازند در چیزیکه میان ایشان ہیرو پس آنکه ترا ایشان حاکم کرده باشند نیابند در نفوس خویش حرجے زیانے از چیزے که تو بر ایشان حکم کرده باشی و کارہاے خود را بتو تسلیم کرده باشد۔

۵۰ **قوله** "وقيل الشيخ فی قومه كالنبی فی امته" وہمچنین گویند شیخ میان مریدان خویش ہمچنین است چنانچه نبی در امت خود۔ و استاد ابوالقاسم در لطایف قشیری این کلام را که الشیخ فی قومه کالنبی فی امته از حدیث می آرد و میگوید و فی الخبر الشیخ فی قومه کالنبی فی امته یعنی ہرچه نبی بر امت آورد از امرے و نہیے اطاعت آن بر ایشان واجب باشد ہم چنان شیخ زیرا چه پیغامبر از خدا می آرد و سخن نیز از خدا و مصطفی می آرد پس اطاعت امر و نہی او واجب باشد۔

یعنی پیر نیز

گفته او گفته الله بود
گرچه از حلقوم عبدالله بود

۵۱ **قوله** "سأل بعض اصحاب الجنيد مسئلة من الجنيد فاجاب الجنيد فجعل يعارضه فی ذلك فقال فان لم تؤمنوا لی فاعتزلون" وچنین گویند جنید مسئله میان اصحاب خویش گفت او را در آن مسئله معارضه کردند جنید گفت اگر شما در حکم من تصدیق نمیکنید ایمان بسخن من نمی آرید مرا ترک وهید و در کتب دیگر این کلام را برین عبارت نوشته است علی الجنید مسئلة بین یدی اصحابه فعورض فی ذلك فلم یتکلم ورجع الی البیت فخرج زمانا وقال ان لم تؤمنوا لی فاعتزلون۔

۵۲ **قوله** "فیکون فی صحبته کالصحابة مع النبی صلی الله علیه وسلم" و با شیخ همچنین باشد چنانچه صحابه با پیغامبر بودند۔

۵۳ **قوله** "و فی تادیبهم بآداب القران قال الله تعالی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ" صحابه را فرمان بود با رسول الله این ادب کنند که خدا فرمود اے آنکه ایمان آوردید لَا تُقَدِّمُوْا پیش مشوید در حضرت خدا و پیش رسول الله یعنی انچه خدا فرموده است آن کنید وانچه رسول الله گفت ازان پیشتر مشوید در رفتن و گفتن۔

۵۴ **قوله** "قال الله لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ" دیگر خدا گفته است بر میارید آوازهائے خویش را برتر از آواز رسول الله یعنی چون او سخن بگوید آنچنان سخن مگوید که سخن شما بر سخن او برتر نماید۔

۵۵ **قوله** "وقال الله تعالی لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا" و همچنین مکنید او را همچنین بخوانید چنانچه یکدیگر خود را میخوانید یکدیگر میان خویش میگویند یا ابن قحافه یا ابن خطاب یا ابا بکر یا عمر او را همچنین مگوئید یا ابا القاسم و یا محمد۔ او را بگوئید یا رسول الله یا نبی الله۔

**قولہ** "وقال بعض المشائخ من لم یعظم حرمۃ من تأدب بہ حرم برکت ذٰلک الادب" ہر کہ تعظیم نکند کسے را کہ ازو ادب گرفتہ باشد محروم شود از حرمت ادب۔

**قولہ** "وقیل لاستادہ لم لا یفلح ابدا" ہر کہ برروے استاد گوید لِمَ ہرگز رستگاری نیابد یعنی بر طریقہ انکار یا بر طریقہ مکابرہ و ازین استاد شیخ مراد است برروے شیخ عہ محروم ماندن از جملہ مواہب و موارد اوست زیرا چہ آنچہ او گوید از خدا گوید و تو لِمَ گوئی ہر آئینہ محروم مانی آرے واسطہ میان شیخ و خدا یا شیخ شیخ است یا پیغامبر۔

**قولہ** "والصحبت مع خادم بالتلطف والدعاء لہ وترک الانکار علیہ فیما یبدءُ منہ" وصحبت کہ شیخ با خادم کند بصفت تلطف باشد و رحمت باشد و از صفات او ور گذر دو براے او را از خدا نیکی خواہد واگر چیزے از و ظاہر شود از و آنچنان انکار نکنند کہ او بیزار شود۔

**قولہ** "قال انس بن مالک رضی اللہ عنہ خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر سنین فما کرّھنی ولا نہرنی ولا قال لی لشئی فعلتہ لِمَ فعلتہ ولا لشئی لم افعلہ لم ما فعلتہ" انس رضؓ میگوید کہ من دہ سال رسول اللہ را خدمت کردم ہیچ وقتے مرا زجر نکرد و بر من سخن نگفت و کارے کہ کردم نگفت مرا چرا کردی و کارے کہ نکردم نگفت چرا نکردی۔ و درین سخن بیان خُلق رسول اللہ کرد علیہ السلام و شیخ براے

---

عہ در نسخہ منقول عنہ در میان لفظ "شیخ" و "لفظ" "محروم" غالباً چیزے از کتابت ماندہ است غالباً عبارت اینچنین است "بروے شیخ لم گفتن محروم ماندن" الخ

این آورده است که بر خادم تلطف کنند واگر از وچیزے پیدا شود از ان درگذرند
انکار سخت نکنند ودرین گفتار بیان خلق رسول الله شد وبیان این شد که مخدوم
با خادم خود چه معیشت کند امامن میگویم یک احتمال همین است که بیان شد ودوم
احتمال اینست انس بیان حق خدمت خویش میکند چنان خدمت کردم وچنان
بر مزاج او بودم که هیچ وقتے مرا زجرے نکرد وقهرے نکرد وانچه من نکردم نگفت
چرا نکردی وانچه میکردم نگفت چرا کردی زیرا چه میکردم موافق مزاج او کردم وانچه
نکردم آن هم برحسب مزاج او بود- واین احتمال قوی تر وبهتر است زیرا چه او میگوید
صلی الله علیه وآله وسلم بعثت لاتمم مکارم الاخلاق یعنی من مبعوثم برائے
آنرا که هرجا خلقے نیک است من آنرا کامل کنم نقصانے ورو نگذارم پس اگر خادم او
تقصیر کارے کند که آن شایسته خدمت او نباشد او ازان اغماض کند واورا
بر بهترین کارها نیارد او بر نقصان خویش ماند ضایع گردد- وبرین سخن من است
زیرا چه وآنجا میگوید که انس گفته است خدمت رسول الله عشر سنین
وما کنت الا علی مراد نبیی فما قهرنی ولا زجرنی الی آخر الکلام
ازینجا معلوم شد که انس هرچه کرد بر مزاج رسول الله کرد وبر مراد او کرد تا مستحق قهرے
وزجرے نشد-

**قوله "ورب ما کان یمزح معی ویقول یا ذا الاذنین"**

وانس میگوید بسا بودے که رسول الله با من مزاح کردے وگفتے یا ذا الاذنین
استعاره آن احمق است ویا ذا الاذنین خر را گویند زیرا چه دراز گوش است واین حدیث
برائے آنرا آورد که با خادم با کشادگی وتلطف باشند وشاید این سخن با انس در محلے
گفته است چیزے باید کرد او نکرده است ویا چیزے نباید کردن واو کرده است
بر او این سخن گفته است نسبت حمق کرده است وبرین از سرا او گذشته است.

۶۱ **قوله** "والصحبت مع الغرباء بالبشاشت والبشر وطلاقت الوجه وحسن الادب" وصحبت که با غریبان کنند با بشاشت وکشاده روی کنند وسخنے نیکے گویند وبا ایشان ادبے نیکے نگهدارند زیراچه او غریب است شکسته خاطر است ومرتبه شکستگان کارها دارد۔

۶۲ **قوله** "ورویت فضلهم حیث اکرموه وخصوه من بین اقرانه بالنزول علیه والمام به" واین اعتقاد کنند ایشان مرا بزرگی دادند که از مردم دیگر برائے ملاقات وفرود آمدن ودیدن مرا تخصص کردند

۶۳ **قوله** "ثم بذل الجهود فی خدمتهم واکرامهم" وآنقدر که تواند در قدرت او باشد ودر وسع او باشد بدان اکرام ایشان کنند زیراچه اکرام ضیف بقدر امکان ابحث اکرام است وسنت انبیا است۔

۶۴ **قوله** "والسکون علی مرادهم والصبر علی احکامهم" وانچه مراد ایشان باشد وانچه حکمے که ایشان کنند اگرچه آن حکمے سختے باشد وران صبر کنند۔

۶۵ **قوله** "وقد مدح الله تعالی اَلَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ" وخداوند سبحانهٔ وتعالی مدح کرده مردم صحابه را که ایشان دوست میدارند کسے را که از شهر خود هجرت میکند وبر ایشان می آید وآن از مکه می آمدند

۶۶ **قوله** "وقال الله تعالی وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ" وخداوند تعالی جائے دیگر گفته است وآن کسانیکه جائے دادند ویاری کردند ایشان آنانند که یکدیگر دوستانند۔

۶۷ **قوله** "والصحبت مع الجهال یحتمل لصبر وحسن الخلق

والمداراتَ والاحتمالَ والنظرَ الیهم بعینِ الرحمتِ" وصحبت باجاہلان آن کسانیکه از مذہب تصوف خبرے ندارند بصبرے نیکی باایشان باشد وخلقی نیکی کنند باایشان وبنرمی باشند باایشان واگر ایشان جفاے کنند ودرشتی وگفتی آنرا تحمل کنند وسوے ایشان بچشم رحمت بینند این که مسکینان انانندکه ازقرب خدا بدور اندو خبرے ازموارد ومصادر الہی ندارند وبیچارگان محروم اند۔

قوله "ورویتَ فضلَ الله علیه حیث لم یقمه مقامهم" ونظر بر فضل خدا کنند که خداے تعالیٰ درباب ما این فضل کرد که ماراہیچو ایشان نگردانیده. ہیچ نظاره می افتد متفقه ومتزہده ومعتزله چه حد از خدا دورند۔ خوب طبعے گفته است۔

بیت تو گنج رحمتی بیچاره محروم تو شمع عالمی بیچاره محجوب

اگر ترا ہیچو ایشان میکروند توچه می کردی نہے فضل درحق درباب تو که ترا ہیچو ایشان نگردانیده وترا مقیم درمقام ایشان نکرد۔

قوله "وان واجهوا بما یکرهه تحلم عنهم" واگر ایشان یا تو مواجهه کنند بچیزے مکروہے تو آنرا حلم کن وتحمل کن۔

قوله "ولا یجیبهم باکثر مما اجاب به الانبیاء قومهم" وآن جہال را وآن دور ماندگان از خدا یرا جوابے که انبیا بر منکران خود گفته اند از ان بیشتر سخنے نگوید۔

قوله "حین نسبوا الی الضلالة والسفاهت والجهالت" آنکه منکران کفار است ایشان انبیا را نسبت بسفاہت وضلالت وجہالت کردند۔

قوله "قال الله تعالی قالَ یٰقومِ لیس بی ضلالةٌ"

ولیس بی سفاهة ولیس لی جهالة ولکنی رسول من رب العالمین" گفتند اے قوم ما بما گمراہی نیست و بما سفاہتے وجہالتے نسبت ندارد ولیکن من فرستادہ خدائیم از پروردگار عالمیان آمدہ ایم یعنی مرا رب آنرا فرستادہ اند کہ من شمارا پرورش کنم وراہ راست نمایم یعنی قوم صوفیہ ہم با منکران این رہ اگر سخن گویند ہمچنین گویند چنانچہ انبیا گفتہ اند۔

۷۳ **قوله** "واذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلماً سلام علیکم لا نبتغی الجاهلین" چون جاہلان ایشانرا بر حسب جہالت خود مخاطبہ کنند ایشان را گویند سلاما۔ و این سلام گفتن تا مطلوب جاہلان نداریم حکایت ابو سعید ابو الخیر و محمد جوینی مشہور است۔

۷۴ **قوله** "ومن کان جهله اقوی کان الحلم عنه اولی" ہر کہ جاہل قوی تر یعنی متعفقے متنزہے سخنتے خشکے باشد حلم از و اولی تر باشد۔

۷۵ **قوله** قال الله تعالی قل للذین آمنوا یغفروا للذین لا یرجون ایام الله" بگوئے محمد مر آنانرا کہ ایمان آوردہ اند بپوشند گناہان آنہارا ایشان ایمان ندارند لقاء الله را یعنی مرگ را و قیامت را۔

۷۶ **قوله** "وقال الله تعالی وان تصبروا وتتقوا فان ذلک من عزم الامور" واگر صبر کنند و خود تقوی کنند از کارے بزرگے باشد و نیکو سخنے است این کہ آیت پیش از آیت قتال بود چون آیت قتال آمد آیت قتال این حکم را نسخ کرد۔

۷۷ **قوله** "وشتم الرجل الشعبی فافحش فقال له الشعبی ان کنت صادقاً فغفر الله لی وان کنت کاذباً فغفر الله لک" ومردے امام شعبی را دشنام داد و از دشنام تجاوز کردہ کار بفحش کشید شعبی

اورا این جواب داد اگر تو راست میگوئی خدا مرا بیامرزد و اگر درین گفتار دروغ میگوئی خدا ترا بیامرزد۔

۷۸ **قوله** "والصحبت مع الاهل والولد بحسن الشفقت علیهم و مداراتهم و تادیبهم و حثهم علی الطاعت" وصحبتے که باہل و ولد کنند با فرزند کنند و بامنکوحه کنند به شفقت کنند و با ایشان به نرمی کنند و ادبے که ایشانرا باید آموختن به نرمی آموزند و ایشانرا برانگیزند بر طاعت خدا که ہر یکے مشغول باشند بطاعت خدا۔

۷۹ **قوله** "قال الله تعالی قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا" نگه دارید نفسہائے خود را و اہل خود را از آتش دوزخ و ازین آتش دوزخ نگه داشتن خداوند را این مطلوب است که اہل و ولد را ادب بیاموزند و ایشانرا بر صلاح و تقوی دارند که ایشان بدین آتش دوزخ خلاص یابند۔

۸۰ **قوله** "و مع الاهل خاصة علی حکم الله تعالی فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ" و بر اہل بیت خاصه بحکم خدا باشد زن را یا بدارند بصفتے یا یا کشاده کنند باحسان۔

۸۱ **قوله** "والانفاق علیهم من الحلال بالمعروف" و انفاقے که بر اہل و ولد کنند از وجه حلال کنند و بحسن خلق کنند و ثقل منت بر ایشان نه نهند۔

۸۲ **قوله** "و یکره صحبت الاحداث لما فیه من الآفات" و البته باید از صحبت امارد و از جوانان ملیح بحذر باشد و این را صحبتے مکروه و محروم داند۔

۸۳ **قوله** "و من ابتلی بذلک بصحبتهم فعلی شرط السلامة و حفظ قلبه و جوارحه عنهم و حملهم علی الریاضت"

والتادیب ومجانبت الانبساط" واگر برین بلا بسببے از اسباب مبتلا شد باید کہ صحبتے کہ با ایشان باشد بسلامتی باشد چشم را از نظر بلند مانع باشد وزبان را از گفتار یاوہ نگہ دارد ودست را دستکلہ شرعی نہد وپائے را بہ بند اسلام بندد وبا ایشان سخن جز از پارسائی وتقوی نگوید۔ حکایت فتح موصلی ونصیحت چہل ابدال درکتب مسطور است وترجمہ باقی کلام شیخ بعبارتے دیگر گفتہ اند۔

۸۴ **قولہ** "قال بعض المشایخ رغبت الصغار فی صحبت الکبار توفیق وفطن" یکے از پیران گفتہ است کہ خوردان رغبت بر صحبت بزرگان کنند دلیل بزرگی ایشان است کہ خدائے تعالیٰ ایشان را بزرگ گرداند ودلیل براین است کہ ایشان زیرکان ودانا اند۔

۸۵ **قولہ** "ورغبت الکبار فی صحبت الصغار خذلان وحمق" واین بزرگان رغبت در صحبت خردان یعنی مشایخ خواہند صحبت خردان با حداث کنند دلیل بر خذلان ایشان است وبر خواری ایشان وبر حمق ایشان است۔

۸۶ **قولہ** "والصحبت مع الاُخوۃ بکلِ مایقدرُ علیہ مِن الموافقت وترکَ المخالفت اِلّا فیما لا یجوز فی الشرع ومجانبت الحِقد والحسدَ ولن ومر مایسلم بہ بعضہم من بعض" این سخن بالا رفتہ است اما قولہ مجانبت الحقد الی آخرہ صحبت باید کہ در صحبت کینہ نباشد وحسد زوال نعمت پیشہ نخواہند وبرانچہ بعضے از سالم ...عہ... آن می باید کہ کنند۔

---

عہ درنسخہ منقول عنہ اینجا کاغذ را کرم خوردہ۔

۸۷ **قوله** "والصحبت مع السلطان بالسمع والطاعت الا فی معصیة الله تعالی و مخالفت سنت رسول الله صلی الله علیه وسلم" اگر اتفاق تقدیر برین افتد که خداے تعالی مبتلا بصحبت سلطان کند ادب این است قبول سخن او کنند و انچه او فرماید بران روند مگر در کارے که آن مخالف شرع بوده باشد زیراچه گفته اند لا طاعت للمخلوق فی معصیت الخالق۔

۸۸ **قوله** "قال الله تعالی وَ اَطِیْعُوا اللهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ثم الدعاء له والامساك عما فیه من قدح" زیراچه خدا گفته است خدایرا بفرمان او طاعت کنند یعنی همانچه او فرموده است همان کنند واز آنچه او باز داشته است ازان باز مانند و اطاعت رسول الله در هر رہے که او رفته است شما هم در آن ره روید واز انچه او باز مانده است شما ازان باز مانید و آنانکه خداوندان فرمان اند یعنی بادشاهان انچه ایشان فرمایند شما همان کنید بعد آن براے او را دعا کنند از خدا براے او نیکی خواهند خدا او را از ظلم باز دارد و به اعمال نیک توفیق دهد واز انچه در و قدحے باشد ازان امساک کند زبان بران دراز نکند۔

۸۹ **قوله** "روی عن الحسن انه قیل له مات الحجاج قال رحمه الله امرأ عرف زمانه وحفظ لسانه ودار سلطانه" واز حسن بصری مروی است بر و گفتند حجاج مرد حسن گفت رحمة الله علیه رحمتِ خدا بر مردے باد که زمانهٔ خویش را بشناسد که درین زمانه چه معیشت باید کردن و زبان خود را نگهدارد و مدارات کند بر سلطان خویش بهرزه او را بد نگوید۔

۹۰ **قوله** "واما الدخول علیهم فمن کان عادلا فهو من السبعة الذین یظلهم الله فی ظل عرشه یوم لا ظل

الاظلہ" واگر مبتلا برین شوند که برسلاطین در آیند اگر آن بادشاه عادل باشد پس او از هفت نفر بود که خداوند سبحانہ وتعالیٰ او را فردا در سایهٔ عرش خویش جائے دہد و آن روز روزے است که جز سایهٔ عرش سایہ نباشد۔

۹۱ **قوله** "والنظر الیه عبادة" ونظر بر بادشاه عادل عبادت است۔

۹۲ **قوله** "ومن کان ظالماً فالبعد عنه واجب الا للمضطر الیه او ان ناصح له او منکر علیه اذا علم من غالب حاله انه یسلم عند القرب منه" واگر بادشاه ظالم باشد تا توان از وے دور بودن همچو واجب باشد مگر آنکه کسے مضطر باشد یعنی بستم بزور بروے برند او چه کند وتدبیر او چیست یا آنکه برو بطریقه نصیحت بروند یعنی به عبارتے بچیزے او را نصیحت کنند و بر افعال او منکر باشند واین به نصیحت رفتن بر وقتے باشد که غالب این داند که از و سالم خواهم ماند یعنی بجان خلاص شود وبظلم او شریک نخواهم بود۔

۹۳ **قوله** "وحکی ان بعض الخلفاء اراد زیارة بشر الحافی فبلغ ذلک بشراً فقال ان ذکرنی بعد هذا الاخرجن من جواره ببغداد فامسک عنه" حکایت گویند که کسے از خلفائے عباسیه خواست بزیارت بشر حافی بیاید بشر حافی شنید گفت اگر بار دیگر این ذکر کردی که من خواهم بشر را بینم من از همسائگی که در بغداد است برون آیم آن خلیفه شنید از زیارت او وازین گفتار باز ماند۔ این حکایت برائے آن آورد که درویش بر سلاطین در نیاید مگر آنکه او مضطر شده باشد۔

۹۴ **قوله** "وقال بعض المشایخ رضی الله عنهم من شارک السلطان فی عز الدنیا شارک فی ذل الاخرة" وگفتار بعضے درویشان است هر درویشے که بعزت سلطان شریک شد او را بخواری آخرت شریک شد۔

ن التقریر

ن لئن

ن نقد شاره

۹۵ **قوله** "وقیل تقرب الاشرار الی الاخیار صلاح الطایفتین" گفته اند بدان که بانیکان قربت کنند موجب صلاح هر دو باشد اخیار بصواب رسد اشرار رابکار نیک آرد۔

۹۶ **قوله** "وتقرب الاخیار الی الاشرار فتنة الطایفتین" واین که نیکان بابدان تقرب کنند سبب فتنه هر دو باشد۔

۹۷ **قوله** "ومن اضطر الی الدخول الیهم دعالهم بالصلاح وذکرهم ووعظهم وانکر حسب طاقته" وهر که مضطر شد که برایشان در آید مرایشان را دعائے نیک کنده ایشانرا یاد دهاند از سلاطین گذشته واز صحابه که ایشان چه معاملت کرده اند وایشان را پند دهد وهمین یاد دهانیدن سخن خلفائے راشدین پند دادن ایشان است وتا آنکه تواند از افعال واقوال او منکر باشد۔

۹۸ **قوله** "ومن المشایخ رضی الله عنهم تقرب الیهم لطلب مصالح الناس" وبعضے از مشایخ که بر ایشان تقرب کرده است برائے این بود که صلاح کار بندگان خدا کند۔

۹۹ **قوله** "وروی عن زید ابن اسلم رضی الله عنه قال کان نبی من الانبیاء یاخذ برکاب الملك یتالفه بذلك لقضاء حوایج الناس قیل انه دانیال علیه السلام مع بخت نصر" واز زید ابن اسلم روایت کرده اند که او گفته است پیغامبرے بود که بادشاہے کافرے را رکاب گرفتے سوار کردے وقصه برین جمله است که این دانیال پیغامبر بود ورانچه بخت نصر بیت المقدس را خراب کرد وچند پیغامبر را اسیر کرد چرها ور گلوئے ایشان انداخت اسیر کرده در شهر خود آورد میان آن پیغامبران

اسیر یکے دانیال ع بود و دیگر عزیر ع و شمعون ع و چند پیغامبر و دیگر بخت نصر خوابے ہایل دید دانیال ع آنرا تعبیر کرد و او را نیک موافق نمود از بند خلاص داد و بر خود آورد و وزیر خود گردانید بعد از ان کہ او سوار شدے دانیال ع رکاب گرفتے و سوار کردے بتدبیر آہستہ آہستہ بطریقہ بہترے جملہ پیغامبران را کہ اسیر او بودند رہا کناید قصہ دراز است اما ما ہوالمقصود نوشتہ ام۔ این حکایت برائے آن آورد آنکہ از مشایخ کسے بر سلاطین تقرب کردہ است برائے صلاح کار مسلمانان کردہ است۔

۱۰۰ **قولہ** "وقال ابن عطاء لان یَرَای الرجل سنین لیکتسب جاھاً یعیش فیہ مومن بجاھہ انجی لہ من ان یخلص العمل لنجات نفسہ" ابو العباس ابن عطا گفتہ است کہ اگر مردے عبادت و صلاح خویش را بر مردم ظاہر کند برائے این نیت را کہ کسے بسبب جاہ او بر او در آید و معتقد شود و فقیرے در ماندہ بروزگار خود عیشے و زندگانی بحسب مراد او شود این برائے نجات قیامت او را این بہتر است کہ او خفیہ کارے کند و بران نجات خواہد این اظہار کردن طاعات خود برین ماند گوئی مرائی است کہ عبادت میکند تا خلق او را معتقد شود۔ و دیگر گفتہ اند ریاء العارفین خیر من اخلاص المریدین مرد عارف عبادتے ظاہر کند عبادتے بدان چندان احتیاج ندارد و برائے آنرا اظہار کند تا طالبان و مریدان آن سیرت پیش گیرند اگر چہ این صورت ریا مینماید اما این ریائے است کہ بہتر از اخلاص مریدان است۔ و دیگر مرد عارف خود را و عبادت و ریا و اخلاص را و جملہ وجودات را در دریاء فنا غرق کردہ است اما مردمان این را ریا و تزویر دانند ابن عطا در باب اینچنین شخصے این سخن گفتہ است۔

۱۰۱ **قولہ** "والصحبت مع الکافۃ کصحبت ابی ضمضم" و این کہ با جملہ مومنان صحبت ہمچنین صحبت کند کہ ابی ضمضم را بود۔

۱۰۲ **قوله** "روی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال ایعجز احدکم ان یکون کابی ضمضم کان اذا اصبح وامسی یقول" از رسول الله مروی است که رسول الله گفته است یکے از شما چرا عاجز میشود که او همچو ابی ضمضم باشد او چونه می باشد وقتیکه او صبحگاه کرد و شبانگاه کرد با خدا میگوید۔

۱۰۳ **قوله** "اللهم انی قد وهبت نفسی وعرضی لک" بارخدایا بتحقیق من نفس خویش وگوهر نفس خویش را بتو بخشیدم۔

۱۰۴ **قوله** "اللهم انی قد تصدقت بعرضی علی عبادک فمن شتمنی لا اشتمته ومن ظلمنی لا ظالمته" اے بارخدا من صدقه کردم گوهر نفس خود را بر بندگان تو هر که مرا دشنام دهد من او را دشنام ندهم و هر که برمن ظلم کند من برو ظلم نکنم نخست ابی ضمضم گفت اللهم انی تصدقت نفسی وعرضی بعبادک این کلام بیان شد که اللهم انی وهبت لنفسی لک ازان هبه همین مراد است تصدقت نفسی۔

۱۰۵ **قوله** "قال ابو عبدالله ابن الخفیف دخلت مکة حرسها الله تعالی فقصدت اباعمرو الزجاجی فسلمت علیه وجلست عنده وجری کلام واخذنی فی تمزیقی فلما اکثر قلت له تعنی بهذا کله ابن خفیف قال بلی قلت ترکته بشیراز فتبسم" عبدالله خفیف میگوید در مکه آمدم ابوعمرو زجاجی را اسلام گفتم و نشستم و سخنے درمیان رفت و او سخنے بکنایه در طعن من می گفت و این گفتار بسیار شد گفتم اتعنینی بهذا بدین گفتار ترا مراد همین عبدالله خفیف است گفت آرے گفتم من عبدالله را در شیراز گذاشته آمده ام یعنی من فانی ام و در من چیزے نمانده است این چندین گفتار برکیست که عبدالله

نماندہ است در جہان فتبسم بدین سخن تبسم کرد یعنی خوش شد۔

۱۰۶ **قوله** "وقال شاہ ابن شجاع من نظر الی الخلق بعینه طالت خصومته معهم ومن نظر الی الخلق بعین الحق عذرهم فیما هم فیه" شاہ شجاع گفتہ است ہر کہ خلق خدا را بچشم خود دید یعنی از انچہ اوست بدان دید خصومت او دراز شد خلق خدا است ہر کہ ہست بحسب خویش چیزے گوید وآن مراد او نباشد ہر آئینہ خصومت دراز شود وہر کہ خلق خدا را بنظر حق دید یعنی خالق افعال او است ہر چہ میکند او میکند خلق را از کردار واز گفتار ایشان معذور داشت کہ ہر چہ میکند خدا میکند۔

ن البصر

۱۰۷ **قوله** "وقال اشتغاله بهم" ودل او بزمستان مشغول نشود واین کار کسے است کہ ہموارہ در مشاہدہ افعال باری تعالیٰ باشد۔

۱۰۸ **قوله** "ثم قال علی کل جارحةٍ ادبٌ یختص به" ہر جارحہ کہ ہست ادبے ہست کہ بدان جارحہ مختص است۔

۱۰۹ **قوله** "قال الله تعالی اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا" تفسیر این آیت بالا رفتہ است۔

۱۱۰ **قوله** "قال بعض المشایخ رضی الله عنهم حسن الادب مع الله ان لا تتحرك جارحة من جوارحك الا فی رضاء الله تعالیٰ" یکے از پیران گفتہ است کہ ادب ہر جارحہ یعنی دست وپاے وزبان وگوش وچشم ہیچ جنبشے نکند مگر در رضاے خدا۔ چشم نہ بیند مگر بہ اعتبار وگوش ہر سخنے کہ بشنود از ان پندے وخبرے بیند وزبان یا نام خدا ومصطفیٰ گوید ویا چیزے کہ بدیشان نسبت دارد وکذلک نسبت دست وپا۔

۱۱۱ **قوله** "فادب اللسان ان یکون رطبا بذکر الله ابدا"

وقت ترا بذکر خدا باشد۔

۱۱۲ **قوله** "ویذکر الاخوان بالخیر والدعاء لهم وبذل النصیحت والوعظ ولا یکالمهم بما یکرهون"

این همه بالا بعبارتے مختصرے گفته آمده ام۔

۱۱۳ **قوله** "روی ان رجلا قال النبی صلی الله علیه وسلم این ابی قال فی النار فعرف الکراهت فی وجهه فقال صلی الله علیه وسلم ابوك وابی واب ابراهیم فی موضع واحد" مردے پرسید از پدر مشرک که پدر من کجا است گفت در آتش رسول الله دید که اورا این سخن دشوار نمود پس گفت پدر تو و پدر من و پدر ابراهیم یکجا اند یعنی در دوزخ۔

۱۱۴ **قوله** "ولا یغتاب ولا ینمّ ولا یشتم ولا یخوض فی فی ما لا یعنیه" غیبت کسے نگوید و سخن چینی نکند یعنی سخن یکے که معیوب باشد بدیگرے نرساند و کسے را دشنام ندهد و چیزے که لا یعنی باشد مراد دین در ان نباشد در ان خوض نکند۔

۱۱۵ **قوله** "واذا کان فی جماعت یتکلم معهم ما داموا یتکلمون فیما یعنیهم فاذا اخذوا فیما لا یعنیهم ترکهم وامسك" واگر مرید در جماعتے باشد سخن گوید با ایشان مادام که ایشان در امر خدا سخن میگویند بعد از انکه به بیند که ایشان سخن لا یعنی میکنند ترک سخن کند و از سخن باز ماند۔

۱۱۶ **قوله** "ویتکلم فی کل مکان بما یوافق الحال" در هر مکانے که سخن گوید که موافق حال آن مکان بوده باشد اگر مردم آن مکان سخن در زهد میگویند در زهد بگوید واگر در عبادت میگویند در عبادت گوید وکذلك امور دیگر۔

۱۱۷ **قوله** "فقد قیل لکل مقام مقال" زیراچہ گفتہ اند ہر مکانتے را موافق آن مکان گفتارے ہست۔

۱۱۸ **قوله** "فقد خلق الله تعالی اللسان ترجمان القلب و مفتاح الخیر والشر" بہ تحقیق خدائے تعالیٰ زبان را ترجم دل آفریدہ است یعنی ہر چہ در دل است زبان ہمان گوید و زبان کلید ہر خیرے و شرے است یعنی سخنے گوئی گوئی بدان در نیکی کشادی و اگر سخنے گوئی گوئی بدان در شر کشادی حکم از روئے شرع ہم بگفتار مردم است۔

۱۱۹ **قوله** "وقیل اذا طلبت صلاح قلبك فاستعن علیه بحفظ لسانك" اگر میخواہی صلاح دل خود زبان نگہداری یاری کن برائے نگہ داشتن زبان خود از گفتار بسیار دل سیاہ گردد و از گفتار بسیار دل بحضور نیاید و آنکہ عادت او بسیار گوئی باشد در زبان او دروغ ہم رود۔

۱۲۰ **قوله** "ویلزم الصمت فانه ستر الجاهل و زین العاقل" و لازم گیرد خاموشی را زیراچہ خاموشی عیب جاہل می پوشد و آراستگی مرد عاقل است۔

۱۲۱ **قوله** "قال النبی صلی الله علیه وسلم وهل یکب الناس علی مناخرهم الاحصاید السنتهم" نیست چیزے کہ مردم را فردائے قیامت بر روئے اندازد مگر درود زبان ایشان یعنی اگر کفرے و اگر دروغے کہ او موجب گرفتاری مرد میشود آن نیست مگر زبان کہ موجب ہلاک آدمی باشد۔

۱۲۲ **قوله** "وادب السمع ان لا یسمع الی الفحش والبذاء والغیبت والنمیمة وکل منکر کما قیل۔ شعر

احب الفتی ان ینفی الفواحش سمعه

کان به عن کل فاحشة وقرا"

ت للقلب ت للخیر ت الخناء

دوست ترین مرد از جوانمردان اوست کہ گوش او پرہیز کند از شنیدن فحش گوئی گوش او از فاحشہ کرانست یعنی کراست۔

۱۲۳ **قوله** "بل یسمع الی الذکر والموعظت والحکمت ومایعود الیہ بالفایدة دینا ودنیا ویحسن الاصغاء الی من یکلمہ" بل گوش سوے ذکر نہد یعنی ذکر خدا و آنجا کہ پند می دہند وسخن حکمت میگویند وہرانچہ در دین ودنیا اورا فائدہ باشد ونیکو بشنود یعنی گوش رانیکو بنہد بشنود سوے کسے کہ ذکر خدا وموعظت وحکمت میگوید۔

۱۲۴ **قوله** "وادب البصر الغض عن المحارم وعن عیوب الناس والاخوان وعن المنکرات والمحرمات لان اللہ تعالی یقول یَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْیُنِ وَ مَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ" این ہمہ بالا گفتہ آمدہ ام مکرر چند ترجمہ کنم۔

۱۲۵ **قوله** "وقد قیل من طاوع طرفہ تابع حتفہ"[1] وگفتہ اند ہر کہ پس نظر خود رفت بدان کہ پس مرگ رفت۔

۱۲۶ **قوله** "وقیل من غض طرفہ تمظرفہ" وگفتہ اند ہر کہ نظر خود را فروبست آوند دل پر شد بہ عقل وحکمت چنانچہ یکے گفتہ است۔ بیت

چشمے کہ نظر نگہ ندارد  بس فتنہ کہ بر سر خود آرد

ہمانکہ بالا گفتہ آمدہ ام الاولی لک والثانیة علیک۔

۱۲۷ **قوله** "وقیل من کثرت لحظاتہ دامت حسراتہ" وگفتہ اند ہر کہ دیدن او بسیار شد حسرت او بیشمار شد۔

---

[1] حتف بمعنی موت۔

۱۲۸ **قوله** "ویکون نظرہ بالاعتبار والاستدلال علی قدرت الله تعالی وعظمته وجمیل صنعته عاریًا عن حظوظ النفس الامارۃ بالسوء" این ہمہ بالا گفتہ آمدہ ام مصنف شیخ است ہیخواہد در پندہا مکرر کند تا در دلہا مقرر شود۔

۱۲۹ **قوله** "حکی عن بعضهم انه قال نظرت الی شخص نظرۃ شهوت فرایت فی المنام قایل یقول لی ان الله تعالی یقول الدنیا داری والخلایق فیها عبدی وامائی فمن نظر الی واحد منهم بغیر حق فقد خاننی فانتبهت والیت علی نفسی ان لا انظر الی شخص بعد ذلك الا علی حد الامانت" از بعضے صوفیان حکایت گفتہ اند کہ او گفتہ است سوے شخصے نظر شہوت کردم در خواب دیدم بہ تحقیق خدا میگوید کہ دنیا سرائے من است وساکنان دنیا بندگان وکنیزگان من اند ہر کہ سوئے ایشان بغیر حقے نظر کند او مرا خیانت کردہ باشد بیدار شدم سوگند خوردم کہ سوئے ہیچ کسے نہ بینم مگر بحد امانت بایستے کہ چنین گوید کہ اکنون چنان چشم را فرو آرم کہ سوے کسے نہ بینم مگر بضرورت حد امانت سخنے است اما اطلاع بر امانت مشکل کارے است مردم بداند کہ جمیل را بحد امانت می بینیم ونفس را وران شربے خفی باشد۔

۱۳۰ **قوله** "حکی عن ابی یعقوب النهرجوری انه قال رایت فی الطواف انسانًا بفرد عین وهو یقول اللهم اعوذبك منك فقلت ماهذا الدعاء فقال اعلم انی مجاور بمکه منذ خمسین سنة فرایت یومًا شخصًا فاستحسنته فاذا لطمة وقعت علی عینی فسالت عینی هناك علی خدی

فقلت آه ففتیل لطمة بلطمة ولو زدت لزدنا لك" ابویعقوب نهرجوری میگوید مردی را دیدم در طواف کعبه بیک چشم و این سخن میگفت اللهم انی اعوذ بك منك از تو پنهاهم بتو میبکردم پرسیدم چیست این دعا گفت شخصی را دیدم او را باخوبیک خوب پنداشتم دستے از غیب خاست طپانچه بر روے من زد چشم شکست و روان شد و گفت یک طپانچه بیک نظر تست اگر زیادت کنی ما نیز زیادت کنیم۔ حکایت ابوبکر وراق که دوازده سال هوس شیر واشت درین محل نیک مناسب است۔

**قوله** "قال النبی صلی الله علیه وسلم لعلی ابن طالب رضی الله عنه ایاك ان تتبع النظرة النظرة فان الاولی لك و الثانیة علیك" مصطفیٰ بامرتضیٰ گفته است که بپرهیز از یک نظر که پس آن دوم نظر کنی زیرا که نظر اولی براے تراست باختیار تو نیست و نظر دوم موجب ملامت و عقوبت بر تو است زیرا چه این بقصد و اختیار است نظر مردم اول بغیر اختیار او بر خوبے افتاد آن نعمت خدا است که خدا او را داد که بران او را فکرے و اعتبارے شد و دوم که بیند محتمل که دران نفس را حظے و هواے باشد پس آن اول نظر موجب معرفت خدا و عبرت آمد و دوم مغشوش و معیوب گشت باحتمال لذت انسانی۔

**قوله** "و ادب القلب مراعات الاحوال السنیه المحمودة ونفی الخواطر الردیة المذمومة" و ادب دل این است محافظ احوال سنیه باشد چنانکه حال تدلی و حال تخلی و حال تجلی همبرین قیاس حال صبر و حال توکل و حال رضا و حال توبه و زهد و حال ورع خود بعد گذشت این احوال است و آنچه خاطرے که ردیه باشد بسوے هواے نفس کشد و میل بدنیا برد و ذکر خوف دوزخ و غیران نیست از ان عرفا این را از خواطر شمرند۔

۱۳۳ **قوله** " و التفکر فی آلاء الله و نعمائه و عجائب خلقه
قال الله تعالی و یتفکرون فی خلق السموات و الارض و قال
رسول الله صلی الله علیه و سلم تفکر ساعة خیر من عبادت
سنة " و دیگر ادب دل اینست اندیشه در آلا و نعما باری کند عاشق گوید بکدام
زبان شکرے بجاے آرم که خاک آستانهٔ در معشوق گشته ام ۔ یکے میگوید بیت

۱۳۴ ز خیل سالک سگانت شدم تعالی الله — کجا رسید باقبال عاشقی کارم

طالب را اندیشه آید که من چه و کدام کسم که طلب جمال و جلال آنحضرت کنم چنانچه گفته اند
این الماء والطین من حدیث رب العالمین نه آنکه فضل فاضل و وهب
صرف باشد خداے تعالی فرموده است تفکر در آفرینش آسمانها و زمینها کنید که چه قادرے
است و او چه جمال بها دارد که این نیران را در وجود آورد و جهان را بدان روشن با صفا
و ضیا کرد رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم گفته است که یک ساعتے که قدرت
او اندیشه کنند بهتر از عبادت یکساله باشد آرے بندگی برور باشد و خدائی در بر

۱۳۵ **قوله** " و آداب القلب حسن الظن بالله تعالی و بجمیع
المسلمین و یطهره من الغل والغش والحسد والخیانت
و سوء العقیدة فانها من خیانات القلوب قال الله تعالی
ان السمع و البصر و الفؤاد کل اولئک کان عنه مسئولا "
و بعضے از آداب دل اینست که با خدا گمان نیک برند یعنی او بر بندگان رحیم و کریم است
و هر گنهے که بنده پس آن بتوبه گراید خداوند سبحانه و تعالی برا و رحمت اضعاف
آن کند و او تعالی گفت ۔ سبقت رحمتی علی غضبی و او گفته است انا
عند ظن عبدی بی بنده طاعت کند و گمان قبول طاعت کند خداے
سبحانه و تعالی بحسب گمان او همان کند که گمان اوست و بر جمله مسلمانان گمان نیک

ن و من آداب

بر ذکہ البتہ مرد مسلمان آن نکند کہ رضائے خداوند بران نباشد و اگر بینی مسلمانے
راکہ او از خمارہ برون می آید تو گمان مبر کہ او بشراب خوردن درون رفتہ بود با خود
یقین کن کہ او بنصح رفتہ بود و بتجربہ رفتہ بود و فی الجملہ اگر ہفتاد دلیل بر فسق او باشد و یکے
بر صلاح او آن یکے را بر ہفتاد ترجیح بدہ۔ و اول دل را از کینہ و از بدخواہی و از حسد
و ہر چہ از ذمایم است صاف و پاک کردہ باشند بعد ازان مراعات در سینیہ و تفکر
در نعمار و آلاے او باشد و خداے تعالیٰ فرمودہ است اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ
وَالْفُؤَادَ الایۃ گفتہ آمدہ ام و سیوم جا است کہ شیخ این را مکرر میکند۔

**قولہ** "قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اَلَا اِنَّ فی جسدِ
ابن آدم لمضغۃً اذا صلحت صلح الجسد بصلاحہا و اذا فسدت
فسد بفسادہا سایر الجسد اِلَّا وھی القلب" این ہمہ بالا گفتہ آمدہ ام۔

**قولہ** "قال سری بن المفلّس السقطی القلوب ثلثۃ
قلب کالجبل لایحرکہ شئ و قلب کالریشۃ یذھب مع کل
ریح ولا یثبت و قلب کالنخلۃ اَصلُھَا ثابتٌ والریح تمیل بہا یمیناً
و شمالاً" سری سقطی گفتہ است کہ دل بر سہ قسمت است دلے است کہ ہمچو کوہے
است ہیچ چیز او را از جاے او نتواند جنبانید و دلے است کہ ہمچو پر ہر طرفے کہ
باد بپراند بپرد و اگر بغلطاند بغلطد و لیست کہ ہمچو درخت خرما بیخ و تنہ او بر جائے مستقیم
البتہ از جائے نجنبد و باد اطراف او را شاخہاے او را و آنچہ نرم است ازان
او آنرا بجنباند و ہر طرفے کشد و این ہر سہ در بیان اعتبارے دارد و از ہر یکے گفتن
چارہ نباشد انشاء اللہ تعالیٰ۔ دلے را کہ سری ہمچو کوہ گفت آنرا دل متمکن گفتند متمکن
کسے است از موارد و مواہب و از مصادر و مضار و از مصائب و متانت بر دل
متمکن افتد او را از آنچہ اوست نتواند جنبانید و دلے را کہ ہمچو پرندہ گفت ازان

عبارت دل متلون کنند که دل از نقصان بکمال رود وگہے از کمال بنقصان افتد و دلے
را کہ ہمچو درخت خرما ے گفت عبارت از دلے باشد کہ او باصلہ متمکن است امّا از روے
ظاہر حوادث را در وے اثر باشد۔ واعتبار دیگر۔ دلے را کہ ہمچو کوہ گفت دل عوام باشد
چنانچہ این متفقہ جامد الطبع وچنانچہ ابن معتزلہ کہ دلہاے ایشان ہمچو حجارہ است بل
أَشَدُّ قَسْوَةً ہر چند کہ شیوخ مرشد ایشان را دعوتے کنند وبسوے حق داعی شوند از
کشوفات واز تجلیات اشارتے فرمایند این محرومان سنگ دلان وگہ صفتان اجنبشے
سوے قبول قول حق نشود بلکہ مزید انکار باشد۔ ودلے کہ ہمچو پرندہ دل طالب قابل
باشد مسکین طالب در مغلقان حوادث افتادہ ہر بارے کہ بر دل چیزے لایح میشود
وبار دیگر مستتر ومحتجب میگردد ودلے کہ ہمچو نخل است دل متوسط باشد ہر چند کہ دل او را
استواری حاصل شدہ است امّا تمکنے کما ہو حقہ نیست حوادث وحالات مختلف او را
در جنبش آرند۔ دلے کہ ہمچو کوہ است دل کفار باشد ودلے کہ ہمچو پرندہ است دل
منافق باشد ودلے کہ ہمچو نخل است دل مؤمن صالح باشد۔ ووسہ اعتبارے کہ
دگر است ترجمہ چہ زیادت کنم۔

**قوله** "وادب اليدين البسط بالبذل والاحسان
وخدمت الاخوان وان لا يستعين بهما على معصية الله
تعالى" وادب دست اینست کہ او را بہ بخششے وبہ داونی کشایند واعانتے کہ بدست
توان کردن اصحاب واخوان را بدان یاری کنند واو را بسوے معصیتے نفراز ند۔

**قوله** "واداب الرجلين السعي بهما الى طاعة الله
واصلاح نفسه واخوانه" وادب پایہا اینست کہ آن سو نرود کہ در آن
سو ہزلے باشد ومعصیتے باشد نقل قدم یا براے تعلم را باشد یا سوے مسجد یا زیارت

ے کہ مخفف کوہ است۔

کعبہ باشد یا مشی براے برآمد کار برادر مومن باشد یا براے تحصیل قوت عیال را باشد وقصد زیارت مرشد باللہ الی صراط مستقیم فضلے ہم از باب زیارت کعبہ باشد۔

**قولہ** "وان لایمشی فی الارض مرحا ولا یختال ولا یتبختر ولا یرھبوا فان ھذا مما یبغضہ اللہ تعالی" ووررہ بقصد وعمد خرامان نرود چنانچہ طبیعت اوست تجاوز نکند وخیلات نرود وتبختر نکند این ہر دو داخل فرح رفتہ است ورہبو نکند یعنی رفتارے بخودنمائی نباشد این واز مثال این ازان نوع است کہ خدا آنرا دشمن دارد۔

**قولہ** "ثم اول الصحبت معرفۃ ثم مودۃ ثم الفۃ ثم عشرۃ ثم صحبۃ ثم اخوۃ" پس ازین باید دانست صحبت بکمال خود بعد چندین ورطات است اول صحبت این است کہ میان دو نفرے شناختے شد بعد ازان ازین شناخت دو سہ بارے کہ ملاقات شد آغاز دوستی شد چو دوستی شد بحسب دوستی کثرت ملاقات شد الفت گشت بعد ازانکہ الفت شد لذتے وخوشی یکدگیر شد بعد تاکد وتثبت آن ہمہ صحبت نامند بعد ازان ہمچنین شد کہ چنانچہ ہر یکے جزو بعض دیگر است ہمچو برادر شد زیرا چہ گفتہ اند صحبت اربعین یوما قرابتہ زیرا چہ در چہل روز صحبت البتہ ہر دو یکجا طعام خورند وسور[1] او خورد وخبریت وبعضیت اثبات یابد۔

**قولہ** "وقیل غذا النفوس فی العشرت وغذا القلوب فی الصحبت والصحبت لایکون الا باتفاق البواطن قال اللہ تعالی فی صفت المنافقین تحسبھم جمیعا وقلوبھم شتی"

---

[1] سور بمعنی پس خوردہ

وگفتہ اند کہ غذائے نفس در عشرت است کہ ہر یکے بحضور دیگرے خوش است وہمین غذائے دلہا در صحبت است۔ صاحب یار را گویند و یار جز ہمکار نباشد صحبت مستقیم نباشد تا آنکہ درون یکے با درون دیگرے موافق نباشد۔ خداوند تعالیٰ گفتہ است گمان بری تو کہ ایشان باشما بجمع اند و دلہائے ایشان پراگندہ است۔

**قولہ** "والصحبت اذا صحت شرا بطہا فانہا اجل الاحوال الاترى ان الصحابة رضی اللہ عنہم کانوا اجل الناس علماً و فقہاً و عبادتاً و زہداً و توکلاً و رضاً فلا ینسبوا الی شئ من ذلک غیر الصحبت التی ھی اعلاھا" چو صحبت بشرط خویش درست شد در اجل احوال باشد کارے بزرگے وحالے عالی بود تا پیدامی آرد برائے آنکہ صحبت بشرایط خود درست شود و اجل احوال و اعلی اوصاف باشد نہ بینی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہر ایک از سایر امت فقیہ تر و عالم تر و زاہد تر بودہ اند باین ہمہ بہیچ چیز ایشانرا نسبت نکردند بہ صحبت نسبت کردند اصحاب رسول اللہ گفتند۔ آرے وتحقق و متیقن است کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجمع فضائل بود و صحبت بین الشخصین محق نباشد و ثبوت نیابد تا بینہما جنسیت نباشد فعلی ہذا معلوم شد ایشانرا گفتند گوئی افقہ واعلم وازہد واعرف خواندند۔

**قولہ** "ومن ادابہم ان لا یجری فی حدیثہم ھذا لی وھذا لک ولو کان کذا لم یکن کذا ولعل وعسے ولِمَ فعلت ولم تفعل وما یجری مجراھا فانہا من اخلاق العوام" واز آداب صوفیان است کہ بطریقہ تملک وتخصص نگویند ہذا لی این ملک من است واین خاصہ من است وایشانرا این نیست کہ گویند اگر چنین بودے چنین نشدے چنانچہ یکے گوید اگر من دررہ بسیار نرفتمے مراتپ نہ شدے وہمچنین

حادثات دیگر زیرا چه سیرت ایشان است هرچه ایشانرا پیش آید حواله به تقدیر کنند و این چیزها از اوصاف خواص نیست از اخلاق عوام است۔

۱۲۵ **قوله** "قال ابراهیم بن شیبان کنّا لا نصحب من یقول نعلی" ابراهیم شیبان گفته است مارا صحبت با کسے نبودے که او گفتے فعل من است۔

۱۲۶ **قوله** "ولا یجری بینهم الاعارة والاستعارة" میان صوفیان عاریت دادنی نیست وطلب عاریتے نه کس از ما عاریتے طلبید وآن اورا بهمه دادیم آنانکه همه خودرا بذل مال کرده بودند گاه گاهے بسبب آنکه ایشان بعجز وزاری التماس کرده بودند که البته هرچه از ما است ملک مخدوم است گاه گاهے بعاریت استنده ایم این گمان مبری که انچه ما میگوئیم بغیر تجربه است شاید چیزے ادنی است وآن در تصرف ما نیفتاده است مگر آن فوت شده باشد

۱۲۷ **قوله** "وقال بعضهم الصوفی لا یعیر ولا یستعیر ولا یجری بینهم المخاصمة ولا المجادلة ولا الاستهزاء ولا الازدراء ولا المزاحمة ولا المقابلة ولا الغیبة ولا النمیمة ولا الوقیعة ولا النقیضة بل یکون کل واحد منهم للکبیر کالولد وللنظیر کالاخ وللصغیر کالوالد وللاستاذین کالمملوک" این هم بالا گذشته است شیخ مکرر میکند برائے آنرا تا طالب را تقرب شود بداند درین باب اهتمام است۔

۱۲۸ **قوله** "ومن آدابهم اذا اجتمعوا ان نقدموا احدهم لیکون مرجعهم الیه واعتمادهم علیه" وبعضے از آداب صوفیه اینست که جائے مجتمع ایشان باشد یکے را که او لایق سری باشد او را امر کنند که همه را

ن کالاب

ن یقدموا احدهم بینهم

رجوع بدو نمود۔

قولہ "ویکون ارجحھم عقلاً ثم اعلاھم ھمۃً ثم اعلاھم حالاً ثم اعلمھم بالمذھب ثم اسنھم" شیخ میفرماید که لایق سری کیست آنکه میان ایشان هم از روے عقل راجح باشد و یکے از رجحان عقل این است که آنکه او مقدم و سر باشد و قول و فعل او متبع بود باید که آن گوید و آن کند که متبع عوام و متبع مریدان و متوسطان و منتہیان باشد و از ہمت ہمه بلند تر باشد بہیچ چیز از دنی احوال و مقامات سرفرو نیارد و ہر چه او را بدہند ہمت او از ان عالی تر باشد۔ وقتے خواجہ من مرا میفرمود اگر تو بصفوت آدم و نبوت نوح و خلت ابراہیم و کلام موسیٰ و قربت عیسیٰ و محبت محمد سرفرود آری صادق نباشی۔ و این سخن را دیدم که وقتے بایزید با یحییٰ معاذ گفته است۔ شبے یحییٰ بر بایزید رفت او در وقت خود بود ہمین گفت نه نه چو از وقت خویش فارغ شد یحییٰ گفت یحییٰ آن خدائے و بوقتے که داشتی بگو که چه بود که لا لا میگفتی بایزید گفت که احوال و مقامات بر من عرضه میکردند و من ہمین لا میگفتم یحییٰ گفت چرا معرفت اختیار نکردی که از آن چیزے بالاتر نیست گفت خاموش باش من نمی خواہم که او را جز او کسے بشناسد بعد از ان بایزید ہمان سخن با یحییٰ میگفت که من بالا نشستم که شیخ این میفرمود۔ ثم اعلمھم بالمذھب یعنی کسے که در مذہب تصوف عالم تر باشد نادره کسے است که او با علو حال و قایق علم تصوف در وے جمع باشد۔ ثم اسنھم کسیکه در عمر از ہمه بزرگتر باشد احترام و انقیاد او مردم را بیشتر باشد و گویند مرد و بیش قدم است ہر چه در عمر دراز باشد با تجربه بود۔

قولہ "قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وبارک وسلم یؤم القوم اقرأھم بکتاب اللّٰہ فان استووا فافقھھم فی الدین فان استووا فاشرفھم فان استووا فاقدمھم ھجرۃ" برائے

آن سخن خود را شیخ حدیث رسول اللہ را تائید آورد آنکه او امامت کند باید از همه بکتاب اللہ قاری تر باشد یعنی عارف تر باشد بسماع او و حافظ تر بقرات او و اگر ایشان درین هم برابر باشند آنکه فقیه تر باشد در مسایل فقهی سهوے افتد نسیانے شود او داند که درین محل مسئله فقه چیست و اگر درین هم برابر باشند آنکه شریفتر باشد میان ایشان چنانکه گویند بنی هاشم از همه عرب شریفتر اند و اگر برین هم برابر باشند آنکه بعمر بزرگ است او پیش شود و اگر برین هم برابر باشند هر که از مکه در مدینه بهجرت از دیگران پیشتر آمده باشد او پیش شود۔

۱۵۱ **قوله** "وکان النبی صلی الله علیه وسلم یقدم اهل بدرعلی غیرهم" رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بدریان را از دیگران مقدم داشتے و برتر نشاندے۔

۱۵۲ **قوله** "روی انه صلی الله علیه وسلم کان جالسا فی صفة ضیّقة فجاء قوم من البدریین فلم یجدوا موضعاً یجلسون فیه فاقام النبی صلی الله علیه وسلم من لم یکن من اهل بدر من ذلك المجلس فجلسوا مکانهم فاشتد علیهم فانزل الله تعالی وَ اِذَا قِیلَ انْشُزُوا فَانْشُزُوا یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ" روایت آورده اند که رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم در حجرهٔ تنگے نشسته بود و بعضے اصحاب هم باوے نشسته بودند بعضے از اهل بدر در آمدند جائے نشست ایشان نبود آنکه او بدری نبود او را از مجلس ایستاده کرد و بدریان را آنجا نشاند آنرا که برکرد ایشان را دشوار آمد در شان ایشان این آیت نازل شد وَ اِذَا قِیلَ انْشُزُوا الآیة۔

۱۵۳ **قوله** "ثم احسنهم خلقا بهم ثم اقدمهم اجتهادا"

ثم اتمهم ادباً ثم اسبقهم بلقاء المشایخ" وآنکه میان ایشان در خلق احسن باشد اگر بضم خا گوئی واگر بفتح هر دو وجه معنی دارد وآنکه میان ایشان در اجتهاد مقدم باشد یعنی مجاهده بیشتر میکند او پیش شود وآنکه ادب کاملتر دارد وآنکه بیشتر مشایخ را دیده باشد او۔ اکنون انچه شیخ فرمود از روے قسمت همین آید اما این چنین کجا یابند که این همه دور باشم۔

۱۵۴ **قوله** "حکی ان علی بن بندار الصوفی ورد علی عبد الله الخفیف زائراله من نیشاپور فتماشیا فقال له عبد الله تقدم فقال بای عذر فقال بانک لقیت الجنید وما لقیته" حکایت آرند ابو علی بندار بر عبد الله خفیف بزیارت اند خواستند بجاے روند عبد الله خفیف گفت بندار را که پیش شو این بندار گفت بکدام موجب از تو پیش شوم ابن خفیف گفت تو جنید را ملاقات کرده و من نکرده ام پس یکے از موجب تقدم ملاقات مشایخ باشد

۱۵۵ **قوله** "ویجد لهم اصدقهم نیة واحلمهم واقواهم قلباً واکثرهم دیانة وامانة وصیانة واقلهم اهتماماً بنفسه وذریته" وخدمت مشایخ کسے کند که او در نیت صادق تر باشد آرے بذل نفس خویش کردن و بخدمت یکے ایستادن برا او جز بصدق نیت نباشد وآنکه به دل حلیم وقوی تر باشد و به دیانت و امانت و صیانت بیشتر باشد خادم این چنیں کسے باشد و دگر خادم او باید که او را با نفس خویش و با اهل و ولد خویش چندان اهتمام نباشد۔

۱۵۶ **قوله** "فالخدمة الدرجة الثانیة من الشیخوخة" وخدمت از شیخوخت یک مرتبه فرو است چنانچه بادشاه بر تخت و وزیر بر نردبان۔

١٥٧ **قوله** "کما ورد فی الخبر عن سید البشر صلی الله علیه وسلم انه قال سید القوم خادمهم" چنانچه از رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم خبرے وارد است که آنکه او خدمت قوم کند او مهتر ایشان باشد زیراچه اطعام میکند و رفع مونتهاے ایشان میکند و ایشانرا فارغ میدارد و این هم صفت خوند کار است که بر موالی خویش کند و دیگر این نایب شیخ است کارے بنیابت میکند شیخ سید قوم است و این نایب او فعلی ہذا این هم سید قوم باشد۔

١٥٨ **قوله** "وقیل اذا صحبت انسانًا فانظر عقله اکثر مما تنظر دینه فان دینه له وعقله لك" وگفته اند چون خواهی صحبت باکسے کنی در عقل او بیشتر نگر که در دین او مرد دیندار است اگر ابله باشد در تصرف او در کار او چندان رشدے نباشد اما عاقل انچه باید و شاید آن میکند وضع الشی فی موضعه کار اوست زیراچه نفع دین او همبدان دیندار باز میگردد و نفع عقل او بتو باز میگردد وبد وهم۔

١٥٩ **قوله** "ولا تصحب من کان اکثر همته الدنیا والنفس والهوی قال الله تعالی "فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰی عَنْ ذِکْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا" صحبت مکن باکسے که بیشتر همت او بر دنیا وهوا است خداوند تعالی فرموده است رسول الله ره اکه پشت وه کسے راکه از خداے تعالی روے گردانیده است ونمیخواهد مگر حیات دنیارا۔

١٦٠ **قوله** "وقال الله تعالی وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِکْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ" وخداے تعالی فرموده است اما اطاعت مکن کسے راکه دل او از ذکر خود غافل کرده ایم واو پس روی هواے خویش کرده است۔

١٦١ **قوله** "ولا یذکر عیوب الناس فقد قیل من ذکر

عیوب الناس فقد شہد علی نفسہ بعیوبہا" ونباید صوفی را کہ زشت عیبہائے مردم بگوید زیرا چہ ہر کہ این کار کند او بر عیب نفس خویش گواہی دادہ باشد زیرا چہ نقد بارے غیبت است و ایذائے برادر مومن و نقد وقت خود را ضایع کردن است بشئے کہ بیہیے۔

۱۶۲ **قولہ** "فانما یذکر بمقدار ما فیہ" زیرا چہ آنکس ذکر نمیکند مگر چیزے کہ نسبت بدو دارد چنانکہ گفتہ اند مصراع

ہر چیزے کہ کثر بینی عیب از نظرت باشد

و دیگر عیب مردمان کردن و گفتن عیب خدا کردن است زیرا چہ بندہ خدا است خالق افعال و احوال او خدا است ہر چہ میگوئی ہو تعالیٰ خالق الخنازیر والحیات والعقارب اگرچہ خالق کل شئی است اے مردنادان خلق را نظر بخدا اے او کن زبان درکش۔

۱۶۳ **قولہ** "سئل ابو عثمان الحیری عن الصحبت فقال توسع علی اخیک بمالک ولا تطمع فی مالہ وتنصفہ من نفسک ولا تطلب الانصاف منہ وتکون تبعًا لہ ولا تطلب ان تکون تبعا لک وتستکثر ما الیک منہ وتستقل ما منک الیہ" کسے از ابو عثمان حیری ادب صحبت پرسید گفت کہ آنچہ مال تست بمال خود بر یار خود فراخی کنی و ملے کہ او را است در ان تو طمع نکنی بمالک بفتح لام ہم معنی دارد بکسر لام ہم بمالہ و بمالہ اینجا ہم فتح احتمال دارد ہم کسر اما فتح توسع کسر بر اسے ترا است طمع مکن بدانچہ او را است و از نفس خویش او را انصاف دہی واز و انصاف خویش نطلبی و پسرو او باشی ونخواہی کہ او پسرو تو باشد آنچہ از و بتو اگرچہ اندک رسد بسیار دان و آنچہ از تو بدو رسد اگر بسیار باشد اندک دان۔

ما فیہ منہا

بارید بہی زبین الحطبہ للہ قوم

بچھو سانپ

۱۶۴ **قوله** "قال محمد داود الرّقی قلت لِلدّقاق مَن اَصحبُ فقال مَن یعلم منکَ مثل مایعلم الله منکَ ثم تا منه علی ذلک" رقی میگوید کہ من از دقاق پرسیدم کہ صحبت با کہ کنم گفت باکسے کہ انچہ از تو خدا امیداند آن مصاحب بداند و تو ازوا ایمن باشی کہ بمقابلہ آن ترا فضیحت نکند و ترا معیوب نکند و اگر از حسنات و اسرار باشد و ر افشار آن نکوشد۔

۱۶۵ **قوله** "وقال بعضهم ماوقعنا فی البلاء الاّ صحبت مَن لا احتشمه" کسے گفتہ است مرا در بلاے نبنداخت مگر کسے کہ او نزدیک من محتشم نبود۔ از ینجا این معلوم شود کہ صحبت با کسے کند کہ او از تو بہتر باشد۔

۱۶۶ **قوله** "وقیل لیس فی اجتماع الاخوان الا نس لوحشت الفراق" وچنین گفتہ اند در صحبت یاران انسے نیست زیراچہ وحشت فراق پس آن در میان افتد۔ ازین جملہ این معلوم میشود با کسے موافقت نباید۔

۱۶۷ **قوله** "وقیل الشرف فی ثلث اجلال الکبیر ومداراة النظیر ورفع النفس عن الحقیر" وگفتہ اند بزرگی در سہ جا است کہ بزرگے را بزرگ داری زیراچہ تو بزرگی بزرگ شناختہ باشی انگہ او را بزرگ داری وآنکہ ہمچو تو باشد با او بہ نرمی باشی و بر کردن نفس از مروے خوارہ یعنی رفع نفس از مردم خوار علی احسن الوجوہ جز دلیل بر شرف و فضل نباشد۔

۱۶۸ **قوله** "وقیل الجلساء ثلثة جلیسٌ تسفید منه فالزمه وجلیسٌ تفیده فاکرمه وجلیسٌ لا تسفید منه ولا تفیده فاهرب منه" وگفتہ اند ہمنشینان سہ اند یکے آنکہ تو از و فایدہ گیری پس او را لازم گیر و ہمنشینے کہ تو او را فائدہ دہی پس او را اکرام کن و ہمنشینے کہ

نہ آواز تو فایدہ گیرد و نہ تو از و فایدہ گیری از و بگریز۔

۱۶۹ **قولہ** "ومن آدابهم ترك التيه والصولة قال ابو علی رودباری الصولة على من هو فوقك قحة وعلى من هو مثلك سوء الادب وعلى من هو دونك عجز" بعضے از آداب صوفیان است کبرے نکنند و بر کسے زورے نکنند ابو علی رودباری گفتہ است صولت کردن بر کسے کہ از تو برتر ست قبح است آن عیبے است کہ آن عیب ہم بتو باز گردد و آنکہ ہمچو تست اگر بر و صولتے کنی آن خود بے ادبی است و آنکہ فروتر از ان است صولت کردن بر و دلیل بر عجز تست زیرا چہ با کسے ہمچو خودے و برتر از خودے صولت نمیتوانی کرد سکینے و عاجزے یافتہ بر و صولت میکنی۔

۱۷۰ **قولہ** "وقال بعضهم من اوّتی ولاية فتاه فيها فقد اخبر ان قدره دونها" و بعضے گفتہ اند ہر کہ ولایتے یافت و در آن خود نمائی و بزرگی نمود او خبر داد از دونی مرتبہ خود کہ بسبب آن خود نمائی میکند پس او از ولایت فروتر است آنکہ بر ان بزرگی میکند۔

۱۷۱ **قولہ** "ومن تواضع فيها اخبر ان قدره فوقها" و آنکہ او دران ولایت تواضع میکند یعنی اورا در حسابے نمی آرد و خود را بدان وزنے و قدرے نمی دہد معلوم می شود کہ از ان مرتبہ او برتر است۔

۱۷۲ **قولہ** "وقيل ان عجب المرء بنفسه احد فساد عقله" و گفتہ اند نظر کردن مرد بہ نفس خود یکے از فساد عقل است۔

۱۷۳ **قولہ** "وقال الله تعالى تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا" خداوند تعالی میفرماید آن سرائے آخرت میگردانیدہ ام برائے کسے را کہ در دنیا بزرگی و فسادے

نمی خواہند۔

۱۷۴ **قوله** " و لیحذر المتادب ان یحقر احدا من المسلمین"
و گو خدا کند شخصے کہ متادب باشد یکے از مسلمانانرا خوار کند۔

۱۷۵ **قوله** " فقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ
و سلم انہ قال حسب امرء من الشران یحقر اخاہ المسلم"
بندہ است کہ یکے برادر دینی را خوار کند۔

۱۷۶ **قوله** " و قال النبی صلی اللہ علیہ و سلم من استذل
مومنا او مومنۃ او حقرہ لفقرہ و قلت ذات یدہ شہرہ
اللہ تعالی یوم القیامت ثم افضحہ " مصطفی فرمودہ است
علیہ السلام ہر کہ خواہد مومنے را ذلیل کند یا ورا تحقیر کند خوار کند بنا بر فقر او
بسبب اندکے بر او یعنی در ملک او مالے بسیار نیست خدائے تعالی او را فردائے قیامت
شہرہ کند یعنی شہرہ بعد از ان فضیحت کند برین فضیحت کند کہ این کسے است
فقر را و اندکی مال را عیب کرد۔

۱۷۷ **قوله** " و قال بعضہم من رضی اللہ عنہ عبدا فارضی
بہ اخا" بعضے صوفیان ہمچنین گفتہ اند ہر کہ را خدائے بر بندگی او راضی شد تو
برادری او راضی شو۔

## فصل ۳۰

۱ **قوله** " فاذا انزل بہ احد من اخوانہ او جماعت
قدم الیہم ما حضرہ من الطعام والشراب قل او کثر" و اگر کسے

ازصوفیان از یاران فرود آید طعامے وشرابے پیش او موجود باشد پیش ایشان آرد اندک یا بسیار۔

۲ **قوله** "روی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال هلاك المرء ان يدخل عليه الرجل من اخوانه فيحقر ما فی بيته ان تقدمه اليه" از مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم روایت کردہ اند کہ رسول اللہ گفت است سبب ہلاک مرد اینست کہ مردے از برادران دینی او برا ودر آید او پیش او چیزے نیارد سبب آنکہ چیزے اندک است۔

۳ **قوله** "وهلاك القوم ان يحقروا ما قدم اليهم" وآنکہ فرود آیند سبب ہلاک ایشان این باشد کہ انچہ پیش ایشان آرند وایشان آنرا خوار بدارند مراد ازین ہلاک ضائع شدن واز رہ صواب دور افتادن است۔

۴ **قوله** "وقال النبی صلی الله علیه وسلم ان من مکارم الاخلاق التزاور فی الله عزوجل" وپیغامبر فرمودہ است یکے از اخلاق پسندیدہ اینست کہ یکدیگر زیارت براے خدا کنند۔

۵ **قوله** "وحق علی المزور ان تقرب الی اخيه ما تيسر عنده وان لم يجد الا جرعة من الماء" وسزاوار است مرکسے را کہ زیارت کند برادر آیندہ خویش انچہ میسر باشد بیارد اکنون تا ہر کسے را چہ میسر است اگر ہیچ نیابد مگر جرعہ از آب ہمان بسندہ است۔

۶ **قوله** "فان لم تقرب اليه ما تيسر عنده لم يزل فی مقت الله يومه وليلته" واگر انچہ میسر است پیش نیارد ہمارہ آن روز خویش وشب خویش در خشم خدا باشد۔

۷ **قوله** "الا تری ان ابراهيم عليه السلام كما دخل

علیہ ضیفہ المکرمون مالبث ان جاء بعجل حنیذ، فقربہ الیہم قال الا تأکلون" ابراہیم خلیل الصلوات اللہ علیہ مہمانان کریم رسید ندنماند درنگے نکرد کہ گوسالۂ بریان پیش ایشان آورد ایشان نمی خوردند گفت چرا نمی خورید۔ قصہ در تفسیر مسطور است بر چہ زیادہ کنم مقصود اینست کہ چون مہمان بیاید چیزے پیش او آرند زیرا چہ چو مہمانان بہ خلیل آمدند درنگ نکرد فی الحال پیش ایشان چیزے آورد۔

۸ **قولہ** "حکی ان الحسن البصری کان اذا استاذن علیہ بعض اخوانہ ان کان عندہ طعام اذن لہ والا خرج الیہ ولا یتکلفہ فیما حضر" حکایت کردہ اند از حسن بصری اگر کسے بر حسن بصری آمدے و دستوری بدر آمدن طلبیدے اگر نزدیک او طعامے بودے او را دستوری بدر آمدن فرمودے واگر بر و طعامے نبودے خود بیرون آمدے

۹ **قولہ** "فقد روی عن ابن البختری انہ قال لما نزلنا علی سلمان الفارسی بالمداین فقرب الینا خبزا و سمکا وقال کلوا انہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تکلف ولولا ذلک لتکلف لکم" از ابو البختری حکایت آرند کہ او بر سلمان فارسی در آمد این مہمان رفت وا و نانے و ماہیٔ پیش آورد و گفت اگر رسول اللہ از تکلف نہی نکردہ بودے من برائے شما تکلف میکردم۔

۱۰ **قولہ** "ولما ورد ابو حفص الحداد علی الجنید تکلف فی خدمتہ فانکر علیہ وقال لو دخلت خراسان لعلمناک کیف الفتوت" ابو حفص حداد بر جنید فرود آمد او در مہمانی تکلف کرد ابو حفص انکار کرد و بر او ابو حفص گفت اگر در خراسان بیائی من ترا تعلیم کنم کہ

فتوت چیست وجوانمردی چیست۔

۱۱ **قولہ** "فقیل لہ فی ذلک فقال صَیّرت اصحابی مخانیث تقدم الیھم الوان الطعام واللباس والطیب کل یوم" ابوحفص راجنیدؒ پرسید چرا انکار کردی ابوحفصؒ گفت کہ یاران مارا مخنثان میگردانی ہر روز پیش ایشان طعامہاے خوب می آری وجامہا می آری وخوشبو ہا می آری۔

۱۲ **قولہ** "وانما الفتوت عندنا ترک التکلف واحضار ماحضر" ابوحفصؒ میگوید نزدیک ما نیست جوانمردی مگر ترک تکلف کنند وانچہ بنقد حاضر باشد ہمانرا پیش آرند۔

۱۳ **قولہ** "ثم اذا حضرکم الفقراء فاخدمھم بلا تکلف حتی اذا جعت جاعوا واذا شبعت شبعوا حتی یکون مقامھم وخروجھم عندک واحد" چون فقرا بر تو فرود آیند ایشانرا خدمت بغیر تکلف کن وقتیکہ تو گرسنہ باشی ایشان ہم گرسنہ باشند وقتیکہ تو سیر باشی ایشان ہم سیر باشند تا آمدن ورفتن ایشان بر تو یکسان باشد

۱۴ **قولہ** "قال یوسفؒ بن حسین قلت لذی النونؒ مَن اَصحَبُ فقال من اذا مرضت عادک واذا اذنبت تاب لک وانشد" یوسفؒ حسین میگوید من ذوالنونؒ را گفتم با کہ صحبت کنم ذوالنونؒ گفت باکسے صحبت کن کہ او مریض شود ترا پرسد واگر تو گناہ کنی او توبہ کند براے تو او ذوالنونؒ این شعر را انشاد کرد۔

**بیت**

"اذا مرضنا اتینا کم نعودکم وتذنبون فناتیکم فنعتذر"

چون ما رنجور شویم بر پرسیدن شما بیائیم وچون شما گناہ کنید ما بیائیم عذر گناہ شما بخواہیم اکنون چگونہ باشد کہ این قصہ برعکس میرود گویند مقصود اینست صحبت باکسے کن کہ

فی الاسفار

او ہیچ مطالبہ حق خویش از تو نکند بلکہ ترا فضلے فاضلے باشد یا وے زحمتی شود آن یار دیگر او را نپرسد بے شبہ او را مرضے قوی تر از مرض من خواہد بود پس این برود او را پرسد کہ ترا کدام زحمت قوی تر از زحمت من بود تو چونہ و اگر او گنہ کند تو عذر خواہی یعنی او را قہرے و زجرے ضروری افتاد کہ بگنہ مبتلا شد پس مرا عذر گنہ او باید خواست اما ہمانچہ گفتہ اند مسلمانی در کتب مشہور و مسلمان در زمین مقبور و ازین گنہ خدا مرا او نیست یعنی اگر بارے گنہ یارے کند آن یار عذر آن گنہ خواہد گوید تو آن نہ کہ از تو گنہ آید اما من گنہے کردہ ام از شومت ان از تو مکافات آمدہ است۔

۱۵ **قولہ** "لبس بصاحب من یقول لہ قم بنا فیقول الی این" وگفتہ اند او یار نیست کہ چون او را گویند بخیز تا روان شویم وا و گوید تا کجا۔ این سخن آنجا درست باشد کہ پیشینہ تا کجا بکاہلی و اندیشہ گوید و اگر برائے این راہی پرسد کہ اگر دور است و اگر نزدیک بساختگی آن روان شود او درین قصہ داخل نباشد۔ و دیگر این مقال قوی است کہ ایشان جز برائے حق و بکار حق نمیروند و طرفے دیگر میلے ندارند۔

۱۶ **قولہ** "و یجتنب البداء فانہ یہیج البغضاء" و از بدا اجتناب کند یعنی یکدیگر بارے طریقہ استہزا بلطیفہ گفتنی نکند زیرا چہ این موجب عداوت یکدیگر است۔

۱۷ **قولہ** "قال اللہ تعالی قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ" خدا فرمودہ است بتحقیق از ظاہر سخن ایشان بغضا پیدا است و آنچہ در سینہائے خویش پنہان میدارند آن بدتر است۔ غرض شیخ از آوردن آیت اینست کہ بدا بہ بغضا کشد و باشد کہ کسے بزبان سخن ببازی گوید اما در دل از ان بدتر دارد۔

۱۸ **قوله** "قال بعضهم الناس ثلثة اصناف صنف كالغذاء لا يستغنى عنهم وصنف كالدواء يحتاج اليهم فى بعض الاحالين وصنف كالداء يجب الاحتماء منهم ومايتقرب منهم" بعضے صوفیان گفتہ اند کہ مردم بر سہ قسم اند قسمے ہمچو غذا اند کہ ہرگز بے غذا حیات نباشد چنانچہ شیخ ومرشد واستاد ودوم ہمچو دارو اند کہ گاہے با ایشان احتیاجے افتد چنانچہ صحبت با نیکمردان وآنکہ از وتقویتے در طلب شود وسیوم ہمچو درد ورنج وعلت اند آن دہان اند کہ منکر مذہب تصوف وطلب حق اند احتراز از ایشان واجب باشد البتہ از ایشان بدور باید بود وگوش بسوے ایشان نمی باید نہاد کہ قطاع طریق دین اند۔

۱۹ **قوله** "ويجتنب صحبت الاشرار فقد قيل صحبت الاشرار خطر من صاحبهم فقد بالغ فى الغرور" واز صحبت بدان بدور باشند وبدان مردمان بدکار اہا ہمانچہ گفتیم مخالفان مذہب تصوف چنین گفتہ اند بیت

با بدان کم نشین کہ صحبت بد گرچہ پاکی ترا پلید کند

وہم جنسیت علت صحبت با ہر کہ شینی ترا از جنس او گیرند بد آنکہ او با میخواران شیند او یا لذت از مجلس وحرکات وسکنات ایشان میگیرد یا آنکہ از آن بوے لذتے دارد واقل من کل قلیل این باشد کہ مداہن ومداری است واورا حمیتے وہمت دینی نیست ہر کہ با ایشان صحبت کند او در غرور مبالغہ کردہ باشد ہر چند کہ او با خود میداند کہ من کسے ام از انچہ منم کسے نتواند از ان بگرداند واگر نفس او لذتے خفیئے وذوقے لطیفے میگیرد ہر چہ ہستی ہستی از استراق نفس ایمن مباش۔

۲۰ **قوله** "وانما مثله كمثل راكب البحران سلم ببدنه من التلف لم يسلم بقلبه من الحذر" آنکہ او بغرور با اشرار صحبت کند مثل او ہمچنین باشد چنانچہ کسے دریا سوار شود اگرچہ تن از غرق سالم ماند

اما از خوف خالی نباشد۔

۲۱ **قوله** "وقیل من اکمل السعادت والرشاد صیانت المرء نفسه عن الاوغاد" وگفته اند بعضے درست ترین نیک بختیها و درست ترین ره راست این است که مرد نفس خویش را از مردمان یاوه سالم وارد۔

۲۲ **قوله** "وقیل من یصحب صاحب سوء لم یسلم ومن یدخل مدخل سوء یتّهم" هر که با شخصے که او به بدی مبتلا باشد با او صحبت کند البته سالم نماند او هم در بدی افتد چنانچه گفتیم و هر که جاے در آید که آنجا سوء است متهم شود رسول الله فرموده است ۔ اتقوا مواضع التهم۔

۲۳ **قوله** "وقیل کل احد یعرف بقرنائه و ینسب الی خلطائه" وگفته اند که هر که مردم را بیاران او بشناسند و بقربیان او بشناسند که هر چه ایشان اند او هم همچنین باشد و را از ایشان گیرند چنانچه گفته اند بیت

زاغ باز اغان نشیند بط نشیند با بطان دوستی با روستی و قلتبان با قلتبان

۲۴ **قوله** "وروی انه وقف النبی صلی الله علیه وسلم علی قوم فقال الا اخبرکم بخیرکم من شرکم خیرکم من یرجی خیره و یومن شره و شرکم من لا یرجی خیره ولا یومن شره۔" و از رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم مرویست که فرموده است بیاگاهم شمارا بکسے که بهتر از شما است وبکسے که بدتر از شما است نیک تر شما کسے است که از و امید نیکی باشد و از شر او امان باشد[ع]

---

ع در نسخه منقول عنه بعد از این اندکے عبارت غالباً از تحریر مانده است یعنی ترجمه عبارت "وشرکم من لا یرجی الخ" در تحریر نیامده است۔

# فصل ۳۱

۱ **قوله** "فی ذکر آدابهم فی الاسفار. قال الله تعالی رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ" صفت مسافران اینست که ایشانرا خریدے و فروختے و بازرگانی از ذکر خدا و از کار خدا باز نمیدارد یعنی ایشان ترک بیع و تجارت کرده اند پس بیع و تجارت ایشانرا از ذکر خدا باز نمیدارد۔

۲ **قوله** "فسئل النبی علیه السلام مَن هُم فقال هُمُ الذین يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ اللَّهِ" از رسول الله پرسیدند که رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ ازین مردان کدام مراد اند گفت آنانکه در زمین میروند یعنی مسافر میشوند و سفر ایشان براے آنرا است که طلب فضل و رحمت خدا است۔

۳ **قوله** "وقال النبی صلی الله علیه وسلم سافروا تصحوا و تغتنموا" پیغامبر فرموده است علیه السلام سفر کنید تندرست گردید و غنیمتها گیرید چنین گویند بخاصیت سفر تن مردم تندرست میگردد و از هر جنسے غنیمتے میگیرد. تاویل محققان چنین است از خود سفر کنید صحت معرفت شما را بنقد باشد و از تجلیات و کشوفات غنیمت گیرید سفر کنید از هرچه قرار گرفته اید صحت علم شود بدانچه علم نبوده اید غنیمت گیرید تجلیات و کشوفات که از ان وقتے شمارا شعورے نبود سخن اینجا بسیار میتوان گفت اما همین قدر بس باشد. و شیخ براے این رامی آرد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم امر بسفر کرده است این

امر استحباب باشد و منفعت این امر را تصحوا و تغنموا فرمودہ است و سفر کیست شایستہ اہل معرفت باشد اما اگر مبتدی کند شاید برائے مجاہدہ نفس را باشد۔ و اگر ازین مسافرت و صحت و غنیمت جہاد فی سبیل اللہ وارند ہم ورست آید

**قولہ** "وقال الغریب شہید و یفسح للغریب فے قبرہ کبعدہ عن اہلہ" و رسول اللہ فرمودہ است آنکہ در غربت بمیرد شہید میرد و در گور غریب کشادہ کنند آن مقدار کہ او از وطن و اہل خود دور افتادہ است۔ و دیگر یفسح فی قبرہ کشادہ گردد اور را گور او چنانچہ او از اہل خویش دور افتادہ است کہ مضیق اہل و ولد بود دل را ازان مضیق کشادہ است ہمچنان گور او کشادہ شود۔ و از غریب غریبے مراد باشد کہ در رہ کعبہ میرد و یا در رہ زیارت رسول اللہ میرد و یا در رہ مسجد اقصی میرد و یا غریبے کہ للہ فی اللہ غربت اختیار کردہ است و انواع آن از شیخ بیان میکند۔

**قولہ** "وقال ابو حفص النیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ ینبغی للمسافر ثلثۃ اشیاء ترک تدبیر الزاد و تقدیر الطریق و یعلم ان اللہ حافظہ" ابو حفص گفتہ است کہ مسافر را سہ چیز باید تدبیر زاد توشہ نکند و رہ را تعیین نکند کہ امروز این قدر خواہم رفت ہر جا کہ جہے نزہے کہ بیند و آبے باشد اگرچہ بادیہ است و دل او را خوش آید ہمان منزل او باشد و بداند بیقین کہ نگہبان او خدا است۔ و دیگر ترک کند پرزاد کند و این نکند با خود کہ در فلان مقام خواہم رفت مثلاً از کوفہ تا بہ بصرہ بلکہ بہ نظارہ قطع متجاورات بگردد و برائے صنع و صانع باشد و برائے استماع تسبیح از زبان ہر موجودے بود کہ گفتہ وَ اِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ و این سفر جزم و متوکل و عارف خدارا نیا شد۔

**قوله** "وافضل السفر الجهاد ثم الحج ثم زیارت قبر رسول الله صلی الله علیه وسلم" فاضلترین سفرها جهاد است که جهاد فی سبیل الله است وبیش ازین صوفیان بیرون می آمدند با مسلمانان جمع می شدند و با مشرکان جهاد میکردند بعد ازان حج است بعد ازان زیارت رسول الله و زیارت مسجد اقصی است ابن ثم بمعنی اوست۔

**قوله** "قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وفد الله ثلثة الحاج والغازی والمعتمر ثم زیارت المسجد الاقصی" رسول الله فرموده است که گروه خدا سه اند الحاج آنکه قصد زیارت کعبه دارد و آنکه بغزا برون آید و آنکه براے عمره برون آید پس ازان زیارت مسجد اقصی یعنی بیت المقدس۔

**قوله** "وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تشد الرحال الا فی ثلثة مواضع المسجد الحرام والمسجد الاقصی ومسجدی هذا" رسول الله فرموده است رحلها را نبندید یعنی بار سفر را نبندید یعنی سفر نکنید مگر بسوے سه مسجد خانه کعبه مسجد اقصی بیت المقدس و مسجد من آنجا که مدفن رسول الله است۔

**قوله** "ثم لطلب العلم ثم لزیارت المشایخ والاخوان" وسفر براے طلب علم راهم باشد واگر جاے باشد که آنجا عالمے نیست بزمینے بشهرے بشوند که آنجا عالمے است سفر کنند براے تعلم روند براے زیارت مشایخ بروند یعنی مرشدے هادی است زیارت او بروند از وارشاد وهدایت وره وصول حق یابند و دیگر هم بدین ؏ از نفع خالی نباشد و آنکه امثال

؏ در نسخه منقول عنه اینجا یک لفظ محو شده است۔

باشند البتہ صحبت امثال مد ہر یکے کار دیگرے ہست۔

۱۰ **قوله** "قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حاکیا عن ربہ حقت محبتی للمتحابین فیّ و للمتزاورین فیّ" رسول اللہ از کلمات قدسی حکایت از خدا است تعالیٰ فرمودہ کہ خدا گفتہ است کہ سزاوار است دوستی من برائے کسانیکہ یک دیگر را دوستی برائے من میکنند۔ دو احتمال وارد سزاوار است محبت من برائے ایشانرا و دیگر ایشان سزاوار محبت من اند کہ یکدیگر دوستی می کنند از گروہ من انکہ بہر من زیارت میکنند و ملاقات میکنند ہمانچہ گفتہ اند بیت

با عاشقان نشین وہمین عاشقی گزین  با ہر کہ نیست عشق کم کن قرینہ را

اینچنین باشد کہ یک دوستے مر دوستے دیگر را پرسید کہ تو با وے عمرے است کہ دوستی بسر می بری ہیچ امکان رہ وصول ہست یا نہ؟ و دوست با تو گہے چنین میباشد کہ از جمال خود پرتوے می اندازد و دیگر از عادات مرد است کہ دردمند با دردمند نشیند و یکدیگر دردمند خویش حکایت کنند و این نوع از قبیل دوائے دردمندان است سخن دیگر ہم ہست اما ترجمہ دراز میشود۔

۱۱ **قوله** "و فی الحدیث عن ابی رزینؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم زُر فی اللہ فان من زار فی اللہ عزوجل شیّعہ سبعون الف ملکٍ یقولون اللھم صلہ کما وصلہ فیک" زیارت برائے خدائے را ہمانکہ بالا گفت زیرا چہ ہر کہ زیارت برائے خدا را کند ہفتاد ہزار فرشتہ او را رسانیدن بروند فرشتگان تسبیح کنند و گویند برسان او را بمقصد و مقصود او چنانچہ او بہر تو قصد رسیدن کردہ است۔

۱۲ **قوله** "و ناداہ منادٍ ان طبت فطاب ممشاک و تبوات من الجنۃ مقعدًا فتبوأ" و منادی او را ندا دہد خوش کردی ترا خوشی باد

ورفتن خوش باد و جا گرفتنی در بہشت جائے بودنی و شستنی۔

۱۳ **قوله** "ثم لرد المظالم و الاستحلال" و دیگر سفر کند برائے آنرا کہ مرد بر کسے ظلمے کردہ است برائے رد آن مظالم را و برائے آنکہ حق کسے بر تو باشد برائے بحلی خواستن آن۔

۱۴ **قوله** "ثم لطلب الآثار و الاعتبار ثم لریاضت النفس" بالا گفتہ ام

۱۵ **قوله** "دخمول الذکر" خمولِ ذکر مبتدی را باشد کہ او در کار چنان مشغول است کہ نداند کہ او چہ میکند و مردمان بدان اعتقادے بکنند و قتِ او را مزاحمتے نہ نمایند یا منتہی است با کثر نہایات رسیدہ ہمہ روز منزلتے و خوش جائے اختیار کردہ تا مردمان او را نشناسند و او بوقت خویش با خدا فارغ باشد۔

۱۶ **قوله** "ولا یسافر للنزهت و البطر و الریاء و الجولان فی البلدان" و سفر برائے آنرا نکند کہ تماشا کند کہ خود نمائی کنند کہ فلان جا کہ رفتہ ام و از ہر مقامے کہ نشان پرسی گویم۔ سفر برائے آنرا نباشد۔

۱۷ **قوله** "قال ابو تراب نخشبی لیس شئ اَضرَّ علی المریدین مِن اسفارهم علی متابعت الهویٰ" ابو تراب نخشبی گفتہ است ہیچ چیز مریدے را زیانکار تر از ین نیست کہ سفر کند بہوائے نفس ہچنین کسے را خود مرید نتوان گفت۔

۱۸ **قوله** "وما فسد مَن فسد مِن المریدین اِلّا بالاسفار الباطلة" فساد کار مریدان جز سفرے کہ بہوائے نفس باشد نیست۔

۱۹ **قوله** "قال الله تعالیٰ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِم بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ" مباشید ہچو ایشان کہ از شہرہائے خویش

بیرون آمدند بخوشی و خودنمائی۔

۲۰ **قوله** "وقال النبی صلی الله علیه وسلم یاتی علی الناس زمانٌ یحج اغنیاء امتی للنزھۃ واوساطھم للتجارۃ وقراءھم للریاء وفقراءھم للمسألۃ" رسول اللہ میفرماید برامت من زمانہ بیاید کہ توانگران قصد حج کنند برائے نظارہ وتماشا و آنکہ مردمان میانہ روند برائے بازرگانی را و آنکہ مردمان خود را عابد و زاہد دانند برائے ریا را تا گویند حاجی عبد اللہ و حاجی نعم اللہ و مردمان درویش برائے آن بروند کہ چیزے بخواہند و در کُر ما بہ بندند۔

۲۱ **قوله** "وقال عمر بن الخطاب رضی الله عنه الا ان الوفد کثیرٌ والحُجاج قلیل" عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ گفتہ است بدانید بتحقیق قافلہا و گروہہا بسیار در حج میروند اما آنکسان کہ او بصدق و راستی حج مطلوب دارند اندک اند۔

۲۲ **قوله** "ولا یسافر بغیر رضاء الوالدین والاستاذ و بغیر اذنہم حتی لا یکون عاقا فی سفرہ فلا یجد برکات اسفارہ" وسفر بغیر دستوری مادر و پدر و بے اذن استاد نرود۔ میان رضا و اذن تفاوتے ہست شاید کسے بضرورت اذنے دہد اما خوشی کار دگر است۔ تا او در سفر عاق نباشد۔ عاق او را گویند بیفرمانی مادر و پدر و استاد کند۔ اے عزیز بتجربہ معلوم شدہ است عقوق والدین واستادین شومئے دارد کہ از بسیار مواہب و موارد الٰہی محروم گرداند۔ مراد ر سفر بسیار ہوس بود کہ ہر روز بمنزلے و ہر شب جائے باشم شیخ من فرمود این کہ زیر پائے مادر باشی بہ از انکہ بر عرش روی آنکہ سفر بعقوق کند برکت سفر نیابد۔

۲۳ **قوله** "واذا کان فی جماعة مشی مشئ اضعفهم" وبعد از انکه سفر با جماعتے باشد وتو پیشتر وایشان باشی باید کہ آنچنان روی کہ آنکه ضعیفتر ایشان باتو برابر رود۔

۲۴ **قوله** "ووقف لوقوف الرفیق ولا یوخر الصلوة عن اوقاتها ما امکن" اگر یار سفر ایستد باید کہ توہم بایستی نباید کہ او را بگذاری تو پیشتر شوی ونماز را از وقت او تاخیر نکند وقت مستحب را نگہدارد ومسافر را اول وقت مستحب اوست ودر تاخیر خوف فوت باشد تا آنکه تواند زیراچه الضرورات تبیح المحظورات۔

۲۵ **قوله** "ویوثر المشئ علی الرکوب الا عند الضرورت فان سفره الریاضت وطلب الزیادت" واختیار کند پیاده رفتن از سواری زیراچه سفر او برائے ریاضت است ویا برائے زیادت کہ در وقت او مزید شود۔ آنکه او راجمع ہمت وحضور دل بفراغت مطلوب باشد او را سوار رفتن بہتر۔

۲۶ **قوله** "وروی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال للحاج الراکب بکل خطوط یخطوها راحلته سبعون حسنة وللراجل بکل خطوط سبعمائة حسنة من حسنات الحرام" از پیغامبر علیه السلام روایت کرده اند گفته است کہ مرحاجی کہ سوار میرود ہرگامے کہ مرکب او میرود ہفتاد نیکی برائے او رامیشود وآنکه او پیاده میرود بہر گامے او راہفت صد میشود از نیکیہائے حرم۔

۲۷ **قوله** "وقیل ماحسنات الحرم قال الحسنة بسبع مایة حسنة" از رسول الله پرسیدند حسنات حرم چه فضل دارد بر حسنات دیگر رسول الله گفت یک حسنه حرم بمقابله ہفت صد حسنهٔ جائے دیگر۔

۲۸ **قوله** "وروی ان الملایکة تعانق رجالة فی طریق مکه وتصافح اصحاب الرواحل وتسلم من بعید اصحاب المحامل" روایت کرده اندهم از پیغامبر که فرشتگان مر پیادگان حاج را کنار میگیرند و مر سواران را مصافحه میکنند و اصحاب محامل را از دور سلامے۔

۲۹ **قوله** "واذا کان فی جماعت بذل جهده فی خدمتهم ما امکن ویرفع عنهم مؤنته" واگر مسافر در جماعتے باشد بقدر طاقت خویش ایشانرا خدمت کند وتا تواند از یاران مسافر مونت ایشانرا برگیرد۔

۳۰ **قوله** "فقد روی عن عدیؓ بن حاتم انه قال قلت یارسول الله ایُّ الصدقات افضل قال خدمت الرجل اصحابه فی سبیل الله" از عدیؓ بن حاتم مروی است که از رسول اللہ پرسید از جمله صدقه کدام صدقه فاضل است گفت این که مرو خدمت یاران مسافر کند که ایشان برائے خدایرا سفر کرده اند یا آنکه این خدمت او برائے خدایرا باشد۔ عدیؓ بن حاتم طائی هر آئینه پرسیدن صدقه نسبت بدو وارد۔

۳۱ **قوله** "ومن آدابهم اذا دخل الصوفی بلداً فان کان فیه شیخ قصد زیارته وان لم یکن قصد موضع الفقراء وان کان فیها مواضع قصد اقدمها واکثرها جمعا واعظمها حرمة ویتفقد موضع الطهارت خصوصا والمیاه الجاریة فیه فیوثر النزول علیها دون غیرها" از آدابها این است چون صوفی مسافر در شهر در آید اگر در آن شهر شیخے باشد قصد زیارت او کند وگرنه انچه که جمعے از ان صوفیان وفقرا باشد آنجا رود واگر

جائے است کہ بسیار سال باشد کہ آنجا صوفیان می باشند و فقرا بسیار اند آنجا رود واگر نہ آنکہ محب این قوم است و حرمت ایشان بسیار میدارد آنجا رود واگر نہ موضع اختیار کند این مواضع کہ گفتیم آن مواضع و این مواضع دیگر اختیار کند۔

۳۲ **قوله** "وان لم یکن لهم موضع ولا لهم جمع نزل علی اکثرهم محبة لهذا الطایفة و اکثرهم ایمانا لهم و میلاً الیهم" بالا گفته آمده ام۔

۳۳ **قوله** "واذا نزل دویرة الصوفیة ینحی ناحیه و ینزع نعلیه یبدا بالیسری فی النزع و الیمنی فی اللبس" و چون در سرائے صوفیان نزول کند در گوشہ جدا شود و نعلین خویش را بکشد چون خواہد بکشد اول از پائے چپ بکشد و آنکہ کہ بخواہد بپوشد اول در پائے راست بپوشد۔

۳۴ **قوله** "فقد قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم اذا تنعل احدکم فلیبدا بالیمنی و اذا نزع فلیبدء بالیسری" رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فرموده است۔ اذا تنعل احدکم چو یکے از شما نعل پوشد آغاز کند از پائے راست و چون بکشد گو طرفے چپ کشد۔

۳۵ **قوله** "ثم یقصد موضع الطهارت یتوضا ثم یصلی رکعتین" پس آنجا کہ صوفیان طہارت میکنند آنجا رود و وضو بکند و دو رکعتے شکر وضو بگذارد و تحیت مکان ہم باشد۔

۳۶ **قوله** "وان کان هناك شیخ مقصود قصده و زاره و قبل راسه الا ان یکون حدثا فیقبل یده" واگر دران

مقام شیخے باشد که البته مردمان قصد زیارت او میکنند بروبر وو وزیارت کند و سراو را ببوسد اگر این آینده پیر باشد و آن شنیده جوان و آن برعکس است دست بوس و زمین بوس کند۔

۳۷ **قوله** "روی عن کعب بن مالک انه قال لما نزلت توبتی اتیت النبی علیه السلام فقبلت یده" چندے از صحابہ از سفر تبرک تخلف کردند آمدند در مدینه رسول الله باز گشت ایشان خود را در ستونهاے مسجد بستند و گفتند یا توبه ما قبول شود یا همچنین بسته بے طعام و آب بمیرم رسول الله ایشان را از ان ستونها کشاد ایشان آمدند و رسول الله را دستبوس کردند این قصه براے آن آورد و دست بوس آمده است۔

۳۸ **قوله** "وحکی عن عبد الله بن خفیف قبل ید الحسین بن منصور وهو فی الحبس فقال لو کانت الید یدنا لمنعناک ولکن الید ید اتبوسها الیوم وتقطع غدا" وحکایت آرند حسین بن منصور در حبس بود عبد الله خفیف رفت و دست او را ببوسید حسین گفت اگر این دست دست من بودے من ترا منع میکردم تو امروز این دست مرا میبوسی و فردا بخواهند برید یعنی این دست دست من نیست دستے بعاریت مقصود این داشت که عبد الله خفیف دست حسین بوسید۔

۳۹ **قوله** "ثم یجلس عند الشیخ ساعة ولا یتکلم الا ان یسأله عن شیء فیجیبه عن سواله ولا یبلغه سلاما" بعد ازان به نزدیک شیخ زمانے بنشیند و سخنے نگوید مگر آنکه شیخ پرسد از انچه پرسد این جواب گوید و سلام کسے نرساند چنانچه عادت مسافران است که سلام مکه میرسانیم و سلام مدینه میرسانیم سلام باباعوری و سلام بابا جمال و سلام بابا فخر

میر سائم وسیدی احمد میر سائم این چنین هذیان نگوید - همانکه ولایتکلم گفته بود بنده بود فاما شیخ تصریحے وتشریحے میکند -

۴۰ **قوله** "ولا یذکر احد الا ان یکون نظیر اله فی الحال او السن فیجوز ذلك" هیچ یکے را پیش شیخ ذکر نکنند مگر آنکسے را که مثل او باشد در عمر ودر حال ومقام -

۴۱ **قوله** "ثم یرجع الی موضعه وعلی المقیمین ان یسلموا علیه فحق القادم ان یزار الا ان یکون بمکة فان علیه زیارت المجاورین بحرمت الحرام" بعد ازان مقامے که جائے نشستن آیندگان است آنجا برود وبنشیند وآنکه در آن مقام معتمد وجائے دارند اورا اسلام کنند زیراچه او غریب آمده برائے تسکین خاطر او را پس حق آینده اینست که او را زیارت کنند وهمچنین گفته اند القادم یزار ودر روایتے دیگر القادم یزور اکنون توفیق در روایتین این باشد و یزار ان کان ممن یزار ویزور ان کان ممن یزور دیگر آنکه آن مردمے که مجاوران بیت الله اند حق حرم بیت الله این باشد که مجاوران او را زیارت کنند نه آنکه مجاوران او را زیارت کنند حکم مجاوران قبه رسول الله همین حکم است -

۴۲ **قوله** "ثم یقدم الیه ما حضر من الطعام من غیر تکلف" وآنچه موجود باشد از خوردنی پیش او بیارند ودران باب تکلفے نباشد -

۴۳ **قوله** "فقد قیل الادب مع الضیف ان یبدء بالسلام ثم بالاکرام ثم بالطعام ثم بالکلام" زیراچه گفته اند ادب مهمان اینست که اول او را اسلام کنند واو را باکرام واحترام پیش آیند ثم بالطعام ثم بالاکرام زیراچه آن چیزے خوردنی پیش آرند بعد ازان سخن گویند - باوے

ثم بالکلام

قصه برعکس رفت شیخ مقدم این فرموده بود که مسافر بیاید بگوشه رود و وضوے بکند پیش آن شیخے که مقصود باشد او را زیارت کند دست بوس کند و نزدیک بنشیند سخنے نگوید مگر آنکه او را بر سد تبلیغ سلام کسے نکند بعدازان که شیخ چیزے پرسد ازان سخن جواب گوید پس آن موضعے که جائے نشست مسافران باشد دران موضع برود و بنشیند بعدازان پیش او چیزے خوردنی بیارند و اینجا هم سلام اکرام اطعام بعدازان کلام۔

۷۴ **قوله** "کفعل ابراهیم الخلیل علیه السلام مع ضیفه الکرام اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْهِ فَقَالُوْا سَلَامًا فَمَا لَبِثَ اَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ" چنانچه ابراهیم خلیل صلوة الله علیه با مهمان خویش کرده اند فرشتگان آمدند چهار یکے میان ایشان جبرئیل بود صلوة الله علیهم و چون بر آمدند سلام گفتند او سلام گفت پس خلیل الله درنگے نکرد آمد تا پیش ایشان گوساله بریان کرده آورد و ایشان طعام نمیخوردند گفت اَلَا تَاْکُلُوْنَ چرا نمیخورید غرض اکرام طعام پیش از کلام بود۔

۷۵ **قوله** "ولا یسال عن احوال الدنیا و اهلها فانه مما لایعنیه بل یسائل عن احوال المشایخ والاخوان" و از مسافران احوال دنیا و اهل دنیا نپرسند زیراچه از لایعنی وقت صوفی است بلکه از مشایخ پرسند که کرا دیدی و از صوفیان کیانند که ایشان را دریافتی۔

۷۶ **قوله** "ویجب علی المسافر یصحب رکوة او کوزة للطهارت والرکوة اولی" ورکوه آوندے پر آب باشد که با مسافران جامع آبے باید ابریقے یا آوندے دیگر توضئ و طهارت را۔ ابریقے چرمی بهتر زیراچه سبکتر است و آب بیشتر میگنجد دروے۔

استصحاب

**قوله** "وکان بعض المشایخ اذا صافح المسافر یتفقد اثر حمل رکوة فی کفه واصابعه فان وجده احسن الیه والا ازدره وردّه" وروش صوفیان است اگر مسافرے رامیدیدند وازدست او احساس میکردند که اثرازان برداشتن رکوه درانگشتان وکف دست او پیدا است یعنی البته درشتی آنکه رکوه میگیرد وگره می افتد در دست وانگشتان او پیدا است ہمچنین کسے را استحسان میکردند ومسافرت او را قبول میکردند که مسافرے باشرط مسافرت است واگر نمی دیدند او را عیب میکردند ودرخانقاه فرود آمدن نمی دادند۔

**قوله** "وقال بعضهم اذا رأیت الصوفی ولیس معه رکوة اوکوز فاعلم انه عزم علی ترك الصلوة وکشف العورة شاء او ابی" وبعضے ازصوفیان گفته اند چون به بینی صوفی را که باوے جمع آبے نیست بدانکه او قصد کرده است برترک صلوة وکشف عورت خواه او این خواسته باشد خواه نخواسته باشد حالت او برین دلیل کند خواهد طهارت کند استنجا کند به آب وجامع آبے برابر نه اگر درکنار ندے یا حوضے یا بابے ضرورت برہنه باید شد وقت برود ونماز فوت شود۔

**قوله** "ویستحب للمسافر استصحاب العصا والابرة والخیط والمقص والموس ونحوها" ومستحب است که بدست او چوب دستے باشد زیراچه بتجربه معلوم است که مسافران را اگر عصائے بدست نیست رفتنے درستے دست نمیدهد وبدیگر بسیار موذیات بواسطه چوب دستے از ایذا ممتنع میشوند چنانچه مار وکژدم وگرگ مارچون بدست مردم عصا بیند احتراز کند ہمچنین سگ وگوسپند وشتی وبسا باشد بچوب مار را بکشد وگرگ را براند وشاید شیر حمله

کند و تو چوب پیش او بداری او با چوب در افتد و تو بگذری و بروی۔ و اگر خواہی که کلوخ برائے استنجا بتانی بسنان عصا کلوخے از زمین برکنی بتانی و اگر خواہی تبول کنی و زمین سخت است سرشک بتو خواہد رسیدن سنان عصا بزنی نرم کنی پس تبول کنی و دیگر آبے پیش آید و تو نمیدانی که غرقاب است یا پایاب عصا باندازی در یابد که غرقاب است یا پایاب تا آنکه موسیٰ میگوید صلوٰة الله علیه وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرٰى وگفته اند که در منافع العصا وسوزنے وریسمانے برابر نباشد و موضعے که ستر آن واجب است به بخیه دوزند آن جامه را و دو کارد برابر باید بدان موے لب ہم توان استدن و ناخن ہم بتوان بریدن و استره ہم برابر باید برائے حلق و تراشیدن موے و آنچه لابدی ازان ایشان است۔

**قوله** "فان ذلك مما يستغنى به على اداء الفرائض" چنانچه شرط اداے فرائض است۔

**قوله** "فاذا اراد السفر فالادب ان يطوف على اخوانه ويعرفهم خروجه ويودعهم" وچون خواہد که بسافرت بیرون آید بر یاران خویش بگذرد و ایشانرا بیاگاہاند که من روان میشوم و ایشانرا وداع کند زیراچه اصحاب اند با ایشان یکجا بوده اند میان ایشان معاملتے گذشته است البته در وداع عذر یکدیگر خواسته میشود و دیگر غیبت است تا ہر یکے راچه حادثه پیش آید بار دیگر بپیوندند یا نه پیوندند چنانچه گفته اند ؎

کاروان میرود و بار سفر می بندد تا که داند که دگر یار بما پیوندد

---

ملہ بول کردن۔ ملہ دو کارد بمعنی مقراض است

یا نہ بارے آخر کار روے یکدیگر دیدہ باشند۔ **بیت**

اشتربانا دے محمل بیارا رہا کن تا ببوسم ناقہ راپاے

۵۲ **قولہ** "ویستحب لمن ھو صحبتہ تشیعہ کذا کان ادب المشائخ" "مستحب است ہر کسے راکہ در صحبت او بود او را چند گامے برساند ہر چند کہ با وے قدرے پیشتر رود بہتر باشد آداب مشائخ ہمین است۔

۵۳ **قولہ** "ویستحب ان لا یفوتہ شئ من الاوراد خالصۃ من الواجبات" "مستحب است کہ ہیچ وردے از اوراد فوت نشود چنانچہ اشراق وچاشت و اوابین وتہجد و فی زوال۔

# فصل ۳۲

۵۴ **قولہ** "فصل منہ قال ابو یعقوب السوسی یحتاج المسافر الی اربعۃ اشیاء فی سفرہ و الا فلا یسافر علم یسوسہ وورع یحجزہ وخلق یصونہ ویقین یحملہ" "ابویعقوب سوسی گفتہ است۔ سوس نام شہرے است ابو یعقوب از ان شہر است مسافر بسفر بچہار چیز محتاج باشد[ع۵] نشاید کہ سفر کند علمے باید کہ نگہبان او باشد چند مسئلہ تیمم قصہ صلوۃ واگر کارے پیش آید کہ جواز ولا جواز آن ہر کسے نداند مرد عالم بداند چہ حکم فقہ است بران رود ودیگر کشتی سوار شود توجہ کعبہ چونہ نگہ دارد ودیگر براداب رود

(حاشیہ: قصہ)

---

ع۵۔ درمیان لفظ 'باشد' و 'نشاید' در نسخہ منقول عنہ بعض لفظ غالبا در کتابت نیامدہ است غالباً آن الفاظ "بغیر اینہا" اند۔

حکم توجه کعبه آنجا چه باشد و دیگر مسایل بسیار است که مسافر بدانچه محتاج است
اگر مرو متفقه نباشد او را عمل دشوار باشد۔ و پاکی و تقوی باشد که او را از چیزها مانع
آید مرد مسافر خود کام است و نفس او گسسته لگام است و مردم یکدیگر در آبادانی از
بسیار چیز مانع اند مرد مسافر یاوه میشود شرمے درمیان نمی ماند شاید فعلے ازو صادر شود
که آن مرضی حق نباشد پس هر آئینه تقوی باید۔ و خلقے باید زیرا چه مرد مسافر تنگ
مزاج و بدخو و بدخلق باشد چه او در ابتدا و در حالت اقامت در خلق حسن استقامتے
یافته باشد آنچنانکه هیچ حادثه او را از جاے نتواند جنبانید۔ یکے عیب سفر
اینست که مرد مسافر میشود و بدخو باشد۔ و یقینے باید در یعنی در قوت و در اوب
و دیگر موذیاتے که در بادیه اند چنانچه مار و کژدم و شیر و گرگ و غیران او را یقینے
باخدا باشد که هرچه کند خدا کند جز فعل او فعلے دیگر وجود ندارد و اگر ندارد او
ندارد و اگر نبرد او نبرد پس از شیر و گرگ و دگرها و از بے طعامی و بے آبی چه باک۔
این سفر خاصه عرفا بالله و علما بالله است چنانچه ابراهیم خواص بود حکایت رفتن
او درمیان بادیهٔ ماران و افتادن او درمیان چه و برون آمدن او در کتب سلوک
مسطور است۔

**قوله** "وسئل رویم عن اداب المسافر فقال لایسبق
همة خطوطه وحیث ما وقف قلبه یکون منزله" ابو محمد
رویم را از اداب مسافر پرسیدند گفت باید که قصد از گام او پیشتر نباشد
یعنی همانجا که همت او ایستاده همانجا گام او منقطع شود همانجا بایست منزل که
او همانجا باشد چنانچه بالا گفته است و ترك تقدیر الطریق وحیثما
وقف قلبه یکون منزله همانکه گفتیم هرجا که دل او بایستید
همانجا قرار گیرد۔

# فصل ۳۳

۱ **قوله** فی ذکر ادابهم فی اللباس قال الله تعالی وثیابک فطهر" قیل اے فقصر۔ خداوند تعالی رسول الله را فرمود جامۂ خویش را پاک کن یعنی کوتاه کن وکوتاہی جامہ سبب آنست براے پاک داشتن جامہ را پس ادب صوفی آینست کہ جامہ کوتاه بود۔

۲ **قوله** "وروی ابو هریرةؓ عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال ان الله یحب کل متبذل لا یبالی ما لبس" ابو ہریرہؓ از رسول الله روایت کردہ است کہ بہ تحقیق خداوند سبحانہ دوست دارد ہر کہ متبذل باشد یعنی خود را خوار دارد وہر لباسے کہ بپوشد بران او را باک نباشد خشن گلیم پلاس وہر چہ باشد۔

۳ **قوله** "وکان عمر رضی الله عنه یقطع کم ما جاوز الاصابع" وروایت آرند عمر رضی الله عنه وبعضے علیؓ را گویند آستین پیراہن او اگر از انگشتان او برون آمدہ بودے آنقدر بریدے ودور کردے۔ اما از جنیدؒ باز صوفیان لباس بر وضع علم اختیار کردند مقصود ایشان درین باب این بود کہ بصورت فقہا باشند ودر معنی عرفا۔

۴ **قوله** "وقال بعضهم الفقیر الصادق ای شئ لبس یحسن علیه ویکون فیه الملاحة والمهابة" وہمچنین گفتہ اند درویش صادق ہر لباسے کہ پوشد او را زیبا آید وزیبائے او ومہابت او ہم بدان باشد صدق آرایندۂ حال اوست۔ قصہ عمر رضی الله عنه معلوم است کہ

از مدینه در دمشق شترے داشت برابر و غلامے برابر او بود هر دو بنوبت بر شتر سوار میشدند آنروز که در دمشق در آمد نوبت سواری غلام بود غلام را سوار کرد و خود مهار شتر گرفته پیاده پیش شد جامه را از پیش گرد آورده و بر عقب برده و براز اربند چسپانیده و پار اموزه گرفته بود و بسبب آن موزه از پاے کشیده و در کتف انداخته و برین هیئت در آمد و خلق را از هیبت او نظر کردن بسوے او میسر نبود و مقصود این است که اگر کسے خواهد که جامه خوب بپوشد خود را بیارا باید حاجت نیست اگر صدق با خود دارد همان بنده است۔

۵ **قوله** "ومن آدابهم فی ذلك ان یكونوا مع الوقت یلبسون مایجدون من غیر تكلف والاختیار" و از آداب کلی این طایفه اینست که هر چه در وقت یابند آنرا بغیر تکلف بپوشند۔

۶ **قوله** "ویقتصرون علی یؤدّون به الفرایض من ستر العورت" و میان صوفیان این روش هم هست که در لباس بدین اختصار کرده اند که فوته در نهه باشد مقدار ستر عورت و طاقیه بر سر که بدان اداے فرائض شود۔

۷ **قوله** "ومایدفع القُرَّ والحر" وانچه بدان دفع سرما و گرما شود خرقه درشتے کند پر کالها بر هم بدوزند سوزن بسیار زنند براے دفع سرما و گرما زیراچه بپوشیدن اینچنین خرقه درشتے اندام خوے کند سرد شود بماند گوئی مردم میان آب است و اگر بدان با دزند خود بسیار خنکی شود۔

۸ **قوله** "وهو ما استثنی النبی صلی الله علیه واله وسلم من الدنیا وقال انها لیست من الدنیا وكانوا یترفون بكثرت اللباس ویواسون بالفضل" و اینقدر از

آنها است که رسول الله صلی الله علیه وسلم استثنا کرده است که از دنیا نیست که فردا ازین حساب نباشد ونخواهم که کسے حریص جامه باشد وآنچه جامه زیاده باشد عطا کند کسے را که جامه نباشد بدو دهد۔

**قوله** "وقال النبی صلی الله علیه وسلم ثلثة یدخلون الجنة بغیر حساب رجل غسل ثوبه فلم یجد خلفاً و رجل لم ینصب علی موقده قدران ورجل دعا شرابه فلم یقل ایهما ترید ه" رسول الله فرمود صلی الله علیه وآله وسلم سه نفر در بهشت بیحساب در آیند مردے که جامه برتن است خواهد که بشوید جز آن جامه دیگر ندارد که بجائے او بپوشد و مردے که برائے دو دیگ در دیگدان پر نکنند یعنی دو جنس طعام برائے او را نپزند و مردے که آب طلبد ساقی او نگوید که کدام آب میخواهی گرم و یا سرد و یا شور یا شیرین و یا آب تمر مقصود این بود جز یک جامه برتن است دو جامه ندارد۔ حدیثے دیگر است۔ ان الله وهب لابن آدم مالا بدله منه ثوب یواری عورته وخبز لسد جوعه وبیت کعش الطیر فقیل الملح یحاسب یا رسول الله فقال الملح یحاسب۔

**قوله** "وعن عایشة رضی الله عنها انها قالت ما اعد لرسول الله صلی الله علیه وسلم من شئ زوجین" وعایشه گفته است که هیچ وقتے برائے رسول الله دو چیز ساخته کرده نشده است۔

**قوله** "ویجتهدون فی النظافت والظرافت" وصوفیان جهد وارند در نظافت وظرافت یعنی ملوث ومتلطخ ومغبر نپوشد۔

**قوله** "قال النبی صلی الله علیه واله وسلم النظافت

من الایمان " پاکے صافے از مواجب ایمان است۔

۱۳ **قوله** " ورای علی بعض الوفود ثوبا و سخا فقال اما کان یجد ھذا ماءً ما یغسل به ثوبه " رسول اللہ دید بر مردے جامه ریگین فرمود چه حالت است این مرد ہیچ جا آبے نمی باید که بدان جامه بشوید وریم آن دور کند۔

۱۴ **قوله** " وقال النبی صلی اللہ علیه وسلم یحب ان الفقر من اللہ فما بال وسخ فی الثیاب " ہم در شان آن مرد رسول اللہ فرمود آنگاه که فقر از خدا آمد ریم برائے چراست اما آنکه فراغت شستن ندارد چنان بوقت خویش مستغرق است که او پروائے شستن ندارد او نادره ایست از زین دایره بیرون۔

۱۵ **قوله** " وقال علیه السلام ان اللہ یبغض الوسخ " ورسول اللہ فرموده که به تحقیق خدائے تعالی ریم را دشمن دارد زیرا چه او نسبت بدل منافق و مشرک دارد۔

۱۶ **قوله** " ویکرھون لبس الشھرۃ من الثیاب ویتبرکون بثیاب المشائخ " وصوفیان مکروه داشته اند پوشیدن جامه که برائے شهره شود۔ عمر رضی اللہ عنه فرموده است ایاکم وثیاب المحققة والمشھورۃ جامه که او در غایت حقارت است مردے که با شهره است نپوشد سبب آن زیاده شهرت او باشد وجامه که بدان شهرت است مردے حقیر ذلیل نپوشد موجب شهرت او باشد وصوفیان بجامهاے پیران ومشایخ بترک کنند آن جامه در اعیاد وجمعیات بپوشند زیرا چه احسن ثیاب ایشان همان است۔

۱۷ **قوله** " روی ان النبی صلی اللہ علیه وسلم دخل بعض بیوته مع اصحابه فامتلاء البیت وجاء جریر بن عبد اللہ البجلی

فلم یجد موضعًا فقعد خارج البیت فابصرہ النبی علیہ السلام فاخذ بعض ثیابہ ولفہ ورمی بہ الیہ وقال اجلس علی ھذا فاخذ جریر الثوب ووضعہ علی وجہہ وقبلہ" در روایت آرند رسول اللہ در خانہ نشستہ بود و اصحاب دران نشستہ مجال نشست دیگر نبود جریر بن عبداللہ بجلی آمد جائے نشست ندید بیرون نشست رسول اللہ جامہ خود را بپیچید سوئے او انداخت وگفت برین بنشین جریرؓ جامہ را ابوسید بر چشم نہاد وہم در کنار گرفت نشست۔ برائے این آوردایں روایت راکہ بجامۂ مشایخ تبرک کنند۔

۱۸ **قولہ**" واختار بعضہم الاختصار علی خرقتین کہیئۃ المحرم وکرہ الجمہور منہم ذلک الا للمحرم بمکۃ لما فیہ من الشہرۃ واظہار الزیادۃ علی الاقران" بعضے صوفیان برائے لباس را بدو جامہ اختصار کردہ اند چنانچہ محرم فوتہ در تہ وجامہ دیگر بالا واکثر صوفیان این را مکروہ داشتہ اند زیراچہ موجب شہرت است مگر محرم را۔ دیگر دلیل برین میکند کہ او بر اصحاب واقران خویش زیادہ تفضل میکند۔

۱۹ **قولہ**" ویکرہ لبس الفرجیۃ ایضا الا لمشایخ فانہ بمنزلۃ الطیلسان والسجادۃ" ولبس فرجین ہم مکروہ داشتہ اند۔ مگر مشایخ را زیراچہ ایشان خود شہرہ اند برین شہرت زیادہ نخواہد شد زیراچہ مشایخ را پوشش فرجین بمنزلہ طیلسان وسجادہ است۔ واین ہر دو خاصہ مشایخ است۔

۲۰ **قولہ**" والقلانس للمشایخ والبرانس للمریدین" آرے مشایخ کلاہ پوشند وبرانس مریدان۔ برانس جامہ است بر سر می اندازند

در آنه نزدیک بدوشانه می رساند۔

۲۱ **قوله** "ویستحب الاقتصار علی ثوب واحد" مستحب داشته اند که بریک جامه اقتصار کند جامهٔ خشنے کنند که در سرما و در کار آید چنانچه مرقعے و درشتے۔

۲۲ **قوله** "وحکی من الحریری قال کان ببغداد فقیراً لا یکاد تجدہ الا بثوب واحد شتاءً وصیفاً فسئل عن ذلک قال کنت مولعاً بکثرت الثیاب فرایت فی المنام کانی دخلت الجنت فرایت جماعةً من اصحابنا علی مایدة فقصدتہم فحال بینی وبینہم ملائکة وقالوا ھٰؤلاء اصحاب الثوب الواحد ولک الثواب فانتبھت وقررت ان لا البس الا ثوباً واحداً الی ان القی اللّٰہ" از حریری حکایت آرند در بغداد فقیرے بود اورا جز بیک جامه ندیدند از آنش پرسیدند او گفت من حریص بوده ام بجامهاے بسیار وچنین گویند این براے نظافت و پاکی را شبے بخواب دیدم گوئی در بهشت در آمده ام و اصحاب من بر مایده نشسته میخورند قصد کردم که من هم بروم و با ایشان بخورم فرشتگان میان من و میان ایشان حایل شدند و گفتند ایشان مالکان یک جامه اند و تو جامها داری بیدار شدم با خود قرار دادم که بعد ازین جز یک جامه ندارم تا آنکه بمیرم۔

۲۳ **قوله** "وقیل للجنید قد کثرت المرقعات والرکیُ وقد افشوا هذا المذهب فقال الآن طاب السلوک غیرونکم بابصادهم وانتم فی الستر مع اللّٰہ" بر جنید گفتند که مرقع پوشان

وابریق گیران بسیار شدند جنید گفت الآن طاب السلوک اکنون سلوک خوش شد یعنی چنانچه باندیشند زیراچه مردمان صادقان رابران نظربیند که ایشان هم یکے ازان مرقعه پوشانند ومرد سالک بفراغت باخدا مشغول باشد۔

۲۴ **قوله** "وکان ابو حاتم عطار إذا رأى أصحاب المرقعات یقول یا سادتی نشرتم أعلامکم وضربتم طبلکم فلیت شعری باللقاء أی الرجال تکونون" ابو حاتم عطار باین مرقعه پوشان گفت اے مهتران من امروز علمهاے خویش کشادید وطبلها زدید کاشکے بدانم نزدیک حضرت لقاے باری شمارا ازکدام مردمان شمرند۔

۲۵ **قوله** "وقال علی بن بندار ثوب أستجیز فیه الصلوة أکره أن أبدله للقاء الناس بخیر منه" ابو علی بندار گفته است بجامهٔ که نماز را بدان روا دارم مرا دشوار آید که او را بجامهٔ دگر بدل کنم برائے لقائے مردمان را نیکو سخنے است این اگر کسے راستر حال مطلوب باشد بخواهد کسے برفقر او مطلع نشود برائے دیدار مردم را جامه پوشد که ایشان او را مستغنی ومتمتع دانند عظیم کارے است۔

۲۶ **قوله** "قال ابو حفص الحداد إذا رأیت ضوء الفقیر فی ثوبه فلا ترج خیره" ابو حفص حداد گفته است روشنی فقیر اگر از زیبائے جامه بینی ازو چیزے امید مدار۔ آرے درویشے که خود را بجامه آراید تا مردمان بدانند که زہے جمالے وزہے نورے که در روے آن بزرگوار است ازو توقع خیرے نباشد اما درویشے مرشدے که او متوجه الیه مرد است اگر او خود را بهشتی بصفتے ظاهر کند تا توجه مردمان درستر افتد این نیز استقامتے بوجهے درستے دارد شیخ محی الدین ابن اعرابی درین سخن مبالغتے کرده است۔

# فصل ۳۴

قوله فی ذکر آدابهم فی الاکل قال الله تعالی کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا "خداوند تعالی فرموده است بخورید و بیاشامید و اسراف نکنید۔ اتفاق طایفه صوفیان است هرچه ورای قوام بُنیه باشد آنرا از قبیل اسراف گیرند و هرچه بغفلت خورند و بلذت نفس خورند و بغیر حضور خورند این خوردن همچو گاو و خر و سگ باشد این را نیز اسراف گیرند۔

قوله وقال الله تعالی فَکُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوْا الْبَائِسَ الْفَقِیْرَ "خداوند تعالی گفته از ان طیبات بخورید و فقیر محتاج راهم از ان بدهید اینجا درست آمد بعضے درویشان گفته اند که انچه خود خورند فقرا را همان خوراند۔

قوله وقال بعضهم ادب الله تعالی ان لایطعمون الفقراء الا مما یاکلون "بعضے گفته اند خداوند سبحانه درویشان را ادب آموخته است که فقرا را نخورانند مگر انچه خود خورند اینجا نیز شیخ بحسب ضعف مزاج و بر وفق طبیعت چیزے خورد که آن غیر طعام فقرا محتاج آن باشد شاید۔

قوله وقال النبی صلی الله علیه وآله وسلم اذا اکل احدکم فلیقل بسم الله فان نسی فی اوله فلیقل اذا ذکره من اوله الی آخره "رسول الله فرموده چون یکے از شما طعام خورد گو بسم الله گوید و اگر فراموش کند گو اول گوید و آخر گوید۔ بدانکه در گفتن بسم الله طعام از میان برگرفتن و روے بخدا آوردن است و در گفتن

بسم اللہ امتلائے معدہ است نازک ترین طعامہا وہر کہ بسم اللہ گوید دراول
قوتے کہ ازان طعام باشد در نا مرضی حق صرف نشود و در گفتن بسم اللہ در خوردن
شیطان باوے شریک نشود چنین گویند ہر کہ بے بسم اللہ طعام خورد او ہمچنان
باشد گوئی گاوے وخرے وسگے وہر کہ بسم اللہ گوید خورد او طعام میخورد وہر کہ
در ہر لقمہ بسم اللہ گوید او نور میخورد وہر کہ در ہر لقمہ فاتحہ خواند درون وبرون
ظاہر وباطن او ہمہ نور باشد۔ بعضے مرشدان ما ہمبرین صفت بودہ اند کہ
گفتیم۔ در بسم اللہ خواصے است اگر بنویسم ترجمہ دراز میشود بدانی کہ بعضے
از حروف اسم اعظم در بسم اللہ مذکور است رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مطلع بطبایع وخواص وحقایق اشیا است ہم ازان عالم فرمودہ است کہ
چون خوری طعامے بسم اللہ گو وبخور وہر کہ اول بسم اللہ گوید معلوم شود کہ او
طعام بشرہ نفس نمیخورد۔ سخن اینجا بسیار است اما اطالت ترجمہ اختصار میکنم۔

**قولہ** "وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم واشار الی
القصعة کلوا من حوالیہا ولا تاکلوا من وسطہا فان البرکة
فی وسطہا تنزل" کاسہ پیش رسول اللہ بود رسول اللہ فرمود از حوالی
این کاسہ یعنی از گرد بر گرد او بخورید وطعامیکہ میانہ است آن مخورید زیرا چہ برکت
در وسط کاسہ فرود می آید رسول اللہ حکمتے بیان کرد نفس واہم است نظر بر میانہ
میکند کہ تودہ طعام ہست پیش خویش میخورد و تودہ را باقی می بیند بدین خوش
میشود و سیر میگردد اگر طعام از میانہ میخورند تمام طعام متلطخ ومتلوث میگردد
دیگری را از و کراہیت می آید و دیگر دلیل بر شرہ نفس میکند و دیگر درین بے ادبی
بیتی است انچہ گفتم تو طبیعت خود را بگمار و ببین کہ ہمچنین ہست یا نہ نزول برکت
عبارت ہم ازین است کہ من بیان کردم واینچنین چیز ہا نکند جز حریصے بے ادبے

بسم اللہ خوانان / پیر مرشدان

بے شرمے اما اگر کسے تنہا باشد با او روے نباشد او واند و کار او واند و
با این ہم وسطر را سالم دارد۔

**قوله** "ومن آدابهم ترك الاهتمام فى الرزق" واز آداب
صوفیان است کہ چندان اہتمام بر رزق نکنند کمتر از گاوے و سگے و خرے نباید
بود گاو وقتیکہ او بمراد خورد و آب بمراد آشامید فارغ نشست اگرچہ ثانی حال
ندارد و در طلب کہے و آبے نیست۔

**قوله** "وقلت الاشتغال بطلبه وجمعه وادخاره"
وایشان چنانچہ اہتمام بر رزق ندارند ہمچنان مشغول بجمع او وذخیرہ او نیند۔

**قوله** "قال الله تعالى وَكَأَيِّن مِّن دَابَّةٍ لَّا تَحْمِلُ
رِزْقَهَا اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ" الے لاتدخرون" این آیت
درشان قومے کہ در مکہ بودند سبب ضعف وقلت ہجرت بمدینہ کردند این
آیت نازل شد وچند جنید باشند عاقل وغیر عاقل بسبب ضعف خویش
رزق خویش بر نمیتوانند داشت یعنی کسبے نمیتوانند کرد آن ضعیفان را وشمارا
کہ اقویائید یعنی قادر بر کسب اید رزق خدا میدہد۔

**قوله** "وصح عن النبى صلى الله عليه وسلم انه
ما كان يدخر شيئا لغد" واز رسول اللہ روایتے صحیح است کہ امروز
برائے نفس خود را برائے فردا ذخیرہ نکردے اما چنین آوردہ اند کہ وقتے زوجات
مطہرات را یک سالہ قوت دادہ بود۔

**قوله** "ولا يكثر ذكر الطعام فان ذلك من الشره" وصوفی
ذکر طعام بسیار نکنند یعنی در قلت او ودر کثرت او ودر مدح او ودر قدح او مشغول
نباشد زیرا چہ آن از شرہ نفس است۔

۱۱ **قوله** "حکی عن الرویم انه قال لم یخطر ببالی ذکر الطعام منذ عشرین سنة حتی احضر و اوبقصد عند تناوله سد الجوع و یعطی النفس حقها دون حظها" از ابو محمد رویم آوردہ اند کہ مدت بیست سال خطرۂ طعام در دل او نگذشتہ است تا آنکہ طعام را حاضر آوردند بقدر رسد جوع خوردم برائے آنکہ حق نفس است بدہم نہ حظ۔

۱۲ **قوله** "فان النبی صلی اللہ علیه و سلم قال ان لنفسك علیك حقا" زیراچہ پیغامبر گفتہ است نفس ترا بر تو حقے است۔

۱۳ **قوله** "وقیل لبعض المشایخ کیف یتناول الطعام قال تناول العلیل الدواء یرتجی به الشفا و یمنعها من الشرہ والنهم" بعضے از صوفیان را پرسیدند کہ طایفۂ صوفیان طعام را بچہ صفت میخورند گفت چنانچہ رنجور دارو خورد و از خوردن دارو امید شفا کند زیراچہ قوام بنیہ مطلوب است و اگرچہ گرسنگی علتے قوی است بنیہ را ضعیف کند آنقدر کہ بنیہ ضعیف نشود پس ہمچنین آید چنانچہ رنجور دارو خورد و از قصدے کہ نہم باشد و شرہ باشد آن از نفس منع کند۔

۱۴ **قوله** "لقوله علیه السلام ما ملی وعاء شرا من بطن ابن آدم فان کان لا بد منه فثلث للطعام وثلث للشراب و ثلث للنفس و لا یعیب طعاما و لا یمدحه" زیراچہ گفتار رسول اللہ است ہیچ آوندے بہ شر پر نشد چنانچہ شکم بنی آدم بطعام اگر ہمچنین شد کہ از طعام چارہ نیست ثلث شکم را بطعام پر کند و ثلثے را بہ آب و ثلثے برائے نفس را۔ و طعامے را عیب نکند و بمبالغت نتاید اما اگر طعام برائے

چند نفرے را بپزند و خباز و طباخ آن طعام را بے نمک بپزند و یا بسوزند حاضران
طعام نخورند و اگر خورند بکراہیت خورند ضروری باشد کہ بر طباخ و خباز طعنہ کنند
تا بار دیگر او متنبہ شود و طعام را ضائع نکند و اگر مدح کند برائے آنکہ تا طباخ و خباز
بدانند کہ طعامے خوبے پختہ ایم بار دیگر ہم خوب پزند شاید۔ اما برائے لذت نفس
خویش از عیب و مدح محترز باشد۔

**قوله** "روی ابو هریرة رضی الله عنه قال ما عاب
رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم طعاما قط کان اذا
اشتهی اکله والا ترکه" ابو ہریرہ از رسول اللہ روایت کند کہ ہیچ
وقتے رسول اللہ طعامے را عیب نکردے خوردے نیکو بودے و اینک ترک
آوردے نخوردے عیبے خفے ورستے کردے۔ و در حق او این گمان نبری کہ او آنچنان
سیر بود کہ طعام دگر خوش نیاید نتواند خورد۔

**قوله** "وقال علیه السلام اذیبوا طعامکم بذکر الله
والصلوة ولا تناموا علیه فتقسوا قلوبکم" فرمود بگدازید طعام خود را
بذکر خدائے تعالی یعنی طعام خورید نفس بران لذت گرفت اگر بمقابلہ آن ذکرے
گویند و نمازے گذارند ان لذتے کہ نفس گرفتہ است بواسطہ ان تاریکی بر دل
افتادہ است دفع آن تاریکی شود و دل بصفائے خویش باقی ماند۔ و دیگر از روے
حکمت و طب است کہ ذکر ہاضم طعام است و نماز کذلک زیراچہ در ذکر تحریک
معدہ است و افروختن آتش معلوم است ہر آئینہ بدان ہضم طعام شود و نماز
ایستادن است و رکوع کردن است و باز قومہ است پس دو بار سجدہ کردن است
باز ایستادن است این ہمہ تحریک اعضا است و موجب ہضم طعام است
وہم بر طعام مخسپید زیراچہ دل سخت گردد چنانچہ گفتم۔

۱۷ **قوله** "روی ان اللہ تعالی اوحی الی داود علیہ السلام مابال اقویاءو مبادرتہم الی الشہوات انما جعلت الشہوات لضعفاء خلقی ان القلوب المتعلقۃ بالشہوات عقولہا محجوبۃ عنی" چیست قوی دلانرا و درست عقلہا را کہ بطرف شہوات میشتابند و من شہوات را نکردہ ام مگر براے بندگان ضعیف دلان وسست ہمت را و دلہاے کہ متعلق بشہوات اند از من محجوب اند۔ ازین اقویا انبیا و اولیا مراد باشند و ازین ضعفا عوام الناس۔ بدین گفتار طعنے خفیے باشد مر او را کہ برزن او ریا میل کرد وہر نبی و ولی کہ میل بشہوت برد واز من محجوب اند ازین۔

۱۸ **قوله** "حکی ان بشر ابن الحارث رُئِیَ فی السوق فسُئِلَ عن ذلک فقال اِنَّ نفسی طالبتنی منذ سنین بخیارۃ فمنعتہا ورضیتُ الآن بالنظر الیہا فاعطیتہا" از بشر حارث حکایت آرند کہ در بازار میگشت پرسیدند کہ چیست کہ در بازار میگروی گفت سالہا باشد کہ نفس من خیار میطلبد و من او را از ان باز داشتہ ام امروز برین راضی شدہ است نظرے بخیار کند نظرے بدو دادہ ام اینقدر حظ بدو دادہ ام۔ این قدر باید دانست کہ بدان خیارے کہ بشر نظر کردہ است بیچارہ کہ او را خواہد خوردن حال او چہ باشد نظر بشرہ و نظر برغبت وشہوت۔ ہم ازینجا گفتہ اند کہ از طعام بازار اجتناب باید و اینقدر با بشر توان گفت کہ خوردن روا نداشتی کہ آن حظ او بود این نظر ہم خلق او بود این چرا روا داشتی۔

۱۹ **قوله** "ولا یکون لاکلہم وقت معلوم ولا یتکلفون ولا یختارون الکثیر الردی علی القلیل النظیف" طعام ایثار را

وقتے معلوم نباشد این صفت متوکلان است چنانچہ صفت ابوسعید است هر وقتے کہ برسد دفع حاجت کند و هم ازینجا است سهل عبد اللہ تستری گفتہ است هر کہ صوم دوام بدارد و او را اتمام کند بر چیزے از دنیا برو جمع شدہ است و در طعام تکلفے نکند و دیگر تکلف در تحصیل او نکند و طعام بسیار ردے را بر طعام قلیل نظیف اختیار نہ کند چنانچہ ماش و لوبیا و جوے بر نان گندم و برنج کہ اندک باشد آن بسیار برین اندک اختیار نکند زیرا چہ آن غلیظ است بطی است معدہ را گران کند آب بسیار خوراند و قوت او اندک باشد و طبیعت او را بسیار بخواند و کسل و گرانی اندام بسیار آرد و گندم و برنج سبک است و معدہ را سبک دارد و آب بسیار نخوارند و قوت درو بسیار باشد و در شکم او اندک طوف کند شنیدہ خوف الخوف من طوف الطوایف۔

**قولہ** "قال اللہ تعالیٰ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا" قصہ اصحاب کهف برین جملہ است ایشان در غار آمدند و آن وقت بامداد بود آمدند تا در خواب افتادند سیصد چند سال در خواب بودند بعد از آنکہ بیدار شدند آن وقت میانہ روز بود با خود گفتند ما یا نیم روز خفتیم یا یک روز خفتیم بعد از ان نظر کردند کہ ناخنہا دراز شدہ و موے لب تا لب فرو وینہ رسیدہ و بعضے عمارات دیدند کہ کهنہ شدہ و خراب گشتہ و آن ایام کہ ایشان بودند آن عمارتها نبود با خود گفتند اللہ اعلم نمیدانیم تا چہ قدر خفتہ ایم یکے را گفتند درمے با ایشان بود تو برو در شهر طعامے پاکے بیاور و آن طعام کہ لطیف باشد آن بیار۔ در حقایق سلمی از محمد فضل بلخی حکایت آوردہ اند کہ در ذیل این آیت او این گفتہ است وصیت کردہ است چو بر عارفان خدا طعام بری کہ طعامے لطیف ببری و بر زاهد و عابد انجا کہ نو بزی بری مقصود اینست کہ خدا شناسان طعام اندک خورند و نخجب خورند

۲۱ **قوله** "ولا یلقم بعضهم بعضاً اذا احضر الطعام ولا یقل بعضهم لبعض کُل" وچون طعام حاضر شود یکدیگر در دہن لقمہ ندہند چنانچہ عادت اہل مکہ است ویکے مر دیگر یرا نگوید کہ بخور مگر آنکہ شیخ باشد وبزرگ باشد او بگوید مر کسے را کہ بخور براے خوشی خاطر و رواج روزگار او باشد۔

۲۲ **قوله** "فان الکل فیه سواء الا المشایخ لمن دونهم علی سبیل الانبساط لهم وترغیبهم فی الخیر عند احتشامهم" زیرا چہ ہمدران برآمدند یکے مر دیگر یرا گوید کہ بخور نہ آنکہ خود را از دیگران فضل دادہ باشد۔

۲۳ **قوله** "واما عامة الناس فمن ادابهم عرض الطعام عند الحضور واستدعاء الحاضرین الیه" وبعضے از آداب صوفیان با خلق عوام اینست کہ طعام حاضر آوردہ اند کہ ہر کہ بخواہد بخورد۔

۲۴ **قوله** "ولا یاکلون الا مما یعرفون اصله ویتنزهون عن اکل طعام الظلمة والفسقة وان کان له وجه من وجه" طعامے را نخورند مگر آنکہ بدانند اصل آن طعام را کہ از مشبہات نباشد آن طعام را بخورند وصوفیان تنزہ کنند از طعام خوردن فاسقان وظالمان ہم ازین سبب کہ بر طعام ایشان اعتماد نیست ودیگر اہانت ایشان ہم مطلوب است کلی واگرچہ اصل وجہ آن معلوم باشد این لفظ دلیل برین کند کہ ترک طعام ایشان جز مقصود اہانت ایشان نیست۔ ودیگر طعام کسے کہ بخورد او را بر تو حقے باشد ونفس البتہ رغبت کند بر کسیکہ طعام او خوردہ باشد۔ رسول اللہ فرمودہ است اللهم لا تجعل الفاسق علی یداً فیحبه قلبی بار خدایا فاسقے را بر من دست مدہ طعام فاسقے ظالمے بخورم حق از وآنکہ می باید داشت زیرا چہ دل من

او را دوست خواهد داشتن۔

۲۵ **قوله** "روی عن عمران بن الحصین قال نهانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم عن اجابت الطعام الفاسقین ویتنزهون عن قبول ارفاق النسوان و اکل طعامهم و لا یکرهون الکلام عند الطعام فقد قیل عن ذلک من فعل المجوس"

از عمران حصین روایت آرند که او گفته است که رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ما را از طعام خوردن فاسقان نهی کرده است و تنزیہہ کرده است صوفیان را ازین که در مؤنت عورتان و در رفق ایشان در آیند و آنکه درین تفسیر گفتند وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ خداوند سبحانہ رسول را منت می نهد که تو فقیر بوده ترا بمال خدیجہ رض غنی کردم ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا از دائرہ زنان خارج بود زیرا چه رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرموده کمل الرجال کثیراً و ما کملت من النساء الا اربعۃ بسیار مردمان بکمال رسیده اما هیچ زنے بکمال نرسیده مگر چهار۔ آسیہ رض زن فرعون۔ مریم دختر عمران مادر عیسیٰ۔ خدیجہ دختر خویلد۔ و فاطمہ دختر محمد رسول اللہ از ینجا معلوم شود که خدیجہ و خلے در دائرہ زنان نداشت۔ و وقت طعام خوردن اگر سخنے افتد خود را بستم باز ندارند اما آنانکه وقت طعام خوردن دل او غرق بحضور خدا باشد و یا آنکه در لقمہ فاتحہ میخوانند ایشان سخن نگویند مگر بضرورت و این که صوفیان در خوردن طعام سخن مکروه ندارند نگویند که این کار مجوس است۔

۲۶ **قوله** "ثم ان من الادب عند تناول الطعام التسمیۃ والجلوس علی الرجل الیسریٰ" و دیگر در طعام خوردن ادب اینست که جامها را گرد آرد یعنی آستین را بر کشد و دامن گرد آرد و بر پائے چپ نشیند و پائے راست بر آرد و بسم اللہ الرحمن الرحیم بگوید و گفته اند هر که طعام خورد و تسمیہ نگوید گوئی با شیطان میخورد۔

**قوله** "والتسمية والاكل بثلثة اصابع و ما يليه و
تصغير اللقمة وتجديد المضغ ولعق الاصابع" این ہمہ بالا گفتہ ام آمدہ ام۔

**قوله** "قال جابر رض امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم
بلعق الاصابع والقصاع وقال ان احدكم لا يدري في اي طعامه
البركة" جابر رضی اللہ عنہ از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کردہ است
کہ امر کردہ است بر ما رسول اللہ کہ بعد طعام انگشتان و کاسہ را بلیسند این بجائے
است کہ طعامے باشد کہ کام و انگشتان بدان متلطخ شوند چنانچہ سند و سدان
و گفت بتحقیق یکے از شما نمیداند کہ در کدام طعام برکت است طعامے کہ در کاسہ ماند
و یا طعامے کہ در انگشتان ماند یا طعام کہ خوردہ است۔ برکت در طعام اینست کہ
باندکے سیر شود و دیگر برکت در طعام اینست کہ سبب معصیت نگردد و نفس او لئیم
طعام تمام خورد اگر در وہم او سیری نیست انگشتان و کاسہ بلیسد در وہم او این
آید کہ من سیر شدم درین لیسیدن احد البرکتین حاصل شود۔ و این جائے باشد کہ
این طعام و این کاسہ تنہا ازان او باشد اما اگر چندے باشد یکدیگر پیش خویش
کاسہ را بلیسد و آن طعام کہ در کاسہ باقی ماند اندک لذتے ہم دارد۔

**قوله** "وترك النظر الى لقمة صاحبه- روى عن
النبي صلى الله عليه واله وسلم انه قال لا يتبعن احدكم
الى لقمة صاحبه" و کسے کہ در طعام او شریک باشد و یا ہم پہلوے او باشد
نظر بر لقمہ یار خویش نکند و این سخن از رسول اللہ مرویست کہ مردم نظر بر لقمہ یار خویش نکند۔

**قوله** "فاذا فرغ من الطعام قال الحمد لله الذي جعل ارزاقنا
اكثر من اقواتنا" و چون از طعام فارغ شود حمد برین صفت کند کہ حمد مر خدا را کہ رزق ما
بیشتر از قوت ما کردہ۔ قوت آن باشد کہ قوام بنیہ ازان باشد۔

۳۱ **قوله** "ولیس من الظرافت ان یغمس یده فی الطعام بحیث یتلطخ به" از ظرافت طبیعت سالم نباشد که دست در طعام غمس بکند خلط کند از ظرف بظرفے دست را آلوده کند بتمام طعام۔

۳۲ **قوله** "وقال بعض المشایخ الاکل مع الاخوان بالانبساط ومع الاجانب بالادب ومع الفقراء بالایثار" بعضے از مشائخ گفته است طعامیکه با برادران خورند تکلفے نکنند چنانچه خوش آید لقمه بر آورند و اگر یکے مر دیگر را لقمه دهد شاید و اگر مر و یکه دیگرے را گوید چون اخوان باشند یکدیگر گفته اند ترک ادب میان اہل ادب ادب است. ادب اخوان اینست میان یاران خدمت شیخ نظام الدینؒ که یکدیگر خربزه میخورند حکایت مشهور است میان یاران خدمت شیخ فریدالدینؒ نیز بارها گفته ام و خوردن با اجابت با رعایت ادب باشد و تکلف باشد اجنبی باسم اجنبی است بیگانه بیگانه است صوفی که با فقیه شیند و با اہل ظواہر چنانکه مذکر و مثل آن با محافظت جوانب شیند و با فقرا ہر چه با یثار باشند همان بهتر ایثار همانکه از حصهٔ خویش خیزند بدیگرے دهند۔

۳۳ **قوله** "وقال الجنیدؒ مواکلت الاخوان رضاع فانظروا مع من تواکلون" جنیدؒ گفته است این که با یاران یکدیگر خورند چنانچه در شرع حکم رضاع حرمتے دارد همچنین میان یاران احترام باشد گوی رضاع است جنیدؒ این را رضاع حرمتے نامید همچنین زیرا چه البته پس خورده یکے دیگرے خورد آب دهن او با آب دهن ممتزج شود گوئی رضاع است هم لقمه میشوند یعنی صوفی با هر کسے طعام نخورد چون مواکله اخوان رضاع بوده باشد پس به بیند که با جزیت و بعضیت اثبات شود گفته اند لقمه از سگے دریغ نیست صحبت از بایزید دریغ است۔

۳۴ **قوله** "ویختارون الاجتماع علی الاکل لقوله علیه السلامُ خیر الطعام ماکثرت علیه الایدی" واختیار کردہ اند کہ برائے طعام خوردن را صوفیان جمع شوند بخورند زیراچہ رسول اللهؐ فرمودہ است کہ بہترین طعام اینست کہ دران دستہا بسیار افتد۔

۳۵ **قوله** "روی عنه علیه السلام انه قال الاکل مع الاخوان شفاء" چنانچہ گفتہ است سود المومن شفاء پسخوردۂ برادر مومن شفا است عجب نباشد کہ ازین مومن مومن کامل مراد باشد چنانچہ مشایخ پس خوردہ خود بمریض بدہند ویا بحاجتمند بدہند آن پس خوردہ شفا و برائے برآمدن حاجت باشد۔ لطیفہ دیگر ہم ہست اگر محبتی پس خوردہ محبوب خورد موجب اندمال جراحت درد او شود۔

۳۶ **قوله** "وقال علیه السلام شر الناس من اکل وحدہ وضرب عبدہٗ ومنع رفدہ" رسول الله گفتہ است بدترین مردمان کسے است کہ تنہا بخورد یعنی طعامے خاص برائے خود راکند وازان طعام نصیبۂ کسے نکند وآنکہ بندۂ خود را یعنی مستحقِ زدن نباشد بزند وعطائے کہ میداند بغیر سببے بموجبِ بجل عطار ابازدارد۔ شر الناس من اکل وحدہ چنین ہم گویند ہر کرا از خدا موارد مواہبے نصیب شود او از مستحق وقابل ضنتے کند میان اولیا او شر اولیا باشد۔

۳۷ **قوله** "واذا اکل مع جماعت لا یمسک عن الاکل مادا موا یاکلو ولو نه لاسیما اذا کان متقدمهم" اگر با جمعے نشستہ طعام میخورند مادام کہ ایشان طعام خورند دست از طعام نکشد اینچنین کسے را مرد رہزن گویند خصوص کسے کہ در جماعت سر ایشان بودہ باشد زیراچہ او دست کشد

دیگر آن لابدی گرچہ گرسنہ باشد بضرورت از طعام دست باز دارند۔

۳۸ **قولہ** "روی عن النبی علیہ السلام انہ اذا اکل مع جماعۃ کان آخرھم اکلاً" از رسول اللہ مروی است چون با جماعتے طعام خوردے خوردن اوپس خوردن ہمہ بودے۔ این سخن سہ احتمال دارد یکے آنکہ بماندے تا مادام کہ ہمہ خورند فارغ شوند بعد ازان خود خوردے۔ در قوت القلوب است کہ سیرت جوانمردان اینست چون طعام خوردن نشینند تا مردم خود بخورند نشستہ باشند دست برین و بران بدارند تا ہمہ بخورند و بمانند بعد ازان خود خورند و بگویند خدایا بران بندہ رحمت کن کہ با من موافقت کنند تا اگر کسے بقیہ گرسنگی داشتہ باشد و ازان خویش تمام کند و احتمال دیگر ابتدا الاکل خود نکند تا مادام کہ مردمان در خوردن شوند بعد ازان ابتدا کند باکل۔ احتمال سیوم چنان دست کشیدہ خورد کہ آخر اکل اوپس اکل ہمہ باشد و شیخ ہم برائے این آوردہ است۔

۳۹ **قولہ** "وسئل بعض المشایخ عن الاکل الذی لا یضر فقال ان یاکل بالامر لا بالھوی" و بعضے از مشایخ را پرسیدند کہ کدام اکل است کہ مضرول صوفی نباشد جواب گفتہ است بہ امر خورد بہ ہوا نخورد امر چیست کہ خدا فرمودہ است کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اکل بہوا چیست کہ شبعے نامے کند۔ و دیگر بہ امر خوردن اینست کہ رسول اللہ فرمودہ کہ نفس را حق او بدہند حظ او ندہند حق او را لابدی اوست و اگر نہ ہلاک نفس و اضاعت او باشد۔

۴۰ **قولہ** "وقال ابراھیم سفیان منذ ثلاثین سنۃ ما اکلت شیئاً بشھوتی" ابراہیم سفیان گفتہ است سی سال باشد کہ ہیچ وقتے طعام را بشہوت نفس نخوردہ ام ہمانچہ گفتم کہ حق او دادہ ام حظ او ندادہ ام چنین گویند صوفئے مگر شبلیؒ طعام میخورد و لذتے در کام یافت گوشۂ زبان را با طعام خائید۔

۴۱ **قوله** "روی ان رجلا تجاش عند النبی علیه السلام فقال کف عنا جشائک فاکثرهم شبعا فی الدنیا اکثرهم جوعا یوم القیامة" از پیغامبر مروی است کہ مردے نزدیک او آروغ زد رسول اللہ فرمود باز دار از آروغ خود را زیرا چہ ہر کہ در دنیا بیشتر از ہمہ سیر است در آخرت بیشتر از ہمہ گرسنہ است۔

۴۲ **قوله** "وقال الحسن کان بلیة ادمؑ فی اکله وهی بلیتکم الی یوم القیمت" حسن بصریؒ گفتہ است بلائے آدم در بہشت خوردن بود و تا قیامت بلاہائے شما ہمین باشد۔

۴۳ **قوله** "قال سهل بن عبد الله لان اترک من عشا لقمة احب الی من احیا لیلة" سہل عبد اللہ تستری گفتہ است شبے یک لقمہ کہ از طعام شبانہ کم کنم نزدیک من بہتر باشد از شبے کہ ہمہ شب بعبادت بیدار باشم زیرا چہ طعام کم کردن موجب صفائے دل باشد و شکستن نفس باشد و درین کم کردن طعام این ہر دو اثر نقد است اما در عبادت نیست۔

۴۴ **قوله** "وقال یحیی بن معاذ لو کان الجوع یباع فی الاسواق لما کان لطلاب الاخرت ان یشترو اسواه" یحیی گفتہ است اگر در بازار گرسنگی فروختہ شود طالبان خدا نخرند جز گرسنگی را زیرا کہ بگرسنگی صفائی دل شود و دل آئینہ وش روشن گردد عکس جمال قدوسی و انوار سبوحی در و ظاہر گردد و این عین مقصود و مطلوب است۔

۴۵ **قوله** "وقال لو تشفعت الی نفسک بالملایکة المقربین والانبیاء المرسلین فی ترک شهوت لم ترد تهم اجمعین ولو توسلت الیها بالجوع لانقادت لک وصارت من الطایعین"

ویحیی گفته است اگر بر نفس فرشتگان مقرب را وپیغامبران مرسل را شفیع آری
که یک شهوتے را ترک آرد و همه را رد کند شفاعت کسے نشنود و اگر تو بنفس
وسیلت بگرسنگی بجوئی ترا منقاد شود یکے از طایعان ومطیعان گرود چنین
گویند خداوند تعالی نفس را بیافرید وا ورا پرسید من انت کیستی تو گفت انا
انا وانت انت تو توئی ومن منم یعنی توئی و یکے منم خداوند تعالی اورا در دوزخ
انداخت هفتاد هزار سال بسوخت باز پرسیدش من انت گفت انا انا و
انت انت باز در دوزخ انداخت هفتاد هزار سال دیگر بسوخت پرسیدش باز جواب
همان بود انا انا وانت انت سیوم بار انداخت وباز کشید وپرسیدش باز همان جواب
بود فلسط الله علیه الجوع خداوند بر وگرسنگی گماشت پرسید من انت
کیستی تو گفت من بنده تو تو خدائے من چیزے بده که بخورم۔

**قوله** ومن ابی هریرة رضی الله عنه قال دخلتُ
علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یُصلّی جالساً
فقلتُ ما اصابکَ قال الجوع فبکیتُ فقال لا تبکِ ان شدت
القیمت لا یُصیب الجایع اذا احتسب ذلک فی الدنیا" از ابوهریرهؓ
روایت کنند که او گفت بر رسول الله در آمدم ورسول الله نشسته نماز میگذارد
ابوهریرهؓ پرسید یا رسول الله چه رسید ترا چه شد که تو نشسته نماز میگذاری رسول الله
گفت بگرسنگی ابوهریرهؓ میگوید که من بگریستم رسول الله گفت بتحقیق ترا
بیا گاهانم که سختی قیامت گرسنه را نرسد وقتیکه در دنیا این کار برائے خدا کنم۔

**قوله** "وروی عنه علیه السلام قال من احس
بنفسه نشاطاً فلیذ بحها بالجوع والعطش" واز رسول الله
مروی است هر که از نفس خویش نشاطے احساس کند یعنی نشاط نفسانی و هوائے

این جہانی احساس کند این ستور و آن خر را بکار دِ گرسنگی ذبح کند۔ رسول اللہ ترشیح استعارت کردہ است نفس را بگاوے و بگوسفندے نسبت کردہ است و چون گاو و گوسفند را ذبح کنند بکار و و باانچہ مانند بدان باشد بدان کنند ملزوم گفتہ است لازم مراد داشتہ است۔

**رباعی**

در مطبخ عشق جز نکو را نکشند لاغر صفتان و زشت خو را نکشند

گر عاشق صادقے ز کشتن مگریز مردار بود ہر آنکہ او را نکشند

۴۸ **قولہ** "و یکرہ الانتظار عند حضور الطعام" و ادب دیگر این است کہ چون طعام را پیش ارند انتظار مکروہ باشد این در انتظار کہ فلانے بیاید بعد ازان بخوریم تا و و طعام پیش آرند نخورند انتظار تا نخورش کنند و این حالتے باشد کہ مردم تنہا خورند و اگر در جمع باشد لابدی کہ چو خصم گوید بسم اللہ بخورید بعد ازان بخورند۔

۴۹ **قولہ** "و قد قیل قلوب الابرار لا یحتمل الانتظار" گفتہ اند و لہاے نیکمردان تحمل انتظار ندارند۔ و جاے دگر است قلوب الاحرار آن مناسب تر است ابرار نیست احرار بدان مانند کہ رغبت بہ نسبت پادشاہ این لفظ تقاضا کند کہ مراد شیخ مصنف اینست کہ چون طعام حاضر شود انتظار براے کسے نکند۔

۵۰ **قولہ** "و یکرہ تَفویتِ الوقت بالاشتغال بالاکل" و مکروہ

---

ع ۵۰۔ در نسخہ آداب المریدین مکتوبہ شیخ احمد سہروردی درمیان این جملہ و جملہ مابعد این عبارت زیادہ است :۔ "حکی ان بعضہم انہ کان یفطر علی حسوۃ یحسوہا و یقول الوقت اعز من ان یشتغل بالاکل" حضرت مخدوم بندہ نواز این را در ترجمہ نیاوردہ اند۔

باشد که آن قدر خوردن مشغول شوند که وقت صوفی فوت گردد. گفته اند. مصرع

صاحبا وقت عزیز است غنیمت دارش

۵۱ **قوله** "ویکره اکثرهم تلقم من یخدمهم مما بین ایدیهم لا سیما اذا کان ضیفا فانه لا یجوز له التصرف فیما قدم الیه الا بالاکل" ومکروه داشته اند که لقمه در دهن کسے کنند که ایشانرا خدمت میکند خصوصاً کسے را که مهمان باشد زیراچه او را در آنجا تصرفے نیست مگر همین بخورد چیزیکه پیش او آورده اند خوردن یا آنکه گفته اند مهمان فضول نمی باید۔

۵۲ **قوله** "وقد اختلف العلماء فی تملیك الضیف ما قدم الیه فقال بعضهم یملکه بالاحضار بین یدیه وقال بعضهم بالتناول وقال بعضهم بالوضع فی الفم وقال بعضهم باستیفاء الاکل بالبلع" وعلما درین که پیش مهمان چیزے می آرند اختلاف کرده اند بعضے گویند که این طعام که پیش او نهادند گوئی ملك او کردند بعضے گویند آنمقدار که او لقمه کند و در دهن اندازد آن ملك اوست بعضے گویند آنمقدار که فرو برد آن ملك اوست۔

۵۳ **قوله** "وقال الجنید تنزل الرحمة علی الفقراء عند الطعام فانهم لا یوکلون الا بالایثار" جنید گفته است بر درویشان صوفیه نزول رحمت برایشان وقت طعام است زیراچه ایشان نمیخورند مگر بایثار یعنی هر یکے میخواهد که دیگرے بخورد۔ حکایت چند نفر اصحاب عبد الله خفیف که بعد چند فاقه یك صحنك روزینه رسیده بود در کتب مسطور است۔

۵۴ **قوله** "وقال بعض المشائخ وجب علی المضیف ثلثة

اشیاء بان یطعمہ من الحلال و یحفظ علیہ مواقیت الصلوۃ ولا یحبس عنہ ما قدر علیہ من الصعام۔ و اما علی الضیف ان یجلس حیث یجلس و ان یرضی بما قدم الیہ و ان لا یخرج الا بعد استیذان" بعضے مشایخ گفتہ اند آنکہ او مہمان دارندہ است مہمان راطعامے بخوراند کہ از حلال بودہ باشد و باید بروے کہ وقت صلوۃ نگہدارد بدان وقت طعام نیارد کہ وقت نماز مہمان فوت شود و یا بوقت مکروہ و برانچہ او قادر باشد آن طعام از ایشان نگہدارد۔ وآن سہ چیز کہ بر مہمان واجب است ہر جاکہ او بنشاند بنشیند یعنی البتہ صدرے و پایانے اختیار نکند وانچہ پیش او آرند بدان راضی باشد و جز بدستوری مضیف بیرون نباید اما اگر مضیف حدے کردہ باشد و اگر از ان حد تجاوز شود اگر غیر از ان او بیرون آید شاید۔

۵۵ **قولہ** "روی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من السنۃ ان یشیع الضیف الی باب الدار" و از ابن عباس مروی است کہ او گفتہ است کہ یکے از سنت است کہ مہمان را تا در خانہ رساند۔

## فصل ۳۵

۱ **قولہ** "فی ذکر آدابھم فی النوم۔ روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من نام حتی اصبح بال الشیطان فی اذنیہ" از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کردہ اند ہر کہ بخسپد تا آنکہ صبح شود او کسے است کہ شیطان در ہر دو گوش او بول کردہ است محدثان

این حدیث درباب کسے گویند که او از نماز بخسپد تا صبح نماز خفتن نگذارد
وشیخ مصنف برائے این رامی آرد کسے که شب بخسپد وهمه شب غافل باشد از یاد خدا و
از عبادت خدا همچنین باشد گوئی شیطان در هردو گوش او بول کرده است یا بحقیقت
که او بول کرده است یا غفلتے که بروطاری شد بدان مانند گشت که شیطان بردماغ
او قادر شد وغالب آمد منع خواب دماغ است خواب هم از دماغ خشک شد خلل
پذیرفت خواب او پرید اکنون این مجازاً باشد یا حقیقت که شیطان بول کرد
چنانکه گفتم۔

۲ **قوله** "ومن آدابهم فی ذالك ان یجتنب النوم بین جماعت قعوداً فاذا غلبه النعاس بینهم فاما ان یقوم او یدفع عن نفسه بمحادثة او غیرها" ویکے از آداب صوفیان این است
جائیکه عمارت مردم نشسته باشد دران محل از خواب اجتناب کند یا ازانجا بخیزد
برود یا بتدبیر دگر از خود خواب رادفع کند وخود را در حکایتے آرد از هیئتے بهیئتے
بگردد خود را گوشمالی بدهد وامثال این۔ ودیگر در خواب استرخائے مفاصل است
شاید از مردم چیزے جدا شود که آن سبب شرم او باشد ناگهان آوازے
ناسازے بکند بخیزد وسخنے ناهموارے بگوید زیراچه او از خود خبرے ندارد۔

۳ **قوله** "ولا یتعود الانبطاح فان کان ممن له غطیط"
یعنی وقتے که مردم در خواب باشد واز دماغش آواز غرغری آید۔

۴ **قوله** "فیتعود النایم علی الجنب ولا یستلقی" بر روئے
وسینه وشکم نخسپد زیراچه این خواب مدبران است این خوابے است که سبب فضیحتی
آن شخص است۔ شخصے را حبس باد شود طبیب فرماید که بر روئے افتد وعقب را
بلند کن برین تدبیر باد کشاده شود وهر کرا در خواب آواز جنیده بیاید او را باید که

عادت خواب بر پہلو کند اگر چہ بدین ہم عادت نخواہد رفتن اما بیشترے بسیار کم شود
وگفته اند رسول الله را غطیط بود امر طبیعی است از امر طبیعی چاره نباشد۔ و ہر کرا
خواب بکلی از دست ببرد البته ور و غطیط باشد و بر روے و سینه و شکم افتاده است
این صورت آن است که فردا آمنا و صدقنا و زخیان را موے پیشانی گیرند بر روے
بر زمین زنند۔ و ستان نغلطد مگر کسے که نظر بر سماوات دارد و تفکر در نیرات
کند یا خواہد که طایفہ که ایشان طیر دارند چنانکه ملائکه و ابدالی و بعضے جوگیه ایشانرا
بینند اگر این مرد مستلقی با صفا و جلا و با وضو باشد ستان غلطیدن این مرد شخص
برائے نظاره نیست او در تفکر بران غلطیده است۔ اما در ضمن این ہم شود و چنین
ہم باشد کسے بستان بغلطد بمراقبه که بدان ہئیت او را حضور دست دہد نشسته مراقبه
و در راه روی مراقبه کردن حضور بتمام انشاء الله دست دہد اما مستلقی را بغلطیدن
بر مفصلے برجائے خویش است و ل بحضور رسید بتمام و کمال دست دہد و رسول الله را
گفتن علیه السلام که او مستلقیاً غلطیدے و چنین گویند که او برین ہئیت غلطیدے
انتظار وحی کردے و ہمچنین ہم ہست در نظاره علویات بودے۔

**قوله** "و یجتهد ان یکون نومه لله او بالله و لا یکون
نایماً عن الله" و باید که خواب او باجتہاد او یا لله باشد یا بالله باشد۔ نوم لله
اینست که بقصد و اجتہاد خود ساعتے بخسپد تا زمان ثانی بنشاط و بفراغت بغیر کاہلی
عبادت تواند کرد و ہم برائے این مصلحت است البته صوفیان قیلوله کنند۔
خواجه من فرموده است که ہر که قیلوله نکند بدانکه ہمه شب بخسپد یعنی اگر چه او
خود را بیدار دارد اما ذوق بیداری ندارد باگرانی طبیعت است از کارے که
خفته است۔ و دیگر اول شب قدرے بخسپد برائے آنکه تا آخر شب بنشاط خیزد
و بذوق نماز تواند گذارد و ذکر تواند گفت۔ یک قسم آن گفته بود که لله قسم دوم

استلقی بمعنی چت

مفصلے

نوم
۱ نوم لله
۲ نوم بالله
۳ نوم فی الله
۴ نوم عن الله

اینست که باخدا خسپد این را دو معنی است یکے این است که او با خدا خسپد یعنی خدا با وے است بر وقلبی بحضور او باقی است و آن موجب خواب می باشد زیرا چه دل و دماغ او خشک شده است او را بخدا خواب می آید خواب او به از بیداری دیگران است و دیگر باللہ یعنی به سبب خدا خسپد خواب باختیار ندارد و اگر خدا خسپاند بخسپد و اگر بیدار دارد بیدار باشد این مرد مسلوب الاختیار است هر چه از ان سو می آید او هم بر آن است۔ و دیگر خواب فی اللہ گویند و این را شیخ نگفته است این خواب وضیعی نباشد شسته غلطیده به هیئت که او را بغلطانند او بغلطد و خواب بر وافتد این خواب فی اللہ گویند۔ و نوم عن اللہ عبارت از این است که از خدا غافل خسپد نعوذ باللہ من شرہ چنانچه مردمانیکه مخدره استعمال کرده اند و ایشان را خواب آمد۔

**قوله** "فاما النایم للہ فهو القاصد الی اخذ بلغه من النوم یستعین بها علی اداء الفرایض و تحصیل النوافل خصوصاً آخر اللیل لما روی فی الحدیث ان الحق عزوجل یقول آخر اللیل هل من داع فاستجیب له هل من سائل فاعطیته سؤله هل من مستغفر فاغفر له" این را نخست بیان کردم اول شب بخسپد برائے این مصلحت را زیرا چه از رسول اللہ مروی است که حق سبحانه و تعالی آخر شب میگوید هست خواهنده از من چیزے بخواهد من آنرا استجابت و قبول کنم آن خواست او را بدهم و هست خواهنده که من خواست او را بدهم و هست کسے او از گناه خویش آمرزش بخواهد که من او را بیامرزم آخر شب هوا خنک میشود و غلبه خواب از سر بیرون و دل بحضوری تمام میباشد طبیعت او و هم چه بحضور تمام خواهد امید استجابت باشد و در حدیث است که در آخر الزمان

خوابہار است بیند و محدثان این را دو معنی گفتہ اند یکے آنکہ بحقیقت جاری است
دوم آخر فصل ربیع گفتہ اند زیرا چہ گرما سخت نیست و سرما سخت نیست ہوا معتدل
است در آن وقت ہر چہ در خواب می بیند آن راست می باشد و ہمچنین آخر شب۔

**قولہ** ''واما النایم باللہ فھو العارف الذاکر لَا تَاْخُذُہٗ
سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ الی ان یرد علیہ النوم من غیر اختیارہ'' او گفتہ است
غنودن او غنودن نیست آن ہمہ در حکم بیداری است زیرا چہ او بخدا ہمی خسپد درین
عبارت کہ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ صفت باری است تعالی شیخ چون
نگوید لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ مگر اشارت برین میکند کہ این شخص با خدا یکے
شدہ است و بوصف خدا موصوف گشتہ است پس مجاز توان گفت لَا تَاْخُذُہٗ
سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ۔

**قولہ** ''وھم الَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّھِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا''
ایشان آنانے اند کہ شب میکنند بصفت سجود و قیام ہمانچہ گفتہ نوم العالم عبادت۔

**قولہ** ''واَمَّا النایم عن اللہ فھو الغافل عنہ کما جاء
فی مناجات داود علیہ السلام کذب من ادعی محبتی فاذا
جنہ اللیل نام عنی الیس کل محب یحب خلوت حبیب
فہا انا مطلع علی قلوب احبائی'' نوم عن اللہ کرا گویند آنکہ از خدا
غافل خسپد و نایم عن اللہ او را ہم بتوان گفتن کہ او از خدا فارغ شدہ است
و آرزوے و روش نماندہ است بغم می خسپد چنانچہ در مناجات داود آمدہ است
کہ خداوند با او راز میگفت دروغ گفت ہر کہ دعوی محبت من کرد و چون شب آمد
بخفت نہ آنکہ ہر جا کہ دوستے است دوست دارد کہ با دوست خود بخلوت رازے
گوید۔ ہا، کلمہ تنبیہ است یعنی بدانید کہ من بر دلہائے دوستان خویش مطلع ام

کیست که او بمحبت من شبها بیدار است وکیست که او بغفلت خفته۔ چنین هم باشد کسے بقصد خسپد مگر خیال محبوب بخواب بیند ور کتب اصول کلام و در بعض فتاوی این سخن هست که باشد کسے که خدا را بخواب بیند این خیال نیست این حکایت از حقیقت است زیراکه سلف صالح ازین نشان داده اند۔

قوله "ومن آدابهم النوم علی الطهارت علی الشق الایمن فیقول باسمك اللهم وضعت جنبی وباسمك ارفعه اللهم ان امسکت نفسی فارحمها وان ارسلتها فاحفظها بما یحفظ به عبادك الصالحین اللهم قنی عذابك یوم تبعث عبادك" ویکے از آدابهاے ایشان اینست که باوضو خسپد وآنکه از رسول الله مروی است که گهے جنب خفتے ونزدیک تخت او کاسۂ چوبی بودے شب خاستے ودران بول کردے باز خفتے او صاحب شرع است قول وفعل او ملزم وموجب است امت را تعلیم میکند که واجب وفریضه نیست که اگر کسے همچنین خسپد مباح باشد۔ وبر پهلوے راست غلطد ووقت غلطیدن این سخن گوید اللهم وضعت جنبی الی آخره اے بار خدا پهلوے خویش را بنام تو نهادم وبنام تو برگیرم صفت خواب اینست روح از تن جدا میشود وچون بیدار میگردد او باز بتن می آید پس میگوید اے بار خدا اگر بداری روح مرا نفس مرا باز نگردانی بتن پس بر ورحمت کن واگر او را باز گردانی بتن باز دهی او را نگهدار از چیزهائیکه رضاے تو نباشد بچیزیکه نگه میداری به بندگان صالح رحمت خویش را اے بار خدا نگهدار مرا از عذاب خود روزیکه برانگیزی یعنی که حشر کنی بندگان خود را۔

قوله "ویذکر الله تعالی کلمات تنبه فان توضاء

وصلی رکعتین ثم نام کان اولیٰ" ہر بار کہ بیدار شود ذکر خدا گوید لا الٰہ الا اللہ گوید و اگر بیدار شود و توضی کند و دوگانہ بگذارد و بعد ازان بخاطد بہتر باشد۔

۱۲ **قولہ** "ویکرہ النوم بعد صلوۃ الصبح و بعد صلوۃ المغرب" بعد از اداے فریضہ بامداد و بعد از اداے صلوۃ مغرب پیش از اداے خفتن مکروہ باشد مگر کسے کہ ہمہ شب بیدار بود و اگر او براے آنکہ گرانی خواب از سر او دفع شود بعد فریضہ چیزے بخواند از اور او بغلطد نومے خفیفے باشد بیدار شود و بنشاط باقی اوراد و اشراق و چاشت تواند گذارد شاید خواب اینچنین در آنوقت مکروہ نباشد۔

۱۳ **قولہ** "وقیل من اراد قلت النوم فلیجتنب شراب الماء الا قدر تسکین العطش" وگفتہ اند ہر جا کہ خواہد کہ او را خواب کم شود آب بسیار نخورد و گو پرہیز کند بران مقدار کہ دل و جگر را ازیا نکار نیاید۔ و ہر کہ خواہد کہ آب کم خورد کوزہ پر آب بستاند فاحش کند مضمضہ کند چنانچہ اعصاب حلقوم تر شود و آب برون اندازد و آنمقدار آب فرو رود کہ صایم را مفطر افتد و موجب مسکن حرارت دل و جگر باشد نفس و اہم است در و ہم ہمچنین میرود کہ من کوزہ پر آب استعمال کردم بدین اور اسکو نے حاصل میشود و آنکہ آب کم کند براے تقلیل نوم را او را باید بیشتر ازان کم کند۔

۱۴ **قولہ** "ومن کان بین جماعۃ فناموا فاما یوافقہم و ینام او یقوم عنہم" و اگر میان جماعتے نشستہ باشد و ایشان براے خواب بغلطند باید بموافقت ایشان او ہم بغلطد یا آنکہ از ایشان برخیزد و جاے حکایت موافقت وگر برود۔ حکایت ابوالحسن نوری و مسافر بچہ بموافقت او غلطید در تذکرہ مسطور است۔

۱۵ **قولہ** "ویستحب القیلولۃ لیستعان بہا علی قیام اللیل"

ومستحب است که میان روز صوفی بخسپد وبدان خواب استعانتے باشد برائے بیداری شب را۔ خواجۂ من این سخن میفرمود قیلوا فان الشیطان لا تقیل قیلوله کنید که شیطان قیلوله نمیکند یعنی میانه روز بخسپید که شیطان میانه روز نمیخسپد۔ مولانا کمال الدین خواهر زاده شیخ نشسته بود از خواجه پرسید لا تقیل چرا مونث گفته آنست رسول الله الشیطان بخباثته ازسبب خباثت او اورا رسول الله بصیغه تانیث ذکر کرد و هم ازینجا است که گفته اند شیطان مونث سماعی است۔

۱۶ **قوله** "وقیل النوم اول النهار خرق واوسطه خلق وآخره حمق" وگفته اند اول روز خفتن مرد خرق است و ولفظ انکارند یعنی خارق عادت است انسان اول روز نخسپد و میانه روز صفت انسانی است و این خلق ازان صلحا و انبیا است و آخر روز چون بخسپد دلیل بر حماقت آن نایم است مگر کسے که قیلوله او را شده باشد بسے از اسباب اگر آخر روز برائے دفع گرانی اندام بغلطد و غنودگی کند شاید۔

۱۷ **قوله** "وکان بعضهم لا یضطجع من اللیل وادام علی ذلک ثلثین سنة انما یستند الی الجدار عند غلبة النوم ویصوم النهار" وبعضے همچنین بوده اند که شب اصلا نمی خسپیدند وبعضے بوده اند که تا سی سال پهلوے بر زمین نه نهادند و اگر خواب غلبه کردے تکیه دیوارے مانده اند و چنین هم هست چون مردم عادت خواب بتکیه گیرد خواب بمراد آید و آن تکیه بجائے غلطیدن باشد۔ و روز را روزه دار و صوم دوام گفته اند و صوم داؤدی گفته اند وقتے بدارد و وقتے ندارد و این گفته اند اما آنکه او صایم باشد شب آنقدر بخورد که استیفائے خوردن روز شود مقصود اینست صایم باشد تقلیل خوردن و آشامیدن۔

**قوله** "قال الجنید اتی علی السری السقطی نیف وثلثون سنة ما رای مضطجعا الا فی علت الموت" جنیدؒ گفته است بر سریؒ سقطی سی وچند سال گذشت که او را کسے غلطیده ندیده مگر در مرض موت.

**قوله** "وحکی ان ابایزید مد رجلیه فی المحراب فنودی من جالس الملوك بلا ادب فقد تعرض للقتل" وقتے بایزیدؒ طرف محراب پا دراز کرده است آواز شنید هر که در حضرت بادشاهان بے ادبی کند او خود برائے کشتنِ خود پیش آمده باشد این حکایت مناسبتے نداشت اما استطرادے گفته است.

# فصل ۳۶

**قوله** "فی ذکر آدابهم فی السماع قال الله تعالی وَاِذَا سَمِعُوْا مَا اُنْزِلَ اِلَی الرَّسُوْلِ تَرٰی اَعْیُنَهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ وقال الله تعالی فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ وقال الله تعالی فَهُمْ فِیْ رَوْضَةٍ یُّحْبَرُوْنَ قال مجاهد الی یستمعون" شیخ مصنف اهتمامے که در باب سماع دارد سه آیت کلام الله را برائے اثبات سماع حجت میدارد وَاِذَا سَمِعُوْا مَا اُنْزِلَ اِلَی الرَّسُوْلِ الآیة چون چیزے بر رسول الله از خدا حکمے آیتے فرود آید نه بینی تو چشمهائے ایشان را که از ایشان آب چشم روان میشود ودرین عبارت مبالغتے تمامے است یعنی چون بر صوفیان از حق وارد وارد میشود آن وارد سبب میگردد برائے گریه ایشان را آیتے دگر آورد فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ

قال رسول الله صلعم حسّنوا القرآن باصواتکم فان الصوت الحسن یزید القرآن حسنا

الآیہ پس بشارت بدہ اے محمد آنانرا کہ قول حق میشوند و اتباع احسن آن قول میکنند۔ القول لفظ بعموت شامل ہر قولے است زیراچہ الف ولام در القول برائے جنس است پس روے آنکہ احسن قول است میکنند۔ مقصود از آیت آوردن اینست کہ صوفیان سماع میشنوند کہ سماع یکے از احسن قول است پس ایشانرا از حق واردے میشود ہرچہ احسن آن وارد است ایشان اتباع آن میکنند و ایشانرا در آنحالت تجلیاتے و کشوفاتے می باشد انچہ از میان آن تجلیات اجمل و احسن است اتباع آن میکنند۔ این کلام بمبالغت برائے اثبات سماع و حسن او را آوردہ است و معنی آیت و تفسیر این کلام در تفسیر ملتقط بمبالغہ کردہ ام اگر ترا نیکبختی باشد نظارہ شو۔ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ بہشتیان در روضہ باشند کہ آنجا سرود شنوانیدہ شوند و ہمچنین گفتہ اند کہ دختران بیایند و درائے نہر کوثر سرود گویند اہل بہشت را لذتے ازان باشد در ہیچ نعمتے آن لذت نباشد و از خواجہ خود شنیدہ ام کہ اہل سماع در بہشت آرزوے سماع کنند ہوائے از فضائے عرش بوزد و برگ سدرہ یکدیگر بزنند آوازے بخیزد کہ اہل سماع را بدان لذتے باشد کہ از ہمہ لذات نعیم لذت تر و اگر اہل دنیا بشنوند ہمہ از خوشی بمیرند۔ مقصود آوردن شیخ این بود کہ اہل سماع را در سماع وجد انسے است کہ بہشتیان را در بہشت نخواہد بود و اگر باشد بر تر از ہمہ نعمتہا باشد و لو سمعت اهل الدنیا لماتوا طربا۔

۲ قوله "وقال النبی صلے الله علیه وسلم ما اذن الله شئی کاذنه لنبی حسن الصوت بالذکر" رسول الله فرمود از ہیچ چیز خدا آنچنان راضی نیست ہمچو رضائے او کہ نبی را کہ ذکر حسن صوت باشد

۳ قوله "روی انه قری بین یدیه اِنَّ لَدَیْنَا اَنْكَالًا

وَّ جَحِيْماً وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ عَذَابًا اَلِيْمًا فصعق" و روایت آورده اند که پیش رسول الله این آیت خواندند اِنَّ لَدَيْنَا اَنْكَالًا وَّ جَحِيْمًا بتحقیق نزدیک ما سختیہا است و دوزخ است طعامیکه به غصه باشد و عذابے سختے رسول الله اینجا بیهوش افتاد درین آیت معنی ظاهر است همانکه گفتیم ـ و دیگر عاشق مبتلا سوخته را صفت این باشد ان لدینا انکالا الاية هر چند که از محبوب بر محب همه لطف و کرم و صورت اتصال روے نماید درد او بیشتر و سوختگی او برتر ـ یکے گوید

**بیت**

عجب اینست که من واصل و سرگردانم　　عجبے نیست که سرگشته شود طالب دوست

شعر دیگر گوید

**قطعه**

همه کس ذوق خورمی گیرند　　ذوق غم گیر اے جوان قدرے

خورش طوطیان شکر باشد　　نُقل میخوارگان بود جگرے

اے دوست من دانستی که درد چه باشد و درد چه بلاے است سالها آرزوے آن داشتی چون بچشیدی از پا در آمدی آرے اِنَّ لَدَيْنَا اَنْكَالًا وَّ جَحِيْمًا وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ عَذَابًا اَلِيْمًا آه آه آه ـ

**قوله** روی انه قُرِیَ بین یدیه فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا فبكی طویلا " و همچنین گویند پیش رسول الله این آیت خواندند چون باشد هر امتے تا گواهی بیارند و ترا بر همه گواه آرند زیرا چه رسول الله گریست و تا دیرے گریست اکنون این آیت از بس شادی و خوشی است زیرا چه او را افضل بر همه آمد از بس تحزن و تعلق بلاے است بزرگ او را بر همه در حضرت گواهی بباید داد و او بصفت خویش رحیم و کریم است او را گواه بیارند براے الزام و احتجاج

ایشان را و این بر و سخت و شوار است۔ آیت برائے این را آورد که از سماع گریه باشد گریه بشادی باشد و گریه بغم هم باشد۔

**قوله** "روی عن عایشته رضی الله عنها انها قالت کانت عندی جاریة تسمعنی فدخل رسول الله علیه السلام وهی علی حالتها ثم دخل عمرؓ ففرت فضحك رسول الله علیه السلام فقال عمرؓ ما یضحکك یا رسول الله علیه السلام فحدثه فقال لا اخرج حتی اسمع ما سمع رسول الله فامرها فاسمعته" وعایشه رضی الله عنها روایت میکند که عورتے وختر کے پیش من سرود میگفت مرا میشنوانید و رسول الله در آمد و او همچنان سرود امیگفت عمرؓ آمد او گریخت رسول الله خندید عمرؓ از موجب خندهٔ رسول الله پرسید رسول الله برو حکایت گفت که عورتے بر عایشه سرود میگفت من آمدم نگریخت تو آمدی بگریخت عمرؓ گفت بخدا از اینجا نروم تا آنچه رسول الله شنیده است من هم نشنونم رسول الله او را طلبید و او سرود میگفت رسول الله و عایشهؓ و عمرؓ میشنیدند کارے که رسول الله کرده باشد اقل اباحت باشد بلکه مستحب شیخ اثبات اباحت و استحباب سماع به آیات و احادیث کرد سپس آن شروع در انواع آن کرد۔

**قوله** "وسئل ذو النون المصری عن السماع فقال وارد الحق یزعج القلوب الی الحق فمن اصغی الیه بحق تحقق ومن اصغی الیه بنفس تزندق" ذو النون مصری را از حال و مآل سماع پرسیدند گفت سماع وارد حق است چیز از خدا بر بنده فرود می آید و لهار ابسوئے حق میکشد هر که بسوئے آن وارد که گوش بحق داشت محقق و متحقق شد و هر که بسوئے آن گوش بنفس داشت زندیق شد۔ بحق چند معنی

دارد یعنی او متصف بصفت حق است محقق و متحقق شود و هر که او بسبب حق شنو یعنی
آنچه حق و حقا باشد۔ دیگر بحق شنو یعنی او از خودی رفته و نفس نفسانیت او باقی
سماع اینچنین کسے بزندقه کشد۔ سخن مختصر میکنم که ترجمه دراز نگردد۔

**قوله** "وقال السری سقطی تطرب القلوب المحبین عند السماع تخاف قلوب التائبین و تلتهب قلوب المشتاقین"
سری سقطی گفته است آنانکه محبان حق اند چون سماع میشنوند دلهاے ایشان
خوش میگردد۔ آن مردم که تایب اندگنه باخود دارند اگرچه ازان گنه توبه کرده اند
هر آئینه گنه یاد می آید خوف بر ایشان غالب میشود۔ دلهاے مشتاقان در التهاب
در سوختن و در اضطراب و دروی افتند۔ محب مشتاق هم باشد و محب واصل
هم باشد هم واصلے که اشتیاق باوے باقی باشد۔

**قوله** "وقیل مثل السماع کمثل الغیث اذا وقع علی الارض الطیبة تصبح الارض مخضرة کذلك القلوب الزکیة یظهر مکنون فوایدها عند السماع" وگفته اند مثل سماع همچو مثل ابر است
که از وباران بچکد بر زمین افتد آن زمین تمام سبز شود هم چنین دلهاے که پاک است
ظاهر میگردد فایده هاے آن دلها از ویک شنیدن سرود۔

**قوله** "وقیل السماع یحرك ما ینطوی علیه القلوب من السرور والحزن والخوف والرجا والشوق وربما یحرکه الی البکاء وربما الی الطرب" وگفته اند خاصیت سرود این است هرچه دل بدان در
پیچیدن یعنی دل بران قرار گرفته است و آن در دل متمکن است همان چیز از دل
برون می آید و در جنبش میشود اگر شادی باخدا دارد سماع می شنود شادان تر میگردد
و اگر اندوهے در دل دارد همان اندوه غالب تر میگردد دلے اندوهگین است که بخدا

رہ نمی یابد در سماع ہمان اندوہ غالب میشود و اگر از خدا ترسے وارد یعنی ترسد کہ
نباید کہ مراد من بدامن ندہند میان ترس غالب تر میشود و اگر امید دارد کہ او
ارحم الراحمین است رحمت او بر غضب او غالب است امیدے کہ دارم از کرم
این تقاضا است کہ مقصود بدامن خواہد داد ہمین امید در سماع برو غالب
می آید و اگر شوق دارد کہ براے وصول مراد را تا قلق و اضطراب میباشد ہمین
قلق و اضطراب غالب میگردد و چون اینچنین باشد این انواع باشد بسا باشد کہ
بخوشی کشد و بسا باشد کہ بگریہ کشد۔

۱۰ **قوله** "وقيل السماع فيه حظ لكل عضو فربما يبكى وربما يصرخ وربما يصفق وربما يرقص وربما يغمى عليه" وگفتہ اند در سماع ہر عضوے را حظے است بسا باشد کہ مرد در سماع
بگرید و فریاد کند و نعرہ زند و بسا باشد کہ برقصد بگردد و بسا باشد بیہوش شود بیفتد
در اغماض و اطاعت سماع است جملہ اعضا را از بس لذت یا از بس حزن
بیہوش میشود۔

اہل سماع

۱۱ **قوله** "وقيل اهل السماع ثلثة و مستمع بربه و مستمع بقلبه و مستمع بنفسه" وگفتہ اند شنوندگان سماع سہ نوع اند یکے اینست
کہ بخدا میشنود یا اینست کہ بحضور خدا میشنود یا اینست خدا با وے برین صفت
است کہ یکے با حریفے سماع سماع شنود این نیک نادر است و نیک بازگشت فہم
ہر کسے تا اینجا رسد و دیگر سماع بخدا این باشد بسبب طلب او و بسبب وجدان
جمال و جلال او و بسبب دریافت رضاے او۔ و آنکہ بدل میشنود یعنی دلے حاضرے
دارد و صدقے و طلبے و حملے در ستے و سیوم آنکہ او بنفس می شنود یعنی نفس او مزاحم
وقت اوست و خودی او با وے است و متردد و متذلل است قرار با خدا ندارد و محلے

ور ستے باوے نہ۔

۱۲ **قولہ** "وقال بعض المشایخ لا یصلح السماع الا لمن کان قلبہ حیاً و نفسہ میتاً فامامن کان نفسہ حیاً و قلبہ میتاً فلا" بعضے پیران گفتہ اند سماع لایق نباشد وصالح نبود مگر کسے را کہ دل او زندہ باشد و نفس او مردہ باشد۔ اور اگو یند کہ ہر گز نمیر و وہموارہ باخدائے خویش باشد و یگانگی ور ستے باوے بود آنکہ گفتیم ہمو است کہ نفس او مردہ باشد بدانی دل ہر کز زندہ است ہر گز نمیر و و دل ہر کہ مردہ است ہر گز نزید و ولرا بعث نیست زیراچہ زندہ است زندہ را بعث نباشد و اگر مردہ آن مردہ است کہ او را زندہ نخواہند کرد و این سخن ور لطایف قشیری است و اینکہ گفتہ اند سرہا خفتہ ولہا بیدار عبارت ہم ازین است و آنکہ دل او مردہ باشد و نفس او زندہ سماع لایق حال او نباشد۔

۱۳ **قولہ** "وقیل لا یصلح الا لمن فنیت حظوظہ وبقیت حقوقہ وخمدت بشریتہ" وگفتہ اند سماع لایق نیست و نشاید کہ بشنو و مگر کسے را کہ حظہاے نفسانی او بتمام فانی شدہ باشد و حقوق حقانی باقی ماندہ و آتش بشیریت او خمود یافتہ یعنی حظے کہ دروے است آن ہمہ حق حق شدہ باشد۔

۱۴ **قولہ** "حکی عن بعضہم قال رایت الخضر علیہ السلام فقلت ما تقول فی السماع الذی علیہ اصحابنا فقال ہو الصفاء الزلال الذی لا یثبت علیہ الا اقدام العلماء" کسے از صوفیان خضر را دید و از وے پرسید چہ میگوئی تو درین سماعے کہ صوفیان ما میشنوند گفت کہ سماع نیکوے لغزانے ماند بر وجز قدم علما استوار نتواند ایستاد یعنی سماع حلے و محلے دارد و عالم ربانی باید تا محلے ور ستے و تحلے راستے او را دست دہد از تشبیہے و تعطیلے

اداب سماع

اور انتعالی تنزه بتمام وکمال تواند کرد۔

۱۵ **قوله** "وقیل السماع مِقْدَحة سلطانیة لا یقدح نیرانها الا فیمن قلبه محترقة بالمحبة ونفسه محرقة بالمجاهدة" چنین گفته اند سماع مِقْدَحه سلطانیه است شمع مشعلهٔ بادشاهانه است که روشنائی نیفتد مگر در دل کسے که آن دل بمحبت حق سوخته باشد ونفس او بمحبت حق خاک وخاکستر گشته یعنی آنقدر مخالفت نفس کرده باشد که همچنان شده چنانچه گفتیم۔

۱۶ **قوله** "ومن آدابهم ان لا یتکلفوا فیه ولا یکون لهم وقت معلوم کذلک ولا یسمعون للمطایب والتلهی بل یسمعون ما کان داخلا فی اخلاق اوصاف التائبین والخایفین والراجین" ویکے از آداب در سماع اینست تکلفے نکنند ووقتے نابوده را اظهار وقت نکنند مگر آنکه خواهد که بموافقت اصحاب دست وپائے بزند بدین نیت که ازین تواجد وجدے حاصل شود وبرائے سماع را وقتے معلوم نباشد چنانچه مردمان را هست روز جمعه یا شب جمعه ووقتے معین میشود همچنین باشد زیراچه سماع وارد غیب است وهرچه از غیب باشد همان بسماع نسبت وارد کبراویان چنین گویند بعد هفت روزے خلوتیان را سماع بشنوانند۔ وسماع برائے خوش کردن خود بتکلف وخود را بستم بلهو انداختن سماع صوفیان چنین نباشد۔ وآنکه سماع بشنوند هرچه صفت مرد تایب باشد یعنی از گنه بازگشته وبعبادت خدا مشغول شده باشد وآنکه او را خوف باشد وآنکه بترسد که نباید که بمراد خود نرسم وآنکه امید دارد از رحمت واز کرم او که بمقصود خود رسد چنانچه گویند امیدوار چنانم که بسته کشاید

متبعان سلسله نجم الدین کبری

---

عه - مِقْدَحه چقماق را گویند۔

یعنی بینے باشد آن صفت کسے باشد کہ وقتے خلافِ رضاے محبوب کارے کردہ امروز ازان باز آمدہ است چنانچہ بیتے۔

بیت

خلاف کروی وبد کروی وخطا کردی  بیا ہر آنچہ کہ کروی ازین طرف بحل است

یا طالبے سخنے وارد بینے بمناسبت آن کہ نباید بمراد خود برسم چنانچہ یکے گوید بیت

ہنم سلطان ملکِ حسن ومن درسلک درویشان  ولا دامن فراہم کن کجا ما وکجا ایشان

۱۷ **قوله** "وما يحثهم على المعاملات ويجدد لهم صدق الارادات ومن لا يعلم ذلك فعليه ان يقصد من يوديه فيه" وانچہ ایشان رابسوے معاملات صوفیہ برانگیزد وآن بشنود وانچہ ارادتے کہ باخدا دارند آن بشنود کہ ارادت وصدق ایشان قوی تر گردد وآنکہ این چیزہا در سماع ندانند در صحبت کسے باشد کہ او را این چیزہا تعلیم کند۔ محمد حسینی میگوید سماعِ نقد تعلیم نخواہد شد نقد وقتے کہ باو بیت ہمان چیز معلوم حال او خواہد شد۔

۱۸ **قوله** "قيل للنصيبرابادي انك مولع بالسماع فقال نعم هو خير من ان نقعد و نغتاب الناس فقال له عمرو بن يحيدي هيهات يا ابا القاسم زلة في السماع شر من كذا وكذا سنة تغتاب الناس فيها" مجلسے بود ابوالقاسم نصیرآبادی را گفتند کہ حریص ومبتلا بسماعی گفت آرے بہ ازان است کہ بنشینم وغیبت مردم گوییم ابو عمرو یحیدی گفت ہیہات اے ابوالقاسم ازین سخن بدور باش زلت است فرود افتادہ است در سماع بدتر ازان است کہ یک سالہ مردمان را غیبت گوئی۔ نصیرآبادی سماع با غیبت نسبت داد ہر آئینہ جوابش ہمین باشد کہ بو عمرو گفت سماع نسبت با الٰہیت دارد اگر اندکے آن تراہب وآن تراغب تفاوت

شود کار بچیز دیگر کشد سخن در دین مسلمان است۔ ازین که عمرو بانصیر آبادی این سخن
گوید تقبیح سماع نباشد هر یکے را حالے و مقامے و کارے است غیبت حقوق
عباد است و اگر در سماع زلتے است همبدان شخص منحصر است۔

۱۹ **قوله** "قال ابو علی الرودباری بلغنا فی هذا الامر الی
مکان مثل حد السیف ان ملنا کذا ففی النار" رودباری میگوید
کار ما در سماع بجائے رسیده که اگر ما را اندک انحرافے شود در آتش هجران افتیم
اندیشه معشوقه حاضر باشد و شراب در کار عاشقان مستان گردد خوف آن باشد
که عاشق باقتصار مستی و غلبه عشق او با معشوقه جوانی کند معشوقه او را در سوز هجران
اندازد وقت این کارکنان دانند که میگوئیم مشکل حالتے است اگر عاشق دست
آویزے کند بر مزاج معشوق نیفتد همانکه در بلاے هجران گرفتار گردد و اگر
شرط ادب نگه دارد گستاخی نکند از خط ادب نگذرد ثانی حال از مقصود بے
طلبد معشوقه گوید که در غلبه شوق و قوت عاشق نیست با تو خلوت کردم و چند قدحے
پیمودم تو مستان شدی باین همه نتوانستی که بغرض خویش بپیوندی من چه کنم۔ بیچاره
ابلیس اگر سجده کند گوید غیر را سجده کردی و اگر نکند گوید که امر مرا بجا نیاوردی
لاحول ولا قوة الا بالله کجا افتادم۔

۲۰ **قوله** "ولیس من الادب استدعاء الحال والتکلف
للقیام الا عن غلبة الحال تزدد و تزعج" و از آداب سماع نیست که البته
خواهند که در سماع حالے طاری شود سعیے کند براے ایستادن را مگر آنگه غلبه حال شود
آنگه از نشسته خیزد۔ ازین غلبه حال این مراد نیست که مرد بیخبر شود یعنی حال چنان
قوت گیرد و زور آرد که او را از نشستن نگذارد و ایستاده کند۔ نیکو سخنے است که شیخ
مصنف فرموده اما اگر یکے براے این غرض که استدعاے حالے کند و آن

بغلبہ حضور دل باشد بغم معشوق دل مالامال است و شخص مصیبت زدہ است
او را بتکلف استدعا احتیاج نیست این خود مستعد این کار است و گفتہ اند وارد ہا
بخورد تا بخسپد وارد قوت گیرد آنکہ در سماع خیزد دیگران گفتہ اند وارد
تحفہ غیب است سلطانے است کہ بہر بار بازنگردد کہ او را بازیابی غنیمت است۔

۲۱ **قولہ** "او یکون علی سبیل مساعدة لصادق او
مطایبة من غیر تساکر و اظہار حال و ترک ذلک اولی"
و اگر با صاحب وقتے موافقت کند شاید و اگر نکند شاید بہتر اگر او ہمچنین میکند کہ
اظہار حالے و غلبۂ وقتے این از مساعدت نباشد این از ریا باشد۔ موافقت را
دو صورت است یکے آنکہ نمیخواہد کہ او تنہا رود موافقت میکند تا موجب جمعیت
باطن او باشد یا آنکہ او صاحب حال و صاحب ذوق است یا او موافقت
میکند تا از ان حال و ذوق او را ہم نصیبہ شود۔

۲۲ **قولہ** "روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ
کان یعظ الناس فصعق رجل من جانب المسجد فقال صلعم
من ذا الذی الملبس علینا دیننا فان کان صادقا فقد شہر
نفسہ وان کان کاذبا محقہ اللہ" مروی است کہ رسول اللہ مردم را
پند میداد از گوشۂ مسجد مردے نعرہ زد خاست رسول اللہ فرمود کیست اینکہ
دین ما را بر ما تلبس میکند اگر این صاعق صادق است خود خود را شہرہ کردہ
میان مردم و اگر کاذب است خدائے تعالیٰ او را نیست گرداند۔ رسول اللہ
بمعجزہ دانست کہ نعرہ زدن مردے سبک مزاج است ہمچنین کسے لایعبأ بہ است۔

۲۳ **قولہ** "و یکرہ للشبان القیام بحضرت المشایخ و اظہار
الحال" و مکروہ است جوانان را کہ بحضرت مشایخ بہ اظہار حال ایستادہ شوند۔

۲۴ **قوله** "حکی ان شاباً کان یصحب الجنید ؒ و کلما سمع شیئاً یزعق و یغیر فقال له ان ظهر منك شئ بعد هذا فلا تصحبنی فکان بعد ذلك یضبط نفسه و ربما کان یقطر من کل شعرة منه قطرة عرق حتی کان یوماً من الایام زعق زعقة یخرج فیها روحه" حکایت گویند جوانے در صحبت جنیدؒ بودے او وقتے که سماع شنیدے نعره زدے و متغیر شدے جنیدؒ گفت با او اگر بعد ازین مثل این راز تو پیدا کروی از تو پیدا شد در صحبت من نباشی بعد از انکه جنیدؒ این سخن گفت او بر خود گرفت بسا بودے که از هر بن موے او خوے روان شدے و بعضے گویند آن روزے که مرو خون از هر بن موے او روان شد روزے همچنین بود که آهے بزد که جان از قالبش رفت زہے پیر مودب مرشد که جنیدؒ بود تا آنکه از حال اینچنین میدانست با این بهم منع کرد که اظهار حال نکند زہے آن جوان مسترشد که آنقدر بر خود گرفت که جان از قالبش رفت۔

بیت

جانم ز درون میدهد آواز مرا ۔ اے کاہل راه عشق در باز مرا

۲۵ **قوله** "ولا رخصت للاحداث فی القیام والتحرك اصلاً و اکثر المشایخ یکرهون حضورهم مجلس السماع" ومر امار درا رخصت نیست که ایشان در سماع باستیند و حرکت کنند هیچ وجهے ایشانرا رخصت نیست و بیشتر بران حضور این احداث را در مجلس سماع مکروه داشته اند۔

۲۶ **قوله** "وان کان الوقت حداً فلا یجوز للمتکلف المداخلة والمزاحمة علی طریق الموافقت ایضاً" و اگر میان صوفیان حدے شد یعنی هریکے بوقت خویش مستغرق است نشاید

دیگرے را کہ تکلف کند برائے موافقت را در آید و مزاحم وقت ایشان شود چنانچہ بحضور احداث مکروہ در مجلس مشائخ بوقت سماع مزاحم وقت جد۔

**قولہ** حکی ان ذا النون المصری دخل بغداد فدخل علیہ جماعۃ و معہم قوال فاستاذنوہ ان یقول شیئاً فاذن لہم فانشد (القوال) حکایت ارند کہ ذوالنون مصری در بغداد آمد بر ذی النون جماعت مردم آمد و با این جماعت قوالے بود از ذی النون دستوری طلبید ندکہ این قوال چیزے بگوید پس ذوالنون اذن داوکہ بگوید پس آن قوال این شعر خواند۔

**قولہ** **شعر**

صغیر ھواك عذبنی فکیف بہ اذا احتنکا
وانت جمعت فی قلبی ھوی قد کان مشترکا
اما ترثی لمکتئب اذا ضحك الخلی بکا

فطاب قلبہ وقام وتواجد وسقط علی جبھتہ وسال دم علی جبینہ ولا یقع علی الارض ثم قام واحد منہم فنظر الیہ ذوالنون المصری وقال الذی یراك حین تقوم فجلس الرجال والسکون مع حضور القلب وجمع الھم اندک ہوائے تو مرا در عذاب انداخت یعنی اول میلے کر شد پس چونہ باشد کہ عشق زور آورد و تمام مرا بگیرد و تو در دل من جمع شدی ہوا کہ آن مشترک بود بدل و روح و تن یا آنکہ ہوائیکہ بود میان من و تو آن ہمہ بر من جمع کردی تو مرثیہ نمیکنی نمیگری بر کسے مصیبت برائے گرفتارے رنج افتادہ را و فتیکہ او حالے از درد و غم و عشق بخندد او بگرید۔ دل ذی النون خوش شد یعنی وارد وے در وجد آمد بخاست تواجدے کرد و رقصے کرد

تا آنکه بر روے افتاد پیشانیش شکست قطرات خون از پیشانیش جدا می شد و بر زمین نمی افتاد و دران مجلس یک نفر خاست براے تواجد ذوالنون سوے او دید و گفت الَّذِی یَرٰئکَ حِیْنَ تَقُوْمُ وقتے کہ تو بر خاستی براے تواجد خداے تو میدید یعنی تو از غلبه حال و قوت وقت نخاسته خدا میداند آن مرد صادق بود فی الحال باز ماند و بر جاے خود قرار گرفت حکایت براے این آورد که چون وقت حد باشد دیگر برا مزاحمت دادن نشاید۔

اولی

قوله ۲۹ "والوقوف علی احوال المستمعین اولی من المداخلت والمزاحمت لانه محل الاستقامت والتمکین والصدق والانصاف من ادب الحضرت" این واقف بایستد بر اہل حد و برکتے از ان گیرد بہتر نه آنکه پریشان در آید و مزاحمتے کند زیرا چه سکون از ادب حضرت باری است هر کرا حضورے باشد البته در وانصافے وسکونے باشد۔

قوله ۳۰ "قال الله تعالی فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْا اَنْصِتُوْا" خدا فرموده است هرگاه که جن حاضر شدند بر رسول الله رسول الله قرآن میخواند با خویش گفتند که خاموش باشید که خواندن رسول الله بشنویم۔

پ ۲۶ ع ۴

قوله ۳۱ "وقال الله تعالی وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا" و خدا فرموده است فرو شد آواز ها و نشنوی تو مگر چیزے باریکے مقصود از آوردن این هر دو آیت این بود که حالت حضور وقت حد سکون و قرار می باید مداخلتے و مزاحمتے نشاید۔

قوله ۳۲ "واذا اتفق مجلس السماع فیبدء بالقران ویختم به" و چون خواهد سماع آغاز کنند آغاز بقران کنند و ختم بقران کنند زیرا چه اعتبار ابتدا دارد

یا انتہا۔ اوسط مسلماً ہم برطرزے است اول وسط نسبت بمبتدا دارد و آخر وسط نسبت بمنتہا دارد چو اول و آخر سماع بقرآن باشد ہمہ گوئی سماع قرآن بودہ باشد و ہست میان صوفیان این روش کہ در اول سماع مقری پنج آیتے بخواند و آخر سماع ہم و اگر مقری نمیباشد در ابتدائے سماع فاتحہ میخوانند و در آخر سماع فاتحہ میخوانند۔

وقت ذکر و مراقبہ ہم ہمین عمل کردہ باشد

۳۳ **قوله** "فقد حكى عن ممشاد الدنيورى انه راى رسول الله صلى الله عليه وسلم فى المنام فساله عن اجتماع القوم للسماع فقال صلعم لا باس ابدأ وا بالقرآن واختموا بالقرآن" حکایت گویند کہ ممشاد دینوری رسول اللہ ورحق سماع کہ اصحاب ما شنوند رسول اللہ فرمود بدین باکے نیست بگو آغاز بقرآن کنند و ختم بقرآن کنند ہم برائے آنرا آورد کہ بالا گفتہ بود کہ اغاز بقرآن کنند و ختم بقرآن چہ گوئی تو در بابِ کسیکہ مصطفیٰ و مرتضیٰ و رضا و شہید کربلا جلوہ کردہ باشد سماع بشنوند و رقصہا بزنند شراب طہور را در کام میکنند و بمستی وقت رقصے بزنند۔

۳۴ **قوله** "ويكره للمريد سماع الغزل والاوصاف فانها بعيدة الغور" و مرید طالب را سماع غزل وصفِ خد و خط شنیدن مکروہ باشد زیرا چہ غورے غایرے دارد۔

۳۵ **قوله** "حكى عن بعض المشايخ انه قال السماع شهوت فى قعر شبهة لا يحسن تناولها الا العارف ذو بصيرة وفطنة يحتبس الشهوت ولا يمس بالشبهة" از پیرے از شیخ حکایت آرند کہ گفتہ است

یحتبس

---

عہ بعد از لفظ "رسول اللہ" در نسخہ منقول عنہ چند الفاظ در کتابت نیامدہ اند۔ غالباً تمام عبارت اینچنین بود "رسول اللہ را پرسید ورحق الخ"

سہ از "رضا" غالباً مراد حضرت امام حسنؑ اند کہ اوشان را "رضا" گویند۔

سماع لذت نفسانیت و در قعر شبه است یعنی شبه باریکے دارد استعمال این شهوت نشاید مگر عارفے را که با بصیرت باشد این بدو احتمال است عارف با بصیرت ازین شهوت لذت گیرد زیان وقت او نیست و دیگر این شهوتے که در قعر شبه است صاحب بصیرت حظ روح را چنان برگیرد که هیچ ازین شهوت نفس باوے خلط نشود چنانچه پرنده خردے هست رنگے سبزے دارد که سبزی او مختلط بلمعان سیاهی میزند بر گلے می نشیند نوکے تیزے درازے دارد و هرچند گل تلخ است اندک شیرینی که همان قدرے چیند میستاند شهوت را بدر برد و شبه را مساس نکند چنانچه گفتیم۔

۳۶ **قوله** "وقال الجنید کل مرید رایته یمیل الی السماع فاعلم ان فیه بقیة من البطالت" جنیدؒ گفته است هر مرید را که بینی که میل بسماع میکند بدانکه در و بقیه از بطالت هست اینجا گمان رود مگر جنیدؒ میگوید مرید را میل بر سماع نشان بطالت اوست اما نزا بباید دانست که جنیدؒ میگوید مرید سماع میشنوند میل بر سماع میکنند تا بقیه را نقیه کنند یعنی بقیه هوا که دروا سست میشنوند تا بقوت سماع آن بقیه را بدر برد چنانچه صابون بر جامه ریگین زنند تا سفید گردد

۳۷ **قوله** "وقیل السماع صراط ممدود یقصده صاحب یقین ووجود و صاحب شك وجحود اما ان یرفع سالکه الی اعلی علیین او ینکبه فی اسفل السافلین" گفته اند سماع همچنین است همچو پلے کشیده است چنانچه صفت او گفته اند صاحب یقینے و وجودے قصد وے کند و بران بگذرد و یکے باشد صاحب شکے و انکارے یعنی یقینے درستے که اصحاب مواجد را باشد او را حاصل نیست و کشفے و تخیلے که هست آن ندارد گوئی منکر است آنکه او برین پل صراط میرود چو آن صفت که گفتم بران

صفت بہرہ ور اعلی علیین بہرو یا بر اعلی مواہب برساند و اگر از ان دوم قسم است در اسفل سافلین می اندازد حرمانے در سینے کہ او را پیش می آید۔

**قوله** و قال بعض المريدين لبعض المشايخ اليس المشايخ كانوا يثبتون الى السماع فقال اذا كنت مثلهم فاسمع انت ايضا" مریدے از پیرے پرسید نہ آنکہ مشایخ سماع شنیدہ اند یعنی من ہم چرا نشنوم آن پیر جواب گفت برو ہچو ایشان شو مقصود ازین بیت

بگویم سماع اے برادر کہ چیست مگر مستمع را بدانم کہ کیست

**قوله** و قيل السماع سرور ساعة يزول او سم ساعة قتول ولا يحضر مجلس السماع من يتبسم او يتلهى" و گفتہ اند سماع خوشی دل ساعتے است بیاید برود یعنی وارد ے است کہ قرار ندارد آید و رود و آنرا کہ دراز کشد رقصے را و اضطرارے را آن عبارت از توالی واردات و آن سماع زہر ساعتے است کشندہ است یعنی زہریست کہ ہمان ساعت کہ آن زہر بدہند مسموم میر دیعنی واردیست در ساعت کہ بیاید ہمان ساعت اورا نیست و نابود گرداند یا آنکہ چنانچہ بالا مرتب گفتہ بودم ہم بران برود یعنی یا در اعلی علیین ببرد یا در اسفل سافلین اندازد و نباید در مجلس سماع حاضر شود کسے کہ تبسم کند تبسمے بر صورت ہزلے بایستادن بر صفت لہوے۔

**قوله** وحكى عن عبد الله خفيف انه قال حضرت مع شيخي احمد بن يحيى فى دعوة بشيراز فاتفق فيها سماع فطاب وقت الشيخ وقام وتواجد وكان فى صفة بحذائنا قوم من ابناء الدنيا فتبسم واحد منهم فاخذ الشيخ منارة كبيرة كانت هناك فرمى بها فاصاب الجدار فانغرست رجلها

الثلاثة فی الحایط و کان قد صلی ثلثین سنة صلوة الصبح بوضوء العشاء" از عبدالله خفیف حکایت آرند که او گفته است با احمد ابی الجواری بشیراز در مجلسے بوده ام دران جمعیت اتفاقے سرود گفتند وقتِ شیخ احمد خوش شد حالت و تواجدے میکرد مقابل او صفهٔ بود و بعضے ابناء دنیا آنجا بوده اند یکے میان ایشان تبسم کرد شیخ احمد مناره شمعے بود آنرا گرفت و طرف او انداخت بر و نرسید بدیوار رسید سه پایه آن مناره بدیوار خلید اگر برو رسیدے تا چه شدے مقصود ازین حکایت این بود که آنکه بلهو و تبسم در سماع بایستد او در مجلسِ سماع نشاید اما فقیه جامد طبع را و متعلم خشک مزاج را از سماع آنچنان بیرون کنند چنانچه مگس از شهد و همچنین گویند شیخ ابی احمد الجواری سی سال نماز صبح بوضوء عشا گذارد یعنی اینچنین متعبد و سماع بشنید و بر متبسم و متلهی اینچنین معامله می کرد۔ و از ینجا این معلوم شود کسے گمان نبرد که صوفیان در سماع بیخبر می باشند خبرے تمامے است اما چندین اعمال دارند یکے از اعمال ایشان سماع است۔

**قوله** "سُئِلَ بعض المشایخ عن شرب القلوب من السماع و شرب الارواح منه و شرب النفوس منه فقال شرب القلوب الحِکَم و شرب الارواح النِعَم و شرب النفوس ما یوافق طبعها من الحظوظ" محمد حسینی میگوید چنین گویند در انسان پنج چیز است روح قلب عقل طبع نفس روح ذوق از نغمه گیرد و دل ذوق از حمل گیرد و طبع در راستی و کژی موسیقار بیند و عقل معنی حکمتے که شاعر کرده است دران بیند نفس در ارکان وزن رقص بیند مردم بهر چه مشغول شوند ذوق یکے ازین باشد باقی دیگر چهار خصم مزاحم اند پس ذوق بتمام دست ندهد و آرام و قرار کمال نباشد اما چون سماع بشنود هر پنج چیز بغذاے خویش مشغول شوند هیچ یکے مر دیگرے را

خصم و مزاحم نیست آرام و قرار صوفیان و ابتلاے سماع ہم ازینجا است۔

قوله "وسئل عن التكلف فى السماع فقال هو على ضربين تكلف من المستمع لطلب الجاه او منفعة دنيوية و ذلك تلبيس و خيانة و تكلف منه لطلب الحقيقت لمن يطلب الوجد بالتواجد وهو منزلة التباكى من البكاء قال عليه السلام اذا ايتم اهل البلاء فابكوا فان لم تبكوا فتباكوا" بعضے از پیران را پرسیدند کسے کہ در سماع بتسم در آید شما در باب او چہ میگویند آن بزرگ جواب گفت تکلف در سماع بر دو نوع است یکے تکلف کہ شنوندہ سماع از جہت طلب جاہ و منفعت دنیاوی کہ مردمان بہ بینند و معتقد شوند کہ مردے صاحب ذوق صاحب حال است جاہے پیش آید و کسے دست و ہد و پاے گیرد و چیز از دنیاوی ہم رسد و آن تلبیس است و آن خیانت است در دین خدا از شر اینچنین کسے نگہ دارد و تکلفے دیگر است کہ بتسم در سماع در می آید براے این را دست و پاے میجنباند و موافقت اہل ذوق میکند تا از برکت این موافقت و جنبانیدن دل وقتے ذوقے و حالتے دست و ہد و این نیز واقع است بسیار او بدان ماند چنانکہ کسے در مجلس مصیبت بگرید کہ براے موافقت مصیبت زدگان بتسم میگریند چنانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میفرماید چون بہ بیند اہل بلا را یعنی مصیبت زدگان را پس بگرید و اگر گریہ نیاید پس بتسم بگرئید۔

قوله "قال ابو نصر السراج رحمة الله اهل السماع على ثلثة طبقات منهم يرجعون فى سماعهم الى مخاطبة الحق لهم فيما يسمعون و طبقة منهم يرجعون فى ما يسمعون الى مخاطبت

احوالهم و مقاماتهم و اوقاتهم فهم من یبسطون بالعلم و مطالبون بالصدق فیما یشیرون الیه من ذلك وطبقة منهم الفقراء المجردون الذین قطعوا العلایق و لم یتلوث قلوبهم بمحبت الدنیا و الجمع و المنع فهم یستمعون بطیبت قلوبهم مع الله و یلیق بهم السماع فهم اقرب الناس الی السلامت و اسلمهم من الفتنة" ابونصر سراج گفته است و خوش سخنے که گفته است اهل سماع سه طبقه اند طبقه از آنها اند آنچه در سماع میشنوند بیتے و نغمه بمخاطبه حق و بمخاطبه خدا باز میگردند یعنی ایشان از خدا چیزها مطالبه هستند چنین کنند و چنین نکنند چنین باشند و چنین نباشند این محمل در خاطر ایشان است ایشان سماع بدین محمل میشنوند. و طبقه دوم سماع میشنوند بمخاطبهٔ احوال و مقاماتِ خود یکے رضا دارد یکے تسلیم دارد یکے تفویض یکے توکل دارد و بران میشنوند در حالت مطالب بعلم اند و بصدق اند از ان حال عالم باشد تصحیح توکل و تصحیح رضا و صدق که دران باب آمده است که هر یکے چنانچه آمده است درست و راست کرده است چنانچه باید در سماع و طبقه دگر است که ایشان مجرد اند از جمله علایق آرے توکل و تفویض و رضا یکے از علایق است مجرد اند و دل ایشان هیچ ازین لوثِ این جهانی ندارد و هیچ قیدے در پاے ایشان نیست میشنوند سماع را بخوشی دل با خدا سماع لایق ایشان است از همه بسلامتی نزدیک تر اند و از فتنه سماع ایشان سالم تر اند و سه بیتے دگر گفته است.

**بیت**

| | |
|---|---|
| آنجا که منم نه لا است نے جاے نعم | زیرا چه همه یکیست نه افزونست نه کم |
| بیزارم از وصال و از هجران هم | بیگانه ام از وجود و لذات و الم |
| نه حال بماند و نه ذوق مقام | نے ماندم من نه او همه گشت عدم |

اکنون ایچنین کسے ہر آئینہ سالم تر از ہمہ باشد و خوشی دل با خدا ہم این را است سماعے میشنود غیر حق را الکد کوب کردہ است و دست از ہمہ وجودات افشاندہ است و نعرۂ ہو ہو میزند۔

۲۴ **قولہ** "وکل قلب ملوث بحب الدنیا فسماعہ سماع طبع و تکلف" ہر دلے کہ آلودہ بمحبت دنیا است سماعے کہ او میشنود بحکم طبیعت ستے کردہ دل را بحضور می آرد و آنکہ وست دہد یعنی نخست برائے سماع دلے باید کہ ہیچ آلودہ و ملوث نباشد برائے سماع را دلے صافے شفافے باید۔

۲۵ **قولہ** "وقیل یحتاج الی السماع من کان ضعیف الحال" چنانچہ بالاسخن جنید گفتہ ام ہمان معنی است ایجا مرد با حاصل و در حضور قوی استوار و محتاج بسماع نباشد او کسے ہست ہمانچہ گفتیم اگر سماع شنوند بطیب القلب مع اللہ بشنوند۔

۲۶ **قولہ** "فقال الحصری ما ادون حال من یحتاج الی مزعج یزعجہ و لعمری لا یحتاج التکلی الی نابحۃ حصری" گفتہ است چہ کمترین حالے دارد کہ او محتاج بدین باشد کہ او را جنبانندہ نباشد و بجان سر خود عورتے اگر پسر او مردہ باشد محتاج بنوحہ کنانندہ نباشد۔ محمد حسینی میگوید ہمچنین است کہ شیخ حصری میفرماید اما اگر نزدیک تکلفے تا بچہ باشد حال او چونہ باشد و کار او چگونہ بود و این سخنے کہ حصری گفتہ است مخصوص بسماع اہل طلب است اما آنانکہ بحضور محبوب دست میزنند و از ناز و کرشمہ او ذوقے میگیرند آن سماع مردمان دگر است۔

۲۷ **قولہ** "وقیل ان السماع لقوم کالدواء و لقوم مروحۃ" و گفتہ اند مر قومے را سماع ہمچنین است کہ ہر دردے داروے مر دعاشق مہجور

بہیچ رہے فرجہ وصال نمی بینند سماع بشنو و سماع اورا پیشوای و رہبر آن رہ شود و قومے را سماع ہمچو مروحہ است آلت راحت است سماع میشنود دلش کشادہ میگردد و راحت و ذوق بافراط و کمال میگیرد و مردان غیب گویند ساعتے سماع بشنویم بارہ وجود فرو اندازیم۔

۲۸ **قولہ** "وقال الشیخ ابو عبد الرحمن السُلَمی الوجد قد یکون زیادۃً لقومٍ و نقصاناً لقومٍ آخرین وھو کالسلاح یصلح للجھاد فی سبیل اللّٰہ و تقتل اولیاء اللّٰہ وکذلک الشمس تصلح شیئاً و تفسد شیئاً آخر" ابو عبد الرحمن سلمی گفتہ است مر قومے را سماع موجب زیادت حال او باشد چنانچہ گفتیم و قومے را سماع نقصانِ حال او بود یعنی موجبِ جنبشِ او از نقصانِ حال اوست و آنکہ گویم نہ بشرط می شنود از ان نقصان است این را بحث خارج است و سماع ہمچو سلاح است کہ مرد غازی بران عمل میکند و خصم را دفع میکند بر و غالب می آید و بسا باشد ہمان سلاح ہموار نہ یا نکار افتد سنانے بر خصم انداخت و درست رسانیدن نتوانست آن سنان سلاح خصم شود و زیانکار این باشد و ہمچنین آفتاب بر آید و چیزے را اصلاح کند کہ بد و میوہ پختہ گردد و شیرین شود و بر چیزے دگر بر آید آنرا گندہ کند و ضائع سازد۔ این سخن دلیل برین کند ہر سماعیکہ مستمع بشرط نمیشنود موجب نقصان ظُلم اوست۔

۲۹ **قولہ** "وقال السماع من حیث المستمع وقد سمع بعضھم طوافاً یصیح یا سعتر بریٌّ فاغمی علیہ و سئل ذلک فقال حسبتہ یقول سعتر بری" ابو عبد الرحمن گفتہ است سماع بحسابِ مستمع گو بندہ ہر چہ میگوید این مستمع و ران محملے می برد و بحسبِ آن این را وجدانے و ذوقے میباشد صوفی شنید

سماع بحسب حال مستمع باشد

از شخصے که او فریاد میکرد این سخن میگفت سعتر بری آنکه او شنید نعره زد و بیهوش شد از و
پرسیدند که موجب بیهوشی تو چه بود گفت که میگوید سعتر بری یعنی سعی کن که بیکے مرا بینی
و سعتر بری سبزی است تر بے و بوئے و تره باشد او فریاد میکرد و بدل سبزی این را
آن گمان رفت بحسب گمانِ خویش معنی راست گرفته و بران معنی علیه گشت مقصود
سماع بحسب مستمع است از پدر خود شنیده ام که صوفی آواز گاوے شنید و در رقص
شد او را از موجب رقص پرسیدند گفت گاو میگوید سبحان۔

۵۰ **قوله** "وسمع الشبلی منشد اینشد شعر

سائل عن لیلی فهل من مخبر یکون له علم بها این تنزل

فزعق و قال لا والله ما فی الدارین عنه مخبرا" شبلی این بیت
شنید می پرسم از لیلی هست خبر گویند که او کجا فرود می آید شبلی نعره بر آورد و گفت بخدا
که در هر دو سرائے از وهیچ یکے را خبر نیست که او کجا فرود می آید مقصود این بود که شبلی میگوید
که هیچ یکے از خدا بخدا که چیزے علمے ندارد و از و نشانے نمیدهد یعنی سماع بحسب مستمع است

۵۱ **قوله** "وقال الصبحی یجب ان یکون الواجد اذا کان
وجده صحیحاً محفوظاً فی حال وجده لایجری علیه
لسانِ الذم بحال" صبحی گفته است واجب است چون وجدِ واجد صحیح باشد یعنی
بحقه و بمواظه قرار گرفته بود و روا نباشد زبانِ کسے به بدی برود۔

۵۲ **قوله** "وقیل الوجد سر صفات الباطن کما ان الطاعت
سر صفات الظاهر و صفات الظاهر الحرکت و السکون و صفات
الباطن الاحوال و الاخلاق" و همچنین گویند وجدان و اندوه نایافت از سر صفات
درون است چنانچه طاعت ظاهر است نمازے و خواندنی و دیگر حرکاتے و سکناتے
که در آن بایست از سر صفات ظاهر است غرض وجد و وجدان نسبت بباطن دارد

ن یقول شعرا
ن اسائل
سماع بحسب مستمع است
جلد و الیه
قسم بخدا
ن الصبحی
ن علی لسانه

وطاعت وعبادت نسبت بظاهر - این نمیگوید که هر وجمع نشوند بیان نسبت وجودی میکند طاعت وعبادت اگر وجد ووجدان نیست بکار نیاید۔

حکم خرقه

۵۳ **قوله** "واما حکم الخرقة التی تقع فی السماع فما کان منها علی طریق المساعدة فهی للجماعة وما کان منها لقول القوال وانشاد منشد فان لم هناک جماعة فانها للقوال خاصة وان کان هناک جماعة فقد اختلف اقوال المشایخ فیها فذهب بعضهم الی انها للقوال لانه لما وجده القایدة فی سره من جهته خلع علیه بدلا عما اتحفه به وذهب بعضهم الی انها للجماعة والقوال فیها کاحدهم لان البرکت حضور الجماعة لا تقصر عن قول القوال" واما خرقه در سماع می افتد دستارے وجبہ ومصلائے اگر بطریق مساعدت است از میان جمع باشد یعنی هرچه جمع بدان حکم کنند وهمبران روند یا خود این خرقه هم از ان جمع باشد یکدیگر قسمت کنند بتانند یا بفروشند خرچ کنند واگر موجب افتادن خرقه بگفتار قوال باشد وبگفتار کسے که شعر کسے خوانده است واگر او آنجا نباشد آن خرقه مر قوال ومنشد را باشد واگر جماعت باشد صوفیان دران اختلافے کرده اند وبعضے گفته اند برین آورده اند واین سخن که گفته که این خرقه قوال را باشد زیراچه هرگاه که او فائده سرخود از ویافت بدل آن خلع کرد هر آینه از کسب اوست وچون کسب اوست هم بدو دهند وبعضے صوفیان برین رفته اند که این خرقه مر جماعت را باشد قوال را یکے از ایشان شمرند زیراچه برکت حضور جماعت از قول قوال هیچ کم نیست پس موجب این ذوق از قول قوال واز برکت جماعت شد پس این خرقه از آن همه۔

کسی طرح کم سخن

۵۴ **قوله** "روی ان النبی صلی الله علیه وسلم قال یوم

بنوبت نفع وعم از حضرت موسی

بدر من اتی مکان کذا فله کذا و من قتل قتیلا فله کذا و من
اسر اسیرا فله کذا فتنازع الشبان والفتیان واقام الشیوخ
والوجوه عند الرایات فلما فتح الله علی المسلمین طلبوا ما
جعل لهم فقال الشیوخ کنا ظهرا لکم و ردءا فلا تذهبوا
بالغنایم دوننا فانزل الله تعالی یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ
قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ فقسمها النبی علیه السلام
بینهم بالسویة" برائے اثبات این سخن را ور قصه ورستے می آرد شیخ فرمود
در حرب بدر بعد از انکه غنایم جمع شد آنانکه پیش جنگ کردند آن جوانان و مردان
جنگی ایشان شتافتند برین که این غنایم ما را بدهند که این کار ما کرده ایم که نزدیک علم
ایستاده بودند گفتند ما پشتیبان و نگهبان شما بوده ایم از پیش ما این غنایم چونه برید
بعد از ان در شان ایشان این آیت نازل شد عز من قایل یَسْئَلُوْنَكَ
عَنِ الْاَنْفَالِ الایته بگوائے محمد غنایم ملک خدا است و رسول خدا است
آنچنان که رسول قسمت کند حق شما باشد پس آن رسول الله میان هر دو طایفه غنایم
برابر قسمت کرد یعنی قوال پیش دستی کرد و تو که در جمع حاضر بودی بهر دو موجب
خرقه افتاد قسمت هم میان هر دو باشد۔

۵۵ **قوله** "ومنهم من قال ان کان من جملة القوم فهو
احد منهم ولیس له الاستبداد بشئ منها وان کان اجنبیا
فما کان منها لها قیمة یوثرونه بها وما کان من خریقات
الفقراء فهم اولی بها ومنهم من قال ان کان القوال
اجیرا فلیس له منها شئ وان کان متبرعا فله ما یصلح له
منها شئ" وبعضے گفته اند اگر قوال هم از طایفه صوفیان است او را هیچ چیزے

مخصوص نباشد و چیزے تنہا نبود و اگر آں قوال از صوفیان نیست اجنبی است بیگانہ است و اگر خرقہا ازان است کہ او را قیمتے ہست چیزے می ارزد و این خرقہ ازین خرقہاے فقرا است پس آں فقرا بداں اولی تر باشند ہمانکہ گویند الفقراء اولی بخرقة و بعضے گویند اگر قوال اجیر باشد یعنی بہ اجرت آوردہ باشند او را ہیچ ازان خرقہا نصیب نباشد حق او ہمان اجر اوست و اگر متبرع است یعنی باجرت نیامدہ است بہ تبرع آمدہ است پس انچہ لایق او باشد آن بدہند۔

۵۶ **قوله** "واذا قلنا انها لهم فلا يستعجلوا بها ما داموا في السماع فاذا انقضى وقته فجمعوها في الوسط" گفتیم کہ بہ تحقیق خرقہ ایشانرا باشد دران قسمت شدن شتاب نکنند ما دام کہ در سماع اند وقتیکہ از سماع فارغ شوند خرقہا را جمع کنند بنہند۔

۵۷ **قوله** "ثم ان كان محباً لهم فحكمه ان يفديها بما يوجب وقته من غير معارضة فيها ولا مناداة عليها فان ذلك استحقاق لحقها وحقهم" اگر میان ایشان کسے از ایشان نیست ولے محب این طایفہ ہست پس حکم او این است کہ برو خرقہ فدیہ کنند خرقہ او ہم قسمت کنند باآنکہ معارضہ درمیان نباشد و آن خرقہ را ندا نکنند کہ ازان کیست این زیرا چہ این ندا کردن استحقاق حق خرقہ است و استحقاق حق قوم باشد۔

(حاشیه: ن کان هناك اجنبي)

۵۸ **قوله** "ثم ان كان هناك شيخ له حكم فالحكم فيها اليه من تخريق وتبديل ورد على اصحابها" این احکام است در امثال و اجناس است و اگر آنچنان شیخے باشد کہ او صاحب حکم است حکم مر او را است ہر حکمے کہ او کند او را شاید و ہمہ در تصرف او راضی باشند و اگر آن خرقہ را پارہ کنند بدہند و اگر تبدیل کند و اگر رد کند خرقہ را بر اصحاب ہم شاید

گفتیم کہ تصرف بدست اوست۔

۵۹ **قولہ** "وقال اهل الشام الفقیر اولی بخرقته وانکر الجمهور ذلك" واہل شام گفتہ اند خرقۂ فقیر ہم بفقیر بدہند زیرا چہ او بدین اولیٰ تر است شاید او در ثانی حال سبب آن متعلق شود و اکثر صوفیان این معنی را انکار کردہ اند۔ اما میان صوفیانِ ما این رسم بود کہ خرقہ تمام بقوال می دادند و ہر یکے کہ خرقۂ او افتادہ است بجائے او او را خرقہ دیگر میدادند۔ این معاملت خدمت شیخ نظام الدین ماست اما در خانقاہ خواجۂ ما خرقہ را باصحاب خرقہ میدادند قوال را خوشنود میگردانیدند۔

۶۰ **قولہ** "ومنهم من قال ما کان وقع منها علی سبیل المساعدت او شوبا بالتکلف فالرد اولی" و بعضے از صوفیان گفتہ اند ہر کہ خرقہ بطریقہ موافقت دادہ است رد آن خرقہ ہم بدو دہند اولی۔

۶۱ **قولہ** "واکثر المشایخ یکرهون طرح الخرقة علی سبیل المساعدت لما فیه من التکلف المباین للحقیقت" و اکثر مشایخ این را مکروہ داشتہ اند کہ بطریق مساعدت و بطریق تکلف خرقہ را بدہد زیرا چہ این تکلف مباین مر حقیقت راست و مرد محقق را با تکلف چہ نسبت۔

۶۲ **قولہ** "وان لم یکن هناك شیخ له حکم یمضون فیه حکم الوقت ولا یوخرون ذلك" و اگر دران جمع شیخے نباشد بر جمیع حکم کند دران حالت بحکم وقت روند یعنی ہر چہ وقت تقاضا کند باتفاق یکدیگر ہمان کنند و این را تاخیر نکنند ہر چہ باشد در جمع یا در حال۔

۶۳ **قولہ** "ویکرهون تخریق المرقعات الا ان یکون تبرکا وما کان منها من خرق الفقراء فما کان منها یصلح للرقاع

فتخریقه اولی لکل نصیب ولا یبقی البعض محروما" و مکروه داشته اند که خرقها را پاره کنند مگر برای تبرک را و اگر از آنها باشد که آن جامه را خرقه کنند پاره کردن بهتر باشد زیرا چه بهمه پرکاله بدهند و تا برکت آن همه را نصیب شود و باید که هیچ یکے از ایشان محروم نماند همه را برسد۔

۶۴ **قوله** "و یفرق علی الحاضرین دون الغایب لان الغنیمت لمن شهد الوقعة فاذا حضر معهم فالمحبوب منهم یعطون من الخرق فکیف اقسم ذلك اختلف المشایخ فیه" و هر که حاضر است او را بدهد و انکه غائب است او را آن نصیب نیست زیرا چه غنیمت در جنگ کسے برد که او در وقت جنگ حاضر باشد او را هم از این تقسیم خرقه اختلافے کرده اند۔

۶۵ **قوله** "فقال بعضهم یقسم علیهم بالتفاضل کقسمت المواریث والغنایم" بعضے گفته اند بتفاضل بدهند کسے را بسیار کسے را اندک چنانچه قسمت مواریث است مرد را دو حصه و عورت را یک حصه چنانکه قسمت غنایم است سوار را دو حصه و پیاده را یک حصه۔

۶۶ **قوله** "وقال بعضهم ان کان یقسم ذلك شیخ یقسم بالتفاضل وان کانوا یقسمونه فیما بینهم فسموه بالسویة وما لم یصلح فیها الوقاع فالایثار بها بمستحق من الفقراء اولی" و بعضے گفته اند اگر آنجا شیخے باشد چنانچه او را خوش آید قسمت کند و اگر نه میان خویش قسمت کنند یکدیگر امثال را بمساوات و آنکه از آنها است که رقعه ازو بخرقه نتوان دوخت آنرا بفقیرے اولی تر۔

۶۷ **قوله** "وما کان من ثیاب المحبین فالبیع اولی او

ایثار بہا للقوال دون التخریق" وآنکہ از جامہاے محبان صوفیان است فروختن او بہتر و یا ایثار بقوال کنند و آن را پارہ نکنند زیراچہ پارہ کردن براے تبرک را است و جامہ محبان راچہ تبرک است این راہم بقوال بدہند۔

## فصل ۳۷

۱ **قولہ** "فصل فی ذکر آدابہم فی التزویج الاولیٰ ان یرغب فی المراۃ الدینیۃ الصالحۃ" واین کہ صوفیان خواہند کہ تزویج کنند ادب دران باب چیست۔ محمد حسینی میگوید ایاکم والتزویج ایاکم والتزویج ایاکم والتزویج خصوصا فی زماننا ھذا اولیٰ این است کہ اگر رغبت کند در عورتے کہ دیندار باشد صالحہ۔

۲ **قولہ** "قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم تنکح المراۃ لدینہا و مالہا و جمالہا فعلیک بذات الدین تربت یداک" زیراچہ رسول اللہ فرمودہ است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکاح کردہ شود عورت را براے سہ چیز را بد انکہ او دین دار است و براے آنکہ او مالدار است زیراچہ او مالدار است این مزاحمت نکند براے ہر چیزے را و براے آنکہ عورت جمیلہ باشد اگر مرد را وحشتے دینی یا دنیاوی مزاحمت او کردہ باشد ساعتے نظر بجمال عورت کند چیزے از نداوی وحشت او شود۔ از حدیث این معلوم شد کہ در ہر کہ این سہ چیز جمع باشد اورا نکاح کنند لدینہا مقدم داشت زیراچہ واو براے مطلق جمع را است اہم المہمات ہمان است ہمانکہ گفتہ بودم رسول اللہ میفرماید کہ بر تو باد کہ عورتے دیندار باشد اورا نکاح کنی خداے تعالیٰ

ترا و سعتے در دین خواهد داد یعنی نظر بمال نکنی نظر بجمال نکنی نظر به دین کنی۔

قوله" وقال اعظم النساء برکة ایسرهن مؤنة" و رسول الله گفته است بهترین عورتان کسے است که مؤنت او بر تو اندک باشد۔

قوله" وقال عمر بن الخطاب رضی الله عنه خلقت النساء من ضعف و عورت فداووا ضعفهن بالسکوت و عوراتهن بالبیوت" عمر ابن خطاب رضی الله عنه گفته است خلقت عورات از ضعف است یعنی نشأة ایشان فروتر نشائت مردان است و چیزے است که او را نهان توان داشتن زیرا که از عیب هر که هست عیب نهان دار و بس و دوائے درد ایشان سکوت و پوشیدن عیبهائے ایشان بخانه باشد۔ سکوت عبارت ازین است هر چه ایشان طمع کنند ترا از ان اغماز باید کردن و بهر جفائے که ایشان پیش آیند ترا خاموش باید بودن جواب نمی باید دادن همانچه گفته جواب الجاهل السکوت نمی باید دادن همانچه گفته۔

قوله" و آدابهم فی ذلك ان لا ینتفع وجه الدنیا و لا لذات الیسار بل للسنة و العفت ثم یقوم بما لا بد من الکفایت بحسب الطاقت فان عجزا و طلبت فوق الطاقت خیرها بین الوفاق علی المسکنة او بالطلاق الفرقت اقتداء برسول الله صلی الله علیه و سلم حیث انزل الله تعالی یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا الآیة" و ادب در باب تزویج این است که نکاح ایشان سبب غنائے ایشان نباشد و برائے صرف شهوت رانباشد بلکه برائے رعایت سنت باشد پس آن مرد ناکح بحسب طاقت خویش کفایت مؤنت او کند و اگر

ازین عاجز آید یا زن آنچه طاقت تو نیست آن میطلبد پس اختیار بدست او ده شوهر را بفقر و فاقه اختیار کند و یا طلاق چنانچه رسول اللہ کرده بود و بر رسول اللہ این فرمان آمده بود ای پیغامبر خدا بزنان خویش بگو اگر شما لذت حیات دنیا میخواهید و آراستگی دنیا میخواهید بیائید با ساشما بطریق بهتر گشاده کنم۔

**قوله** "وکُنَّ تسعا فخیرهن رسول الله صلی الله علیه وسلم فبداء بعایشة رضی الله عنها و قال لها انی محدثك بحدیث فاستشیری فیه ابابکر فلما اخبرها به فقالت افیك استشیر ابوی فاختارت الله و رسوله والدار الاخرت وقالت لا تخبر نساءك بهذا فقال والله لا تسألینی عن ذلك لاخبرتهن فلما اخبرهن اختر الله و رسوله فشکرهن الله تعالی ذلك" و ایشان نه عورت بوده اند رسول اللہ را نه حرم بود که رسول اللہ را بفقر و فاقه اختیار کرده بودند۔ چون این فرمان آمد رسول اللہ آغاز بعایشه رض کرد مرا از خدای تعالی فرمان آمده اول مشورت با پدر خویش بکنی بعد ازاں مرا جواب بدهی عایشه رض گفت یا رسول اللہ چه فرمان آمده است گفت که شما یا مرا یا دار آخرت را با فقر و فاقه اختیار کنید و یا نفس خود را عایشه رض گفت افیك ابوی من ترا و دار آخرت را با فقر و فاقه اختیار کردم عایشه رض گفت یا رسول اللہ این حکایت بر زنان دیگر نگوئی چنانچه ابتدا مرا پرسیده زنان دیگر را همچنان پرس رسول اللہ گفت همچنین بکنم بر زنان دیگر بگویم که بر عایشه رض این سخن گفتم عایشه رض مرا با فقر و فاقه اختیار کرد شما چه گوئید هر همه چنانچه عایشه رض اختیار کرده بود همچنان اختیار کردند پس خدا ایشان را شکر کرد یعنی قبول کرد و وعدهٔ جزای ثواب ایشان کرد۔

**قوله** "ثم انزل لا یحِلُّ لكَ النِّساءُ مِن بَعدُ الایت"

بعداز ان این ایت نازل شد کہ بعدازین ترا عورتان دیگر حلال نباشند۔

**قوله** "واولی فی زماننا مجانبت التزویج وقمع النفس بالریاضت والجوع والسهر والسفر" شیخ میگوید کہ در زمان ما بهتر اینست کہ تزویج نکنند و نفس را ریاضت کنند بصوم و بہ بیداری شب و بہ تقلیل آب وجائے بجائے بگروند بروند ریاضت نفس شود۔

**قوله** "روی ابو هریره رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال علیکم بالنکاح فمن لم یستطع فعلیه بالصوم فانه له وجاء" ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت میکند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفت بر شما باد یا مؤنت نکاح کنند وہر کہ را استطاعت مؤنت زن نباشد بر وباد کہ روزہ دار وزیرا کہ روزہ ہر نفس را بکار رخص را کرده است۔

**قوله** "وقیل لبعض الصالحین الا تتزوج فقال لی نفسٌ لو تمکنت من تطلیقها فکیف اضمّ الیها اخری" بعضے از صوفیان را گفتند چرا زن نکنی عـه ............. مرو را مزاحم باشد مرا ہمچنان مزاحم است اگر توانم طلاق گویم بروز نے دیگر چہ خواهم"

ن من تطلیقها
طلقتها۔

**قوله** "وقال بشر لو دفعت الی الاهتمام بمونة دجاجة ما امنت علی نفسی ان اصبح شرطیًا" بشر حافی را گفتند زن چرا نمیکنی گفت اگر مونت ماکیانے افتیم یکے از انکہ با آنان بدباشم مردمان در شنید میترسم کہ یکے از ایشان باشم حاصل این است یعنی اگر مونت زن اختیار کنم انچہ منم نباشم۔

**قوله** "وقال مکابدت العفت الیس من مصالحت

عـه۔ در نسخہ منقول عنہ کاتب اینجا تقریباً ایک سطر عبارت در کتابت نیاورده۔

العیال وقال رایت الصبر عنهن اسهل من الصبر علیهن" گفته است رنج دیدن در عفت آسان تر است ازان مشقت که در مصالحۂ عیال باشد هرد و مشقت است عفت آسان تر از مشقت اصلاح عیال است۔ آرے این کارے باخود و آن با دیگرے خود را توان بره اوزون دیگر یرا چون توان بره خود آوردن۔ هم و گفته است زیرا چه دیده ام صبر از ایشان کردن آسان تر است از صبر بر ایشان کردن۔

**قوله** "قال بعضهم مقاسات العیال عقوبة لتقید شهوة الحلال" و بعضے از ایشان گفته است مشقت کشیدن عیال عذابے است بسبب مقید شدن بشهوت حلال۔ آرے بندے هست در پا ولے بند حلال اندیشه باید کردن که به بند ماندن چه بلائیست به نسبت از گشاده گشتن۔

**قوله** "حکی ان رجلا خطب الی میمون بن مهران ابنته فقال لا ارضیها لك قال لم قال تطلب حلی والحلل قال فعندی منها ما هی ترید قال اذا لا ارضیها لك" و حکایت آورده اند که مردے دختر میمون مهران را خطبه کرد پس میمون گفت من او را برائے تو دادن راضی نتوانم کرد پس گفت چرا گفت او پیرایها طلبد و حُلّها طلبد مرد گفت آن چیزها نزدیک من هست این گفت اکنون تُرا بنتوانم برائے اُو خوشنود کردن۔

ن اورا
ن ترا

ن ورضائیها

**قوله** واراد بعضهم تطلیق زوجته فقیل له ما یسوئك منها قال العاقل لا یهتك ستر زوجته فلما طلقها قیل له لم طلقتها قال مالی والکلام فیمن صارت اجنبیة منی" و کسے خواست میان صوفیان زن را طلاق گو یه گفتند کدام عیب است در وکه ترا بد نموده است که سبب آن تو او را طلاق میگوئے گفت عاقل هتک ستر عورت خویش نکند بعد ازان

طلاق گفت گفتند چرا گفتی تو طلاق اورا گفت چہ باشد مرا کہ او عورت بیگانہ است من عیب او بگویم۔

قولہ" روی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما ھم تزوج فاطمة رضی اللہ عنہا من علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال لہ تکلم لنفسك خطیبا وقد اجتمع المہاجرون والانصار فقال الحمد للہ حمدا یبلغہ ویرضیہ وصلی اللہ علی محمد صلوٰۃ تزلفہ وتحظیہ والنکاح مما امر اللہ بہ ورضیہ واجتماعنا مما اذن اللہ فیہ وقدرہ وھذا محمد رسول اللہ زوجنی بنتہ فاطمہ علی صداق خمسمائہ درھم وقد رضیت فاسلوہ واشہدوا۔ وقال علی رضی اللہ عنہ ما کان لنا الا اھاب کبش نبیت علیہ باللیل ونعلف علیہ الناضح بالنہار" حکایت اینست کہ آن روز کہ رسول اللہ خواست فاطمہؓ را بعلیؓ بدہد زید اسلم را فرمود کہ ابوبکرؓ را طلب بیار بعد ازان گفت برو عمرؓ را طلب پس آن گفت عثمانؓ را طلب بعد ازان فرمود اخرجی یا بنتی من وراء الحجاب بمتاع علیؓ گفت اے دختر کہ من برون آے ومتاع خانہ را بیرون آر فاطمہ رضی اللہ عنہا یک دست آسیا بیرون آورد ویک بوریا بیرون آورد واز برگ خرما بالشے آورد وشمش غیر مدبوغ ویک کاسۂ چوبی بیرون آورد شکستہ چند جا تیرہ زدہ ویک چادر بر سر گرفتہ بیرون آمد ھفت تو بہم دوختہ آسیا را رسول اللہ بر گرفت بوریا را ابوبکرؓ بالشت را عمرؓ کاسہ چوبی را زیدؓ اسلم فاطمہؓ آن چادر را بر سر گرفتہ پس ہمہ آمدند بر در علیؓ زیدؓ اسلم بگریست رسول اللہ را پرسید کہ موجب گریۂ تو چیست گفت فقر تو وصبر فاطمہؓ عجب فقرے کہ تو داری زہے صبرے کہ فاطمہؓ دارد رسول اللہ فرمود

یا زید ھذا المن بموت کثیر خمش کن اے زید مگر این قدر متاع برائے کسے را
کہ خواہد مرد بسیار است۔ علیؓ برون آمد زمین بوس رسول اللہ کرد فرمود فاطمہؓ بتو بسپارم
خطبہ کن این خطبہ کہ شیخ مصنف نوشتہ است علیؓ مرتضیٰ این خطبہ خواند ستودن من خدایرا
ستودنی کہ بخدا برسد و خدائے را راضی کند و صلوٰۃ بر محمدؐ صلواتے کہ بہ محمدؐ نزدیک
شود و بر وحظ و خوشی باشد و نکاح کہ عورت را بمرد بسپارند از آنہا است کہ خدا فرمودہ
و رضائے خدا بران بودہ و این کہ یکدیگر جمع شدہ ایم و حال اینست کہ مہاجر و انصار
جمع شدہ اند ابوبکرؓ و عمرؓ از مہاجران بودند و زیدؓ اسلم از انصار این اجتماع از آنہا
است کہ خدا بران راضی و برین تقدیر کردہ است مرا با دختر فاطمہؓ بر مقابلہ پانصد
درم و بدین راضی شدہ ام من پس از پیغامبر پرسید و برین گواہ شوید خطبہ تمام
شد۔ و علیؓ گفتہ است آن روز ما یک پوست کبشے بود کہ آرد را خمیر میکردند و برو
آسے ہم میکردند و آنکہ بر ما بود علف او از ہمہ دان میخورانیدیم و شب راہم برو
میخسپیدیم۔

## فصل ۳۸

۱ قولہ "فصل فی ذکر آدابھم فی السوال قال اللہ تعالیٰ فی مدح
الفقراء لَا یَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا و قال وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ"
میان صوفیان سوال آمدہ است ایشان سوال کردہ اند و ادبے کہ در آن آمدہ است
شیخ میفرماید خداوند سبحانہ در مدح فقرائے اصحاب صفہ میفرماید ایشانے مردانے اند
کہ سوال بالحاح نمیکنند یا اینست کہ اصلا سوال نمیکنند یا آنکہ سوال میکنند و الحاح نمیکنند مراد آوردن
شیخ ہمبرین مصلحت بود کہ سوال کنند و الحاح نکنند و خداوند رسول اللہ را فرمودہ خواہندہ را

از خود مران و سخت مگو۔

۲ **قوله** "وقال النبی صلی الله علیه وسلم اعطوا السایل ولو جاء علی فرسٍ وقال لو صدق السائل فی سواله ما فلح من رده وقال ما صاحب الصدقة باعظم اجر من الذین یقبلها اذا کان محتاجا" رسول الله فرموده است که بدهند سایل را اگرچه بر اسپے سوار آمد یا بر اسپ سوار است سایل اما احتیاج دارد که بضرورت خواست میکند و رسول الله فرموده اگر خواهنده در خواستن خویش صادق است یعنی سوال بحاجت ماسئہ میکند هر که او را رد کند باوجود آنکه شئے با او هست رستگاری نیابد رسول الله فرموده آنکه او صدقه میدهد اجر او عظیم تر است از کسیکه بحاجت ماسئہ میگیرد زیرا چه صدقه گیرنده برائے بنائے بنیه میکند که بران عبادت میتوان کردن و برائے آنکه رعایت حکم میکند که وَلَا تُلْقُوا بِاَیْدِیکُمْ اِلَی التَّهْلُکَةِ۔

۳ **قوله** "وقال علیه السلام مَن سَأل مسئلة وهو عنها غنی فانما یستکثر من النار وقال لا تحل الصدقة لغنی ولا الذی مِرَّةٍ سَوِیٍّ" و هر که چیزے میخواهد و بدان حاجت ضروری ندارد پس بتحقیق او کسے است که آتش دوزخ را بر خود بیشتر میکند۔ رسول الله گفته است روا نیست صدقه مر کسے را که او قوت یکروزه دارد بلکه یک ساعت و حلال نیست مر کسے را که او صاحب قوتے و استوار باشد یعنی قوت آن دارد که یک روزے بے طعام تواند ماند فساد بنیه او نشود۔ این ترجمه بر حسب عنایت صوفیانه گفتم اما از روے ظاهر معنیش اینست صدقه روا نباشد مر کسے را که او مالک نصاب است دوم مر کسے را که او خداوند کسب و عمل است میتواند بارے بر سر گیرد و بجائے برساند و مردے باید میتواند کسبے و عملے کند این چنین را صدقه دادن زیانے باشد۔

و دیگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرفین نگہدارد معطی را میگوید تو عطا کن اگر خواہندہ بر اسپے سوار آید و خواہندہ را میگوید تو سوال مکن تا ترا حاجت ماسہ نباشد۔

**قولہ** "وعن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ انہ قال کسبٌ فیہ بعض الدنیۃ خیر من مسألۃ الناس" و از عمرؓ آرند کہ او گفتہ است کسبے کہ درو خواری باشد بہ از آن است کہ از کسے چیزے خواہد چنین گویند کہ شخصے سبدے پُر قذرہ برگرفتہ میرفت و بارانے می افتاد آن نجس بر اندام او میرسید او بنفس خویش میگفت کہ اے سطیح و منقاوان شدی یا نہ یا ازین بدتر کنم کسے از و پرسید کہ ازین بدتر چہ باشد گفت از ہیچو خودے چیزے میخواہم۔

**قولہ** "قال الجنید کل صوفی عود نفسہ اخذ الاسباب عند وقوع الشدائد فانہ لا ینفک عن رق نفسہ ولا یحملہ الصبر" ہر صوفی کہ نفس خود را عادت کرد کہ بوقت سختی کار تعلق اسباب میکند او کسے است بتحقیق کہ ہرگز از بند نفس خویش آزاد شدنی نیست و صبر جمیل او را نباشد۔

**قولہ** "وقال ابو حفص من تعود السوال ابتلی بالطمع والخیانت والکذب" ابو حفص حداد گفتہ است ہر کہ بخواست مبتلا شد و نفس او بدان عادت کرد مبتلا بطمع شود و چشم طمع درو کشادہ گردد و عجب نباشد کہ چون خوے گیر و بخیانت و بکذب مبتلا شود چون عادت گرفت خوف باشد کہ بدین ہم کشد۔

**قولہ** "وآدابھم فی ذلک ان لا یسئلوا الا عند الضرورت والحاجت ولا یاخذوا الا قدر الکفایت" و ادب ایشان در سوال اینست کہ جز حاجت ماسہ از کسے چیزے نخواہند و نگیرند مگر آنکہ حاجتے کہ در وقت بود و ہمان قدر را بکفایت باشد۔

۸ **قوله** "وقال بعضهم الفقیر اذا اضطر الی السوال فکفارته صدقه" بعضے از ایشان گفته است چون فقیر مضطر بسوال شود ہمان صدق او کفارت سوال او باشد و اضطرار ہمانچه گفته ام که اگر سوال نکند ہلاک بنیه خود کرده باشد لفظ کفارت دلیل برین کند که سوال امرے مذموم است چنانچه معصیتے وزلتے باشد کفارت او صدق اوست۔

۹ **قوله** "وقیل لایجوز رد طالب اما کریم فتصونه او لئیم فتصون نفسک عنه وتصون وجهک عن رده" وگفته اند خواست خواهنده رد نه کند زیراچه اگر خواهنده کریم است که سوالے بضرورت میکند تو او را چیزے بدہی صیانت کرم او کرده باشی واگر خواهنده لئیم است صیانت نفس خویش کرده باشی و آبروے نفس خویش از سبب رد کردن او نگه داشته باشی۔

۱۰ **قوله** "ویکرهون السوال لانفسهم ویستحبون للاصحاب" سوال بغیر ضرورت براے خود روا نداشته اند و براے دیگیرا مستحب گفته اند یارے فقیرے باشد براے او خواست کند مستحسن باشد۔

۱۱ **قوله** "حکی ان ممشاد الدینوری کان اذا ورد علیه الغرباء دخل السوق وجمع من الدکاکین شیأ وحمل الیهم ولایعودون ذلک سوالا لانه من التعاون علی البر والتقوی" حکایت گویند که ممشاد دینوری بعضے گویند ابو الحسن نوری چون بر ایشان فقرا مسافر فرود می آمدند اگر ایشان را چیزے نبودے در بازار میرفتند و از دوکانها خواست میکردند آنقدر جمع میکردند و می آوردند که ایشان را بس کند و این را از خواست مذموم نمی شمردند بلکه از قبیل تعاون بر و تقوی میدانستند یعنی یاری کردن کسے را بر نیکی و پارسائی و این سنت پیغامبر است زیراچه او را این سیرت بود اگر فقیرے آمدے بر و چیز نبودے

بہ اصحاب حوالہ کردے۔

۱۲ **قولہ** "وکان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم یسأل لاصحابہ ولوکان سوءالاحتر زمنہ" واگر اینچنیں سوال مذموم بودے رسول اللہ نکردے آرے ہمچنین آید کہ شیخ میفرماید فاما او نبی اللہ بود آمر بود او حکم کردے سوال بروچہ نسبت۔

۱۳ **قولہ** "ویستحب بذل الجاہ للاخوان" مستحب است کہ جاہ خودرا برائے یاران صوفی دینی را بذل کنند یاری ہم باشد بین یدی الناس خودرا برائے یاران صوفی ازو کمتر کنند نمایند و آنکہ کمتر باشد خودرا ازو پستر سازند وخواست کردن برائے کفایتِ حوائجِ اصحاب را ریختنِ آبروئے جاہ خودرا باشد این نیز مستحل و مستحب است۔

۱۴ **قولہ** "وقال بعض المشایخ لا یصح للفقیر الفقر حتی یبذل جاھہ کما یبذل مالہ" فقر مرفقیر را درست نباشد تا آنکہ بذل جاہ نکنند چنانکہ بذل مال میکنند۔

۱۵ **قولہ** "وادب الخادم فی السوال ان لا یری نفسہ فی الاخذ والاعطاء ویکون معولا علی ھمم الفقراء ویکون کالوکیل علی الفریقین" بر خادم است کہ چون فقیر بر شیخ خود فرود آید وخرچے بدست نباشد خادم سوال کند ادب درین باب اینست کہ وجود خودرا ہیچو وکیلے بداند۔

۱۶ **قولہ** "قال الشبلیؒ اذا خرجت الی الناس للسوال فلا تراھم ولا نفسک" شبلیؒ گفتہ است چون بسوئے مردمان بیرون آئی واز ایشان سوال کنی ایشان را وخودرا درمیان نہ بینی دہندہ وخواہندہ را خدا دانی۔

۱۷ **قولہ** "وکان الشیخ ابو العباس النھاوندی اذا دخل

علیہ الغرباء دخل السوق وجمع ما ینفق من الاطعمۃ وحملہا علی یدہ الیہم وکان یقول منذ عشرین سنۃ ما اخذت من احدٍ شیئاً کان یکرہ السوال وینکر علی اھلہ" وچون بر ابو العباس نہاوندی فقرامی آمدند در بازار در آمدے و در خواست کردے واز ہر جنسِ طعام جمع کردے و برایشان آوردے وگفتے مدت بست سال باشد کہ از کسے چیزے نخواستہ ام ہمان معنی باشد کہ از خدا بخدامی خواست وہر کرا خواست برین صفت نبودے او آن خواست را روا نداشتے۔

۱۸ **قولہ** "وقال الجنیدؒ لا یصح السوال لاحد الا من کان عندہ العطاء احب الیہ من الاخذ" وجنیدؒ گفتہ است سوال روا نیست مگر کسے کہ نزدیک او سایل معطی را این سایل سبب میشود تا معطی بثواب رسد این سایل حاجت اشارت میخواہد کہ دستِ برادرِ مومن دستِ معطی شود و دستِ این دست سایل شود کہ الید العُلیٰ خیر من الید السفلیٰ۔

۱۹ **قولہ** "والاولی للخادم ان یستقرض ما یحتاج الیہ من نفقۃ قومہ بالمعروف وینفق علیہم ثم یسائل ویقضی دَینہ فان ذلک اقرب الی السلامت" ومر خادم را بہتر باشد کہ براے خرچ فقرا را قرض بستاند پس آن بخواست قرض را فرو دآرد نخست گوی سوال بر و فرض نبود وچون قرض شد سوال برو فرض شد پس بہتر این باشد این عمل بسلامتی نزدیک تر۔

۲۰ **قولہ** "وقد رخص بعضہم فی السوال لمن یقصد بذلک تذلیل نفسہ" وبعضے روا داشتہ اند کہ صوفی سوال کند کہ در خواہد کہ نفس خود را خوار کند۔ و من میگویم بعضے ہم ازین سبب سوال نکنند کہ نفس را

---

عنہ عبارت بے ربط است۔ در نسخہ منقول عنہ ہمچنین است۔

عادت خواہد شد و چون نفس خوار و ذلیل شود ہمت معالی در وے نماید۔ "ان اللہ یحب معالی الھمم و یکرہ سفسافہا۔"

۲۱ **قولہ** "وقیل لا خیر فیمن لم یذق طعم اھانۃ الود"
و ہمچنین گفتہ اند نفسے کہ اہانت رو نچشیدہ باشد در وے خیرے نباشد۔ ہمانجا میگویم نباید کہ ذوق اہانت اورا شیرین شود ہمین بس نیست ہر روز در حضرت خدا چند کرت دست بر میداری و بیشتر این است کہ نمیدہد ذوق رو ہیچ خوے چہ مطلوب و چہ مقصود باشد۔

۲۲ **قولہ** "وکان بعض المشایخ لا یاکل الا من السوال فسئل عن ذلک فقال اخترتہ لکراھیۃ نفسی لہ" و سیرت بعضے مشایخ ہمین بود جز از خواست نخورد وے اورا ازان پرسیدند گفت این اختیار کردہ ام زیرا چہ نفس را دشوار است اینقدر آرے دشوار است فاما خوف آن است کہ خوے نگیرد۔

۲۳ **قولہ** "وقیل حکم الفقیر انہ لا یسأل الا وقت الحاجۃ من غیر عزم تقدم ولا عقد تاخر لسانہ بشیر الی الخلق و قلبہ الی الحق" وگفتہ اند حکم فقیر در خواست اینست کہ پیش از آنکہ احتیاج حاجت ماسہ شود سوال نکند و نخواہد براے آنکہ بدارم تا وقتے دگر بخورم کذلک بعد دفع حاجت ماسہ او آن است کہ زبان او اشارت بخلق میکند گوئی از خلق میخواہد فاما دل بحق۔

۲۴ **قولہ** "وقیل سعی الاحرار لا خوانہم لا لانفسہم" ہمانانکہ بالا گفتہ است براے خود را نخواہند براے دیگرے را خواہند۔

تقوی در رسی
دین در نسی

۲۵ **قولہ** "وقیل الاکل بالسوال خیر من الاکل بالتقوی"

وبعضے گفتہ اند کہ بخواست بخورند بہتر از آنکہ بتقوی خورند یعنی مرومان اورا متقی ومتعفف دانند وبدان بیارند چیزے کہ آن قوت او شود۔ آرے تقوی فروشی دین فروشی است ودر گدائے جاہ فروشی۔

قوله "وقیل من سائل وله ما یغنیه خیف علیه ان یخاصمه کال الفقراء یوم القیمة ویقولون اخذت ما جعل الله لنا ولم تکن منا" وچنین گفتہ اند ہر کہ سوال کند ومر اورا چیزے باشد کہ اورا از ان سوال بے نیاز کند فردا فقرا دامن او بگیرند کہ انچہ برائے ما بود تو گرفتہ وتو از ما نبودہ۔ مرا عجب از ہر دواست چہ باشد ترا احتیاج نباشد بخواست وخواہی ودیگر یرا اگر خواست دامن گیرد کہ آنچہ از ان ما بود تو کردی ہر دو بوالعجب مردان اند۔

# فصل ۳۹

قوله "فی آدابهم فی حال المرض روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال حمی یوم کفارت سنة وقال للانصار لما حموا البشر وا فانها کفارت وطهور عظیم" ما اینست حالت مرض وعظیم رعایتے در حالت رعایت کردن از رسول اللہ مروی است کہ تپ یکروز کفارت گنہ یک سال است ترسائے طبیبے این سخن بشنید ایمان آورد وگفت تپ یک شبینہ قوت یک سالہ ببرد پس او نبی اللہ بود بغیر علم طب درین سر اطلاع یافت ورسول اللہ انصار را فرمود مگر بعضے محموم شدہ بودند فرمود کہ بابشارت باشند کہ این کفارت گناہان است وپاک کنندہ خطاہا۔

۲ **قوله** "وقال بعض الحکماء ان فی العلل النعماء لا ینبغی للعاقل ان یجهلها فانه تمحیص للذنب و تعریض ثواب الصبر وایقاظ من الغفلة واذکار بالنعمة فی حال الصحة وتجدید التوبة وحث علی الصدقة" بعضے حکما گفتہ در زحمتہا کہ خداوندگان را میدہد نعمتہا است در آں نباید عاقل را کہ ازان غافل باشد زیرا چہ علل نیست و دور کنندہ گناہاں است وپیش آرندہ است مر ثواب صبر را واز غفلت بیدار میکند ونعمت صحت را یاد میدہاند وتجدید توبہ میکند وبر می انگیزاند کہ مریض صدقہ بدہد یعنی بواسطہ مرض چندین کارہائے نیک میشود۔

۳ **قوله** "حکی ان ذاالنون دخل علی مریض یعوده فأنّ أنّة فقال ذوالنون لیس بصادق فی حبه من لم یصبر علی ضربه فقال المریض بل لیس بصادق فی حبه من لم یتلذذ بضربه" ہمچنیں گویند ذوالنون پرسیدن مریضے رفت مریض یک نالشے کرد ذوالنون گفت اودر دوستی دوست صادق نباشد ہر کہ بر زدن دوست صبر نکند مگر آں مریض یکے از محبان بود پس مریض ہمچنیں گفت کہ در محبت صادق نباشد کہ او لذت ضرب محبوب نگیرد مریض مگر این جواب داد کہ نالہ من از وجع ضرب نیست این نالہ از لذت ضرب او بود ہمچنین ہم گفتہ اند لیس بصادق فی دعواه من لم یصبر علی ضرب مولاه ودیگرے گفتہ است لیس بصادق فی دعواه من لم یتلذذ بضرب مولاه وسیومی گفتہ است لیس بصادق فی دعواه من لم یشکر علی ضرب مولاه وشہبازے دگر گفتہ است۔ لیس بصادق فی دعواه من له شعور فی ضرب مولاه۔

۴ **قوله** "حکی ان بعض العارفین مرض فوصف علته

للطبیب فقیل له الیس هذا شکوی قال لا انما هی اخبار عن قدرت القادر" چنین گویند مریض بر طبیب حکایت مرض گفت طبیب گفت نه آنکه این گله است که از و میکنی گفت این گله نیست این اخبار از قدرت قادر است ۔

۵ **قوله** "وقال خادم الکلیب السنجاری قال لی شیخی یوما هل تری علی ظاهر جلدی موضعا خالیا من الدود غیر اللسان فقلت لا فقال کذلک لیس فی داخل جلدی موضع خال من الدود غیر القلب" کلیب سنجاری مر خادم را گفت که در تمام اندام من نظر کن جائے هست که کرم نیست مگر زبان گفت آرے همه جا هست مگر زبان گفت هم همچنین است درون تن من هم همه جا کرم است مگر دل و زبان را برائے ذکر و شکر داشته است و دل را برائے حضور و فکر و چنین گویند کلیب مجذوم شد از شهر بیرون آمد در بادیه افتاد شبے اصحاب جنید رفتند بر گرد او بایستادند و گوش باصغا داشتند که درین حالت درین بلا او با خدا چه میگوید و چه می نالد شنیدند که می گوید یا رب اسمی کلیب و جسمی مجذوم ودسمی هذه فاقه این جبرئیل و من المبارزت اے خدائے من نام من سگکے و تن من از جذام میگدازد و خوردن من بعد چند روز بفاقه کجا است جبرئیل درین میدان بلا و محنت معلوم شود که مبارز کیست اوست یا من ۔

۶ **قوله** "واعتل ممشاد الدینوری فقیل له کیف تجد العلت فقال سلوا العلت کیف تجدنی فقیل له کیف تجد القلب فقال فقدت قلبی منذ ثلثین سنة" دینوری علیل شد پرسیدند که زحمت را چونه می یابی گفت زحمت را پرسید که مرا چونه می یابد

گفتند حال دل تو چیست گفت سی سال است کہ دل راگم کردہ ام۔

۷ **قولہ** "وقال بعض المشایخ لان اعافی فاشکر احب الی من ابتلی فاصبر" بعض مشایخ گفتہ اند کہ نزدیک من این دوست تر است کہ باصحت باشم وشکر گویم نہ آنکہ مریض باشم وصبر کنم زیرا چہ بر عافیت طاعت برجسے کہ ادا باید کرد ادا کردہ میشود اما آنکہ نتوان طاعت برسید ور اوے آن طاعت آن نیست مطیع را کہ ہیچ لذتے این جہانی و آن جہانی بر ابر آن نباشد صوفی پرسید کہ فردا ور بہشت نماز خواہد بود گفت نہ او گفت نفس مزن مقامے را کہ دران نماز نباشد۔

۸ **قولہ** "وقال اللہ تعالی فی قصۃ سلیمان علیہ السلام نِعمَ العَبدُ ط اِنَّہٗ اَوَّاب وفی قصۃ ایوب علیہ السلام وبلایہ نِعمَ العَبدُ" وخداے گفتہ است نیکو بندہ سلیمان علیہ السلام کہ اواب است کہ او بہر چیز بما باز میگرد و لفظ اواب شامل است مر صبر را ہم ومر شکر را ہم وگفت نیکو بندہ ایوب است کہ او صابر است۔

۹ **قولہ** "وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تداووا عباد اللہ فان اللہ تعالی لم یخلق داءً الا خلق لہ دواءً فقیل یارسول اللہ ھل یرد التداوی من قضاء اللہ شیئًا فقال ھو من قضاء اللہ" فرمودہ است کہ اے بندگانِ خدا درد ہاے خویش را دارو کنید پرسیدند یارسول اللہ این تداوی چیزے از قضاے خدا رد میکند فرمود این دارو کردن ہم یکے از قضاے اوست و دردارو خاصیتِ دفع مرض نہادہ اوست این ہم یکے از قضاے اوست۔ این تمام شیخ حکایت ہاے مختلف کہ آورد بیان مریض کرد بلکہ ادنی اینکہ نناکد کہ بسبب لذت نباشد و دیگر عفت خواہد کہ

آن موجب شکر است آن ہم از ادب مرض است و اگر میان صوفیان کسے دارو کند
آن نیز از آداب ایشان است و باشد کسیکہ در مرض او را از مرض شعور نباشد
و باشد کہ کسے او در مرض چنان بنیاز و سرفراز باشد چنانکہ حکایت کرو ہر دو شکر و نیاز
و صبر از آداب بیماران حضرت است و اگر کسے حکایت از مرض کند ہم شاید زیرا چہ
او حکایت از قدرتِ قادر میکند و در ہر حکایتے ادبے است باختلاف آن
ذکرے کردہ است تو فہمے بر۔

# فصل ۴۰

۱ **قولہ** "فی ذکر آدابہم فی حال الموت قال النبی صلی اللہ علیہ و سلم و اکثروا ذکرھا دم اللذات فما ذکرہ عبد فی سعۃ الا ضاقت علیہ ولا ذکرہ فی ضیق الا وسع علیہ" رسول اللہ فرمودہ است مرگ را بسیار یاد کنید کہ شکنندۂ ہمہ لذتہاے فانی است ہیچ وقتے بندہ در خوشی وقتِ خویش مرگ را یاد نکند مگر آنکہ آن تنگچہ او بر و فراخ شود زیرا چہ ہر چند کہ بر وقت تنگ آید یاد آورد این نیز بگذرد یعنی روزے باشد ازین جہان بروم و این تنگچہ نماند این یا تمۂ حدیث است یا شیخ میفرماید غالب اینست کہ شیخ میفرماید۔

۲ **قولہ** "و قال علیہ السلام عند الموت و اکرباہ فقیل انما قال ذلک ترکاً للتجلد علی اللہ و قیل اخبارہ عن شدۃ لیکون الخلق علی حذر من کربتہ" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر وقت این سخن میگفت و اکرباہ زہے سخن این براے

آنکه گفت نخواست باخدا تجلدے کند حضرت بے نیاز است اظهار عجز ومسکنت دران حضرت لایق تر باشد و دیگر گفته اند که خبر داد از سختی وقتِ موت تا مردمان از ان در خوف بحذر باشند۔

**قوله** "وقیل انما قال ذلک اعترافا بالعجز وتواضعاً لیشرع ذلک" همان سخن بالااست که ترکاً للتجلد شیخ بعبارتے دیگر بازمیگویند ترجمه اینست این سخن نکته ایست مگر برائے آنکه اعتراف بعجز میکند و بنابر تواضع میکند تا این صورت کردن میان امت مشروع ماند۔

**قوله** وقیل انما قال ذلک لما کوشف الموعود ولقاء الملک الودود وقال واکرباه من زحمت الدنیا وزحمت الخلق فواکرباه من بقیة الحجاب متی یکون الوصول للرب الارباب" ودیگر موجب گفتن واکرباه این هم باشد که احوال امت بروے دران حالت مکشوف شد که امت بعد از وهفتاد و فرقه شوند همه بر ضلالت باشند مگر یکے وآن اندک باشند مینالد که سالها مشقت دید برائے اقامت دین وبعد ازان بران شانند من عند انفسهم هر چه خوش آید بکنند ودیگرے نالد که بعد از من ایشان راکه منع کند که من از سنگ پرستیدن واز مردار خوردن واز رهزنی کردن وبچگان درزمین کردن وقطع رحم کردن بهمه مشقت باز آوردم این چنین کسان بعد از من وفا نکنند برفرزندانِ من بر فاطمه و بر حسن وحسین وعلی جفاها کنند وچنانچه دشمنان را برانند ایشان راهمچنان برانند هر چند که در اثنائے مرض فریاد کردم گفتم اذکرکم الله فی اولادی وفاهم از ایشان توقع باشد که سرورانِ دینِ من اند از ایشان باشد که بفرزندان جفا کنند حسن وحسین را بکشند و باعلی قتال کنند ودشنام دهند وفاطمه را برانند تو چه میگوئی چه آنست که فریاد کند واکرباه واکرباه وهمچنین گویند

این سخن یک نفس است ہم برائے آنکہ ہرگاہ کہ موعود بود مکشوف شد ہنوز چیزے از حجاب دنیاوی باقی از ان بینالد کہ ازین برہم تابدان برسم و دیگر گویند کہ در دنیا تجلیات داشت جمالے در پردہ صورتے میدید آن فوت میشود تحفہ و گر از ان دنیا ہم در دنیا کردند و آن در آخرت بدہند از ان می نالد کہ محبوب را در پردہ دیدن لذتے دارد کہ لذت در ظہور و کشف کل نیست بتجربہ معلوم باشد کہ چون بالباسے بہتر پیش آید آن جمالے کہ دارد کہ اگر برہنہ شود آن جمال نہ ماند و دیگر گفتہ اند در دشرف دارد بر ہمہ در مان ازین جہان میرود و فوتِ لذت در دمیشود گفتہ اند۔ بیت

ہمہ کس ذوق حور میگیرد ذوق غم گیراے جوان قدرے

دیگر این چنین گفتہ اند چو ملک الموت بروآمد گفت مرا فرمان است اگر رضا دہی من تصرفے بکنم گفت جبرئیل [۴] گفت کہ عزرائیل چنین میگفت تو چہ میگوئی جبرئیل گفت ان ربک لیشتاق الیک و چون جبرئیل سخن گفت رسول اللہ بازگشتن را اختیار کرد فرمان آمد بر ملک الموت تو از میان دور شو من دانم و دوست من صورتے از حظیرۂ قدس تجلی کرد بوسہ برلب زد و کازک برلب نہاد از لذت وردان اکاز فریاد برآورد واکرباہ روح مقدس از قالب او اضطراب کرد برائے خروج را بوسہ دیگر در خسارہ بوسیدہ وکازے زد روح تا بحلقوم رسید از بس لذت وبس ذوق پیشانیش را بخائید اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ تمام شد زہے درد و زہے ذوق و زہے اتمام کار۔ آئی دانی بچشی شناسی اللھم ارزقنا بفضلک یا ارحم الراحمین۔

**قولہ** قال الحریری کنت عند الجنید وقت وفاتہ وکان

---

[۴] در نسخہ منقول عنہ اینجا دو سہ الفاظ از کتابت ترک شدہ اند۔ غالباً عبارت این چنین است "جبرئیل بیاید جبرئیل آمد گفت الخ"

ن یفسدی یقرء القران فقلت ارفق لنفسك یاسیدی فقال احوج ما کنت
ن وھو اذا الیہ الساعة وھا ھو اذا نطوی صحیفتی فختم القران ثم
ن ثم ابتداء وقراء سبعین آیة من البقرة ومات رحمة اللہ علیہ
حریری میگوید آخر وقت بر جنیدؒ حاضر بودم و او قران میخواند گفتم زہے با نفس خویش
کن جنیدؒ گفت محتاج ترین وقتہا این وقت است صحیفۂ اعمال مرا می پیچند میخواہم
ختم من ہمین باشد ختم قران کرد وہفتاد آیت دگر از سورۂ بقر خواند بعد از ان
جان خود را بخدا سپرد می گوید وقت غنیمت است در تلاوت و در صلوٰة و در دیگر
اعمال لذتے خاصے است ان فوت میشود باز نخواہم یافت درین گلزار گذرے
بود گلے ومیوۂ کہ توانم بچینیم وبستانم۔

**بیت**

چہ گلہا چیدے یارب زین باغ اگر چیزے نگفتے باغبانم

۶ **قولہ** وحکی ان خیر النساج نظر الی ملك الموت وقت
النزع فقال انما انت عبد مامور وانا عبد مامور وما امرت بہ لا یفوتك
وما امرت بہ یفوتنی فدعا بماء وتوضأ وصلی ثم کبر اللہ
اکبر ومات رحمة اللہ علیہ وچنین گویند آخر وقت نساجؒ ملك الموت را
دید گفت بندۂ وترا کارے فرمودہ اند آن از تو فوت شدنی نیست من نیز بندہ ام
مرا ہم کارے فرمودہ اند آن فوت میشود زمانے فرصتم دہ توضئے کرد دوگانہ گذارد
جان بجان افرین داد۔

۷ **قولہ** وکان علی بن سہل یقول اترونی اموت کما
یموت ھؤلاء المرضی انما ادعی فاجیب وکان یوما جالسا
اذا قال لبیك ومات رحمة اللہ علیہ "علی سہیل عبد اللہ تستری
گفتے چہ بینی مرا ہمچنین میرم چنانچہ ابن رنجوران می میرند ومرا بخوانند ومن اجابت

دعوت کنم روزے شستہ بود و بعضے گویند در رہ میرفت لبیک گفت جان بداد۔

۸ **قولہ** "وحکی عن احمد بن خضرویہ لما حضرتہ الوفات کان علیہ سبع مایۃ دینار دیناً وغرماؤہ حولہ فنظر الیہم ثم قال اللہم انک جعلت الرھون وثیقۃ الارباب الاموال وانت تاخذ وثیقۃ غرمائی فادعنی فدق داق الباب وقال ھذا دار احمد خضرویہ قیل نعم قال این غرماؤہ فخرجوا الیہ فقضا لہم ثم خرجت روحہ" وچنین گویند احمد خضرویہ چو آخر وقت شد وامداران او آمدند گرد او ایستادند چشم کشود و در روے ایشان دید گفت خداوندا تو گرو را وثیقہ مال وام داران کردی وثیقت من توئی استواری من بر تست وکان وکار من توی از جہت من تو او کن ہمدرین بود ناگہان شخصے آمد و در او زد گفت این خانۂ خضرویہ است گفتند آرے درون آمد گفت کو وام داران احمد کیانند حق ایشان رانستم در داد و بازگشت پس روح او از قالب جدا شد۔

۹ **قولہ** "ولما حضر اباعثمان الحیری الوفات خرق ابنہ القمیص ففتح عینیہ وقال یا بنی خلاف السنۃ فی ظاہر من ریاء الباطن فی القلب" ابوعثمان حیری چو آخر وقت او شد غشیۃ آورد و چشم ببست پسر او پیراہن پارہ کرد چشم کشاد دید گفت پسرک من خلاف سنت کردی در ظاہر از ریاے نفاق باطن شد۔

۱۰ **قولہ** "وقیل للجنید عند الموت قل لا الہ الا اللہ فقال نسیتہ فاذکرہ" وگویند جنیدؒ را در آخر وقت گفتند بگو لا الہ الا اللہ گفت چہ گمان می برید کہ من فراموش کردہ ام کہ اکنون یاد کنم من ہمہ غرق اویم بیرون و درون ہمہ آن دوست گرفت نامیست زمن بر من باقی ہمہ اوست بہ بین۔

۱۱ **قوله** "وقیل لابی محمد الدویلی قل لا اله الا الله قال هذا اشئ وقد عرفناه وبه نفنی" وگویند که در آخر وقت بر ابی محمد ویلی گفتند که بگو لا اله الا الله گفت دیر است که شد که خفته ام وهم بدان فانی میشوم۔

۱۲ **قوله** "والرویم کذلک فقال لا احس غیره" وگویند در آخر وقت رویم را گفتند که کلمه شهادت بباید گفت او گفت که من جز او را احساس نمی کنم۔ مشکل سخنے است این سخن نزدیک بمقال محی الدین ابن اعرابی می کشد او گفته است الحق محسوس والخلق معقول۔

۱۳ **قوله** "حکی ان اباسعید الخراز کان یتواجد عند الموت وکان قد مات جمیع بدنه وبلغت الروح حلقومه وهو یرتجز ویقول" حکایت آرند که ابوسعید الخراز در آخر وقت دران حالت تواجد میکرد وحال این بود که تمام تن که مرده بود و روح بحلقوم رسیده واین بیت میگفت۔

۱۴ **قوله**"
شعر

حنین قلوب العاشقین بذکره ‌ ‌ ‌ وتذکارهم وقت المناجات بسرّه

واجسامهم فی الارض سکری لحبه ‌ ‌ ‌ وارواحهم فی الحجب نحو العُلیٰ تسری

هذا یدل علی سروره وسکون ضمیر سره" میل دل عاشقان بذکر او ست ویاد کردن محبوب ایشان وراز گفتن با محبوب نهانی است میان او ومیان این وتنهاے ایشان در زمین مدفتانند بدوستی محبوب وجانهاے ایشان از سبب دوستی سوے عُلیٰ سوے معالی افعار میرود۔ این شعر واین گفتار دران وقت دلیل خوشی او قرار باطن او ست۔

۱۵ **قوله** "ونظر الحسن البصری الی رجل یجود بنفسه

فقال ان امرأ هذا آخره بجدیر ان یزهد فی اوله وان امرأ هذا اوله لجدیر ان یهاب آخره" حسن بصری مروے را دید که در حالت نزع بود گفته است آخر این مرد سزاوار تر این است که او را ترسے بر عاقبت خود باشد یعنی آنکه اول بدنیا محب باشد سزاوار آن است که با آخر بترسد باید که در آخر او ترس باشد۔

۱۶ **قوله** "وحکی ان الشبلی اعتل علة فارجف بموته فبادر المشایخ ودخلوا علیه وجلسوا حوله فقال ایش الخبر فقال المالکی وکان اجراهم علیه جاء القوم الی جنازتك فقال العجب العجب من اموات جاؤا الی جنازة حی" و چنین گویند که چون شبلی مریض شد بمرضے که موت او بدان بود پس مشایخ شنیدند و شتافتند و بروے آمدند و گرد او نشستند پس گفت چیست خبر یعنی کجا آمدید چه خبر دارید پس مالکی گفت که او از همه گستاخ تر بود که مردمان آمده اند تا بر جنازهٔ تو نماز گذارند گفت عجب عجب که مردگان آمده اند که بر جنازهٔ زندهٔ نماز گذارند یعنی آنرا که حیات باللہ نشده است او را مرده انگار۔

۱۷ **قوله** "وقال ابو بکر الدینوری لما حضرت وفات الشبلی فقال علیّ درهم مظلمة فتصدقت بالوف عن صاحبه وما علی قلبی شغل اعظم من ذلك ثم قال وضئی فوضاته ونسیت تخلیل لحیته وقد امسك علی لسانه فقبض علی یدی وادخلها فی لحیته وقد عرق جبینه ولم یذب علیه هذا القدر من السنت ثم مات" ابو بکر دینوری خادم شبلی بود چو آخر وقت او شد زبان او ماند و پیشانی او خوے کرد و مرا فرمود باشارت که مرا

وضو بکنان من وضو کنانیدم و تخلیل لحیہ فراموش کردم دست مرا گرفت زیر لحیہ خویش آورد تخلیل کرد زہے مردکہ دراینچنین وقت نخواست کہ این قدر سنت از و فوت شود و گویند او در وقت مردن میگفت کہ پدرم من برہن است آن درم مظلم است مگر از زمین افتادہ یک درمے برداشتہ بود براے آن ہزارہا بنام صاحب او صدقہ دادہ ام ہنوز از دل من تعلق نرفتہ است۔

۱۸ **قولہ** "وروی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ دخل علی عمرو بن العاص وقد احتضر فدخل علیہ ابنہ عبداللہ فقال یا عبداللہ خذ ذلک الصندوق فقال لا حاجۃ لی فیہ فقال انہ مملو مالا فقال لا حاجۃ لی فیہ ثم قال عبد اللہ لیتہ مملوا فنعرا فقال ابن عباس قلت یا ابا عبد اللہ کنت تقول اشتھی ان اری رجلا عاقلا یموت فاسالہ کیف تجدہ وکیف تجدک فقال اجد انی اری السماء کانہا مطبقۃ علی الارض وانا بینہما وکانما النفس تخرج من خرم ابرۃ ثم قال اللہم خذ منی حتی ترضی ثم رفع یدیہ وقال اللہم انک امرت فعصیت ونہیت فارتکبت فلا بریٔ لی فاعتذر ولا قوی فانتصر ولکن اقول لا الہ الا اللہ قالہا ثلاث ثم مات" ابن عباسؓ روایت میکند عبداللہ عباس میگوید عمرو عاص را حالت حضور موت شد پسر او عبداللہ بر و در آمد صندوقے پیش او بود پسر را گفت بستان این را پسر گفت مرا بدین حاجتے نیست گفت این صندوق بمال مالامال است پسر گفت مرا بدین حاجت نیست گفت اے کاشکے کہ پر بفقر بودے پسر پرسید کہ این زمان خود را چونہ می یابی مگر گفتہ بود کہ مرا در آخر وقت پرسند از حالت آخر وقت بگویم

بریٔ

گفت می بینم گوئی ہفت طبق آسمان آوردہ اند بازمین چسپانیدہ ومن در آن میانم وازمن
نگذاشتہ اند جز مقدار سرسوزنے کہ ازان نفس بیرون می آید گفت اللہم اے بارخدا
اینچہ تو مرا فرمودی نکردم وانچہ مرا بازداشتی من ہمان کردم ازین کار جان برآمی نیست
وعذر آن میخواہم واگر اعتماد ہمبدین است کہ ایمان برین صادق است کہ لا الہ الا اللہ
گفت وہم بدان مرد۔ نمی دانم این حکایت برائے چہ آورد کہ بدانند کہ عمرو عاص آخر
وقت بر کلمہ توحید رفت ہر چند کہ او مکرہا کرد وفتنہ در دین انگیخت با این ہمہ دید از
رسول اللہ اینقدر گویند بگفت فانسیتہ فاذکرہ وابومحمد را گویند لا احسن غیرہ
وسہیل عبداللہ لبیک گوید وجان بدہد واین را برین نمط ذکر وہ میگوید کہ ہر کس
بحسب عمل خویش روزگارے دارد ومختم او ہم برین است۔ ہیچ معلوم ہست کہ
این مرد بر مرتضی چہا باختہ است پس در تواریخ مسطور است من چہ نویسم۔

۱۹ **قولہ** "ولما احتضر عبد الملک بن مروان نظر الی
اولادہ حولہ وبناتہ یبکون فانشد" بعد از آنکہ عبد الملک مروان
در محضر موت شد نظر بسوے فرزندان ودختران خویش کرد کہ ایشان ع دران محل این
بیت خواند۔

۲۰ **قولہ** شعر

ومستخبر عنا یرید بنا الردی ومستخبرات والعیون سواجم

وبسا خبر جویندگان از ما کہ ہلاک ما میخواہند وبسا عورتان خبر جویندہ ہلاک میخواہند
وچشم ایشان میرود۔ این حکایت نیز نمیدانم شیخ برائے چہ آورد مگر برائے آنکہ و
بضدہا تتبین الاشیاء۔

---

ع درمیان لفظ "ایشان" و "دران" چند الفاظ در نسخہ منقول عنہ در کتابت نماندہ اند لہذا عبارت
ناقص ماندہ۔

# فصل ۴۱

۱ **قوله** "فصل فی ذکر آدابهم فی وقت البلاء قال الله تعالی وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا قیل طبخناك لبلاء طبخا حتی صرت صافیا نقیا" خداوند سبحانه گفت فتنه کردیم بر تو فتنه کردن. شیخ این رامیفرماید طبخناك طبخا بخشیم ترا بخشتی تا آنکه صاف کردیم از صفات بشری و بزدودیم ترا از آفات انسانی. بعضے صوفی را خداوند در بلا اندازد آن سبب تصفیه و تنقیه او باشد. ادب درین باب اینست که چون بلا بر صوفی افتد او بداند که این معنی از خدا آمده است که بدان صاف وپاک گرداند طبخناك طبخاً چنانکه زر ونقره می پزند تا ریم ایشان برود تا صاف نقی روشن گردد.

۲ **قوله** "قال النبی صلی الله علیه وسلم ان الله ادخر البلاء لاولیاءه کما ادخر الشهادت لاحبائه" پیغامبر فرموده است خدائے تعالی ذخیره کرده است بلاها را برائے نزدیکان خود را وشهادت برائے دوست دارنده خود را یا برائے آنرا که ایشان را دوست میدارد.

۳ **قوله** "قال النبی صلی الله علیه واله وسلم نحن معاشر الانبیاء اکثر الناس بلاءً ثم الامثل فالامثل" پیغمبر میفرماید ما گروه پیغامبرانیم بیش از مردمان بلا بر پیغامبران باشد پس آنکه ایشان فروتر از ایشان باشد و پس آنکه مانند باشد.

۴ **قوله** قال النبی صلی الله علیه وسلم احب العباد الی الله شاب عابد و مبتلی صابر و فقیر ناشط" ورسول الله فرموده است

دوسترین بندگان خدا رانزدیک خدا جو اینکه خدا پرست باشد و بمبتلاے صابر باشد بلا بروافتاده است او صبر میکند و فقیر یکه بفقیری خوش میکند یعنی فقیر شاکر۔

۵ **قوله** "قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ تعالی یتعاھد عبدہ بالبلاء کما یتعاھد الوالد الشفیق ولدہ" رسول اللہ فرمود بتحقیق خداے تعالی تعہد بندۂ خود میکند بہ بلا چنانچہ پدر مشفق پسر را بنعمت پرورد۔

۶ **قوله** "وآدابھم فی ذلک ترک الجزع والشکوی ملاحظۃ ثمرۃ البلوی" و آداب ایشان در باب بلا اینست که ناله نکنند واگر ناله کنند نه تنگ آمده از دست بلا ناله کنند ازین ناله کنند که دوست با من باهمه دوستی چنین میکند یا آنکه از بس لذت که او را اختیار براے بلا کرده است ازاں ناله اگر تجربه کرده باشی بدانی اہل ہوا چون لذت بر ایشان غلبه کند بگریند و آب از چشم ایشان روان شود یا اند که تا چه در دیده و رسیده است و نظر برین کنند که ازین بلا تا چه ثمره رسید اللہ ز ورخنه بلا چه ثمره بار آرد۔

۷ **قوله** "وما اعد اللہ الصابرین حیث قال عزوجل اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ" انچه خداے تعالی براے صابران ساخت کرده است اینست که گفت است اِنَّمَا یُوَفَّی الآیة تمام داده شود صابران را اجر ایشان بغیر حساب یعنی بیش ازان که مقابله صبر باشد ازان بیشتر باشد۔

۸ **قوله** "فمن شھد البلاء من المبتلی غاب برؤیتہ عن وجدان مرارۃ البلاء و صعوبتہ قال اللہ تعالی

---

عہ در نسخه منقول عنه در میان "رسید" و "بلا" دو لفظ غلط نوشته شده و مسخ کرده شده است۔

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا الا ترى ان صواحبات یوسف علیہ السلام کیف غبن فی رویتہ عن وجدان الم القطع وتشعرن بذلك الی ان غاب" ہر کہ بلا را حاضر شد ونظر میلے افتاد کہ از دوست است غائب شود از رویت بلا وسختی بحضور میلے۔ حکایت سنجار وعشق او با دختر بادشاہ واندام او بچہار صد تازیانہ بارہا گفتہ ام اللہ سبحانہ گفتہ است کہ صبر کن زیرا چہ بمنظر ما آئی بہینی تا آنکہ خواہرگان زلیخا میان ترنج ودست فرق نکروند بجائے ترنج دست را بریدند از بسکہ بدل جمال یوسف از خود غائب آز خود واز الم دست خود غائب کند۔

۹ **قولہ** "قال اللہ تعالی فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَٰذَا بَشَرًا" خداوند میگوید سبحانہ بعد از آنکہ یوسف را دیدند واورا از حسن ونمک از ہمہ برتر دانستند وبجائے ترنج دستہا بریدند وگفتند کہ ہرگز این فرزند آدم نیست واین بشر نیست۔ واز جملہ کلام شیخ این معلوم شد کسیکہ در شاہد بازی باشد وبرو بلا افتد در تجلی جمال او چنان مشغول شود کہ از الم بلا اورا شعورے نماند۔

۱۰ **قولہ** "وقیل لبعض الشطار متی یہون علیکم الضرب والقطع فقال اذا کنا بعین من یہواہ فنعد البلاء رخاء والجفاء وفاء والمحنۃ منحۃ" وگفتہ اند بعضے ازین جوانان ہوا پرست وعشق باز را پرسیدند کسے باشد کہ بلا بر شما آسان شاید گفتند وقتیکہ کسے را کہ دوست میداریم بر ما بلا افتد واو در محضر ما باشد حکایت مجنون وسگے کہ زیر غرفہ لیلی بود بارہا گفتہ ام وچو در محضر محبوب میباشیم بلا بر ما نعما میگردد وجفا وفا میباشد ومحنتے کہ می باشد آن محنت عطا میباشد۔ محنت ومحبت تصحیف اند از کان کہ توامان اند

شده اند محنت قلب محبت است پس هر جا که محبت آید محنت آید۔

**قوله** ۱۱ "وانشد المجنون بن عامری" **شعر**

ومن اجل لیلی انجع القلب والحشا ومن اجل لیلی قربوالی مکاویا

ومن اجل لیلی رَحالَ القومُ من منیً بننصبح د مائی حبذا کنت جانیاً

واز سبب لیلی دل را و رون عذاب کرده است وهم از سبب او لیلی نزدیک من میشود محل و مرتبه من هم از سبب لیلی قوم روان شدند با آرزوهای خویش بریختن خونهای من زیرا چه که من گنهه گارم و خالی بوده ام۔

"ومن اجلها سُمّیتُ مجنون عامری فدتیها من المکروه نفسی ومالیا"

وهم از جهت لیلی مرا مجنون عامری خوانند فلا فائده از دشواری که مرا رسد و مال ونفس من حاصل شعر این آمد که در عشق و محبت از بلا و محنت خالی نباشد و عشق من و محبت از بلاها لذت اوست باشد و خود را فدائے او کند۔

**قوله** ۱۲ "وله ایضا" **شعر**

اضال لِاُلِ لیلی من رضاها واحتمال الاصاغو والکبایر اقواها"

خوار ها میشوو کسان لیلی را و ر رضائے لیلی که مگر لیلی بلیلی برین راضی و تحمل میکنم از هر بزرگے وخورده۔

**قوله** ۱۳

"تداویت من لیلی وحبها کما یتداوی شارب الخمر بالخمر"

درو مرا که از لیلی بوده از وے آن درو هم از لیلی هیکردم چنانچه مرد میخوار که او را خمار ے

---

عله درنسخه اداب المریدین بعد این شعر شعرے دیگر است که آنرا حضرت مخدوم در ترجمه نیاورده اند ـــ

فلولا ک یا لیلی لما جیئت طارقا اَدُوْرُ علی الابواب بالذل راضیا

عله ـ درنسخه منقول عنه کاتب اینجا ترجمه امسخ کرده است۔

زحمت وبدو اروے او ہمان خمر باشد حاصل بیت این آمد جنانیکہ کہ از لیلی برشد وروے
کہ ہم از و آید دواے آن ہم بلیلی توان کرد مقصود شیخ ازین بیت اینست بلاے
و مرارتے کہ از حضرت برسد دواے او ہم بدو باشد چنانچہ گفتہ اند اعوذ بک منک۔

۱۴ **قولہ** ولابی الفیض عفا اللہ عنہ وغفر اللہ لہ شعر

وقف الهوی بی حیث انت فلیس لی متاخر عنه ولا متقدم

ابو الفیض کنیت ذو النون است این بیت مراورا است بایستاد عشق بمن کجا کہ توئی
من ہمانجا ایستادم ونیست مرا ممکن کہ ازو پیش روم یا پس آیم۔

الملامة فی هواك لذیذة حبا لذكرك فلیلمنی اللوم

من درعشق تو لذت در ملامت میگیرم زیراچہ مرا بنام تو ذکر میکنند پس بگویند ملامت
کنندگان مرا بسیار ملامت کنند۔

اشبهت اعدائی فصرت احبهم اذ کان حظی منك حظی منهم

شدی تو مشابہ دشمنان من پس ہمچنان شدم کہ آن دشمنان ترا دوست گرفتہ زیراچہ
حظے کہ من از تو میگرفتم آن حظ مرا از ایشان حاصل است۔

واهنتنی فاهنت نفسی عامدا یا من یهون علیك ممن یكرم

تو اہانت کردی خوار کردی من نفس خود را بقصد خود خوار کردم اے کسے کہ خوار
شدن کسے کہ او مکرم است بر تو آسان است شیخ تقدیر میکند این
ابیات را با مقصود خود میگوید۔

۱۵ **قولہ** الا تری هولاء کیف یهون ببلاء فی رؤیت
محبوبهم یتلذذون ویتفخرون به هکذا من یکون صادقا
فی دعواه ومتحققا فی بلواه لا یوثر فیه تغیر الزمان وطوارق
الحدثان نمی بینی بگو برین شطاران عشق بازان مجاز چونہ آسان

ملامة فی هواك لذیذة حبا لذكرك فلیلمنی اللوم

اشبهت اعدائی

کیف یهون علیهم تحمل البلاء

میشود برایشان تحمل بلا در حالتے کہ نظر بر محبوب است چونہ بلا لذت میگیرند و چونہ بہ بلا
افتخار میکنند و ہمچنین است کسیکہ در دعوی محبت صادق باشد حال او ہم ہمچنین
بود اثر نکند در ایشان تغیر زمان از صحتے بمرض و از رضائے و عشرتے و حالت بضیقے
و سعتے آنقدر کہ ایشان از کار ایشان بدر بود ایشان در قدم خویش و در کار خویش
استعانت دارند این احوال طاریات است بیاید برود۔

۱۶ **قوله** "قال بعضهم — شعر

ذُلُّ الفتیٰ فی الحب مَکرُمَۃٌ — وخضوعه لحبیبه شَرَفٌ"

خواری مرد عاشق در دوستی بزرگی اوست و خاضع شدن او برائے محبوب او
شرف است۔

۱۷ **قوله** "روی انه قیل لحسین بن علی رضی الله عنهما
ان اباذر یقول الفقر احب الیّ من الغناء والسقم احب
الیّ من الصحت فقال رحم الله اباذر اما انا فاقول من اتکل
علی حسن اختیار الله له لم یتمنّ فطانه فی غیر الحالت التی
اختارها الله له" وحکایت آوردہ اند کہ ابوذر غفاری گفتہ است فقر نزدیک
من دوست تر از توانگری است و مرض دوست تر نزدیک من از صحت این سخن
بحسین علی رسید رضی الله عنهما او گفت رحمة الله علی اباذر یعنی نیکو سخنے گفته است
اما من این میگویم هر که خود را باختیار خدا بربست هیچ چیزے آرزو نکند ثالثے
را که الله تعالی برائے او را اختیار کرده شده است چون فقر و غنا و سقم
و صحت هم از خدا بوده باشد و هر دو از خدا آید مرد عارف هر دو را بیک نظر بیند

۱۸ **قوله** "حکی ان جماعة دخلوا علی الشبلیؒ وهو فی
المارستان مقید فنظر الیهم وقال ایش انتم قالوا احباؤک

فرماهم بالحجارة فهربوا فقال یاکذابون تدعون محبتی
ولا تصبرون علی ضربی ابعدوا عنی" وحکایت گویند شبلی را
بوهم جنون بمارستان نشسته بودند جماعتے از صوفیان بروآمدند گفت برکدام
وصف اید شما که آمدید گفتند ما دوستان توایم ایشان را بسنگ زدن گرفت ایشان
گریختند گفت مدعیان کذاب دعوی دوستی من میکنید و از زدن من میگریزید
دور شوید از من۔

۱۹ **قوله** "من آدابهم ان لا یتماوت ولا یعجز بل
یتجلد و یتصبر" بعضے از آداب صوفیان در بلا اینست که خود را درتماوت
نکنند یعنی خود را بستم تصبر کنند نیکو سخنے است که شیخ گفته است اما آنکه آخر وقت رسول الله
واکرباه گفت شیخ آن را بیان کرده که ترکاً للتجلد این خلاف آنست۔

۲۰ **قوله** "روی ابوهریره عن النبی صلی الله علیه
وسلم انه قال المومن القوی احب الی الله من المومن
الضعیف۔ احرص علی ماینفعك واستعن بالله ولا تعجز
وان اصابك شئ فقل قدر الله وماشاء فعل وایاك ولو فتح
بابا من عمل الشیطان" ابوهریره از رسول الله روایت کرد مومنے که
قوی است دوست تر است نزدیک خدا از مومنے که ضعیف است آرے مومن
قوی خراج همه شب تواند ایستاده خدا را پرستد وهمه شب تواند نشسته بذکر
وبمراقبه مشغول باشد مومن قوی تواند که بپائے خویش درخانه کعبه رود بے آنکه راحله
باشد مومن قوی تواند که دهگان وبستگان روزوسه مه طعام نخورد وآب نخورد مومن
قوی تواند که سماعها بذوق بشنود مومن قوی تواند هر بلائے که بروافتد آن را تمام
آشامید وبقوت صبر برو تواند ایستاد و مومن قوی اگر بر تجلیات جمال وجلال

شود اضطراب نکند و از جانجنبد و المومن الضعیف بمعزول عن هذہ
کلها۔ یکے را خدائے قوی آفرید برائے آنزانا او درجات مثوبات تجلیات
وکشوفات را محیط گردد و بیچارہ ضعیف از وچہ سزد چہ آید جز آنکه دمے سردے بزند
وچشمے نزے بکند و آہ و آہے کند و ہوسہا شستہ بخورد و ہم ازینجا گفتہ اند برائے
سلوک راجوان باید بلکہ آغاز جوانی و با این ہم بحضور ہم باشد مادۂ طلب و مایۂ
وصول در وے مرتب است مرشدے برسرا و افتد باندکے بہ غرض پیوند و میان
عشقبازجز جوان کمتر باشد و اگر عشق بازے پیر است ہمدرین پیری
کردہ است اکنون معلوم شد کہ مومن قوی بہتر از مومن ضعیف
قولہٗ احرِص شیخ پند میدہد حریص باش بر چیزے کہ ترا نفع کند و
یاری از خدا طلب و عاجز مشو پس میانے از کاردان کہ کجا من وکجا این کار ہمت
بربند البتہ ہر کہ ہمت بربست او بہمت خود رسید و اگر ترا درین رہ چیزے برسد یعنی
انچہ از خدا رسیدنی است بگو انشاء اللہ انچہ خدا تقدیر کردہ بود ہمان رسد و احتراز
کن از گفتار او یعنی این مگو اگر اینچنین نشدے و اگر چنین شدے چنین نشدے
تو در کار باش نقد را غنیمت شمر زیرا چہ او می کشاید درے از عمل شیطان و این او
بہانہ جوے است و ترا از کار باز ماندن است۔ کسے گفتہ است ؎

دی رفت و گذشت و باز ناید — فردا آید و اگر نیاید شاید
امروز بنقد وقت خوش باش — رفتہ رفت است انچہ آید آید۔

۲۷ **قولہٗ** وقال ابن عطا فی اوقات البلا یتبین صدق
العبد من کذبہ فمن شکر فی اوقات الرضا وجزع فی
اوقات البلا فہو من الکذابین قال اللہ تعالیٰ الٓمّٓ ۚ اَحَسِبَ
النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ

فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ ۝ ابن عطا گفتہ است در وقت بلا محب صادق از محب کاذب پیدا میشود ہر کہ در وقت آنکہ دوست بر وے نرمی کند خوش میشود و شکر بجا می آرد چون بلا افتد جزع کند و بنالد او عاشق صادق نیست او از ان عاشق است کہ بسیار دروغ گویند تمسک میکند زیرا چہ خداوند گفتہ است آن کسانیکہ ایمان آوردہ اند چہ گمان برند کہ بر ایشان بلائے بیفتد مومنانیکہ از ایشان پیشتر بودند ایمان آوردند بر ایشان بلاہا افتاد خواست خدا این بود تا صادق از کاذب پیدا شود۔

۲۲ **قوله** وقال الله تعالیٰ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِیْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِیْنَ" ہر آئینہ بتحقیق شما را بیازمائیم بچیزے عظیمے بلائے محکمے تا معلوم شود کہ میان شما مجاہد کیست و صابر کیست۔

۲۳ **قوله** "ثم ان البلاء للانسان بمنزلة الدباغ یستخرج الرعونات من الانسان ویصیرہ الی حالت یمکن الاستفادة منه" شیخ میفرماید تحقیق بدان بلا بر اولیا برین ماند چنانچہ چرمے را دباغت بدہند چرم مردار باشد رطوبتہا باوے و پلیدی باوے و او را دباغت بدہند صاف و پاک بکنند تریہا و پلیدیہا بتمام از وے برود آنچنان گردد کہ جلد مصحفے شود بدین مشابہ است بر نفوس کہ ہر کدورتے کہ در وے است و ہر بقاے شہوانی کہ در وے است ہمہ بلائے بود۔ او را صفا کردہ لایق حضرت میکند۔

۲۴ **قوله** "وقال الجنید البلاء سراج العارفین ویقظة المریدین وهلاك الغافلین" وجنید گفتہ است بلا چراغ شناسندگان خدا است چنانکہ شب تاریک پیش یکے چراغ باشد و ہر چیزے را چنانچہ اوست بہ بیند بشناسد ہمچنان عارف بلا بر وافتد چشم او خدا بین گردد و عین

بلا مشاہدہ میلے کند بداند بلا نعمت من اللہ است اگر در نعایم تجلی مشاہدہ است اما در بلا تجلی مخصوصے ومشاہدہ مخصوصے است وطالبان را از خواب غفلت بیدار میکند ایشان میدانند کہ طلب حق بے مقاسات بلیات ومحن وآفات نباشد ایشان باخود گویند مارا از انواع طلاب شمرد واز مریدان خود دانست آنکہ بلا نصیب ما کرد کہ گفتیم چو بلا مشابہہ دباغت است مر نفس راست پس ہمچنین میشود کہ نفس را بلا بیدار میکند از خواب غفلت وآن کسانیکہ خدا را نشناختہ اند وجز اسے این دنیا وحاصل این دنیا در دل ایشان اعتبارے ندارد واین سبب ہلاکت ایشان میشود۔

۲۵ **قولہ** "ان جعفر الصادق رضی اللہ عنہ کان اذا اصیب یقول اللہم اجعلہ ادباً ولا تجعلہ غضباً" از جعفر صادق رضی اللہ عنہ مروی است کہ در نزول بلا گفتے خداوندا این بلا آنچنان کن کہ ادب ما باشد یعنی موجب تمحیص وترقی درجات عند اللہ بود چو صبر ورضا باآن بدہد ہر آئینہ موجب تکفیر ذنوب وسبب کشف جمال محبوب بود۔

۲۶ **قولہ** "وذلک البلاء منہ ما یکون تمحیصاً ومنہ ما یکون تادیباً ومنہ ما یکون عقوبۃ وخذلاناً" آنچہ ما گفتیم این تمام بیان است۔

۲۷ **قولہ** "وقال الحریری البلاء علی ثلاثۃ اوجہ علی الغافلین نقم وعقوبات وعلی المذنبین تمحیص للجنایات وعلی الانبیاء والصدیقین من صدق الاختبارات" حریری گفتہ است بلا بر سہ نوع است بر غافلان ہم انتقام است وعقوبات است حظہا کہ ایشان دانند وہواہائے کہ در آن رضائے خدا وپیغامبر نبود تمام وکمال گرفتند۔

ادابِ درویش بلا

ہر آئینہ انتقام و عقوبت بر ایشان بلا افتاد، چنانچہ قصہ نوح و لوط و شعیب شنیدہ باشی و بر مومنانِ گنہگار نیست کردن گناہان و شستن جنایتہاے ایشان است۔ و بر انبیا و بر صدیقانِ حضرت صدق اختیارات ایشان است یعنی اختیارے کہ ایشان کردہ اند بلا علامت صدق ایشان است، چون علامت صدق باشد مزید باشد و ترقی باشد ایشان قدمے در مقام صبر و رضا نہند بلا بر ایشان اندازند نشان صدق قدم ایشان پیدا گردد۔

۲۸ **قوله** "ولا یمکن الوقوف علی آدابهم و سیرهم الابذکر حکایاتهم" انچه قوم صوفیان را در صبر معاملتے و محافلتے است یکان یکان گفتن عسرتے وارد اما از بعض حکایات ایشان معلوم میشود که هر یکے ازین باب چه نشان میدهند۔

۲۹ **قوله** "وقد سئل الجنید ما فایدة المریدین فی الحکایات قال انها تقوی قلوبهم، فقیل هل فی ذلك حجة من کتاب الله تعالیٰ فقال نعم" از جنید پرسیدند که حکایتهاے سلوک گفتن از هر جنس مرید از چه نفع میکند گفت دلهاے ایشان را در ره طلب و مشقت دیدن در مجاهده قوی میگرداند قوتے میدهد گفتند برین سخن هیچ حجتے از کتاب الله داری گفت آرے۔

۳۰ **قوله** "قال الله تعالیٰ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ" ترجمه آیت اینست هر حکایتهاے که ازان انبیا ما بر تو قصه میکنیم هر یکے از انها است که دل ترا استواری و قوتے میدهد مثلاً قصه موسیٰ بر رسول الله میکند آن مشقتے و مذلتے که او بر فرعون کشید محنتهاے و بلاے که بر رسول الله از قوم او میرسید دل متزلزل و متردد

نیگرود و استوار میشود کہ بر طائفہ ما از ینہا بسیار کردہ اند۔

# فصل ۴۲

۱ **قولہ** "فصل فی ذکر آدابھم فی الرخص قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یحب ان یوتی رخصۃ کما یحب ان یوتی عزایمہ" آنچہ میان صوفیان رخصت است اگر محققان ایشان بدان مباشر شوند بمصلحتے کہ ایشان را پیش افتد از درجہ تحقیق و از عالم حقیقت واپس نیایند۔ پیغامبر فرمودہ است بہ تحقیق خدا دوست میدارد کہ مردم آتی برخصت گردد و مباشر او شود چنانچہ دوست میدارد و مباشرت عزایم را۔ ہرچند کہ میان عزیمت و رخصت تفاوتے باشد اما چو ہر یکے معروف خویش بمحل خویش معمول شود تسویہ آید۔

۲ **قولہ** "وسال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ما بالنا نقصر الصلوٰۃ وقد امنا فقال علیہ السلام صدقۃ تصدق اللہ علیکم فاقبلوا صدقتہ" رسول اللہ در سفر بود بر آنجا کار رسید کہ خوفے از عدو نماند عمرؓ گفت یا رسول اللہ چیست کہ ما قصر صلوٰت میکنیم و حال ما اینست کہ ما ایمنیم از عدو پس رسول اللہ فرمود کہ صدقہ در سفر خدا شما را دادہ است پس شما صدقہ او را قبول کنید مگر این در فتح مکہ بود و رسول اللہ بعد فتح مکہ تا پانزدہ روز در مکہ نماندہ است بغزوے دیگر بیرون آمدہ است۔

در بر آنجا گیاہ

۳ **قولہ** "والرخصت منھل یرد علی المبتدی من المریدین

ویستریح فیه المتوسط من السالکین ویتسع الیه الفائز من العارفین ولا یستوطن فیه المحققون لانه واد متسع الرحل کثیر الافات الاعلی نیت الرحل اضطرارا" رخصت بشابه آب خورے است که بر مریدان فرود می آید یعنی وسعتے بر ایشان میشود و آن سالکے که متوسط است او را اندک استراحتے میباشد و آنکه مرد عارف است فایز است بر اسرار ربوبیت او خود کسے است هر چه خوش آید کند او متشرع است این رخصت او را شریعتے میشود که مردمان را که هر آن راه برود هر چه خوش آید بکند و محققان این را وطن نیسازند قرارگه ایشان نیست این رخصتے پیش آمد بمصلحتے آنرا کردند گذشتند وطن چرا نیسازند زیرا چه این وادی فراخے است که در و آفات بسیار است یکے از آفات همین است که نفس آسان گیر میشود و خوے بد میگیرد نفس بدان ماند که مهار او بدست راکب باشد و تازیانه او بدست راکب تا در راه راست دود و طرفے دیگر میل نکند و در ره رفتن کاهلی نکند و ایستاده نشود فرو د نیاید درین مقام مگر نیت آنکه لابد فرود آید در وان شود۔

قوله فالمرتع فی جانب الحمی یوشك ان یواقع الحمی الا ان حمی الله محارمه" آنکه او گرد حمی میچرد و حمی حدے میکنند چوبے می نهد که درین کسے در نیاید و آنکه او گرد حمی میچرد نزدیک باشد که در حمی افتد و آن موضع ممنوع یعنی رخصت قریب بشتبه است و مشتبه قریب بمکروه و مکروه قریب بحرام پس ابتدا عادت بر رخصت نباید کردن که خوف آن باشد که در مشتبه افتد۔

قوله" وکل من انحط عن درجت الحقیقت وقع فی طرف الرخصت ومن سقط منها وقع فی الضلالت والجهل" هر آئینه هر که از عزیمت فرود افتد در رخصت افتد و هر که از رخصت فرود افتد در ضلالت و جهل

افتد یعنی در مشتبہ و مکروہ و حرام افتد فعلی ہذا بہر زہ خود را برخصت ندہند کہ خوف آن باشد کہ گفتیم۔

**قولہ** "والرخصت فی مذہب الصوفیۃ ھو الرجوع عن حقیقت العلم الی ظاہر العلم وذلک نقص فی حالہم" رخصت براے ضعفا را است کہ ایشان قوام بعزیمت نمی توانند کرد کہ آن حقیقت است بازگشت از مقصد از انجا کہ قصد کردہ اند عبارت از ہجران و حرمان باشد شکم پر خوردن مروم از روے شرع مرخص است طالب مرید چون بسیر خوردن مبتلا شود حقیقت پیشینہ از موارد و قوم محروم گردد گفتہ اند لو ابتلی المرید بکثرت الاکل بکۃ لہ و زحمۃ علیہ۔

**قولہ** "سئل بعض المشایخ عن سوء ادب الفقیر فقال انحطاطہ عن درجۃ الحقیقت الی الظاہر وکذلک قال ذو النون المصری ریاء العارفین خیر من اخلاص المریدین" پیرے را پرسیدند کہ مریدے کہ بے ادب شود حال حکم او چیست جواب داد کہ بے ادبی او فرود افتادن اوست از درجہ اہل حقیقت و ہم ازینجا است کہ ذوالنون مصری گفتہ است ریاے عارفان بہتر از اخلاص مریدان است یعنی عارف را رخصت است کہ او ریاے کند و آن ریا نہ براے ہواے نفس خویش را است آن ریا براے آن است کہ متابعان و مریدان بہ بینند ہمان کنند کہ شیخ کردہ است مثلاً کار عارفان بجاے است کہ زیادتی نوافل و مقاسات شداید و را احتیاجے نماند بلکہ ترفیہ و تلطیف نفس او را مناسب تر و لایق تر باشد و از براے مریدان و متابعان کہ ایشان پس روئی او کنند ہمین کار کنند یعنی احتیاج او بر خود این سختی می نہد این صورت ریا است و لے ریا نیست کہ بہتر از اخلاص مریدان است۔ اینجا این سخن را دو سہ معنی دگر است اما

ریاے عارفان بہتر از اخلاص مریدان

من نمی نویسیم کہ تا ترجمہ دراز نشود۔

حسنات الابرار سیئات المقربین

۸ **قولہ** "وسُئِلَ عن ذنوبِ المقربینَ فقال حسنات الابرار سیئات المقربین" وذوالنون را از گنہ مقربان پرسیدند کہ ایشان چہ گنہ دارند گفت آنچہ ابرار را حسنات است آن سیۂ مقربان است یعنی ایشان آن سیۂ ندارند کہ از مذموم شرع است حسناتِ ابرار سیۂ ایشان است۔

۹ **قولہ** "ورُاِی الجنیدُ بعد موتہ فی المنامِ فقیل لہٗ ما فعل اللہ بکَ فقال وبخنی علی کلمۃٍ سبقت منّی وذلک انّ سنۃً احتبسَ المطر فقلت ما احوجَ الناس الی المطرِ فقال ما یدریکَ ان الناس یحتاجون الی المطر تعلمنی وانی علیم خبیرًا ذھب فقد غفرتُ لکَ" جنیدؒ را بعد نقل او در خواب دیدند گفتند کہ خدا با تو چہ کرد گفت سبب یک سخنے کہ من گفتم مرا سرزنش کرد وآن سخن چہ بود سالے حبس مطر شد یعنی امساک باران شد با حضرت گفتم تا چہ حد مردم بہ باران محتاج اند خداوند تعالی گفت من نمیدانم کہ مردمان محتاج مطر اند کہ من علیم وخبیرام این چہ بے ادبی بود کہ تو گفتی برو ما این گنہ ترا آمرزیدیم

۱۰ **قولہ** "رُوِیَ انّ اباھریرہ رضی اللہ عنہ اتی النبی علیہ السلام فقیلَ ماتَ فلان من اھل الصُفّۃِ وترکَ دینارین او درھمین فقال کیتانِ صلوا علی صاحبکم" ابوھریرہؓ روایت میکند یکے از اصحاب صفہ مرد و دو دینار یا دو درم گذاشت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود این دو داغ اند نماز بگذارند بر وی غرض شیخ ازین دو سہ حکایت این بود کہ حسنات الابرار سیاتِ المقربین درمے و دینارے نگہداشتن از روے شرع مباح است برائے مصلحت دینی را مستحسن امّا بہ نسبت مقربان سیۂ است۔

**قوله** "وقد صح ان في الصحابة رضي الله عنهم من مات خلف مالاً جماً لم ينكر عليه وانما انكر ههنا لانه خالف معناه دعواه" واين معنى صحيح است كه بعضے صحابه رض مرده اند و مالے بسيار گذاشته اند ورسول الله بر ايشان انكار نكرد زيراچه ايشان ابرار بوده اند واين شخص نسبت بمقربان داشت و ديگر فقير زيستے حال او مخالف دعوى او شد۔

**قوله** "الا ترى ان الصلوة طاعة لكن لمن لم يكن محدثا وقرات القران قربة ولكن لمن لم يكن جنبا فمن صلى محدثا او قراء جنبا استحق المقت والعقوبت" نه بينى كه نماز طاعت است حسنه بعينها است ولے مر كسے را كه او محدث نباشد و تلاوت قرآن مستحب و مستحسن مر كسے را كه او جنب نباشد و اگر كسے باين بهم محدث باشد و نماز بگذارد و جنب باشد تلاوت قرآن كند مستحق عقوبت و عذاب باشد۔ فقهارا اينجا اختلاف است

**قوله** "وقال عليه السلام من تشبه بقوم فهو منهم اراد بذلك التشبه بسيرتهم لا ملبسهم" رسول فرموده است هر كه تشبه بقومے ايشان كند نه تشبيه صورت آنكه تشبه بسيرت ايشان كند و معنى ايشان ورو ے نباشد اورا هم از ايشان شمرند وانكه مجرد لباس باشد مباشر بسيرت ايشان هم نه اگر اين تشبه بدوستى ايشان كرده است تشبه لباس هم نسبتے بدايشان برد و اگر ازين لباس خواهد فراخى رزق را او را از ايشان دور تر گيرند۔

**قوله** "لانه روى عنه عليه السلام انه قال من تهيأ للناس بقوله ولباسه وخالف ذلك اعماله فعليه لعنت الله والملئكة والناس" زيراچه مروى است از صلى الله عليه وآله وسلم او گفته است هر كه ساخته شود براے مردمان را بسخن خويش و لباس

خویش وعمل کہ او دارد وسخنے کہ میگوید اعمال او مخالف آنست پس لعنت خدا باشد یعنی از خدا دور و از ملایک دور باشد یعنی از معاملت ایشان دور باشد مثلاً مردے لباس صوفیان کند و آن سخنے کہ صوفیان کنند و آن سخنے کہ صوفیان گویند از مسلک و مقصد آن سخن گوید و او را نہ عمل ایشان نہ حال ایشان جزاے او آن باشد کہ رسول اللہ فرمود۔

۲۵ **قولہ** "ثم ان لہم فی رخصہم آداباً و اخلاقا یحتاج المترخص الی معرفتہا و التمسک بہا لیکون مترسما برسمہم متحلیا بحلیتہم الی ان یبلغ مقامات المحققین و احوالہم" این گفتیم کہ عزیمت و رخصت چنین و چنین است اما این بدان کہ ایشانرا در رخصت ادبے و اخلاقے ہست شیخ آنرا بیان میکند مردے کہ برخص مشغول شود معرفت آداب رخصت ورا لابدی باشد کہ بداند کہ مترسم این طائفہ باشد این سخن زیادتے است شیخ میفرماید الی ان یبلغ زیرا چہ رخصت مبتدی راہم باشد و متوسط راہم باشد و منتہی محقق راہم باشد کارے پیش افتد و بضرورت عملے برخصت کند گذرد۔

آداب المترخص

۲۶ **قولہ** "فمن رخصتہم اتخاذ الصنعت و الاستناد الی المعلوم" ویکے از رخصت صوفیان اینست کہ صنعتے بگیرند صنعتے بکنند و از بادشاہان ویا از کسے دیگر معلومے بستانند و بر آن تکیہ کنند۔

رخصت لاتخاذ الصنعت والاستناد بالعلوم

۲۷ **قولہ** "وادبہم فی ذلک ان لا یتمکنہا لنفسہ بل یجعلہا فی المصالح ولا یزید علی نفقۃ سنۃ لہ ولعیالہ ولمن یمر بہ اقتداءً برسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم رُوِی عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ انہ قال کان اموال

بنی النضیر مما افاء اللہ علی رسولہ مما لم یوجف علیہ المسلمون بخیل و لا رکاب وکانت لہ خاصۃ وکان ینفق منہا علی اہلہ نفقۃ سنۃ وما بقی لہ جعلہ فی الکراع والسلاح والعدۃ فی سبیل اللہ عز وجل" واوب ایشان درین باب اینست کہ معلوم کہ بستانند برائے نفس خویش رافستانند وآنرا تخلیے نکنند مالک نشود وزیادت بر نفقت یکسالہ برائے خود و برائے عیال خویش رانگہ ندارد وہرکہ در مونت اوست زیرا چہ رسول اللہ چنین کردہ است کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ روایت کردہ است کہ اموال بنی النضیر یعنی حاصل مالے کہ از بنی نضیر بودے رسول اللہ برائے اہل بیت راداوے وہرکہ مونت او بودے وباقی برائے استعداد قتال وجہاد بودے وآنکہ درکتاب گفتہ است۔لہ و لعیالہ وآنکہ بودے نہ آنکہ برائے نفس خویش خرچ کردے از ہر جا کہ فقیرے آمدے محتاج غریبے اورا دادے وگفتہ اند مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ودرعہ مرہونۃ ابو شحمۃ الیہودی علی شعیر اخذہ ویقوت عیالہ

۱۸ **قولہ** "ومنہا الاشتغال بالکسب لصاحب العیال او الوالدین" وبعضے از رخص اینست کہ صوفی کسب کند برائے قوت مادر وپدر را۔

الاشتغال بالکسب

۱۹ **قولہ** "وآدابہم فی ذلک ان لا یشغلہ ذلک عن اداء الفرائض التی اوجبہا اللہ تعالی علیہ فی اوقاتہا ولا یراہ سببا للرزق بل ہو معاونۃ للمسلمین" واداب درباب کسب اینست باید کہ اینچنان باشد کہ در اداے فرائض ہمچنانکہ اداے او مطلوب است مزاحمتے وخلل نشود واین نداند کہ آنرا سبب رزق سازد یعنی اگر نکنم خدا رزق ندہد

بلکہ چنانکہ کسے در کار مسلمانان معاونتے بکند از ان قبیل واند۔

۲۰ **قوله** "ولا يشتغل بذلك اكثر اوقاته بل يجتهد ان يجعل اوقات كسبه من وقت الضحوة الى آخر وقت الظهر ثم يرجع الى صحبته فيصلى معهم الخمس الى الضحوة المقبلة من الغد وان فضل من كسب عن نفقة شئ اثر به اخوانه واهل صحبة" صوفی کہ بکسب مشغول باشد باید کہ ہمہ وقت خویش بکسب مصروف نکند از اول وقت چاشت تا آخر وقت ظہر مشغول باشد یعنی او را در اول وقت او تا چاشت فارغ بیشود و آخر وقت ظہر نماز بین الصلوتین و او را و نماز دیگر و اوابین بداں مشغول باشد و درین اوقات صحبت ہم با طایفہ صوفیان باشد و باقی وقت تا بامداد ہم با صوفیان باشد ہم با ایشان بگذراند و ہم با ایشان بخواند و انچہ فاضل از خرچ عیال ماند آنرا ایثار برادران صحبت بکند۔

کسب

۲۱ **قوله** "ومنها السوال وآدابهم فى ذلك ان لا يسئل الا وقت الحاجت قدر الكفايت لمن يمونه ولا يبذل ماروحه لمن يهون عليه رده" و بعضے از رخص صوفیان خواست است و اداب ایشان درین باب اینست کہ خواست نکند مگر بوقت حاجت بقدرے کہ سد جوع شود پس حد جوع اینست کہ قوام بنیہ براں باشد کہ وست مونت او باشد مثلاً چنانکہ ولد صغیر و مادر او آبروے خویش نزد از کسے کہ رد کردن او بر او آسان باشد۔

السوال و وجہ

۲۲ **قوله** "قال النبى صلى الله عليه واله وسلم اذا سألت فاسئل الصالحين ويتلطف فى السوال من غير تواضع" رسول اللہ میفرماید اگر ترا احتیاج بخواست افتد پس از صالحے بخواہ کہ او ترا بخواری رد نکند دور خواست تلطف کند یعنی بنرمی بخواہد تواضع سخت نکند کہ خود را خوار گرداند

چنانچه رسم گدایان این زمانه ما است۔

۲۳ **قوله** "فقد روی عن النبی علیه السلام قال لعن الله فقیرا تواضع لغنی من اجل ماله" از رسول الله مروی است که او گفته است خدا لعنت کرده است فقیر برا لعنت بران فقیر باد که توانگر برا به سبب توانگری او تواضع کند۔ این سخن در حق ستدگان است که اہل غنا و اہل دنیا را سبب غنا لے ایشان تواضع کنند اگر تواضع از سبب آنست که ہر یکے را بر اندازهٔ او رعایت باید کرد تا نظرت دل او شود شاید۔ رسول الله فرموده است نحن معاشر الانبیاء امرنا ان انزل الناس علی قدر مراتبهم۔ ما گروه پیغامبرانیم ماموریم برین که مردمان را بر حسب مرتبهٔ ایشان فرود آریم بادشاه و وزیر و آنکه بدیشان نسبت وارد براندازهٔ ایشان فرود آرند صلاح علما براندازهٔ ایشان۔

۲۴ **قوله** "روی عن جعفر صادق رضی الله عنه وارضاه" این دو سه بیت از جعفر صادق روایت کنند۔

۲۵ **قوله** "شعر

لا تخضعن لمخلوق علی طمع فان ذلک وهن منک فی الدین"

بر مخلوقین بر طمع خوار مشو زیرا چه آن خواری دین تست۔

"واستغن الله عن دنیا الملوک کما استغنی الملوک بدنیاهم عن الدین"

از دنیار ملوک بخدا بے نیاز شو چنانچه ملوک بسبب دنیا از دین مستغنی شده اند همچنان تو بدین خود از دنیاے ایشان مستغنی شو۔

"واسترزق الله مما فی خزاینه فان ذلک بین الکاف والنون"

رزق از خدا خواه از آن مالے که در خزاین اوست آنکه در خزاین اوست میان کاف و نون است از ہر چه کلمهٔ کن گوید تا از عدم بوجود آید۔

۲۶ قوله "وما یحصل من سواله لایدعه فی ملکه بل یسلمه الی عیاله لیفرغ قلبه من شغلهم ولا ینفقه بالاسراف ولا یجعل ذلك عادة ومعلوما له" وآنچه از خواست او حاصل شود او را در ملک خویش نگذارد یعنی البته خرج کند و آنرا بعیال خویش تسلیم کند خرج نه کند باسراف و آن خواست را عادت نگیرد و آنرا معلوم معین خویش نگرداند هر بار این کار نکند۔

۲۷ قوله "ومنها الاستدانة ثقة علی الله عز وجل" و بعضے از رخص صوفیان این است که بوقت حاجت دینے بستانند بنا برین که به خدا ثقه دارند از غیب برسد از ان فرو آرند بایزید و یحیی معاذ رازی و ابوبکر وراق از ایشان مروی است که ایشان دین استده اند و خواجه ماهم استدے۔

۲۸ قوله "وادبهم فیها ان یکون ذلك المصالح الاخوان عند الضرورت ولا یغفل عن الاهتمام بالتوجه والاداء" و ادب ایشان درین باب اینست براے مصالح اخوان باشد درمانده را یاری کند و از توجه آن که البته باید داد و اداباید کرد و البته غافل نشود۔

۲۹ قوله "روی عن النبی علیه السلام قال من ادان دینا وهو ینوی اداؤه وقضاؤه ومات ولم یترك وفاء قضی الله لغریمته یوم القیمت" از رسول الله مروی است که رسول الله فرموده است هر که دینے بستاند و البته بهمت و قصد دل خویش نیت فرو د آورد ن دین دارد و اتفاق تقدیر برین افتد که او بمیرد و دین ادا نکرده باشد خداوند سبحانه فردا آمنا خصمان او را خوشنود کند۔

۳۰ قوله "ومنها حمل الزاد فی الاسفار وادبهم فی

ذلک ان لا یبخل بہ علی من فی صحبتہ ممن یحتاج الیہ" و بعضے از ان رخص صوفیان اینست کہ در سفر توشہ برابر بردارند و ادب درین باب اینست کسیکہ در صحبت او باشد از و ندارند۔

۳۱ **قولہ** "روی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی سفر فامر ان ینادی الا من کان معہ فضل زاد فلیفد بہ من لا ظہر بہ و ذکر من الاصناف ما ذکر حتی ظننا انہ لیس لنا فی فضل الذی فی اید ینا حق لیس لغیرنا" رسول اللہ در سفر بود آنجا فرمود اصحاب بدانید ہر کسیکہ توشہ زیادہ است کسے را بدہد کہ او توشہ ندارد و کسے را مرکبے زیادہ است کسے را بدہد کہ او را مرکبے نباشد آنقدر رسول اللہ فرمود کہ ما دانستیم کہ آنچہ بر ما فضل است ما را در ان حقے نیست۔

۳۲ **قولہ** "و منہا الحج عن الغیر بالاجرت" و بعضے از صوفیان رخصتہا اینست کہ از جہت دیگرے حج کنند و مقابلہ آن اجرتے بستانند۔ آرے نیکو کارے است اگرچہ ثواب او خواہد برد از جہت کسیکہ حج کردہ است اما آن ودیدن واپوشیدن و آن سر برہنہ گشتن و آن مناسک بجا آوردن و عرفات ایستادن و آن لذتے کہ دران حالت است آن مخصوص ذات اوست اگرچہ ثواب او خواہد بردن از جہت کسیکہ حج کردہ است۔ بدان ماند ترا یکے مشخے دہد مثلاً مجنون چیزے بدست نو دہد کہ این را ببر بدست لیلی برسان ہر چند کہ این از جہت مجنون رفت و لیلی بران مجنون باشد اما چشم او کہ بناظرہ جمال لیلی آسودہ و نظر بر قد و بالا و سینہ و کمر او و لب و دندان و خندہ او ہمین تناول محظوظ است بدان شنیدہ این بیت را بیت

اے پیک نامہ بر کہ خبر میبری بدوست اے کاشکے بجاے تو من بودمے رسول

۳۳ **قولہ** "و ادبہم فیہ ان لا یفعل ذلک الا عند الضرورت

قوله ثم یجعل نفقة فی ذهابه و ایابه من ذلك لا من السوال ولا من الاوقاف" و ادب در آنکه از جهت دیگرے حج کند این است که این نکند مگر بضرورتے و ضرورت این است که مضطر شده باشد بدست کسے صاحب قوتے از دست او خلاصی و نجاتے میسر نیست مگر آنکه از جهت او بر وے حج کند و بگوید او را که من میروم و از تو حج میکنم یا آنکه او قاهر و غالب است بقهر و غلبه میفرستد و آنکه مرد فقیر باشد برائے قوت خود را و قوت عیال را حج کند از جهت دیگرے شاید - این نوع بسیار باشد - و این نفقه خرچ در رفتن کند و باز گشتن کند و این نفقه که بستاند و از اوقات آنجا فرود آید و از ان اوقات که باشد نستاند نخورد یا خواست کند که بخورد که این نوع نکند

۳۴ قوله "قال النبی صلی الله علیه و سلم من حج عن میت کتب للمیت حجة والحاج براة من النار" شیخ این حدیث را طریقه سوال جواب میفرماید گوئی کسے پرسد که شاید از جهت دیگرے حج کند شیخ میگوید آرے روا است زیرا چه از رسول الله مروی است هر که حج کند از جهت مرده نوشته شود حج او و آنکه حج کرده است او را بیزاری از آتش دوزخ باشد - هر چند اینجا از جهت میت گفته است و آنجا حج با آخرت است و لیکن اینقدر ثابت باشد که از جهت غیرے حج کردن شاید و آنکه برائے حاج را برات من النار میشود من این سخن بالا گفته ام -

۳۵ قوله "ومنها الاسفار للدوران فی البلدان و ادبهم ان یجعل قصده فیها زیارت اخ او استحلال حق او طلب علم ثم یحصل فی سفره غرضه" و بعضے از رخص این است که سفر کنند برائے آنکه در شهر بگردند و ادب درین باب اینست که صوفی صالح برادر دینی باشد مقصود زیارت او بود یا کسے را بر وے حق باشد برائے بحلی آن حق را بر دیا برائے

قوله (margin)

والاوقاف (margin)

الاسفار للدوران فی البلدان (margin)

ادب رخص

طلب علم باشد در شهرے کہ اوست آنجا عالمے نیست در شہرے کہ عالم است برائے
طلب علم وران شہر رود بعد ازان درین سفر خویش غرض حاصل کند یعنی استحلالے
وزیارتے وتحصیل علمے نیکو سخنے است کہ شیخ فرمود اما اگر برائے استحلال وآن
خود فرض باشد اما این سفر در دوران فی بلدان نباشد بلکہ فرض باشد این
سفر نیست کہ ہمچو فرض حج مہاجر زیارت رسول اللہ است اگر مجرد دوران فی بلدان
و در ضمن آن ہمچنین کارے ہم ہست طلب علمے وزیارت صالحے وجہ توجہے باشد

۳۶ **قوله** "ومنها القيام والحركت فی السماع وآدابهم فی
ذلك الوقت ترك المداخلة والمزاحمت مادام الوقت
جدا واذا كان طيبة يجوز ذلك على سبيل المساعدت
والفسحت والمطايبة عن غير تساكن ولا اظهار حال"

و این تمام در آداب سماع بالا رفتہ است۔

۳۷ **قوله** "ومنها المزاح وآدابهم فی ذلك مجانبت
الكذب والغيبت والمحاكات والسخر والاستخاف ومايذهب
بالمروت" وبعضے از رخص صوفیان مزاح است کہ سرور ایشان مرتضیٰ است
رضی اللہ عنہ واو مزاج بود وادب آن درین باب اینست دروغے نگویند
وغیبتے نکنند غیبت خود از قبیل مزاح حرام است بدتر از زنا است ویکدیگر
حکایتے نکنند وسخرے نکنند بیان واقع مزاح خوبے کنند واستخفاف ہمچنین
نکنند کہ میان مردمان خوار شوند وآنچہ مروت ببرد آنجا سخن نکنند یعنی نہ مروت قایل
بودند مروت آنکہ در باب او کردہ اند مزاح۔

۳۸ **قوله** "وقال النبی عليه السلام ان الله لايواخذ
المزاح الصادق فی مزاحه" ورسول اللہ فرمودہ است خدائے تعالیٰ

---

عہ۔ این عبارت را کہ در قوسین است کاتب نسخہ منقول عنہ در کتابت نیاوردہ۔ از کتاب اداب المریدین نقل کردہ شد۔

(حاشیہ:) القیام والحرکت فی السماع — المزاح

نگیرو آن مزاح کنندہ را کہ در مزاح خود صادق باشد یعنی سخنے راستے گوید کہ خاطر مردمان دران خوش شود۔

۳۹ **قوله** "وعن علی ابن ابی طالب کرم الله وجهه انه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یسّر الرجل من اصحابه اذا کان یراه مغموما بالملاعبة" واز علی رضی الله عنه مروی است که او گفته است که رسول الله را این صفت بود که اگر کسے را غمگین دیدے بمزاح اورا خوش کردے۔

۴۰ **قوله** "ویکره الاکثار منه خاصةً لذوی الهیبات فقد قیل لا تمازح الشریف فیحقد علیك ولا الدّنی فیجری علیك" ومزاح بسیار کردن مکروہ است کہ اکثر اوقات خود را بہزل دہد و این کار مردم سبک طبیعت است خصوصاً مردمانے کہ سر باشند و باہیبت و وقار زیبند مرد بزرگ مزاح نکند و بر شریف طیبت مکن زیرا چہ او بر تو کینہ خواہد گرفت و بر دنی طیبت مکن زیرا چہ او بر تو شوخ خواہد شد۔

۴۱ **قوله** "وکان النبی صلی الله علیه وسلم لا یلتفت الی اصحابه مخافة ان یراهم یمزحون فیشوشون" وگفته اند از رسول الله مروی است کہ او را استاد چپا طرف اصحاب ندیدے خوف آنکہ نشاید ایشان در مزاح باشند و از من شرمندہ شوند ایشان بدانند کہ رسول الله می دید و در تشویش افتند کہ یحتمل برضائے او نبودہ باشد۔

۴۲ **قوله** "وکان بعض اصحابه رضی الله عنه رمد وکان یاکل التمر فقال له النبی علیه السلام اتاکل التمر وبک رمد فقال یارسول الله انما اُکُلُ بالجانب السلیم فضحک" شخصے عه چشم درد داری وخرما میخوری یعنی زیانکار است او گفت یارسول الله بطرف چشمے میخورم که درد نمیکند این سخن او بمطایبه گفت رسول الله را خوش آمد تبسم کرد۔

۴۳ **قوله** "ومنها اظهار العلوم الذی لا یبلغ استعمالها واد بهم فی ذلک طلب الافادت والنصح والارشاد" وبعضے از رخص بعلم علمے است که دردین چندان نفعے ندارد چنانچه بعلم منطق وریاضی واقلیدس وادب ودران باب این باشد شاید که ازان کسے را فائده برسانیم وارشادے ونصحے شود بدین که این علم را دانستم وچندان دردین بکار نمی آید بلکه زیانکار هم هست۔

۴۴ **قوله** "قال النبی صلی الله علیه وسلم نضر الله اِمرءً أسمع مقالتی فوعاها فادّاها کما سمعها فرُبَّ حامل فقه غیر فقیه ورُبَّ حامل فقه الی من هو افقه منه" رسول الله فرموده است رحمت خدا بر مردے باد که گفتار مرا بشنود وآنرا یاد گیرد نگه دارد پس چنانچه شنیده است همچنان برویگرے ادا کند زیراچه شاید مقالتے که این شنید ومعنی آن دانست

---

عه۔ درمیان الفاظ "شخصے" و "چشم" کاتب نسخه منقول عنه چند الفاظ را درکتابت نیاورد وعبارت را ناتمام گذاشت۔

اظهار العلوم الذی لا یبلغ استعمالها

بفہم خود آنرا بدیگرے رساند کہ آن شخص ازین فقیہ تر باشد پس او معنی دیگر فہم کند و ازاں استنباطے کند۔ این حدیث برائے آنرا آورد اگرچہ علوے ہست کہ بران درین چندان نفعے نیست اما ذہن مردم اطراف علوم را حاوی میشود بسبب آن دانا تر میگردد پس نصح و ارشاد حق او ات و فہم معنی ہم بدو نسبت دارد۔

۲۵ **قولہ** "ومنہا لبس المرقعات المعمولة وآدابہم فیہ مجانبة الشہرة منہا ولا یضیع اکثر اوقاتہ بالاشتغال بہا وتلفیق بعضہا الی بعض والتجاوز فی ترتیبہا فان ذلک تفویت الوقت بلا فائدة دینیة ولا دنیویة" و بعضے از رخص پوشش مرقعہائے کہ در ان عمل بسیار شود یعنی از ہر جنس پرکالہ درو بخیہ میکنند و در جمال و بہائے میباشد در پوشش صوفی ادب درین باب اینست کہ پوشندہ را قصد شہرت نباشد و اگر وقت خود بہ بخیہ زدن او و برعایت مرقعات او مشغول نباشد و البتہ خواہد کہ مرتب و مرفہ ماند و درین کار ضائع کردن وقت است کہ درو ہیچ فائدہ دینی نہ بلکہ زیانکار۔ از کلام این معلوم میشود کہ این در باب گاہے است او خود بدست خویش بخیہ میزند و در تزئین و تحسین آن میکوشد اگر شخصے او را بخیاطی دہد و مقابلہ آن اجرتے دہد او میکوشد ازین دائرہ خارج باشد۔

۲۶ **قولہ** "وکان المشایخ اذا رأوا الفقیر تجاوز فی تزئین مرقعتہ ولباسہ اذدروہ حتی قال بعضہم لما فقدوا الفایدة عن بواطنہم اشتغلوا بالظواہر وتزئینہا" رسم پیران

آن بود ہر کہ را می دیدند در آراستن مرقعہ مبالغتے کردہ است بر وعیب میگرفتند تا آنکہ بعضے ہمچنین گویند کہ این طائفہ اند کہ فایدہ باطن را گم کردہ اند و بہ آراستگی ظاہر مشغول شدہ اند۔

۴۷ **قولہ** "و رای النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم علی بعض الوفود ثیابا رثۃ فقال الک مال قال نعم قال فلیلبس و یستحب فی ذلک التوسط" و رسول اللہ بر بعض مردم جامہ کہنہ پارہ دید پرسیدش دگر داری گفت آرے گفت او را اسپس بپوش۔ ازین سخن مقصود این آمد کہ مردم متوسط باشد نہ پارہ سخت پارہ پوشیدہ و نہ آراستہ سخت آراستہ میانہ پوشد روا باشد۔ قال عمر رضی اللہ عنہ ایاکم و ثیاب المشہورات عمر فرمودہ رضی اللہ عنہ بپرہیزید از پوشش جامہ ہا کہ دران شہرت باشد و آن جامہ کہ از تنگ فرود افتادہ باشد غرض عمر ازین گفتار توسط است۔

معانقہ

۴۸ **قولہ** "و منہا المعانقۃ عند الملاقات و تقبیل بعضہم بعضا و آدابہم فیہ ان یکون ذلک مع اشکالہم و جنسہم و اہل الانس منہم" و بعضے از ان رخص اینست کہ چو ملاقات شوند یکدیگر کنار گیرند بعضے مر بعضے را بر پیشانی یا بر کتف یا بر دست یا بر رخسارہ یا بر سینہ بوسہ زنند و ادب درین باب اینست آنکہ مثل او باشد جنس او بودہ باشد ہر دو شیخ باشند یا مرشد یا ہر دو طالب و مرید۔

۴۹ **قولہ** "روی عن الہیثم بن التیہان انہ قال لقینی النبی صلی اللہ علیہ و سلم فی بعض طرق المدینہ فعانقنی و قبلنی" از ابو ہیثم تیہان مروی است کہ رسول اللہ در راہے از راہ ہائے مدینہ مرا دید کنار گرفت و بوسید این کنار گرفتن رسول اللہ بدان ماند کہ بزرگے مر کوکک

خویش را بیند او را از شفقت کنار گیرد و ببوسد و شیخ ہم برائے این آوردہ است کہ رسول اللہ کنار گرفتہ و بوسیدہ اند۔

۵۰ **قولہ** "وسئل عن النبی صلی اللہ علیہ و سلم عن اصل المعانقۃ فقال اثبات المودت" رسول را از سر معانقہ پرسیدند کہ معانقہ چیست رسول اللہ گفت برائے اثبات دوستی است۔ وقتے اینجا سخنے گفتہ بودم دو دوست ہر یکے خواہد با دوست خود یکے گردد و آن یکے شدن میسر نہ صورت آن این باشد کہ ہر یکے کنار میگیرد گوئی برین اشارت میکند کہ من میخواہم با تو یکے گردم کُل بکلک ممزوج و متحد۔

۵۱ **قولہ** "ومنہا حب الریاست وآدابہم فیہ ان یعرف قدر نفسہ و یحفظ حدہ و لا یتمنی فوق قدرہ ولا ینزل الا فی منزلتہ" و بعضے از رخص صوفیان اینست کہ ایشان سروبزرگی را دوست دارند۔ مرا ازین قسم عجبے تمام است یعنی ہست میسر کسے را کہ خدائی خدارا مالک شود لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہیچ نبی مرسل و ولی مقرب را نیست فعلے ہذا اول فقر نیستی و واماندگی و بیچارگی نابودگی نامرادی وظیفہ تو شد و عزت و کبریا و عظمت و شان رب العظیم آمد آنکہ این حب ریاست نہ آنکہ طلبے است و مجنے است کہ تاشبے از ذلیل حکایت رسول اللہ شنیدہ کہ بروے چہ ذل و چہ خواری گذشت و پیغامبران دیگر را چہ گوییم و آنرا کہ قطب عالم نامند مردمان دیدہ اند و رباز ار سنگبازی و بوزنہ بازی میکنانند۔ حاصل این آمد ہر کرا حب ریاست در سر است سنگ بازی از حقیقت کار اوست و آن ادبے کہ شیخ بیان میکند بر عکس قصہ است زیرا چہ میگوید و ادابہم فیہ ان یعرف قدر نفسہ و ہر کہ قدر نفس خویش دانست ہرگز خطرۂ حب ریاست در خاطر او نگذرد و آنکہ اندازۂ خویش را نشناسد و بر تراز

حب الریاست

اندازۂ خویش آرزوے بکند این کسے است کہ خدا را شناختہ است و اندازۂ خویش ندانستہ است۔ پیش من این سخن بود کہ از رسول اللہ مروی است۔ آخر ما یخرج من رؤس الصدیقین حب الجاہ" مردمان میگفتند با خواجہ کہ با صاحب جاہ صدیق چونہ خوانند خواجہ جواب فرمود کہ صدیق نام نہادہ اند باعتبار ما مول یعنی بعد از انکہ این برود آنگہ صدیق شود دوم جواب فرمود کہ صدیق نام جاہ را از توجہ گرفتہ اند چنانچہ وجہ را از مواجہ و بعضے صوفیان گفتہ اند ہم در عوارف است کہ من و تو توجہ خلق را و اقبال ایشان را بسوے خویش دوست میدارم نہ براے آن دوست میدارم کہ من صاحب جاہے و مقبولے در دنیا باشم من براے این دوست میدارم کہ قبول خلق علامت قبول حق است یعنی آرزوے کہ اقبال خلق را دارد و از سر او برود او صدیق است آخر چیزیکہ او از سر او برود این رود اینجا سخن بسیار گفت و شنیدا است نمیگویم تا ترجمہ دراز نشود۔

۵۲ **قولہ "فقد قیل ینبغی للعاقل ان لا یرفع نفسہ فوق قدرہ و لا یضعہا عن درجتہ"** گفتہ اند مر عاقل را کہ برتر از منزلت خویش آرزوے نبرد و اگر از منزلت خویش آرزوے اخراوی باشد یا کار خود بجاے رساند کہ از ان برتر منزلتے نماند و منزلتے خود را از درجۂ خویش فرود نیارد ؎

گر من زمے مغانہ مستم ہستم
..............................
بر من ہر کس گمانے دارد    من زان خودم چنانچہ ہستم ہستم

عاقل آن نکند کہ فعلہ از درجۂ خود فرود افتد۔

۵۳ **قولہ "وقیل ارتفاع الجاہل فضیحۃ کارتفاع المصلوب"** و گفتہ اند جاہل کہ خود را بر آرد بدان ماند کہ چنانچہ یکے را بر دار نہند لطیفہ ایست۔

---

؎۔ این رباعی است کاتب نسخہ منقول عنہ مصرعہ ثانی را در کتابت نیاورد و مصرعہ سوم را ناقص نوشت۔

منجمے را بردار نهادند کسے پرسید تو مرد منجمی این ندیده بودی در نجوم خود گفت ارتفاع دیده بودم این ندانستم که مرا بردار خواهند نهاد.

۵۴ **قوله** "وقیل الخمول خیر الجاهل من النباهة لان الخمول ستر لمعایبه والنباهة نشر لمثالبه" وگفته اند که خمول بر مرد که نام او میان مردم نباشد سازوارتر است جاهل را و اگر نه فضیحت شود زیرا که خمولت پرده است مر عیب را و اورا شهرت سبب فضیحتی آن معیوب است.

۵۵ **قوله** "ولا یطلب مالا ینال فان ذلک تضیع ما فی یده" انچه دریافت در وسع مردم نیست آن را نطلبند زیرا چه آنچه نقدے که او دارد تضیع آن نقد وقت اوست مثلاً چیزے از تو فوت شد و اورا کے فایت میسر نه و تو نشسته غم آن چندان خوری که نقد وقت را هم در معرض فوت اندازی

بیت

دی رفت و گذشت و باز نیاید | فردا آید و گر نیاید شاید
امروز بنقد وقت خوش باش | رفته رفته است هر انچه آید آید

اما اینجا سخنے هست هر چند که اهل حمیت دانسته اند محقق ایشان است که بنده را برون آمدن از انیت خود در حیز استحاله است مقید آن همه وقت می نالند و می زارند و خواهشے میکنند تا آنکه یکے میگوید.

شعر

بینی و بینک انی ینازعنی | فارفع بجودک انی من البین

اینجا سخنے گویند در قول الله که وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ کسے را گویند که بمقصود رسیده و بیشتر ره ندانسته هم بر آن قرار گرفته شفع چرا میگویند اورا زیرا چه او مثلے نظیرے دارد و وتر عارفے نا همت را گویند هر چند که میدانند که این در را چنان محکم بربسته اند که هرگز این همه هواره سر بر آن در میزند و باز گشت ره ندانند و پیشتر را هم ره نه پس طاق ماند و تنها ماند له مثال و نظیر وقتے کسے گفته بوده است.

بیت

نے حال بماند وقت نے ذوق مقام　　نے ماندم من نہ او ہمہ گشت عدم

۵۶ قوله "وقیل من اقتصر علی قدره کان ابقی لجمال وجهه" وہمچنین گویند ہر کہ بر قدر خویش ماند او جمال روے خود بطریق بہتر نگہداشت۔

۵۷ قوله "وقال بعض المشایخ آخر آفت یخرج من قلوب الصدیقین حب الریاسة" این سخن بالا گفتہ ام۔

التقرب الی السلاطین

۵۸ قوله "ومنها التقرب الی السلاطین والدخول علیهم وادبهم فیه ان لا یسکن الی مدح المادحین ولا یغتر بقولهم وان مدح بخلاف ما یعرفه من نفسه اعرض عنه وقال الله تعالی ذمًّا لمن احب ان یحمد بما لم یفعل یُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ" وبعضے از رخص اینست کہ صوفیان بر بادشاہان درآمدہ اند وقرب ایشان اختیار کردہ اند وادب درین باب اینست کہ بسبب قرب بادشاہان مردمان اورا مدح کنند بدل ازو اعراض کند زیرا چہ خداوند گفتہ است تعالی وذم کردہ است آن مردم کہ ایشان خوش شوند بمدح چیزیکہ در ایشان نیست پس تو گمان مبر کہ ایشانرا نجاتے از عذاب باشد۔

۵۹ قوله "وفی ذلك دلیل علی انّ من احب ان یحمد بما لم یفعل لم یاثم غیرانه مخوف ولیقل عند ذلك اللهم اجعلنی خیرمما یظنون واغفرلی مالا یعلمون ولا تؤاخذنی بما یقولون" ودلیل کند برین کہ کسے را مدح کنند بچیزے کہ اوست درین داخل نباشد اما این قدر ہست کہ این نوع از قبیل مخوف باشد در آن محل با دل خویش این گوید اے

---

؂ کاتب نسخہ منقول عنہ ہمین طور نوشتہ است۔

بار خدا مرا بگروان بہتر از آنکہ ایشان گمان میبرند و بر معاملتے کہ ایشان مطلع نیند آنرا تو بیامرز تو بپوش و آنچہ ایشان میگویند تو براں مرا مگیر شاید فرو آمنا و صدقنا اعمال صالحہ را بمقابلہ قبول خلق و مدح مادحان گیرند مرد عاقل بے جزا ماند گویند جزاے شما هم در دنیا دادیم۔

۶۰ **قوله** "روی عن علیؑ ابن طالب رضی اللہ عنہ انہ سمع مدح مادح لہ فقال انا دون ما اظهرت وفوق ما اضمرت" کسے مرتضیٰؑ را مدح میکرد گفت من فرود تر از آنم کہ تو اظہار کردی و برتر از آنم کہ آنہا را تو نہاں کردہ داشتی مگر آن مادح جبز در دل داشت غیر آن کہ اظہار کردہ است سبب آن مرتضیٰؑ این سخن فرمودہ است و ہمچنین گویند مگر مادح کسے از اہل کتاب بود و در بعضے تواریخ ہمچنین مگر عثمان رضی اللہ عنہ مدحے کرد گویم انچہ کلی درین باب بود شیخ مصنف طرف آن اشارتے بکرد تقرب سلاطین نشاید مگر براے این مصلحت کہ امورے کہ از آن عباد اللہ است بہر تدبیرے کہ واند دستگیری آن درماندگان کند و کارہاے ایشان را بکفایت رساند چنانچہ شاعرے گفتہ است ؎

سایۂ خورشید سواران طلب    رنج خود و راحت یاران طلب

مگر چیزے ازین نوع شیخ بالا گفتہ است ہمبدان کفایت کرد آنجا گفتہ است وکان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم یاخذ مدکا کافرا۔

تعبیر السفہاء من النفس

۶۱ **قوله** "ومنها تعییر لسفهاء باسلاء فهم فی حال صحو والادب فی ذلك ان لا یکون الا فی مقابلة سوء ادب وتکون تعریضا لا تصریحا" و بعضے ازان رخص این است کہ صوفیان برنفس وجہال را

---

؎ کاتب نسخہ منقول عنہ عبارت ہمیں طور غلط نوشتہ است۔ غالباً مراد حضرت مترجم این است کہ صوفیان برنفس جہال عیب نکنند بلکہ اگر ضرورت پیش می آید بر کبہا کہ اسلاف ایشان میکردند تعریض میکنند۔

عیب و اسلاف اکساب ایشان کنند مردمان کارهائے کنند که آن نسبت به اہل تصوف ندارد
و آباو اجداد ایشان اکسابے و اعمالے دارند که میان مردمان آن کسب معیوب و مطرود است این سفہا را
بدان عیب کنند صریح نگویند ہمین قدر گویند که تو از جنس ایشانی و نسب تو بدیشان باز میگردد۔

۴۲ **قوله** "روی ان نفراً من الیهود حضروا عند رسول الله صلی الله علیه واله وسلم وآذوه ونقصوا دینه فاشتد علیه فانزل الله قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ الایة فقال النبی علیه السلام یا اخوان القردة" مردمانے از یہود بر رسول الله آمدند و رنجانیدند و عیب دین او کردند بر رسول الله این سخت دشوار آمد این آیت در شان ایشان نازل شد خبر دہم شمارا به شرے که بدیشان رسد بدتر از آنست که ایشان کرده اند صریح نکرد و گفت ایشان ترا رنجانید ند برائے ایشان را شرے ازین بیشتر است چنانچه ابو ذرؓ غفاری پیش عثمانؓ در ایام خلافت او نشسته بود مال عبدالرحمن بن عوف پیش عثمانؓ برائے قسمت میراث آوردند عثمانؓ گفت این مال گذاشتن ہم بد نیست زیرا چه ورثه او را کار آمد کعب احبار چند سخنے موافق عثمانؓ گفت ابو ذرؓ غفاری عصا بر سر کعب چنان زد که شکست و این سخن گفت یا ابن الیهودیه اتمدح ما ذنبه و رسول الله یہود را اخوان قرده و خنازیر خوانده بدین نسبت مدمته که طایفه ایشان مسخ شده اند بوزنه و خوک گشته اند۔

۴۳ **قوله** "ومنها اظهار الطاعات والعبادات وادبهم فی ذلك ان یکون اظهارها لیتادب به المرید او یقتدی به مبتدی ولا یلتفت الی قبول الخلق وردهم" بعضے از ان رخص اینست که صوفیان عبادتے که کنند و بقصد اظهار کنند و ادب آن درین باب این باشد

اظهار الطاعات والعبادات

کہ مریدان و مسترشدان و معتقدان کنند کہ ایشان میکنند و این در باب کسے است کہ او بقصد اظہار میکند اما اگر کسے است کہ او ورد ے دارد بسبب آنکہ آن ورد او ظاہر خواہد شد ترک نیارد اظہار او قصد ے نیست اما چہ کند او را کار خود باید کرد فضیل عیاض فرمودہ است کہ ترک عبادت کردن از سبب خلق کہ خلق نبیند ریا است، و عبادت کردن برائے آنکہ خلق بدانند و بداں معتقد شوند کفر است، این معاملت بیان جملہ صوفیان است کہ ورد وقت خویش را از سبب خلق ترک نیارند و از سبب خلق نکنند۔

۷۲ **قولہ** "سئل النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عن الجہر فی القرآن و الاختفا فقال اِن تُبدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا ھِیَ، الایۃ قلتُ ھذا فی الفضایل، والنوافل فاما الفرایض فلا خلاف بین اھل العلم اِنّ اظہارھا اولیٰ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الجاھر بالقرآن کالجاھر بالصدقۃ، والمستر (بالقرآن کالمستر) بالصدقۃ" رسول اللہ را از قران جہری پرسیدند گفت اگر عملے نیک را اظہار کنند نیکو چیزے است منعے ممنوعے نیست، و اگر نہان دارند آن است کہ امکان نہاں است آن بہتر است یعنی ہر دو بہتر است این گفتار و اخلاقے کہ گفت در نوافل است اما در فرائض بہتر از اظہار نیست، زیرا چہ بنائے او بر اشتہار شدہ رسول اللہ فرمودہ است آنکہ قرآن را بلند خواند بدان ماند کہ کسے صدقہ را آشکارا بدہد و آنکہ قرآن را پنہانی خواند بدان ماند کسے صدقہ را پنہانی دہد و در ہر دو باب وسط مطلوب جہر برائے آنکہ مردمان دانند کہ او تالی و قاری است مذموم جہر بقرات مگر برائے آنکہ در گوش کسے افتد او را

ع ے این الفاظ درمیان قوسین را کاتب نسخہ منقول عنہ در کتابت نیاوردہ۔

فہم معنی و ذوق کلام و ہد مستحسن باشد و نیز برائے آنکہ اثر او در دل او افتد و اداے حروف از دل را گرم کند این نیز مستحسن و مستحب باشد۔

التبرز للنزهت

۷۵ **قوله** "ومنها التبرز للنزهت وادبهم فی ذلك الی یرتاد خلوة فی کهف او وادٍ او موضع یخلوا من انواع المنکر لئلا یتولد منه ما لا یقوم بازالته ثم یتشبه باصحابها ان قام فی مواضع المنکر وکان النبی صلی الله علیه وسلم یعجب الی الخضرت والماء الجاری" و بعضے از رخص اینست کہ صوفیان برون آیند برائے نظارہ و تماشائے و ادب درین باب اینست اینکہ بیرون آیند اختیار کنند کنج و گوشۂ خلوتے کہ آنجا بفراغ خاطر بخدا مشغول باشند و برون آمدن سبب آن آنست کہ ہمارہ در کنج و در مضیقے افتادہ میباشد این نفس مو دریک ماندہ کہ گہے کشادگی ہم طلبد برائے دفع وحشت او را دفع ملالت او را کہ از کہے برون آیند و باشد میان صوفیان ہم کسے کہ بیشتر در صحراہا و در باغات و در کوہہا باشد و وقت ایشان بدان خوش است و کار ایشان ہم بران تمام است۔ این سخن کہ شیخ گفت درہا مردمانے است کہ ایشان کنج نشینان اند و خلوت افتادگان اند۔ و آنکہ شیخ فرمود کہ گوشۂ و خلوتے و کہچۂ اختیار کنند برائے آنکہ صحرائے است شاید چیزے در نظر آید کہ آن منکر است و آن در نفس افتد احتیاج بہ ازالت آن شود و برائے آنکہ تبرز برائے نزہت باید کردن سیرت رسول اللہ را حجت میدارد کہ رسول اللہ را سبزہ ہا خوش آمدے و نظر بر ایشان کردے و کذلک آب روان ہم و این خضر و آب روان کجا بیابد تا از خانہ بصحرا نرود۔

ان اقام / بتشبه النظر

النظر الی الملاهی

۷۶ **قوله** "ومنها النظر الی الملاهی وادبهم فی ذلك مجانبت المحرمات والمنکرات منها فما حرم فعله حرم النظر

الیه" وبعضے از رخص اینست که چیزے باشد که متضمن است که باشد لهو است نظر بسوے او از باب رخص است و ادب دران نوع اینست که چیزے محرمے را مباشر نشوند انچه او متضمن لهو است او محرم نباشد وبعضے چیزے که او حرام است چنانچه کشف عورت وجز آن۔

۶۷ **قوله**" روی عن عایشة رضی الله عنها انها قالت کانت الحبشة تلعب وانا انظر الیهم من باب حجرتی ورسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یسترنی بردائه فلم ینصرف حتی کنت انا الذی انصرف" از عایشه رضی مروی است که حبشه رقص میکروند و با آلت حرابات بازی میکروند و عایشه رضی الله عنها از درون خانهٔ خود نظارهٔ ایشان میکرد ورسول الله مرا برداے خویش پوشیده بود تا آنکه من ایستاده نظر میکردم رسول الله هم ایستاده نظر میکرد تا آنکه ملول شدم بازگشتم بعد ازان رسول الله هم باز ماند مقصود اینست لهوے که محرم نباشد اگر نظر در آن کنند شاید و انچه حبشه بازی میکروند به آلت حراب بازی کردند بازی آن حراب مباح است وچنانچه آشنا کردن و نیز انداختن۔

۶۸ **قوله**" ومنها حضور المجلس التی یجری فیها الخوض فی ترهات الکلام وادبهم فی ذلك اجتناب السماع الغیبت والمنکر منها" وبعضے ازان رخص اینست که در مجالسے که سخنان گویند یکدیگر که آنرا بالحقیقت معنی نباشد ادب دران باب اینست باید که آن غیبتے نباشد وسخنے منکر شرعی نباشد و این حضور باید که بضرورتے افتاده باشد چنانکه در مجالس نکاح وعروسی از هر بابے میگویند اجتناب ازان لابدی باشد و اگر بدانند که البته ازین خالی نخواهد بودن البته ازان مجالس اجتناب باید کردن مرد بادیانت آنجا حاضر نشود۔

حضور المجلس التی یجری فیها الخوض فی ترهات الکلام

۶۹ **قوله** "روی عن جابر بن سمرة رضی الله عنه قال جالست النبی صلی الله علیه واله وسلم اکثر من مائة مرة فکان اصحابه یتناشدون الشعر ویتذاکرون من امر الجاهلیت وهو ساکت وربما یتبسم معهم" جابر بن سمره میگوید بیشتر از صد مجلس بارسول الله نشسته ام وصحابه رضوان الله علیهم انشاد اشعار جاهلیت میکروند وآن متضمن هزلے بودے ورسول الله صلی الله علیه وآله وسلم حاضر بودے وگہے تبسم میکروے۔

۷۰ **قوله** "ومنها تناول الاطعمة الطیبة وادبهم فے ذلك ان لا یجعل ذلك عادة بل یکون ذلك بین فاقة سابقة وریاضة لاحقه یسلم له ذلك" وبعضے از ان رخص اینست که صوفیان طعامے لطیف بخورند وادب درین باب اینست که این طعام خوب خوردن راعادت نگیرد وباید که ریاضت سابق بوده باشد یا بعد ازان که این خوردن باشد البته ریاضتے کند تا کدورت آن دفع شود ور تفسیر این آیت فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ قول خواجه محمد فضل بلخی می آرد متضمن این سخن مرد عارف خداشناس طعام خوب خورد ولطیف خورد واندک خورد۔

تناول الاطعمة الطیبة لیسلم

۷۱ **قوله** "روی عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه انه قال کان النبی صلی الله علیه واله وسلم یعجبه الثرید وروی انه کان یعجبه الطیب والحلو فلا یردهما حتی یمس منهما" از مرتضی رضی الله عنه مروی است رسول الله را ثرید خوش آمدے وشیرینی خوش آمدے وخوشبوی خوش آمدے۔ خوشبوی مقوی روح حیوان است بر ان درحضور ومراقبه جمع هم است ودفع خشکی طبیعت است وثرید سریع الهضم است

وسریع الزوال است وشیرینی خشکی مزاج را رطبتے میدہد و دماغ را قوت میدہد آنکہ او را غم و اندوہ این جہانی و آن جہانی باشد و آن موجب خشکی دماغ و گرمی دل است شیرینی بخورد تا در دماغ مزاج خللے نیفتد و رسول اللہ در تصرفات آلہیہ بود از خشکی و گرمیش چہ کم آید۔ و نباشد فدا کیے وفا کرے کہ قدرے اغلاط سوداوی در معدہ او نباشد زیرا چہ حضور در خشکی دست دہد نہ در تری نمی دانی کہ نقش در سنگ در است نہ در آب۔

۷۲ **قولہ** "روی ابوھریرہ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ قال اذا عرض احدکم الطیب فلا یردھا حتی یمن منہا" ابوہریرہؓ روایت کردہ است کہ رسولؐ اللہ فرمودہ است بر ہر کہ خوشبوے را عرض کنند رو نکند چیزے ازان مساس کند۔ سر این بیان کردم۔

۷۳ **قولہ** "قال النبی علیہ السلام انہشوا اللحم نہشاً فانہ آھنأ و امرأ و قال النبی صلی اللہ علیہ و الہ وسلم سید الطعام اھل الجنت اللحم و سید الطعام اھل الدنیا اللحم" پیغامبر فرمود علیہ السلام بدندان گوشت را زیرا چہ آن گوشت گوارا تر است وزود ھضم است گوشتے کہ متصل استخوان است بچینی لطفے می یابد آن چربی کہ در استخوان است بگوشت میرسد بدان پختہ میشود و لذیذ تر میشود و رسول اللہ فرمودہ است بہترین طعامہاے بہشت و بہترین طعامہاے دنیا ہمین گوشت است۔

۷۴ **قولہ** "ومنہا رھن الثیاب علی الطعام و ادبہم فیہ ان لا یکون ذلک الا عند الضرورت رھن النبی علیہ السلام درعہ عند یہودی باوسق من الشعیر" بعضے ازان رخص این است

رھن الثیاب علی الطعام

عـــہ در نسخہ منقول عنہ اینجا عبارت ہمچنین نوشتہ۔ غالباً چند الفاظ از کتابت ترک شد۔

که صوفیان جامۂ خود را گرو کنند براے طعام را و ادب ایشان درین باب اینست که مهمان
بر ایشان برسد و نقدے ندارند که ازان چیزے پیش وے آرند جامۂ گرو کنند
و طعامے پیش مهمان آرند و دیگر از سبب گرسنگی نزدیک مخمصه شود تا آنکه سوال مباح
گردد زیرا چه رسول الله زره خویش را بر یهودی گرو کرده بود بمقابله چند وسیق جو آن
براے قوت عیال را بود و رسول الله چون ازجهان سفر کرد زره او برابو شحمه یهودی
گرو بود هم هر آنچه گفتم بروایتے و آن بعد نقل او عایشهؓ رها کنانیده است بروایتے
مرتضیؓ و این حدیث براے آن آورد که صوفیان براے طعام جامها گرو کنند۔

٧٥ **قوله** "ومنها الهرب من الهوان ومن تحمل الجفاء والاذی
واد بهم فی ذلك طلب السلامة الصدر واجتناب المعادات"
و بعضے از رخص اینست آنجا که خواری باشد ازان مقام احتراز و از آنجا که جفاے
باشد و رنجے باشد قوم صوفیان سروران نه شنیده هواے ایشان هواے دین است
و اعزاز ایشان عزت دین باشد سبب آنکه مردے مُهین و جافی و موذی بدکار نشود
و در دین اهانتے نشود احتراز کنند و ادب ایشان درین باب این بوده باشد که
سینه از وهم کینه سلامت ماند و مباداکه سینه ایشان بر کسے کینه گیرد جز در افتاد
دین و دنیا او نباشد نباید در خاطر او چه غرض باشد که مردم عدو مومنے شود۔

٧٦ **قوله** "قال بعض المشایخ الفرار مما لا یطاق من سنن
المرسلین قال الله تعالی حاکیاً عن کلیمه موسی علیه السلام
فَفَرَرْتُ مِنكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ" بعضے مشایخ گفته اند که گریز از چیزے که طاقت
بشری نیست از سنت پیغامبران مرسل است چنانچه رسول الله از مکه بمدینه آمد و
ابراهیم علیه السلام از شهر نمرود با ساره سفر کرد تا موسی قبطی را مشت زد و او بر جاے
خفت فرعونیان خواستند که موسی را بکشند ازان گریخت در مدین آمد بر شعیب علیه السلام

الهرب من الهوان ومن تحمل الجفاء والاذی

الفصہ بطولہا۔

۷۷ **قولہ** "وقال الشافعی رحمۃ اللہ علیہ اظلم الظالمین لنفسہ من تواضع لمن لا یکرمہ ورغب فی مودۃ من لا ینفعہ وقبال مدح من لا یعرفہ" وشافعی گفتہ است ظالم ترین مر نفس خویش را اوست کہ تواضع کند مر کسے را کہ او مر او را اکرام نکنند زیرا چہ رسول اللہ فرمودہ است لا یحل لامرء ان یذل نفسہ چون نفس ذلیل شود دل معتاد او گردد از بسیار چیزے کہ آن شریف وعزیز است محروم ماند رسول اللہ فرمودہ است ان اللہ یحب معالی الھمم ویکرہ سفسافھا دیگر او ظالم ترین مر نفس خویش را کہ رغبت کند بر دوستی کسے کہ از و نفع دینی نباشد و کسے کہ بر حال ومآل او مطلع نباشد او را مدح کند این طرفین می آید۔

۷۸ **قولہ** "وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیس للمومن ان یذل نفسہ" حاصل این حدیث گفتہ ام آمدہ ام اما اینجا سخنے است یعنی مرد مومن نفس خود را بمعصیت خدا خوار نکند۔

الانبساط الی الاصدقاء

۷۹ **قولہ** "ومنہا الانبساط الی الاصدقاء فی قصد منازلہم والالمام بہم من غیر استدعاء وادبہم فی ذلک تخصیص من یفرح بذلک ویعرف موضع ذلک من الاکرام۔ قصد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دار الہیثم رضی بن التیہان ومعہ ابوبکر رضی وعمر رضی اللہ عنہما فقدم الیہم ماحضر من تمر ولبن فاکلوا وشربوا وقالوا ھذا من النعم الذی لا تسئلون عنہ" وبعضے از ان رخص اینست کہ یاران ہمہ کارکشادگی کنند و بر ایشان بروند فرود آیند بغیر آنکہ ایشان استدعا کردہ باشند و ادب درین باب اینست بر کسے روند کہ برورفتن

وفرود آمدن او خوش شود رسول الله با ابوبکر و عمر در خانه هیثم رفت بغیر استدعا او خرما و شیر که برو موجود بود پیش آورد ایشان خرما خوردند و شیر آشامیدند رسول الله فرمود که این نعمتی است که فردا ازین نپرسند۔

المعاتبت مع الاخوان

۸۰ قوله "ومنها المعاتبت مع الاخوان واد بهم فیها ان یقصد بذلک ازالة ما وجد علیه من قلبه لا التعیب بل التطهیر القلب من الغل والحقد وقبول عذر صاحبه" وبعضی ازان رخص این است برادران تصرف یکدیگر عتاب کنند ومقصود ایشان این بوده باشد که اگر گرانی از یارے ایشان را در دل باشد عتاب کنند تا آن گرانی از دل ایشان بر دود نه براے آنرا که عیب را گویند بلکه براے این را گویند که دل پاک شود از گرانی غل وحقد ها پنچه گفتم عذرے که او گوید آنرا قبول کند۔

۸۱ قوله "فقد قیل

شعر

اقبل معاذیر من یاتیک معتذرا ان برّ عندک فیما قال او فجرا
فقد اطاعک من ارضاک ظاهره وقد اُملّک من یعصیک مستترا

ن اجلک

قبول کن عذر کسے بر تو بعذر خواهی پیش آید واگرچه سخن بد گفته است یا نیک گفته است تو قبول کن باسم عذر است هر طریقے که او اعتذار میکند تو قبول کن هاسم وگرچه آن عذرے که او میگوید همچنان است یا نیست تو قبول کن "فقد اطاعک من ارضاک ظاهرة ؛ وقد املک من یعصیک مستترا" او آنکه میخواهد ترا خوش کند ظاهرا او ترا مطیع شد و آنکه گنه خویش را بر تو پنهان داشته آمد وترا بزرگی داد۔

۸۲ قوله "وقیل ظاهر العتاب خیر من مکنون الحقد" وگفته اند که عتاب ظاهر به از کینهٔ پنهانی است۔

۸۳ **قوله** روی قنبر موالی علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنه قال دخلت مع علیؓ علی عثمانؓ رضی اللہ عنهما وھو امیر المومنین فاختار الخلوت فاومی الیّ علی رضی اللہ عنه بالتنحی فتنحیت ناحیةً فاخذ عثمان یعاتب علیا وھو مطروق لا یتکلم فقال لم لا تتکلم فقال له ان کنت قلت لم اقل الا ما نکره ولیس لك عندی الا ما تحب" قنبر مولی علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنه میگوید باعلیؓ بر عثمانؓ رفتم و او آنروز امیر المومنین است خواستند یکدیگر سخن گویند که کسے نشنود علی با من اشارت کرد که برو من گوشه گرفتم ماندم عثمانؓ چیزے چیزے بطریقه عتاب با علیؓ میگفت و علیؓ سر فرود افگنده میشنید و سخنے نمیگفت عثمانؓ گفت چرا سخن نمیگوئی علی گفت اگر من سخن گویم چیزے باشد که ترا دشوار آید و نزدیک من نیست مگر چیزے که آن محبوب تست و علیؓ میگوید آنچه تو گفتی من نه گفته ام و ترا آن دشوار آید و تو قبول نکنی و نزدیک من نیست جز آن چیزے که محبوب تست۔ غرض شیخ اینست که معاتبه آمده است با آنکه ایشان افضل صحابه اند میان ایشان عتاب بود۔

۸۴ **قوله** حکی ان یحیی بن خالد عاتب عبد الملك بن صالح فی شیٔ کان بینهما وقال فی ضمن کلامه انك لحقود فقال ان کان الحقد عندك بقاء الخیر والشر فی القلب فانهما الباقیات عندی فلما تراضیا وقام عبد الملك قال یحیی ان ھذا الرجل قریشی وما رایت رجلاً زین الحقد بعبارته حتی اذھب سماجت غیره" حکایت آرند یحیی خالد عبد الملک صالح را عتابے کرد در چیزے که میان ایشان گذشت در ضمن کلام خویش یحیی گفت که تو کینه ورزی یعنی کلام او متضمن این بود عبد الملک صالح گفت اگر مراد تو از کینه اینست که بقائے نیکی

کسے و بقاے بدی کسے در دل ہست پس بضرورت آن ہر دو در دل باقی اندر رفتنی نبیند آن قدر محذوف است اگر این مراد داریم کہ مقابلہ آن انتقامے نکنم و فردا دامنگیر تو نشوم پس بدان کہ من حقو دنیم سپس آنکہ ہر دو راضی شد ندیحی گفت من ندیدم مردے را کہ حقدر ا بعیار نے خود اینچنین ترتیبے دہد و من می گویم این سخن در رشتے است شدہ بود کردہ چونہ از دل میرود اما انتقامے و مقابلہ اختصاصے در وارین نباشد۔

مدح المذموم و ذم المحمود

۸۵ **قوله** "ومنها مدح المذموم و ذم الممدوح و ادبهم فی ذلك ان یحفظ حدود الحق فی الجانبین ولا یتجاوز الی متابعة النفس و القول بالهوی" و بعضے از ان رخص اینست مذمومے را مدح کنند و ممدوحے را ذم و ادب درین باب اینست کہ در ہر دو طرف حدود حق نگہ دارند و تجاوزے بحسب نفس نکنند و سخنے بہوا نگویند۔

۸۶ **قوله** "روی ان رجلین من سادات العرب حضرا مسجد رسول الله صلی الله علیه واله وسلم فمدح احدهما صاحبه و اطراه و قص صاحبه فی نظریته فوجد علیه من ذلك فاخذ یذکر مثالبه فانکر النبی علیه السلام ذلك منه فقال والله یا رسول الله لئن صدقت فی الاولی ما کذبت فی الاخری والانسان لا یخلو من مناقب و مثالب و الراضی لا یری المثالب و الساخط لا یری المناقب فقال النبی علیه السلام ان من البیان لسحرا" شیخ براے آنکہ مدح مذموم کنند این حکایت آوردہ مروی است دو نفرے از بزرگان عرب در مسجد رسول الله حاضر شدند پس یکے مر صاحب خود را مدحے کرد و آنرا با نتہا رسانید و دوم صاحب خویش را در مبالغت خویش تقصیر کرد و از ان او را دشوار آمد پس ہچنان آمد کہ معایب او را ذکر کردن گرفت پیغامبر گفت صلی الله

علیه وآله وسلم اگر در اول صادق در دوم کاذب و اگر در دوم صادق در اول کاذب
آن مرد گفت بخدا یا رسول اللہ مردم خالی از معایب و از محاسن نیست اگر در گفتار
اول صادقم در دوم کاذب نه ام و اگر در دوم صادقم در اول کاذب نه ام رسول اللہ
فرمود ان من البیان لسحراً بتحقیق بعضے بیان از آنها باشد که نسبت بسحر
دارد یعنی عجوبه است گوییم مرد شاعر البته کارش مگر بعضے وزن کردن و یکے را با دیگرے
نسبت دادن مرد شاعر البته از ہجوے شجوے خالی نباشد و البته بتلا به حسنات باشد هر
چیزے را قدر آن شناسد و لذت آن گیرد و همواره دلش غرق خیلات
و خطرات باشد و امثال این مثالب او باشد و گوییم مرد شاعر خوب طبع و قصهٔ
مطول باشد که بیک مصراع تمام کند کیس باشد و حق شناس باشد و مرد ما نزا
تواند بعبارت خویش از خود راضی دارد و زم باشد و نعیم باشد و درشتی بر مزاج او میت
ندارد و اکنون نظاره شو شخص واحد را محاسن ذکر شد هم معایب با مرد شاعر از همجنس
محاسن و معایب است اما برائے اختصار این میکنم و گوییم دنیا فانی بے وفا و هیچ
چیزے در وے نماند و رباید و با کسے خاکی است خاک وانست و گوییم مزرعه
آخرت است سبب ترقی درجات مرد است و موجب ادراک سعادت اوست
و سرائے اعمال حسنه است و علی هذا هم ازین سبب اختصار میکنیم۔

۸۷ **قوله** "ومنها هجران من یستحق ذلك وادبهم فيه ان یقصد اظهار الحق وتحیق الباطل والمعادات فی الله عزوجل"

هجران من یستحق ذلك

و یکے از رخص اینست که بدور شوند یا او را از خود دور کنند کسے را که مستحق اینست
میان صوفیان این سخن جاری است که صحبت اختیار است و ادب ایشان

اضطراری؟

درین باب این بوده باشد که مداهنت در میان نباشد حق حق باشد یکدیگرا
عداوت نبود و مراد ایشان این باشد که اظهار حق شود و باطل نباشد و عداوتے

برائے خدا را باشد الحب فی اللہ و البغض فی اللہ عین معلوم و محقق است۔

۸۸ **قولہ** "ھجر النبی علیہ السلام کعب بن مالک و صاحبیہ لتخلفھم عن غزوۃ تبوک و امر اصحابہ بھجرانھم و ترک مجالستھم و مکالمتھم حتی نزل ھذہ الایت وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ الایۃ" کعب مالک و دو یار را از صحبت خود و اصحاب خود منع کرد تا آنکہ در دنیا باہم فراخی کہ دارد بر ایشان تنگ شد تا آنکہ آیت قبول توبہ ایشان نازل شد۔ مقصود شیخ این بود کہ متصوفہ کسے کہ لایق صحبت او نباشد در صحبت او نباشد او را از خود دور کنند۔

۸۹ **قولہ** "ومنھا تخریق المرقعات علی اصحابھا والادب من ذلک ان یقصد بھا ابطال تمویھہ و خیانتہ و خدیعتہ وتلبیسہ قال اللہ تعالی تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ اے مکرا و خدیعۃ" و بعضے از رخص صوفیان اینست کہ مردان را ببینند کہ ایشان مرقعہ پوشند و نہ آنکہ ایشان بحق پوشیدہ اند آن مرقعہ ایشان را پارہ کنند برائے اظہار تلبیس و خیانت او را تا دیگر این پیشہ و این شیوہ نشود چنانچہ گفت حق تعالی بگیرید سوگند ان خود را کہ در و مکرے و خداعے باشد۔

ن فی تخریق المرقعات

۹۰ **قولہ** "ومثلھا ازالۃ الشعر المزور علی منتحل نسب الشرف و انہ من اولاد العلویۃ فیجب انکار ذلک و اظہار فساد ما ادعاہ من ادعاء النسب لئلا یغتر بھم من لا یعرفھم" و مثل این تخریق خرقہ اینست کہ سادات فاطمیہ و علویہ کسے را پرسند کہ گیسو بافتہ است گیسوہائے او را بکشایند یا خود حلقہ کنند و مقصود دارند کہ اظہار فساد او کنند

و نسبتے کہ بخانہ اشراف میکشند آنرا اظہار کنند بدہند کہ این بدیشان نسبتے
ندارد تا دیگرے ہم نسبت بہ بیت اشراف نکنند زیراچہ آنکسے کہ ایشانرا نداند
پریشان مغرور نشود و بمصاہرتے و کفایتے درمیان نباشد ۔

۹۱ **قولہ**" امر النبی صلی اللہ علیہ و الہ وسلم بھدم
المسجد الذی اتخذ وھم ضرارا وکفرا وتفریقا بین المومنین
واحراقہ لما علم قصدھم فی اتخاذ ذلک وان کان ظاھرہ مسجدا
قال اللہ تعالی لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ط لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ
مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ الآیت" ومسجدے بمقابلہ مسجد رسول اللہ یہود در مہلت
خویش کردہ بودند ومقصود ایشان برین بود تفریقے میان مسلمانان شود ضرارے
وکفرے شود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آن مسجد را شکست وخراب
کرد وسوخت اگرچہ بصورت مسجد بود ۔

۹۲ **قولہ**" وامر بقطع نخل بنی النضیر فانزل اللہ تعالی
مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ
اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ" نخلستان بنی نضیر بود رسول اللہ آنرا برانید
وبعضے را گذاشت وہر یکے کسے چیزے گفتن گرفتند آیت آمد انچہ بریدند وانچہ
برجاے داشتند باذن اللہ بود وہرچہ باذن اللہ باشد آنجا مطالبہ ودلیل نبود ۔

استجازت الکذب

۹۳ **قولہ**" ومنھا استجازت الکذب فی المصالح وادبھم فیہ طلب
الاصلاح واظھار الحق قال اللہ تعالی فی قصۃ ابراھیم علیہ السلام
بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَٰذَا وفی قصۃ داود علیہ السلام إِنَّ
هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ"
ویکے از رخص اینست کہ کذبے را بصورت راستے بگویند در مصالح دینی و دنیاوی

وادب ایشان درین باب اینست که اصلاح ذات البین کنند مثلاً میان مردے
وعورتے مشاجرتے شود تا آنکه خوف تفریق باشد. گویند چرا ازان مرد بیگانه میشوی
وچرا ازو جدا میگردی واو ترا خواهان است ومبتلاے تست او چرا ترا نمیخواهد و آنکه
با تسری و با دیگرے سخن میگوید مردان را آمده است اما دل او بر تست تو صاحبی
ومادر فرزندانی همچو کار و بار همه بر تو حواله است و اجبست همچو آب بشکالی است
بیاید برد و همچنین با شوهر او گویند که مادر فرزندان تست وهمه خود را بتو بر بسته است
ودل او همه بر تو دارد و دیگرے او را چه کار آید او هر چه دارد همه با تو دارد این
هر دو صورت اگرچه ظاهر کذب است اما بحقیقت براستی باز گردد و امثال این
نظاره بسیار است نوشتن این ترجمه دراز شود و هم برین ابراهیم علیه السلام سخنے
گفته است وصورت صدق معنی کذب قصه اینست شبے آزر ابراهیم را در بتخانه
گذاشت رفت تیشه استد همه بتان را بشکست و بتے که میان ایشان بزرگ
بود تیشه آورد بر دست او داد آزر آمده گفت که کرد این بتان را که شکست
ابراهیم گفت آنکه بزرگ میان ایشان او شکست چون تیشه بدست بت بزرگ
بود که بزرگ بود صورت نمود که این شکست و تاویل این بود که بزرگ ایشان
شکست و ازین بزرگ یا خود را مراد داشت یا خداوند تعالیٰ را بصورت صدق
بود و در معنی کذب وقصه داؤد اینست داؤد را نود و نه حرم بود بنده بیرے اوریا را
دفع کرد و زن او را نکاح کرد و در بیت المقدس نشسته زبور میخواند دو فرشته بصورت
آدمی پیش او ایستادن طلب حکم یکے میان دو گفت که مرا یک میش و این را نود و نه
میش روا باشد که یکے را از من هم بستاند و ازان خود صد کامل کند داؤد گفت علیه السلام
روا نباشد آن هر دو یکدیگر را دیدند و تبسم کردند و غایب شدند داؤد دانست که میش دررا
در میان نبود این قصه من است که بر من نود و نه حرم بودند و ازان اوریا یکے بود آنرا

ہم آوردم صدکامل کردم القصہ بطولہا مقصود اینست زن را کنایت ازمیش کردونہ اورا نودہ نہ بودونہ اورا یکے اما صورت مثلہ کردند بصورت راست بود ومعنی دروغ۔

**قولہ** "وحکی ان جعفر الصادق رضی اللہ عنہ ناظر مرجیا عند ابی جعفر المنصور فقال جعفرؓ اتی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم بمرجی فامر بقتلہ فقال المرجی مجیبا لہ این کان الارجاء فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لم یکن فی عہد رسول اللہ فمن این جیت بہ فقال الجعفر فہم استجزت الکذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فقد قال من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار فاحتج جعفرؓ عنہ بقصۃ ابراھیم علیہ السلام وبقصہ داودؑ فانقطع المرجی" حکایت اینست شخصے بر خلیفہ منصور دوانقی مذہب مرجیہ پیش آورد وخفیہ اورا دعوت کرد ومذہب مرجیہ اینست کہ مردم ہر چہ کنند خدا ایش بیامرزد منصور سید جعفر صادق رضی اللہ عنہ را طلبید مرجی مذہب خویش بیان کرد وسید جعفرؓ در مناظرہ با وے این گفت کہ بحضرت رسولؐ اللہ مرجی آمد ورسولؐ اللہ حکم بقتل او کرد مرجی گفت در ایام رسولؐ اللہ نبود تو از کجا آوردی وآن مرجی گفت بر رسولؐ اللہ تو عمداً دروغ گفتی وہر کہ بر رسولؐ اللہ وبر خدا دروغ گوید جائے نشست او دوزخ باشد سید جعفر صادق گفت دروغ نگفتم من فرض مسئلہ کردم اگر این چنین مرجی در ایام رسول اللہ بودے او را قتل فرمودی مرجی ملزم شد مقصود شیخ ازین حکایت این بود کہ ظاہر دروغ نماید وبہ حقیقت حق باشد حکایت طالبی بر منصور خلیفہ وآنکہ امام اعظمؒ او را الزام داد بفرض مسئلہ اینجا مناسب تر باشد وسید جعفر صادقؓ بقصہ ابراہیم پیغمبر وقصہ داؤد علیہما السلام احتجاج کرد ایچنین فرض مسئلہ دروغ

نسبت کرده اند این هم از ان قبیل است وقصه ابراهیمؑ دو قصه را احتمال دارد یکے آنکه سارهؓ را گفت خواهر من است وسارهؓ حرم او بود بدین تاویل گفت که خواهر دینی و دختر عمه او بود و احتمال دوم آنکه تیشه بر دست بت بزرگ داد و گفت بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ و این قصه داودؑ بالا گذشت حاصل اینست که اینچنین دروغ گفتن درمیان صوفیان از باب رخصت است۔



۹۵ **قوله** "ومنها زيارة العجائز وادبهم في ذلك ان يكون قصده التقرب الى الله والتزاود فيه وطلب البركة والدعاء" وبعضے از رخص اینست که زیارت زنان زال کنند مقصود ایشان درین باب اینست که ایشان عورتانند زال اند شکسته دلان اند دعاے ایشان را امید قبولی باشد و دیدن ایشان براے دریافت خاطر ایشان باشد و دل شکسته را دریافتن خالی از فائده نباشد و آن موجب تقرب حق باشد۔

۹۶ **قوله** "روى عن ابى بكر الصديق رضى الله عنه قال قوموا بنا نزور ام ايمن كما كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يزورها" از ابوبکر رضی اللہ عنہ مروی است که در ایام خلافت خویش صحابه را فرمود بخیزید تا زیارت ام ایمن کنیم چنانچه رسول اللہ او را زیارت کردے۔



۹۷ **قوله** "ومنها التكلف مع ابناء الدنيا والرؤساء والسلاطين والقيام لهم وحسن الاقبال عليهم وادبهم في ذلك ان لا يكون طمعا في دنياهم ولا فيما عندهم كان النبي عليه السلام يدخل عليه سادات قريش فيكرمهم ويجلهم ويحسن مجالستهم وقال اذا اتاكم كريم قوم فاكرموه" وبعضے از رخص اینست اگر کسے بر صوفیان از ابناے دنیا و سران

قوم و سلاطین بیاید ایشان بتکلف برائے او را قیامے بکنند و با ایشان بحسن اقبالے
و بشاشتے پیش آیند ادب درین باب اینست کہ برائے طمع منفعت دنیاوی
ایشان را نباشد بلکہ برائے آنرا باشد کہ بران بطرب نفوس ایشان شود و صورت رسول اللہ
این بود کہ چون بر رسول اللہ بزرگان قریش آمدندے و رسول اللہ با ایشان سخنے گفتے
تعظیمے کردے و بزرگ داشتے و این فرمودہ است چون بر شما بزرگ دارید و خواجۂ من
در آخرین وصایا کہ وصیت این بود کہ رسول اللہ فرمودہ است۔ نحن معاشر
الانبیاء امرنا ان ینزل الناس علی قدر منازلهم ما گروہ
پیغامبرانیم مامور برانیم کہ ہر ایک را بر اندازۂ مرتبۂ او فرود آریم۔ درویش باید کہ
ہر یک را بر اندازۂ او فرود آرد۔

**قولہ** ۹۸ "و منها البکاء عند المصیبة و ادبهم فی ذلك
ان یکون من غیر نوح ولا رفع صوت بکا النبی صلی اللہ علیہ
و آلہ و سلم عند موت ابنہ ابراهیم علیہ السلام و قال
العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول ما یسخط الرب وانا بك
یا ابراهیم لمحزونون" و بعضے از رخص اینست کہ وقتیکہ مصیبت باشد بگریند
و ادب درین باب اینست کہ نوحہ درمیان نباشد و او را بصفت او ذکر کنند نباشد
و رفع صوتے نباشد مروی است کہ ابراهیم پسر رسول اللہ فوت شد رسول اللہ میگریست
و آب چشم او میرفت صحابہ پرسیدند تو ہم میگریی فرمود العین یدمع والقلب
یحزن آب از چشم میرود و دل اندوہگین میشود و ممنوع اینست کہ این سخن نگویند کہ
دران رضائے خدا نباشد و این سخن گفت انا بك یا ابراهیم لمحزونون
اینست تو اے ابراهیم ما اندوہگینیم اینجا پرسند کہ رہا بحال او لایق تر بود پس
گریہ او را چہ نسبت باشد رسول اللہ امرے طبعی بیان کرد و دل اندوہگین شد

بسبب اندوہ گرمی بخارے برآمد آن بخار در سطح دماغ رطوبتے ہست این گرمی بآن رطوبت منضم شد آن رطوبت چکیدن گرفت چنانچہ حمام ورہ بیرون آمدن آن جز برہ چشم وبینی نیست فعلی ہذا این منافی رضا نباشد۔

۹۹ **قولہ** "ومنہا صحبت الاحداث وادبہم فیہا ما قد مضی ذکرہ فی باب ادب الصحبت" وبعضے ازان رخص اینست کہ باجوانان ہمصحبتی باشد وازین احداث شاید امارد ہم مراد باشد وادب ایشان درین باب اینست کہ ایشانرا نصیحتے کنند وارشادے چنانچہ بالا رفتہ است مقصود این باشد کہ ایشان قابل اند وایشان چندانے لذت دنیا نیافتہ اند واکثر مشایخ ہم از خردگی باز درین کار درآمدند چنانچہ جنیدؒ وبایزیدؒ وابوعثمانؒ حیری وخواجۂ من وخدمت شیخ نظام الدین وبیشترے مشایخ۔

صحبۃ الاحداث

۱۰۰ **قولہ** "ومنہا اظہار البشر مع من یکرہ قلبہ وادبہم فی ذلک ان یکون القصد فیہ طلب السلامت لا ریاءً ولا نفاقاً" بعضے از رخص از آنہا است شخصے باشد کہ دل بہ او کارہ است راضی نیست باو بہ بشاشتے وبشرے پیش آیند وازان مقصود این بودہ باشد کہ از شر او سالم مانند نہ آنکہ از برائے نفاقی وریائی باشد۔

اظہار البشر مع من یکرہ قلبہ

۱۰۱ **قولہ** "روت عایشۃ رضی اللہ عنہا ان رجلا استاذن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وانا عندہ فقال بیس ابن العشیرت او اخو العشیرت ثم اذن لہ فلما دخل علیہ لان لہ القول فتعجبت من ذلک فلما خرج سألتہ عن ذلک فقال یا عایشۃ ان من شر الناس من اکرمہ الناس اتقاء فحشہ" ینشد الشافعی رحمۃ اللہ علیہ شعر

ن انتفاء

لما عفوت ولم احقد علی احد    اَرَحْتُ نفسی من ھمِّ المعادات"

عائشه رضی اللہ عنہا روایت کردہ است کہ شخصے آمد و اذن در آمد طلبید رسول اللہ گفت بئیس ابن العشرات جاء از قومے بد آمدہ است یعنی مردے چنین وچنان است پس دستوری داد کہ در آید بعد از در آمد رسول اللہ باوے سخن نرم گفت عائشہؓ گفت من در عجب بودہ ام کہ ان چہ بود رسول اللہ گفت و این معاملت چہ بودہ رسول اللہ باوے کرد بعد از انکہ او رفت عائشہ پرسید رسول اللہ فرمود من شر الناس الی آخرہ بدترین مردمان کسے انست کہ اورا مردم سبب انقائے فحش او گرامی کنند وآنکہ در غیب او گفت بئیس ابن العشیرۃ جاء یحتمل شخصے از کفارہ قریش خواہد بود زیرا چہ شر الناس گفت شر الناس جز کفار نیند و این شعر از انشاد شافعی است لما عفوت الی آخرہ ہر گاہ کہ ہمچنین شدم کہ گنہ دیگر یرا عفو کردم بر ہیچ یکے حد نکردم خلاص دہانیدم نفس خود را قصدے کہ یکدیگر عداوت کنند وخلاص دہانیدم نفس خود را از اندوہ دشمنی یکدیگر۔

"اِنّي اُحَيِّيُ عدوی عند رویته    لِاَدْفَعَ الشرعنی بالتحیات"

تحیت میکنم دشمن خود را در حالت دیدن یعنی وقتیکہ اورا ہی بینم سلام میکنم وتحیت میکنم برائے آنرا و رفع میکنم شر اورا از خود تحیت کردن باوے۔

"واُظھِرُ البِشْرَ للا انسان ابغضه    کانه قد احسا قلبی مسرات"

واظہار بشر و بشارت میکنم این اظہار بشر باوے گوئی درونہ بخوشی پر است۔

وَلَسْتُ اَسلمُ مِمَّن لَسْتُ اعرفه    فکیف اَسْلَمُ من اھل المودات
اَلنّاسُ دَاءٌ دَوَاءُ الناس ترکہم    وفی الجفاء لہم قطع الاخوات"

---

ﺳﮯ در کتاب آداب المریدین کہ بخط شیخ احمد السہروردی است این یک بیت زیادہ است ے
فخالِطِ النّاسَ واصبِرْ ما بَقِيتَ لھم    اَصَمَّ اَبکمَ اَعمٰی والتقیات

این دو بیت در نسخه هست و در نسخه نیست عربی ظاهر است ترجمه در از کنم و یار بزرگ عزیز برادر من مولانا جمال الدین مغربی این چند بیت هم در آن معنی گفته است شعر

خوف التسلط من باب المدارات — الى احبى عدو الا اطيق به
ادى بها انها بعض العلاجات — لا لنفاق ولكنى بمصلحت
الى طريق التصافى والمودات — عسى لعل برد الله خاطره
وهذه من كرامات التحيات — فيعتدى لى محابا بعد بغضه

۱۰۲ **قوله** "ومنها مفارقة اوباش الناس على اقدارهم ومقدار عقولهم والادب فى ذلك طلب السلامة من غوايلهم[1]

شعر

تعدو الذياب على من لا كلاب له — وتتقى[2] مرض المساجد الحامى اطاً
بدوند گرگان بر کسے که او را سگان نباشد و نگه ندارد موضع سجده را نگه دارنده باشد مسجد را حامیان باید که نگه دارند و اگر نه بت پرستان خراب کنند۔

۱۰۳ **قوله** "ومنها ذكر من فيه عيب بما يكره وادبهم فيه ان

*مفارقة اوباش الناس*

*ذکر من فيه عيب بما يكره*

---

ع۱ در کتاب آداب المریدین نوشته شیخ احمد سهروردی رح بعد از غوایلهم این عبارت زیاده است:۔ "وينشد الشافعى

اذا انا لاقيت الذى ما اشاكله — وَاَنزَلَنِي طولُ النوى دار غربة
ولو كان ذا عقل لكنت عاقله — فحامقته حتى يقال سجيةً

ومنها الاعتضاد بالسفهاء المهمات ودفع المضات وادبهم فيه ان يقصد بذلك صيانة نفسه ووقاء وجه عن مواجهة غير اشكاله قال الاحنف بن قيس اكرموا سفهاءكم فانهم يقونكم النار والعار وروى ابن سيرين قال كان عمر رض يعجبه ان يصحبه سفيه ليس سفه السفيه به عنه۔ ينشد سه

تعدو الذياب على من لا كلاب له — ويتقى مربض المستاسد الحامى"

کاتب کتاب ترجمه اداب المریدین که از آن این کتاب نقل کرده شده است تمام این عبارت و ترجمه آن را ترک کرده است۔

ع۲ در نسخه منقول عنه این مصرع همچنین نوشته۔

لایذکر من عیوب الناس الا ما استتر منها لئلا یکون هتک حرمت مستورة" وبعضے از رخص اینست کہ ذکر کنند کسے را کہ در وے عیبے باشد بچیزے کہ اورا دشوار آید و ادب درین باب اینست عیوبے کہ خفیہ باشد بدان ذکر نکنند مگر بعیبے کہ او را بدان شہرت شدہ است چنانچہ مومنان و مفسدان و بعضے کہ ذکر ایشان نتوان کرد تا ہتک حرمت مستورہ نباشد و مقصود ایشان درین باب اینست کہ امثال این افعال را دیگرے مباشر نشود و شاید کہ ایشان بشنوند بدانند کہ مامردمان معیوبیم یحتمل کہ توبہ و بازگشتے کنند۔

۱۰۴ **قوله** "روت عایشة رضی الله عنها کانت عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فدخل عیینه بن حصین من غیر اذن فقال علیه السلام این الاستیذان فقال لما استاذن علی رجل من مضر منذ ادرکت فلما خرج قلت من هذا فقال احمق مطاع" عایشہ رض روایت میکند کہ من نزدیک رسول اللہ بودم و عیینہ بن حصین درآمد بغیر اذن رسول اللہ ازو پرسید کہ طلب دستوری کجا شد یعنی شرط درآمدن اینست کہ برائے درآمدن را دستوری بطلب گفت از آنگہے کہ دریافتم مردیرا کہ او از مضر است[1] بعد ازان کہ او بروں آمد از رسول اللہ پرسیدم کہ این کیست گفت احمقے است مطاع یعنی احمق است سر قومم کہ او را اطاعت میکنند۔

۱۰۵ **قوله** "وقال علیه السلام للمستشیرة فی امر الخاطبین اما فلان فشحیح و اما فلان لا یضع عصاه علی عاتقه" عورتے برسول اللہ آمد و گفت یا رسول اللہ میان سہ نفر کرا نکاح کنم گفت زبیر مردے است شحیح و دیگرے از آنہا است کہ آوند خلق است میزند و دیگرے فقیر است اسامہ بن زید را گفت

---

[1] عسہ بعد از "او از مضر است" کاتب نسخہ منقول عنہ چند الفاظ را در کتابت نیاورد۔

کہ این را بخواہ میان این سہ نفر کسے را اختیار نکرد مقصود اینست یکے را بروئے گویند تا مطلع بر عیب خود بود و ازان صفت باز اید چنانکہ رسول اللہ عیب ایشان زبان عورت گفت و رفقہ ہم ہست کہ در مصاہرت انچہ باشد بگویند۔

۱۰۶ **قولہ** "وقال علیہ السلام ان صفوان خبیث اللسان طیب القلب" رسول اللہ گفتہ است بتحقیق صفوان زبانے بدے دارد یعنی ہرچہ در دل باشد فی الحال بر زبان آرد اما دلے پاکے دارد۔

مواسات الشعراء و امثالہم

۱۰۷ **قولہ** "ومنہا مواساات الشعراء وامثالہم وادبہم فی ذلک ان یقصد صیانۃ عرضہ وسلامت دینہ منہم واعطأ سؤلہم او بعض مامولہم لکیلا یفترون علیہ" وبعضے از رخص صوفیہ اینست کہ باشعرا مواساتے کنند و موافقتے کنند و با ایشان بہ نرمی پیش آیند وچیزے بدیشان بدہند مقصود اینست کہ گوہر نفس خویش را از ایشان نگہ دارند و دین خود را از ایشان نگہ دارند تا ایشان بروافترا نکنند۔

۱۰۸ **قولہ** "قال علیہ السلام ما وقی بہ الرجل عرضہ فہو صدقۃ" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفت انچہ مردے برائے محافظت عرض خویش بکسے بدہد درین صدقہ است۔

۱۰۹ **قولہ** "وروی ان بعض الشعراء حضر عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فانشد شعرا ذکر فیہ الغنایم اللتی بقوم حنین وقال نظماً

انقسم نہبی ونہب العبید — بین عینیہ والاقرع

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اقطعوا عنی لسانہ فاعطی خمساً من الابل" مروی است کہ بعض شعرا،

نزدیک رسول الله حاضر شد پس انشا و شعری کردوران قسمت غنایم را ذکر کرد غنیمتهای که در روز جنگ حنین گرفته بودند و نظمی گفت اتقسم نهبی الی آخره تو قسمت میکنی نهب مرا و نهب بندگان را میان عینه و اقرع رسول الله فرمود زبان او را از من ببرید پس آنرا شیخ شرح داد یعنی تا او از گفتنی بد بماند۔

110 **قوله** "روی ان کعب بن زهیر کان قد هجا النبی صلی الله علیه و آله و سلم فاهدر دمه ثم اتاه مسلما فمدحه بالقصیدة المعروف فقال فیها شعر" حکایت کعب زهیر میان علما شهرت دارد که رسول الله را هجو کرده بود و رسول الله او را مباح الدم ساخته بود که هر جا که یابند بکشند و او شنید در غیبت اسلام آورد ویکایک بر رسول الله آمد تا قصه عشق بنیاد نهاد و در و هجران معشوق آغاز کرد گفت۔

بانت سعاد فقلبی الیوم متبول  متیم اثرها لم یفد مکبول

دل مطهر رسول الله بدان متعلق شد و او زا این شعر خوش آمد بعد از ان غرض خویش پیش آورد۔

نبیت ان رسول الله اوعدنی  والعفو عند رسول الله مامول

فکساه النبی صلی الله علیه و اله و سلم بردته التی کان اشتریها معاویة من کعب وهی التی یلبسها الخلفاء الی الیوم" آگاهانیده شدم که رسول الله مرا ابعاد کرده است ترسانیده است و مباح الدم کرده است وحال اینست که از رسول الله امید داری عفو است بعد از ان که رسول الله گفت تو کیستی او گفت اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له و اشهد ان محمد عبده و رسوله گفت من زهیرم رسول الله خوش شد جبه خویش از بر مبارک خویش کشید و او را

داد مقصود این بود که رسول الله علیه السلام شعر شنیدند و عفو کردند ما جبه دانسته ایم
و شیخ میگوید رداے خود داد و این ظاهر تر است و معاویه از کعب زهیر طلبید او
نداد و بعد از ان از پسر او بسی هزار دینار خرید و این رداء عن برین امرا رسیده است
تا به امرائے عباسیه تا میسر این جامه بود این زمان نمیدانم چه شد مقصود کلام این
بود که شاعر را چیزے باید داد۔

(بن زهیر)

111 **قوله** "ومنها نهب النثار والادب فیه مجانبت الشره
وان یقصد ادخال السرور علی صاحبه" و بعضے ازان رخص
نهب نثار است یعنی اگر کسے جاے ریختنی کند صوفیان در آیند یکدیگر بستانند
شاید و ادب درین باب اینست شرهٔ نفس نباشد بلکه براے خوش کردن صاحب
نثار باشد در آنچه نکاح عایشه رضی الله عنها شد رسول الله شکر نثار کرد و آن
افتاده بود کسے نخورد رسول الله صحابه را گفت الا تنهبوا شما نهب نمیکنید گفتند
یا رسول الله تو ما را از نهب منع کرده گفت من از نهب غنایم منع کرده ام نه از نهب
ولایم صحابه در آمدند آن شکر را گروی آوردند تا آنکه هر یکے بر دیگرے غالب می آید

(نهب النثار)

112 **قوله** "روی ان معاذ بن جبل رضی الله عنه قال
شهدت املاک رجل من الانصار بحضر النبی صلی الله علیه
واله وسلم و املک الانصاری ثم قال علی الالفت والخیر والطیر
المیمون ادفعوا علی راس صاحبکم فاقبل البلال طبقا فیها
الفاکهة والسکر ینتشر علیهم فامسک القوم ولم ینهبو فقال
رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ما ازین الحلم الا تنهبوا
فقالوا یا رسول الله انک نهیتنا عن النهب یوم کذا فقال انما
نهیتکم عن نهب الغنایم لم انهکم عن نهب الولایم ثم قال الا فانهبوا

(دفعوا)

قال معاذ لقد رأیتہ علیہ السلام یحٰرِّدُنا ونحن رہ فی ذلک النھاب" معاذ جبلؓ روایت کردہ است مردے از انصار بود من در نکاح او حاضر بودم و مصطفیٰ او را این دعا کرد این نکاح الفت باد بر دوستی باد یا بر خیرے و نیکی باد و بر فالے مبارک باد برین شخصے کہ او را نکاح شدہ است چیزے میوہ و شکرے بروبریزند پس بلالؓ طبقے آورد و در و میوہ بود و شکرے بود بر ایشان نثار کرد و کسے گرد نمی آورد و دہی ستید رسول اللہ فرمود این آراستگی حلم شما است کہ نہب نمیکنید گفتند یا رسول اللہ تو فلان روز مارا از نہب منع کردہ پس رسول اللہ گفت کہ من از نہب غنایم منع کردہ ام نہ از نہب ولایم از اینہا منع نہ کردہ ام پس گفت اکنون بدانند و بیایند و نہب کنند معاذؓ میگوید من دیدم رسول اللہ طرف خویش میکشید تا خود بستانیم این حکایت دلالت برین کند کہ نہب ولایم مستحب باشد۔

۱۱۳ **قولہ**" ومنھا الافتخار واظھار الدعوی وادبہم فیہ ان یقصد بہ اظھار نعم اللہ تعالی علیہ قال اللہ عزوجل واما بنعمۃ ربک فحدث ویکون ذلک عند غلبات الحال او مفاخرۃ مع ضد" وبعضے از ان رخصِ افتخار است و اظہار دعوی وادب درین باب اینست کہ نعمت از ان خدا است بروے است بر طریقہ شکر آنرا اظہار کنند خداوند تعالی فرمودہ است رسول اللہ را نعمتے کہ ترا از خدا رسیدہ است مردمان حکایت بگویند یعنی حال غلبہ کردہ است دران غلبۂ حال گویند و عذر این باشد کہ بر طریقہ شکر باری باشد۔

۱۱۴ **قولہ**" وقال النبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم عند غلبۃ الحال انا سید ولد آدم ولا فخر و آدم ومن دونہ تحت لوائی لو کان موسی حیاً لما وسعہ الا اتباعی وکان اذا رجع الی نفسہ یقول انا ابن امرأۃ کانت تاکل القدید انما انا عبد آکل

الافتخار و اظہار الدعوی

کمایا کل العبدُ کهیؤن علیکَ فلستُ بِملکٍ انا عبدٌ" رسول الله فرموده است در غلبهٔ حال که من مهتر فرزندان آدمم و مرا درین فخرے نیست یعنی بیان واقعی آست که میکنم و برائے اعتقاد امتان را میکنم آدم و آنکه جز اوست از انبیا فرو از زیر لوائے من باشد اگر موسیٰ علیه السلام زنده بودے هیچ ره نبودے مگر که پسروی من کند این بغلبه حال بود و چون بخویش باز آمدے گفتے که من پسر عورتے ام که او قدید خوردے و روزگار گذرانیدے و گفتے که من بنده ام چنانچه بندگان خورند همچنان میخورم و نه آنکه خواجه باشد و طعام بر آن نهاده و مرومربع نشسته بطریق جباران با ناز و تقسیم آسان کن برین پادشاه نه ام مگر بنده.

۱۱۵ **قوله** "واما عند الضدر وکان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لما اتاه وفد بنی تمیم بخطیبهم وشاعرهم للتفاخر فدعا النبی علیه السلام ثابت بن قیس وکان خطیبه فاجاب خطیبهم وغلبهم ودعا حسان بن ثابت وکان شاعره فاجاب وذکر فی قصیدة له" و آنکه مخالف باشد از رسول الله مروی است بعد ازان که گروه بنی تمیم بر رسول الله آمدند خطیبے و شاعرے داشتند با وے آمدند بتفاخر آمدند برائے نمودن بزرگی را پیغامبر خواند ثابت بن قیس را و او خطیب بود و خطیبے بود که ایشان آورده بودند آنرا جواب داد و بر ایشان غالب آمد و حسان بن ثابت را طلبید و او شاعرے بود حسان شاعر ایشان را جواب داد و قصیدهٔ دارد حسان دران ذکر کرد

**بیت**

بنی دارم لا تفخروا ان فخرکم    یعود وبالاً عند ذکر المکارم

اے بنی دارم افتخار مکنید زیرا چه فخر شما نزدیک دیگر مکارم وبال باشد بر شما یعنی آن فخرے که شما میکنید خود ذکر مکارم کنید آن فخر بر شما وبال شود.

**بیت**

"انتم علینا تفخرون و انتم لنا خول من بین طیر و خادم"
از کار بد کہ شما بر ما فخر میکنید و شما نزد یک من بمرتبہ خول باشید میان طیر اباک و خادم۔

۱۱۶ **قولہ** "فقال النبی صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم لقد کنت غنیاً یا اخا دارم ان تذکر منک ما ظننت ان الناس نسوہ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشد علیہم من شعر حسان رض فقاموا مغلوبین مقہورین ثم اسلموا فاحسن الیہم فکساھم" اے برادران دارم من غنی ام از شما من یاد دہانم شما را انچہ مردمان فراموش کردہ وسخنے کہ رسول اللہ گفت سخت تر از سخن حسان رض بود زیرا چہ حسان رض چیزے ظاہر گفت و رسول اللہ از ان چیزہاے کہ مردمان فراموش کردہ بودند آن خواست بگوید ایشان سخت و شرمندہ تر شدند مغلوب ومقہور شدند یعنی با ضد سخن بر اندازہ او باید گفتن پس اسلام آوردند بر ایشان احسان کرد پس ایشان را جامہ پوشانید تا آنکہ عیب ایشان را پوشید بر ایشان نگفت۔

۱۱۷ **قولہ** "ومنہا الحرد والضجر عند وجود المحال ومالا یجب احتمالہ قولاً و فعلاً و ادبہم فی ذلک ان یجتنب الفحش والبذاء ویحفظ حدود الحق ولا یتجاوز الی ظلم فان الغضب اذا استولی غلب العقل قال اللہ تعالی لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ وقال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم من استجہر مومناً فعلیہ وزرہ وقال الشافعی رحمۃ اللہ علیہ من استغضب ولم یغضب فہو حمار ومن استرض ولم یرض فہو شیطان وقال اللہ تعالی وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ قیل فی التفسیر کانوا یکرھون ان یستذلوا واذا اقدروا عفوا وقال اللہ تعالی وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ" وبعضے از رخص اینست کہ اگر کسے سخنے محال بگوید۔

عہ کاتب نسخہ منقول عنہ بعد از الفاظ "سخنے محال گوید" مضمون کثیر را از متن و ترجمہ ترک کردہ در کتابت نیاوردہ از (تتمہ بر صفحہ ۳۶۹)

۱۱۸ **قوله** "وقیل للجنیدؒ ما تقول فیمن لم یبق له من الدنیا الا مقدار مص نواة هل یقع علیه اسم التصوف فقال المکاتب عبد ما بقی علیه درهم" جنیدؒ را پرسیدند چه گوئی در باب کسے که نیست بروجز جوشیدن خستهٔ خرما یعنی هل یقع علیه اسم التصوف اطلاق اسم تصوف برو روا باشد جنیدؒ گفت مکاتب بنده است مادام که برو یکدرمے از کتابت باقی است حاصل کلام جنیدؒ این آمد تصوف اوست که او از همه اشیا از قلیل و کثیر عاری و تارک و هیچ چیزے از ان جنس که دنیا توان گفتن گرد او نباشد و اگر فرض کنیم که گرد او اشیائے کثیر باشد و باطن او از تملک اشیاء بیزار و بیگانه باشد او جزء اصل بود بشے مائی رقیت و گذر ندارد **بیت**

من رفته ام زخویش برون و درون نه ام — از من مرا طلب تو مکن من کنون نه ام

و چون او باشد هر چه باشد آن همه نباشد سنائی میگوید **بیت**

---

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۶۶ :- "قوله وقیل للجنید" آغاز کرد و چون نسخہ دیگر ترجمۂ آداب المریدین میسر نیست تکمیل کردن عبارت ترجمہ نتوانستم ولیکن متن کتاب آداب المریدین نقل میکنم :- ویجتهد ان لا یغضب لنفسه بل یکون ذلك غیرة للحق سبحانه وتعالی والاخوان۔ روی ان النبی علیه السلام لم ینتقم لنفسه قط الا ان ینتهك محارم الله فینتقم لله تعالی قیل لبعض العلماء انك تحتمل فی نفسك ولا تحتمل فی صدیقك فقال لان احتمال فی نفسی حلم و احتمال فی صدیقی لوم۔ ثم ان المذهب له احوال ومقامات واخلاق وآداب ورخص فالرخص ادناها فمن تمسك بالکل فهو من المحققین ومن تمسك بالظواهر فهو من المترسمین ومن تمسك بالرخص وتادب بما ذکرنا فهو من المتشبهین الصادقین الذین الحقهم النبی صلی الله علیه واله وسلم بقوله من تشبه بقوم فهو منهم ومن کثر سواد قوم فهو منهم هذا اذا لازم الاصول الثلاثه التی اجمع المشایخ علی ان من اخل بها او باحدها فقد خرج علی احکام المذهب ولتعری عنها وهی اداء الفرایض عسیرها ولیسیرها واجتناب المحارم صغیرها وکبیرها وترك الدنیا علی اهلها قلیلها وکثیرها الا ما لا بد منها للمؤمن وهی ما استثنی النبی صلی الله علیه واله وسلم منها فقال اربع فی الدنیا ولیست منها۔ کسرة کسیرة تسد بها جوعتك وخرقة تواری بها عورتك وبیت یکنك من الحر والقر وزوجة صالحة تسکن۔ وما سوی ذلک فلیس له حق فیه۔ قیل للجنید الخ :-

تو او نشوی لیک اگر جهد کنی آنجا رسی کز تو توئی برخیزد

۱۱۹ **قوله** "فمن لازمها فهو من المبتدیین فی المذهب وعلیه ان یجد ویجتهد فی طلب الزیادت والارتقاء الی معالی الاحوال لیصیر من المحققین" و هر که ملازم این چهار چیز باشد او مبتدی کار باشد یعنی آنکه او آغاز کار قوم باشد اینچنین کسے است و برین مبتدی واجب بود که در کار جد کند و مشقت کشد در طلب آن که آنچه او پیش گرفته است زیاده شود و بر رود در معالی احوالی موصوف باوصاف محققان گردد۔

۱۲۰ **قوله** "فقد قال بعض المشایخ من سبّق علیه رکوب الاحوال لم یرتق الی معالی الاحوال ومن لم یرتّق الی معالی الاحوال لم یبلغ مراتب الرجال قال الله تعالی وَاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَی الطَّرِیْقَةِ لَاَسْقَیْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا" هر که دشوار باشد که نمیتواند بر دشوار یهابر رود او بر احوال آن مرتبه محققان است که درجه بلندے دارد بر آن بر نتواند شد و هر که بر معالی احوال نرفت او در مردان خدا نرسید معنی آیت بالا گفته ام۔

۱۲۱ **قوله** "ومن جانب الاصول او بعضها وانحطّ عن درجة الرخصة فترک ما ذکرنا من ادابها فقد فارق المذهب و نابجانبه" آنچه ما گفتیم که او اصول این کار مجانب شد یعنی از اصول این قوم برون شد و آن اصول چهار است که گفته ایم و آنچه آداب ان اصول را گفته مباشر نشد و ترک آورد و ُترکها عطف بیان جانب است او از مذهب تصوف جدا شد و ازین قوم نباشد۔

۱۲۲ **قوله** "وحرم علیه اوفاقهم وارفاقهم ویلزم الجماعت مفارقته ومجانبته وابعاده وخذلانه" در وا نباشد حرام باشد بر و تا آنکه مرد مان بدین گمان او را از صوفیان دانند درین باب وقفے کنند و برلے او رفقے کنند بر و حرام باشد و جماعت صوفیان را لازم باشد که او را از خود دور کنند و با خود بودن ندهند اما خواجگان ما گویند خداوند سبحانه و تعالی خرقه و لقمه از مشرکان دریغ نداشت بلکه تا جهاو اینچنین مسکینے را اگر بخرقه و لقمه دریغ ندارند شاید

ن سبّق ن یرتّق ن وانحطّ ن وفاقهم

بحسب معاملت جماعت او را رغبتے و میلے شود کہ بتدریج یکے از ایشان گردد۔ **قوله** "ومن داهنه منهم فی شئ من ذلك فهو شریکه فی عارته ولا عذر له فیه" وهرکه مداهنت کند او هم همچو او باشد اما خواجگان ما گویند خدا کریم و رحیم است و این قوم متخلق باخلاق الله اند مداهنت چه معنی دارد۔ **قوله** "قال الله تعالی وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ"۔

"جعلنا الله تعالی من الصادقین والحقنا بالمتحققین لمنه وجوده وعصمنا من الفواحش ما ظهر منها وما بطن" این در باب دوستان خدائے را این کلام چه معنی دارد۔ شیخ همه تمام کرد باز به تضرع و ابتهال بخدا بازگشت چنانچه رسم این طایفه است اما خدائے تعالی ما را از صادقان گرداند و ما را الحاق بمحققان کند یعنی یکے از ایشان گرداند و ما را از جمله فواحش نگه دارد و انچه شرع بران حاکم است و انچه باطن است آنکه موجب حجاب خداوند سبحانه است آرے وهم وجود غیرے در خطره باشد آن فاحشه باطل گشت۔

**قوله** "ووفقنا لطلب مرضاته ما خفی منها وما علن" و ما را توفیق دهد که انچه رضائے اوست ما آن طلبیم انچه در ظهر و بطن گفتیم در خفی و علن همان معنی است **قوله** "ونفعنا وجمیع المسلمین بما جمعنا" و خدا ما را نفعے دهد یعنی بدل مباشر گرداند و اثر آن ما را نصیب کند وجمیع مسلمانان را بچیزے که ما جمع کردیم یعنی اقوال مشایخ و فهوم خود را بران ضم کردیم۔ **قوله** "ولا جعله علینا ولا علی من نظر فیه وبالا ولا جعل حظنا من ذلك جمعه وحفظه دون استعماله انه عز اسمه قریب مجیب" و خدائے تعالی بر ما وبال نگرداند۔ شیخ قدس الله سره انچه این کار است تضرعے و زارئے شکستگی گستگی آن همه را رعایت میکند این نکند فهمی که جمع کردیم نصیب ما همین باشد بلکه انچه مقصود ازین گفتار است آن بدامان ما کند او تعالی سبحانه قریب است یعنی تضرعے و زارئے که کسے میکند میشنود و آنرا اجابت میکند۔

**قوله** "آخر المستخب الحمد الله وحده والصلوٰة علی نبینا محمد واله اجمعین" یعنی مختم این کتاب که اندک تراست برترین سخن اینست که الحمد الله وحده سپاس وستائش مرخدائے راو یگانه است ودرود بر پیغامبر ما که نام پاک او محمد است یا عطف میان نبی است بدل ازو وآل او یا پسروان ومتابعان وارند یا فرزندان او دارند ودر احادیث است که رسول الله را پرسیدند که درود گفتن بر تو امو ختیم مارا بیاموز که فرزند تو درود چگونه گویم رسول الله این فرمود اللهم صل علی محمد وعلی ال محمد وذریاته وذوجاته این حدیث در مصابیح است ازین حدیث تقاضا کرد که ازین آل همین فرزندان مراد اند زیرا چه حدیثے مر حدیثے را متین است چنانچه آیتے مر آیتے را مفسر وآنکه گویند از رسول الله پرسیدند من الک گفت کل مومن تقی الی آل را شرفے وفضلے فاضلے بخشید که ملحق بفرزندان خود کرد معنی لغوی اینست آل الرجل اهله وولده ودیگر گفته اند آل الرجل متبعه۔

محمد حسینی میگوید تجاوز الله عن مبیعاته وعفر الله لزلاته خاتم کتاب خزائن شیخ فرمود نوشته ام ودران باب از جهت خویش اقصی الغایات کرده ام بعضے از انها است که به اصحابے که صحبت داشتم از یاران خدمت شیخ نظام الدین ویاران خواجه خود وصوفیان دیگر وانچه در کتب دیگر مسطور است اگر ترا مطلوب باشد که ورائے این اداب بدانی دران خاتمه نظر کن الحمد الله علی کل حال والصلواة علی رسوله بالغدو والآصال

تمت

مطبوعه انتظامی پریس کسری بلڈنگ نظام شاہی روڈ حیدرآباد دکن
بقلم
عاصی پر معاصی محمد شفیع الدین دکو میری کاتب عفی عنه
۱۳۵۰ھ